www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

بہت بابرکت ہے وہ ذات اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرقان
نازل فرمایا تاکہ وہ جہان والوں کو ڈرائے

الفرقان

سُورۃ النساء

ترتیب و تہذیب

شیخ عُمر فاروق

جامعہ تدبر القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ جہان والوں کو ڈرائے

الفرقان

سُورَةُ النِّسَآءِ

بامحاورہ ترجمہ، عربی گرامر، عربی اردو تفاسیر کا نچوڑ

آیات کی حکمت و بصیرت

ترتیب و تہذیب:

شیخ عمر فاروق

www.kitabosunnat.com

جامعہ تدبر القرآن ۱۵ بی۔ وحدت کالونی۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

238.45
ع م ر ف

جملہ حقوق محفوظ ہیں
(مرتب کی تحریری اجازت کے بغیر یہ کتاب شائع نہیں کی جاسکتی)

نام کتاب: الفرقان [سورۃ النساء-۴]

مرتب: شیخ عمر فاروق

تاریخ اشاعت: مارچ2016ء

مطبع: نوید حفیظ پرنٹرز، لاہور

مقام اشاعت: جامعة تدبر القرآن

15-بی وحدت کالونی لاہور فون:042-37810845

وقف لله تعالی

المكتبة الرحمانية
99-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 27190

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا

اے اللہ!

ہمیں اپنی کامل معرفت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت، حکمت و بصیرت، تقویٰ وطہارت ایمان و اسلام پر وفات اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہداء و صالحین کی جنت الفردوس میں رفاقت نصیب فرما.........آمین

شیخ عمر فاروق

انتساب

ہر اس انسان کے نام

جو راہ ہدایت کا مسافر بھی ہے

اور متلاشی بھی!

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۶۹)

''اور جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے البتہ ضرور بالضرور انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شاہِ کلید

میں قدیم جدید فلسفہ، سائنس، معاشیات، سیاسیات وغیرہ پر اچھی خاصی ایک لائبریری دماغ میں اتار چکا ہوں، مگر جب آنکھیں کھول کر قرآن کو پڑھا تو بخدا یوں محسوس ہوا کہ جو کچھ پڑھا تھا سب ہیچ تھا، علم کی جڑ اب ہاتھ میں آئی ہے، کانٹ، ھیگل، نٹشے، مارکس اور دنیا کے تمام بڑے بڑے مفکرین اب مجھے بچے نظر آتے ہیں، بے چاروں پر ترس آتا ہے کہ ساری ساری عمر جن گتھیوں کو سلجھانے میں الجھتے رہے، جن مسائل پر بڑی بڑی کتابیں تصنیف کر ڈالیں، پھر بھی حل نہ کر سکے، ان کو اس کتاب نے ایک ایک دو دو فقروں میں حل کر کے رکھ دیا، اگر یہ غریب اس کتاب سے ناواقف نہ ہوتے تو کیوں اپنی عمریں اس طرح ضائع کرتے، میری اصل محسن بس یہی ایک کتاب ہے اس نے مجھے بدل کے رکھ دیا ہے، حیوان سے انسان بنا دیا، تاریکیوں سے نکال کر روشنی پر لے آئی ایسا چراغ میرے ہاتھ میں دے دیا کہ زندگی کے جس معاملہ کی طرف نظر ڈالتا ہوں حقیقت اس طرح برملا مجھے دکھائی دیتی ہے کہ گویا اس پر کوئی پردہ ہی نہیں ہے، انگریزی میں اس کنجی کو ''Master Key'' کہتے ہیں جس سے ہر قفل کھل جائے، سو میرے لئے یہ قرآن ''شاہ کلید'' ہے، مسائل حیات کے جس قفل پر اسے لگاتا ہوں وہ کھل جاتا ہے جس رب العالمین نے یہ کتاب بخشی ہے اس کا شکر ادا کرنے سے میری زبان عاجز ہے۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے۔اس نے بندوں کی کامیاب زندگی کے لیے اور امن وامان اور عدل وانصاف کے قیام کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار جلیل القدر پیغمبر مبعوث فرمائے اور بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ ان میں سب سے آخری پیغمبر سیدنا محمد مصطفی ﷺ تشریف لائے۔ان پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید ہے۔

ہمارے اس جدید دور میں بھی یہی کتاب انسانی زندگی کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے اور یہی کتابِ انقلاب ہے جس نے سرزمینِ عرب میں ایک شاندار انقلاب برپا کرنے میں سیدنا محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی قدم قدم پر رہنمائی کی۔سیدنا رسولِ مقبول ﷺ پر کفار کے اعتراضات کے جوابات اس کتاب نے دیے، کفار کے حملوں کے موقع پر مسلمانوں کی مدافعت اس کتاب نے کی اور غم واندوہ کے موقع پر سیدنا محمد ﷺ کی ڈھارس بھی اسی کتاب نے بندھائی۔

اللہ تعالیٰ کے الفاظ اور کلام کی تاثیر کفار پر بھی ہوئی۔اس کتاب کو کوئی مانے یا نہ مانے لیکن وہ یہ اعتراف ضرور کرے گا کہ ادبی تاثیر اور دلوں کو پگھلانے کے معاملے میں یہ کلام بے مثال ہے۔مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس کتاب کی بار بار تلاوت کریں۔سمجھنے اور عمل کرنے کا درجہ تو آگے آتا ہے پہلے درجے میں صرف قرأت کرنے پر ہی ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کی خوشخبری سنائی۔اس کو سمجھنے اور سمجھانے کے بارے میں تو سیدنا محمد ﷺ نے یہاں تک فرمادیا ہے کہ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔''

یہی وہ خوشخبری ہے جس سے مسلمانوں میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔یہی جذبہ ناظرہ اور حفظ قرآن کے مدارس قائم کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اور یہی جذبہ دروسِ قرآن کی محافل سجانے کا باعث بنتا ہے۔اللہ کے کئی بندے اسی جذبے کے تحت اپنے قلم سے بھی قرآن کی خدمت کررہے ہیں۔

برادر محترم شیخ عمر فاروق کے قلم کو یہی جذبہ مصروفِ جہاد رکھے ہوئے ہے۔انہوں نے سالہا سال سے درسِ قرآن کا سلسلہ ہفت روزہ ''ایشیا'' میں بفضل تعالیٰ شروع کر رکھا ہے۔اس سے پہلے تفسیر سورۃ البقرہ، سورۃ ال عمران، تیسواں پارہ (عَمَّ)، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شریعت اسلامی کے محاسن حصہ اول

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ودوم ایسی ضخیم کتب دیدہ زیب کتابت وطباعت سے قارئین کرام کو تحفۃً دی جا چکی ہیں۔ اب سورۃ النساء کی تکمیل پر اسے کتابی صورت میں چھپوا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس پر اجر عظیم سے نوازے۔ آمین! ہفت روزہ ''ایشیا'' کے لیے جہاں یہ کالم خیر وبرکت کا باعث ہے وہیں قارئین ایشیا کے لیے علم وعرفان میں اضافے اور کتاب اللہ کی آسان پیرائے میں تفہیم کا بھی بہترین سامان اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔

شیخ عمر فاروق صاحب نے کوشش کی ہے کہ عربی نہ جاننے والے قاری حضرات کے ذہنوں میں قرآن کے الفاظ کی بناوٹ اور اس کی لفظی معانی کی سمجھ پیدا ہو اور قرآن کا مفہوم اور پیغام بھی ذہن نشین ہو جائے۔ اس کے لیے انہوں نے الفاظ کے مادے، اور صیغے بڑے اہتمام سے دیے ہیں اور پورے مضمون کا پیغام سمجھانے کے لیے انہوں نے پہلے خود بہت سی قدیم اور جدید تفاسیر کا مطالعہ کیا ہے اور پھر حسب ضرورت اپنے دروس میں مختلف تفسیروں کے اقتباسات دیے ہیں۔ قدیم تفاسیر کے علاوہ جدید تفاسیر اور بالخصوص مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی 'تفسیر ماجدی'، سید مودودیؒ کی 'تفہیم القرآن'، مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی 'تدبر قرآن'، سید قطب شہید کی 'فی ظلال القرآن' اور نئی عربی اور اردو تفاسیر سے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔

اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کام میں انہوں نے کتنی محنت کی ہے اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ عوام کو قرآن سکھانے اور سمجھانے کے لیے ان کا جذبہ حد درجہ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا جذبہ قبول فرمائے، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان دروس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے اور یہ دروس موصوف کے لیے صدقہ جاریہ بن جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ شائقین علوم قرآن کے لیے یہ سلسلہ از حد مفید ثابت ہوگا۔

شیخ صاحب کو اللہ نے علم وعمل کے میدان میں اپنی خصوصی نعمت سے نوازا ہے۔ ان کے مضامین مختلف موضوعات پر ''ایشیا'' میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تحریر میں سلاست بھی ہے اور ثقاہت بھی۔ زیر نظر کاوش تو اتنا عظیم کارنامہ ہے کہ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو پورے قرآن مجید کا ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت وہمت، صحت اور مہلت عطا فرمائے۔

مترجم نرم دم گفت گو، گرم دم جستجو کی عملی تصویر ہیں۔ تواضع اور انکسار ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس جدوجہد اور طویل عرصہ سے بیمار ومعذور رہنے والی صاحبزادی جو ۱۱ جنوری ۲۰۰۴ء کو وفات پا گئیں کو ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ میں تو ان کے لیے اس تحریری دعا کے علاوہ بھی دعا گو رہتا ہوں۔

خاکسار

حافظ محمد ادریس (منصورہ) لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب

ربّ کریم کی بے پایاں عنایات نے اِنسانوں کو ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ ایک طرف انہیں نورِ بصیرت سے ہمکنار کیا تو دوسری طرف وحی الٰہی سے اُن کی دستگیری بھی فرمائی، ان کی ہدایت کے لئے انھی میں سے نیک سیرت انسانوں کو منتخب فرمایا اور انہیں اپنی ہدایت سے بہرہ ور کیا۔ یہ پاکباز انسان انبیاء کہلائے (علیہم السلام)، اِن نفوسِ قدسیہ کی زندگیاں دوسروں کے لئے نمونہ ٹھہریں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنی زندگیوں میں جاری وساری کیا۔ دنیا کے مختلف خطّوں اور علاقوں میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول آئے اور اُن سب نے بلاکم وکاست حق کا پیغام انسانیت تک پہنچایا، سب سے آخر میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم عطا فرمائی اور آپ کی حیات طیبہ کو قرآن حکیم کی جیتی جاگتی تصویر بنا دیا: "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن" اور قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لے لیا۔ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت نسل انسانیت کے لیے تا قیامت روشنی بکھیرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن حکیم کی حفاظت کئی طرح سے ہو رہی ہے:

ا) اسے حِفظ کرنے کیے لئے اللہ تعالیٰ نے سینوں میں فُراخی پیدا فرمادی، اس عظیم الشان، ضخیم کتاب کو چھ سات برس کا بچہ اپنے سینہ میں ضبط کرلیتا ہے اور ماہ رمضان میں درجنوں نمازیوں کی امامت کرتے ہوئے اسے سنا ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ تواتر سے صدیوں پر محیط ہے، اس وقت دنیا کے ہر ملک، اس کے ہر شہر، ہر بستی اور ہر گاؤں میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں اور شب وروز ہزاروں بچے حفظ کر رہے ہیں، یہ شرف صرف اور صرف قرآن حکیم کو حاصل ہے اس کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی کتاب اس فضیلت سے بہرہ ور نہیں ہے۔

ب) اِس کے معنی ومطالب کو ذہن نشین کرانے کے لئے اہل حق میں سے علماء کرام کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اِس خدمت میں اپنی زندگیاں وقف کرڈالیں، متقدّمِین اور متاخّرِین میں سے متعدد اہلِ علم وفضل کا قرآن حکیم سے قلبی لگاؤ رہا اور انہوں نے تفسیری خدمات کو بہ دل وجان سرانجام دیا، چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱- علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ (متوفی ۳۱۰ھ)......ان کی "تفسیر طبری" کے نام سے مشہور ہے۔ اور بڑے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سائز کی تیس جلدوں میں ہے۔

۲- حافظ عمادُ الدّین ابو الفِدا ابن کثیر دمشقی شافعیؒ (متوفی ۷۷۴ھ) کی تفسیر ''ابن کثیر'' کے نام سے معروف ہے یہ پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۳- علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) کی تفسیر ''تفسیر اَلْقُرطبی'' کے نام سے معروف ہے اور دس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۴- اِمام فخر الدّین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) ان کی تفسیر ''تفسیر کبیر'' کے نام سے مشہور ہے اور آٹھ بڑی جلدوں میں ہے۔

۵- علامہ ابوحیّان غرناطی اندلسی (متوفی ۷۵۴ھ) ان کی تفسیر ''البحر المحیط'' کے نام سے موسوم ہے۔

۶- علّامہ محمود آفندی الآلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ)......ان کی تفسیر ''روح المعانی'' کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے اور تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۷- احمد مصطفی المراغی......ان کی تفسیر ''المراغی'' کے نام سے مشہور ہے اور دس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۸- ابی بکر جابر الجزائری......ان کی تفسیر ''ایسر التفاسیر'' کے نام سے معروف ہے اور چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

۹- محمد جمال الدّین القاسمی......ان کی تفسیر ''القاسِمی'' کے نام سے معروف ہے اور دس ضخیم جلدوں میں ہے۔

۱۰- سید قطب شہیدؒ......ان کی تفسیر ''فی ظلال القرآن'' کے نام سے مشہور ہے اور آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۱۱- مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری......ان کی تفسیر ''تفسیر القرآن بکلام الرحمن'' کے نام سے مشہور ہے۔

۱۲- محمد الامین بن محمد المختار الشنقیطی......ان کی تفسیر کا نام ''اَضْوَاءُ الْبَیَان فِیْ اِیضاحِ الْقُرْآن'' ہے اور یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۱۳- محمد علی الصابونی۔ان کی تفسیر ''صفوۃ التفاسیر'' کے نام سے معروف ہے بیس (۲۰) پاروں میں ہے۔

۱۴- عبدالرحمن بن ناصر السعدی سعودی عالم دین ہیں ان کی تفسیر ''التفسیر السعدی'' اصل تفسیر عربی میں ہے اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔تین ضخیم جلدوں میں ہے۔

۱۵- محمد بن صالح العثیمینؒ سعودی عالم دین ہیں ان کی تفسیر ''الکَنْزُ الثمِیْن'' کے نام سے معروف ہے (التوفی 1431ھ) اور 14 ضخیم جلدوں میں ہے عاجز نے اس سے بھی فائدہ اٹھایا، الحمدللہ!

۱۶- دکتور محمد محمود حجازی کی تفسیر ''التفسیر الواضح'' جامعہ ازھر کے فضلاء میں سے ہیں عربی زبان میں تین ضخیم جلدوں میں ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ سب عربی تفاسیر ہیں اور اب چند اردو تفاسیر کے نام:

۱۷- سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر "تفہیم القُرآن" ہے، یہ چھ جلدوں میں ہے۔

۱۸- مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر "تدبر قرآن" کے نام سے معروف ہے، یہ نو جلدوں میں ہے۔

۱۹- مفتی محمد شفیع کی تفسیر "معارف القُرآن" ہے، یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۲۰- مولانا ابوالکلام آزادؒ کی تفسیر "ترجمان القرآن" ہے، یہ دو جلدیں ہیں اور صرف سترہ پارے ہیں۔

۲۱- مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ کی تفسیر "تیسیر القرآن" ہے یہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

۲۲- ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی کی تفسیر "تیسیرُ الرحمن" ہے، یہ دو جلدوں میں ہے۔

۲۳- الشیخ صلاح الدّین یوسف کی تفسیر "احسنُ البیان" کے نام سے معروف ہے۔سعودی حکومت سے حج کرنے والوں کو تحفہ دی جاتی ہے

۲۴- مولانا عبدالماجد دریابادی کی کاوش "تفسیر ماجدی" کے نام سے مشہور ہے، یہ دو جلدوں میں ہے۔

۲۵- مولانا عبدالحی فاروقی کی تفسیر "درس قرآن" ہے، یہ چھ جلدوں میں ہے۔

۲۶- مولانا محمد حنیف ندوی، کی تفسیر "سراج البیان" کے نام سے معروف ہے، یہ پانچ جلدوں میں ہے۔

۲۷- میاں محمد جمیل کی تفسیر چھ ضخیم جلدوں میں ہے "فہم القرآن" کے نام سے معروف ہے۔

۲۸- ابونعمان سیف اللہ خالد کی تفسیر "تفسیر دعوۃ القرآن" کے نام سے معروف ہے۔ پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۲۹- حافظ عبدالسلام کی تفسیر "تفسیر القرآن الکریم" کے نام سے ہے اور چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

مندرجہ بالا جن مفسرین کے آخر (بریکٹ) میں سنِ وفات درج نہیں ہے انہوں نے یہ تفاسیر تقریباً گزشتہ صدی (۱۴۰۰) ھجری میں لکھی ہیں البتہ ہمارے محترم الشیخ صلاح الدین یوسف اور ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی المحترم نے چند سال قبل تکمیل فرمائی ہے۔ان سب حضرات نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تفسیری موتی بکھیرے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازے اور مجھے یومِ جزا اُن کی صف کے پیچھے کھڑا کردے! آمین۔

تفسیر رازی البحر المحیط اور روح المعانی کے علاوہ عاجز کی چھوٹی سی لائبریری میں مندرجہ بالا تمام تفاسیر موجود ہیں اور "الفرقان" مرتب کرتے وقت میں ان کا خوشہ چیں رہا ہوں، ان میں جہاں جہاں بھی کوئی اچھا نکتہ ملا ہے وہ حوالے کے ساتھ الفرقان میں درج کردیا ہے۔

عربی لغت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتب پیش نظر رہی ہیں:

۱- **المفردات فی غریبِ القُرآن**......اَبی القاسم الحُسین بن محمد المعروف بالرّاغب الاصفہانی (۵۰۴ھ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲- کلماتُ القُرآن......الشیخ حسنین بن مخلوف

۳- انوارالقرآن......مولوی عبدالرحمن صاحب

۴- القاموس الوحید......مولانا وحیدالزّماں قاسمی کیرانویؒ

۵- مُترادِفات القرآن......مولانا عبدالرحمن کیلانی

۶- معجم تفسیر مفردات الفاظ القُرآن......سمیح عاطف الزین

اس کے علاوہ قرآن حکیم کے قدیم وجدید متعدد تراجم سامنے رہے۔

الفرقان کو چھاپ کر مادی نفع حاصل کرنے کا ادنیٰ سا خیال بھی ذہن میں نہیں ہے، بس فکر ہے تو یہی کہ امتِ مسلمہ قرآن جیسی گوہر نایاب کتاب کو مقصدِ حیات بنا کر اپنی عظمتِ رفتہ کو پھر سے پالے۔ اِس سے قبل الفرقان (الجزء الاوّل) مع ضمیمہ (قرآنی مضامین) کا خوبصورت ایڈیشن سال (۱۴۲۳ھ) میں چھپ کر تحفۃً تقسیم ہو چکا ہے، اس کے بعد سورۃ البقرہ مکمل شائع کر کے تقسیم کی گئی۔ اسے بہن بھائیوں نے بڑا پسند کیا اور کئی دینی مدارس اور متعدد مقامات پر اِس کے مطابق دروس القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے، اور لوگوں کو خاصا فائدہ پہنچا ہے، الحمدللہ اب اِسی جذبے سے قرآن حکیم کے تیسویں پارے کو اسی شکل میں (۱۴۲۹ھ) کو شائع ہوئی اور سورۃ آل عمران (۱۴۳۴ھ) میں شائع کی گئی اور اب سورۃ النساء (۱۴۳۷) شائع کی جارہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد قرآن حکیم کے الفاظ اور صیغوں کی پہچان آسان ہوجائے گی اور بقیہ پاروں کی تفہیم بھی آسان ہوجائے گی، ان شاءاللہ۔

اس پارے کی نظر ثانی اور مسودوں کی پروف ریڈنگ کو بہتر سے بہتر بنانے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے، اس پارے کی پروف ریڈنگ میں میری اہلیہ محترمہ ارشاد فاروق صاحبہ ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر اور حال وزٹنگ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی معاون بنیں، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین!..... تاہم انسان کمزور واقع ہوا ہے اس تمام تر کوشش کے باوجود غلطیوں کا امکان ہے، سورۃ النساء کی بھی المقدور پروف ریڈنگ کی گئی ہے الحمدللہ! بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ دوران مطالعہ اگر کوئی غلطی پائیں تو عاجز کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کردی جائے۔

جو بہن بھائی اِس کی اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے جذبے کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو خلوص کی نعمت سے بہرہ ور فرما کر جنت الفردوس میں اکٹھا کردے: آمین۔

خاکسار

شیخ عمر فاروق

B/15 وحدت کالونی، لاہور۔

فون: 042 37810845

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

شک وریب سے پاک

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (البقرہ :1,2/2)

''الم، اس کتاب (قرآن مجید) میں کچھ شک نہیں۔''

اندھیروں سے روشنی کی طرف

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ (ابراہیم:1/14)

''الر، (اے رسول ﷺ) قرآن مجید ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، تاکہ آپ انسانوں کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہدایت کی روشنی میں لائیں، اس اللہ کے راستے پر جو بڑا زبردست غلبے والا اور بذات خود تعریف کیا گیا ہے''۔

نزول قرآن کی ابتدا کا مہینا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(البقرۃ:185/2)

رمضان کا مہینہ وہ (باعظمت مہینہ ہے) جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا وہ (قرآن مجید) جو عالم انسانیت کے لئے سرمایہ ہدایت ہے اور جس میں (اللہ تعالیٰ کے نظامِ ہدایت کی) کھلی اور روشن دلیلیں ہیں اور جو حق و باطل کا فرق الگ الگ کر دینے والا ہے۔

ابتدا کس رات سے ہوئی؟

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ (القدر:1/97) ''ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔''

یہ دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (یونس:58/10)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"(اے رسول ﷺ) کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے (یہ کتاب نازل ہوئی ہے) تو اس پر انہیں خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ (روحانی عظمتوں کا گنجینہ لازوال) ان تمام مادی وسائل سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں"۔

قرآن سہل اور آسان ہے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر ۵۴:۲۲)

"اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا پھر کیا ہے کوئی نصیحت ماننے والا؟"

توجہ اور غور سے سنو

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۲۰۴﴾ (الاعراف:204/7)

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم ہو (تم پر رحمت الٰہی نازل ہو اور فہم قرآن سے بہرہ ور ہو جاؤ)"۔

قرآن فہمی کے لئے رحمن کی مدد تلاش کیجئے

الرَّحْمَٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ (الرحمٰن:55/4-1)

"رحمن (وہی ہے) جس نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا اور اظہار مدعا کی صلاحیت بخشی"۔

قرآن پر تدبر کیجئے

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ (ص:29/38)

"جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، بڑی بابرکت ہے تا کہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور تا کہ اہل عقل و بصیرت سبق حاصل کریں"۔

قرآن پڑھنے سے قبل تعوذ

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۹۸﴾ (النحل:98/16)

"اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو"۔

ٹھہر ٹھہر کے پڑھیے

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿۴﴾ (المزمل:4/73)

"اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کے پڑھا کیجئے (کہ مفہوم دل میں سما جائے)"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جسم ولباس پاکیزہ کر لیجیے

لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ (الواقعہ:79/56)

''اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں (جن کے نہ صرف جسم ولباس صاف ہیں بلکہ دل شرک وکفر سے بھی بری ہے)''۔

قرآنی احکام فرض ہیں

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ (القصص:85/28)

''(اے نبی ﷺ) بلاشبہ جس (اللہ) نے آپ پر قرآن (عمل اور تبلیغ کے لئے) فرض کیا ہے یقیناوہ آپ کو ایک اعلیٰ جگہ (جنت الفردوس) میں لوٹا دے گا''۔

قرآن کا راستہ سب سے سیدھا ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل:9/17)

''بلاشبہ یہ قرآن تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے''۔

قرآن کو چھوڑنے والے

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ (الفرقان:30/25)

''اور روز جزاوسزا رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم (کے یہ لوگ ہیں جنہوں) نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا''۔

بوقتِ فجر تلاوتِ قرآن کی فضیلت

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (بنی اسرائیل:78/17)

''اور (بوقت) فجر قرآن (کا بھی التزام کیا کرو) کیونکہ فجر کے وقت قرآن پڑھنا مشہود ہے (اس وقت فرشتے اعمال قلمبند کرتے ہیں)''۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے

بہترین شخص

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" (رواہ بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔''

قابل رشک آدمی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

"لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ" (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صرف دو آدمی قابل رشک ہیں...... ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی پھر وہ صبح و شام اس کے پڑھنے پڑھانے میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ بھی صبح و شام اسے اللہ کی راہ میں لٹاتا رہتا ہے (غربا و مساکین کی خدمت کرتا ہے)۔''

قوموں کا عروج و زوال

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ" (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی بدولت بہت سے لوگوں کو بلند فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو نیچے گرائے گا (اس پر عمل کرنے والے سرفراز ہوں گے جبکہ اس سے منہ موڑنے والے نامراد ہوں گے)۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قلوب کا صیقل ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

"إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ، إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا جِلَاءُهَا؟ قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ" (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنی آدم کے قلوب پر اس طرح زنگ آجاتا ہے جس طرح پانی لگنے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دلوں کے اس زنگ کو دور کرنے کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... موت کو زیادہ یاد کرنا (کہ اس سے دل نرم ہوجاتے ہیں) اور قرآن مجید کی (سمجھ کر) تلاوت کرنا (کہ اس سے بندہ رموز حیات سے آگاہ ہو کر عمل کی طرف راغب ہوتا ہے)''

کاتب وقاریِ قرآن کا مقام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ" (بخاری، مسلم)

ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (اور اس کی قرأت کے علاوہ مفہوم ومطالب کو بھی جانتا ہو) وہ معزز وفادار اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا (محترم ومعزز بن جائیگا) اور جو بندہ تلاوت کے دوران اٹکتا ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے (ایک تلاوت کا دوسرا مشقت اور زحمت کا)

قرآن حکیم میں مشغولیت

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

"يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ، أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ" (ترمذی، دارمی)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جس شخص کو میرے ذکر اور سوال (دعا) کرنے سے قرآن نے مشغول رکھا میں اس کو اس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں (اور دعا کرنے والوں) کو عطا کرتا ہوں اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلوں میں اللہ کے کلام کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسی عظمت وفضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔''

قرآن پڑھنے اوراس پر عمل کرنے کا انعام

عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا؟" (رواہ احمد۔ابوداؤد)

سیدنا معاذ جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے قرآن پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا، قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ حسین ہوگی جبکہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو اور آفتاب آسمانوں سے ہمارے پاس ہی اتر آئے......اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا گمان ہے جس نے خود (قرآن پڑھا) اور اس پر عمل کیا ہو؟ (اسکی جزا اور انعام کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟)''

قرآن کی دیکھ بھال

عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

"تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا"

(متفق علیہ)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قرآن حکیم کی نگرانی کرو (سمجھ کر روزانہ تلاوت کیا کرو) اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس کا سینوں سے نکل جانا بندھے ہوئے اونٹ کے نکل بھاگنے سے زیادہ آسان ہے۔''

خوش الحانی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ:

"مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ" (متفق علیہ)

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اتنی پسند نہیں جتنی کہ نبی ﷺ کی اچھی آواز کہ جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھتے ہیں (اس طرح نبی ﷺ) کی اتباع میں جو شخص بھی تلاوت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ومستجاب ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیات:۱۷۶ سُوْرَۃُ النِّسَاءِ رکوعات:۲۴

تعارف سورۃ النساء

مدنی سورت ہے۔اس کی 176 آیات، چوبیس رکوع اور 1335 الفاظ ہیں۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں اکثر عورتوں کے بارے میں احکام ہیں جو کسی دوسری سورت میں اتنی تفصیل کے ساتھ نہیں ہیں، نساء جمع کا صیغہ ہے اس کا مفرد اِمْرأۃٌ ہے، اس کے اہم مضامین کو اس طرح بیان کر سکتے ہیں۔

۱) اس سورۃ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے ڈرنے کا حکم دینے کے بعد لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ تم ایک ہی جان (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیے گئے ہو، رب کائنات نے سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنی قدرتِ کاملہ سے خاک سے پیدا کیا، لہٰذا اپنے خالق و مالک سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسبانی کرو۔

۲) سورۃ آلِ عمران میں عقیدہ توحید کی وضاحت کے بعد غزوۂ اُحد کے واقعات کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں۔سورۃ النساء میں غزوۂ اُحد سے پیدا ہونے والے امور یعنی شہدا کے یتیم بچوں اور عورتوں کی کفالت کا ذکر ہے، وراثت کے بارے میں تفصیلی احکامات ہیں۔گویا کہ یہ خانگی اور عائلی زندگی کا منشور ہے۔

۳) اُن عورتوں کا ذکر ہے جن سے نکاح جائز ہے۔

۴) میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہونے کی صورت میں احسان اور مروت کی راہ اپنانے کا تذکرہ ہے۔طلاق اور خلع کی حدود وقیود کا بیان بھی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵) اس کے علاوہ توحید پر مضبوطی سے قائم رہنے اور شرک سے بچنے کا بیان ہے، شرک کو بدترین اور آخرت میں ناقابل معافی گناہ قرار دیا گیا ہے۔

۶) نماز، وضو، طہارت اور تیمم کے احکامات بھی بیان ہوئے ہیں، گویا کہ کردار کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ جسمانی طہارت کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں۔

۷) حالت جنگ میں نماز باجماعت ادا کرنے کی تفصیل ہے۔

۸) نفاق اور منافقین کے کردار کی نشان دہی کردی گئی ہے اور یہود کے مکروفریب کا بھی تذکرہ ہے۔

۹) خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امانت وصداقت، اطاعت وفرمانبرداری کا بیان بھی جگہ جگہ آیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انسان کی پیدائش سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا علیہا السلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَبَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ①

اے لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو (ہر حال اور ہر جگہ، وہی تو ہے) جس نے تم کو نفس واحد سے پیدا کیا (سیدنا آدمؑ کو خاک سے پیدا کیا) اور اسی سے اس کا جوڑا (بی بی حواؑ کو اُسی جنس سے) پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت (دنیا میں) پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہو (رشتے ناطے جوڑنے کا، الفت ومحبت بڑھانے کا) سوال کرتے ہو (اور وہ یہ ہے کہ) قرابت داری کے معاملے میں بے پروانہ ہو جاؤ، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر (اور تمہارے ہر ہر عمل کا) نگران حال ہے (اور تمہیں اس کی جزا اور سزا دینے پر پوری طرح قادر ہے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ۔ اے لوگو!، یٰٓاَیُّهَا حرفِ ندا، النَّاسُ، منادی (اسم جمع) نسل انسانیت کے لیے جب منادی پر ال آجائے تو مذکر میں اَیُّهَا اور مونث میں اَیَّتُهَا بڑھا دیا جاتا ہے، هَا کلمۂ تنبیہ ہے، مذکر کی مثال اوپر یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ ہے، مونث کی مثال یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الفجر:27/89)۔

اتَّقُوْا۔ اللہ سے ڈرو، گناہوں اور نافرمانی سے بچو، اس کا مادہ (و ق ی) ہے اِتَّقٰی یَتَّقِی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا، تقویٰ، اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جانا ہے۔ رَبَّكُمْ، (رَبَّ۔ كُمْ) رب، اپنے سے، رَبَّ مضاف، كُمْ ضمیر، جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ۔

الَّذِیْ، جس نے، اسم موصول۔ خَلَقَكُمْ، تم سب کو پیدا کیا، اس کا مادہ (خ ل ق) ہے خَلَقَ یَخْلُقُ اور خَلْقٌ مصدر سے ماضی، واحد مذکر غائب، كُمْ، تم سب کو، ضمیر، جمع مذکر حاضر۔

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ ایک جان سے۔

مِّنْ حرف جار، نَّفْسٍ مجرور اور (موصوف)، وَّاحِدَةٍ (صفت)۔

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔ اور (اللہ نے) اسی (جنس) سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔

وَّ اور، عاطفہ (کلام میں ربط کے لیے)، خَلَقَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، مِنْهَا (مِنْ۔ هَا) سے، اُس، جار مجرور، زَوْجَهَا (زَوْج۔ هَا) جوڑا، اس کا، مضاف، مضاف الیہ۔

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً۔

اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیے۔

وَ اور، عاطفہ، بَثَّ اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیے، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اس کا مادہ (ب ث ث) ہے (بَثَّ یَبُثُّ) پھیلا دینا، مِنْهُمَا (مِنْ۔ هُمَا) سے، دونوں، یعنی ان دونوں سے (آدم اور حوا علیہما السلام) سے جار، مجرور، رِجَالًا مرد اس کا مفرد رَجُلٌ ہے موصوف، كَثِیْرًا (بہت سے) صفت، وَ اور، عاطفہ، نِسَآءً عورتیں، اس کا عطف رِجَالًا پر ہے، اس لیے منصوب (زبر والا) ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اور، عاطفہ، اتَّقُوا، ڈرتے رہو، باب افتعال سے فعل امر، جمع مذکر، اللّٰہَ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے (مفعول)، الَّذِیْ، جس کے، (نام سے)، اسم موصول، تَسَآءَلُوْنَ، تم ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہو، اس کا مادہ (س ء ل) ہے سَأَلَ یَسْأَلُ، سُؤَالًا وَ مَسْأَلَةً، اس سے فعل مضارع جمع مذکر حاضر، تَسَآئَلُوْنَ باب تفاعل، تم ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہو۔

بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ، بِهٖ، (بِ۔ہٖ) ساتھ، اُس (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے، وَ، اور، عاطفہ، الْاَرْحَامَ، رحم کی جمع ہے، اس کا اطلاق تمام عزیز واقارب پر ہوتا ہے۔ اس کا عطف اللہ پر ہے یعنی اِتَّقُوْ الْاَرْحَامَ (یعنی رشتوں ناتوں کے بارے میں تقویٰ اختیار کرو اور ان کو توڑنے سے بچو)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر (اور تمھارے ہر ہر عمل کا) نگران حال ہے۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، انّ اللّٰہَ یقیناً اللہ تعالیٰ، كَانَ (ہے) کونًا مصدر سے فعل ماضی ناقص، عَلَيْكُمْ (عَلٰی۔ كُمْ) پر، تم، یعنی تم سب پر، جار، مجرور، رَقِيْبًا، نگران اور محافظ، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، وہ اللہ جو کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز اور انسان کے ہر ہر عمل کا نگران ہے۔

تفسیر

یہ آیت مبارکہ ایک جامع تمہید ہے اُن تمام احکامات وہدایات کے لیے جو انسانی معاشرہ کی تنظیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے اتارے ہیں، اور وضاحت آگے آرہی ہے، اس تمہید میں جو باتیں بنیادی حقائق کی حیثیت سے واضح کی گئی ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، پہلی بات یہ ہے کہ اس آیت میں جس تقویٰ کی ہدایت کی گئی ہے اس کا ایک خاص موقع ومحل ہے، اس تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ یہ مخلوق آپ سے آپ وجود میں نہیں آگئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے جو سب کا خالق بھی ہے اور سب کا رب بھی۔ اس وجہ سے کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس کو ایک بے مالک اور بے راعی کا ایک آوارہ گلہ سمجھ کر اس میں دھاندلی مچائے اور اس کو اپنے ظلم وتعدی کا نشانہ بنائے بلکہ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس رب العزت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے معاملات میں انصاف اور رحم کی روش اختیار کرے ورنہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ بڑا زور آور اور بڑا منتقم وقہار ہے۔ جو اس کی مخلوق کے معاملات میں دھاندلی مچائیں گے وہ اس کے قہر وغضب سے نہ بچ سکیں گے۔ وہ ہر چیز کی نگرانی کر رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تمام نسل انسانی ایک ہی آدم کا گھرانا ہے سب کو اللہ تعالیٰ نے ایک آدمؑ وحواؑ کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ نسل آدمؑ ہونے کے اعتبار سے سب برابر ہیں۔ اس پہلو سے عربی و عجمی **اَحْمَر و اَسْود**، افریقی و ایشیائی میں کوئی فرق نہیں، سب اللہ کی مخلوق اور سب آدمؑ کی اولاد ہیں، اللہ اور رحم کا رشتہ سب کے درمیان مشترک ہے۔ اس کا فطری تقاضا یہ ہے کہ سب ایک ہی رب کی بندگی کرنے والے اور ایک ہی مشترک گھرانے کے افراد کی طرح آپس میں حق وانصاف اور مہر ومحبت کے تعلقات رکھنے والے بن کر زندگی بسر کریں۔

تیسری بات یہ کہ جس طرح آدم علیہ السلام نسل انسانیت کے باپ ہیں، اس طرح حوا علیہا السلام تمام نسل انسانیت کی ماں ہیں، اللہ تعالیٰ نے حوا کو آدمؑ ہی کی جنس سے بنایا ہے، اس وجہ سے عورت کوئی ذلیل، حقیر، فروتر اور فطری گنہگار مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ بھی شرفِ انسانیت میں برابر کی شریک ہے، اس کو حقیر و ذلیل مخلوق سمجھ کر نہ اس کو حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کمزور خیال کر کے اس کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔

چوتھی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رحم کا واسطہ ہمیشہ سے باہمی تعاون و ہمدردی کا محرک رہا ہے، جس کو بھی کسی مشکل یا خطرے سے سابقہ پیش آتا ہے، وہ اس میں دوسروں سے اللہ تعالیٰ اور رحم کا واسطہ دے کر اپیل کرتا ہے اور یہ اپیل چونکہ فطرت پر مبنی ہے اس وجہ سے اکثر حالات میں یہ مؤثر بھی ہوتی ہے (اور مؤثر ہونی چاہیے) لیکن اللہ تعالیٰ اور رحم کے نام پر حق مانگنے والے اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ جس طرح ان واسطوں پر حق مانگنا حق ہے اسی طرح اُن حق کا ادا کرنا بھی فرض ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور رحم کے نام پر لینے کے لیے تو چوکس ہے لیکن دینے کے لیے آمادہ نہیں ہے وہ اللہ سے دھوکا بازی اور رحم سے بے وفائی کا مجرم ہے اور اس جرم کا ارتکاب وہی کر سکتا ہے جس کا دل تقویٰ کی روح سے خالی ہو، اللہ تعالیٰ اور رحم کے حقوق پہنچانے والے جس طرح ان ناموں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح ان کی ذمہ داریاں بھی اٹھاتے ہیں اور درحقیقت حق طلبی وحق شناسی کا یہی توازن ہے جو صحیح اسلامی معاشرے کا اصلی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جمال ہے، اسی حقیقت کا طرف "وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ" کا ٹکڑا اشارہ کر رہا ہے۔ (تدبر قرآن، جلد دوم)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱- خاندانی مسائل پر مشتمل سورت کے آغاز ہی میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ خاندان کی بنیاد تقویٰ پر استوار ہوتی ہے (اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ)۔

۲- یہ ساری نسل انسانیت ایک ہی امت ہے اس لیے ہر قسم کی تفریق ممنوع ہے (خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ)۔

۳- مرد وزن ایک دوسرے کی جنس ہیں اس لیے عمل کے لحاظ سے دونوں برابر اور قابل احترام ہیں (خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا)۔

۴- دیار وامصار میں پھیلے ہوئے انسان آدمؑ اور حوا کی اولاد ہیں اور ان سب کا خالق اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے (وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً)۔ لوگوں نے فرقہ بندیاں اور گروہ بندیاں صرف خواہشاتِ نفس سے کی ہیں اور طرح طرح کے مذاہب ومسالک بنا ڈالے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ قرآن آج بھی اس حقیقت سے اس طرح پردہ اٹھاتا ہے: اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ (الانبیا:92/21)

۵- اللہ تعالیٰ ہر ہر بات پر نگران ہے اور روز قیامت وہ فیصلہ فرما دے گا (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا)۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا پابند

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یتیموں کے مال کی حفاظت

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲

اور (تمھیں نصیحت کی جاتی ہے کہ) یتیموں کے مال (جبکہ وہ سنِ بلوغ کو پہنچ جائیں) انھیں دے ڈالو اور (اپنے) برے مال کو (ان کے) اچھے مال سے نہ بدلو (یعنی امانت میں خیانت نہ کرو) اور نہ ہی ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ۔ اٰتُوا، دے ڈالو، اس کا مادہ (ء ت ی) آتٰی، یُؤتِیْ (دینا، امانت واپس کرنا)، اس سے فعل امر، جمع مذکر اٰتُوا (فاعل)۔ اَلْيَتٰمٰى، (مفعول) یتیم کی جمع، حدِ بلوغ کے پہنچنے سے پہلے باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانا۔ اَمْوَالَهُمْ، (اَمْوَالَ۔هُمْ) مال، ان (کے)، اَمْوَالَ کا مفرد مال ہے (مضاف)، هُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب (مضاف الیہ)۔

وَلَا تَتَبَدَّلُوا۔ اور نہ بدلو۔

وَ اور، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)، لَا نہ، ناھیہ، تَتَبَدَّلُوا اس کا مادہ (ب د ل) ہے (بَدَّلَ، يَتَبَدَّلُ، تبدیل کرنا)، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تتبدّلوا، یہ تَتَبَدَّلُوْنَ تھا، لائے نہی کی وجہ سے آخر کا نون گر گیا، باب تفعُّل۔

اَلْخَبِيْثَ، ردی اور بری چیز، ردّی مال (مفعول بہ)۔ بِالطَّيِّبِ، (بِ۔الطَّيِّبِ) ساتھ، اچھی چیز، عمدہ مال، بِ ساتھ اور بدلے کا معنی دیتا ہے، یعنی اپنا برا مال یتیموں کے اچھے مال سے نہ بدل ڈالو۔

وَ، اور، عاطفہ۔ تَاْكُلُوْٓا، نہ کھاؤ، اس کا مادہ (ء ک ل) اَكَلَ يَاْكُلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے ن جمع کا گر گیا (تم نہ کھاؤ)۔ اَمْوَالَهُمْ. (اَمْوَالَ۔ هُمْ) مال اُن کے (یتیموں کے)۔
اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ. (اپنے مال کے ساتھ یعنی یتیموں کے مال اپنے مال کے ساتھ گڈ مڈ نہ کرو) یہاں پر اِلٰی مع (ساتھ) کا معنی دیتا ہے (مرکب اضافی)۔ اِنَّهٗ. (بیشک یہ) اِنَّ بلا شبہ، حرف مشبہ بالفعل، زورِ بیان کے لیے، ہٗ، یہ بات، اِنَّ کا اسم۔ كَانَ. ہے، فعل ماضی ناقص، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ (یعنی مال یتیم کا کھانا)۔ حُوْبًا. (گناہ، وبال) اس کا مادہ (ح و ب) حَابَ يَحُوْبُ (گناہ کرنا، حقوق کی پامالی کرنا)، حُوْبٌ جرم، گناہ (كَانَ کی خبر ہے)۔ كَبِيْرًا. (بہت بڑا) یعنی یتیموں کا مال کھانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں خطاب یتیموں کے اولیاء اور سرپرستوں سے ہے اور اس سے قبل کی آیت پر اس کا عطف اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں جس بات کا حکم دیا جا رہا ہے یا جس چیز سے روکا جا رہا ہے اس کی بنیاد بھی تقویٰ، مہر و محبت، شرف انسانیت اور حقوق کی پاسبانی سے ہے۔ ''خبیث'' اور ''طیب'' کے الفاظ جس طرح ان اشیا اور ذوات کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو اخلاقی اور شرعی نقطۂ نظر سے خبیث یا طیب ہوتی ہیں، اسی طرح جیسا کہ ''سورۃ البقرۃ'' کی آیت نمبر 267 کے تحت گزر چکا ہے۔ [اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمھارے لیے نکالا ہے، اس میں سے بہتر حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو، ایسا نہ کرو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمھیں دے تو تم ہرگز اسے لینا گوارا نہ کرو اِلّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض (چپکے سے منہ موڑ لو) برت جاؤ]

"وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ" اَكَلَ کے ساتھ اِلٰی، صلہ اس بات پر دلیل ہے کہ یہاں "ضمّا"، (گڈ مڈ) کرنے اور اس کے ہم معنی کوئی لفظ محذوف ہے۔

یتیموں کے بعض سرپرست جن کے سینے اللہ تعالیٰ کے خوف سے خالی ہوتے ہیں اول تو یتیموں کا سارا حق ہی دبا بیٹھتے ہیں اور اگر دبا نہیں بیٹھتے تو اس میں خورد برد کرنے کی نیت سے انتظامی سہولت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمائش کر کے، ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا لیتے ہیں اور اس طرح اپنے لیے ہاتھ رنگنے کے نہایت آسان مواقع پیدا کر لیتے ہیں۔ ان کو ہدایت فرمائی کہ یتیموں کا مال یتیموں کو دو، خود ہضم کرنے کی کوشش نہ کرو، پھر اس مقصد کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال ہوتے ہیں ان سے واضح لفظوں میں بھی روک دیا کہ نہ اپنا ناقص مال اُن کے اچھے مال سے بدلنے کی تدبیریں کرو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر اس کو خورد برد کرنے کی کوشش کرو۔

اگر کوئی سرپرست انتظامی سہولت کے نقطۂ نظر سے یتیم کا مال اپنے مال کے ساتھ ملانا چاہے تو اس کی اجازت (جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 220 کے تحت گزر چکی ہے)، شریعت نے دی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس اختلاط و اشتراک سے مقصود اصلاح ہو نہ کہ فساد بصورت دیگر یتیم کے حق کی حفاظت اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ (تدبر قرآن جلد دوم)

تفہیم بالقرآن

(۱) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (النساء:58/4)

”بلاشبہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کرو۔“

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ (النساء:10/4)

”بلاشبہ جو لوگ یتیموں کے اموال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں کھاتے اور وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔“

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں بہترین گھرانا وہ ہے جس میں یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کے ساتھ پیش آیا جاتا ہو۔ (رواہ ابن ماجہ، کتاب الاداب باب حق الیتیم)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کفالت کرنے والا خواہ اس کا (قریبی) یا دوسرا یعنی (دور) کا ہو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ راوی نے (انگشت شہادت اور ساتھ والی انگلی ملا کر بتایا کہ اس طرح) اور وہ راوی سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (مسلم، ریاض الصالحین، باب حق الیتیم)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

(۱) سید سلیمان رحمہ اللہ ندوی لکھتے ہیں:

''وہ کمسن بچہ جو باپ کے سایۂ محبت سے محروم ہے، مسلمانوں کی جماعت کے ہر رکن کا فرض ہے کہ اس کو آغوشِ محبت میں لے، اس کو پیار کرے، اُس کی ہر طرح خدمت کرے، عقل وشعور کے پہنچنے کے بعد اس کے باپ کے متروکہ مال وجائیداد اس کو واپس دے اور یتیم لڑکیوں کی حفاظت اور اُن کی شادی بیاہ کی مناسب فکر کرے۔ یہ وہ احکام ہیں جو مکہ کا یتیم پیغمبر ﷺ اپنے ساتھ لایا، عربوں میں روزانہ کے قتل و غارت، فساد اور بدامنی کے سبب سے یتیموں کی کثرت تھی، مگر جیسا کہ چاہیے، غور پرداخت کا سامان نہ تھا، وہ اپنے باپ کی وراثت سے محروم رہتے تھے کیونکہ چھوٹے بچوں کو وہ وراثت نہیں دیا کرتے تھے اور نہ سنگدل عربوں میں عام طور سے ان کے ساتھ رحم و شفقت کا جذبہ تھا، قرآن حکیم اور اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مظلوم طبقہ کی خدمت اور حسن سلوک کی بے نظیر مثال قائم فرمائی۔ (وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ) (تفسیر طبری بحوالہ سیرت النبیؐ جلد ششم)

۲) یتیم بچے اپنے مال پر مالکیت کا حق رکھتے ہیں، اس لیے قرآن نے (اَمْوَالَهُمْ کہہ کر) واضح حکم دیا۔

۳) ان کے اچھے مال کو برے مال سے نہ بدلو (وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ)۔

۴) یتیموں کی کسی طرح بھی حق تلفی بہت بڑا گناہ ہے۔ (اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا) بندہ مومن اپنے اخلاق اور معاملات میں حسن سیرت سے آراستہ ہوتا ہے۔

اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگہ دلنواز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعددِ ازواج کب روا ہے؟

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

اور اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو (اُن کے علاوہ) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو، یا تین تین یا چار چار تک نکاح کرلو (صرف چار تک نکاح میں لا سکتے ہو) تمھیں ڈر ہو کہ (ان کے درمیان معاشی اور معاشرتی عدل روا نہ رکھ سکو گے) تو پھر ایک ہی عورت (کافی ہے) یا اُن عورتوں کو (زوجیت میں لاؤ) جو تمھارے قبضہ میں آتی ہیں (یعنی میدان جنگ میں)، (یاد رکھو!) بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ مصلحت کے زیادہ قریب ہے۔

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)۔ اِنْ، اگر، حرف شرط۔ خِفْتُمْ، تمھیں ڈر ہو۔ اس کا مادہ (خ و ف) خَافَ یَخَافُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، خوف، مصدر، اردو میں جانا پہچانا لفظ ہے۔ اَلَّا، (اَنْ۔ لَّا) یہ کہ۔ نہ، لَا نفی کے لیے، عربی میں قاعدہ اِدغام سے اَلَّا ہوا۔ تُقْسِطُوْا، تم انصاف کرو گے۔ اس کا مادہ (ق س ط) ہے اَقْسَطَ یُقْسِطُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اَنْ کی وجہ سے تُقْسِطُوْنَ کا ن جمع کا گر گیا۔ اِقْسَاطٌ باب افعال ہے۔

فِي الْيَتٰمٰى، یتیم (لڑکیوں) کے بارے میں، فِي حرف جار، اَلْيَتٰمٰى مجرور، یتیم کی جمع ہے۔ فَانْكِحُوْا،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو نکاح کرو، فعل امر، جمع مذکر، اس کا مادہ (ن ک ح) ہے۔ نَكَحَ يَنْكِحُ (نکاح کرنا) نکاح، مصدر، اردو میں معروف ہے۔ فَ، جواب شرط ہے۔ مَا، جو، موصولہ، مفعول ہے۔ طَابَ، خوش لگے، پسند آئے، اس کا مادہ (ط ی ب) (طَابَ يَطِيبُ) پسند آنا، خوش لگنا، اس سے فعل ماضی واحد مذکر غائب طَابَ، خوش دلی سے کام کرنا، اردو میں معروف ہے۔ لَكُمْ، (لَ۔ كُمْ) تم۔کو، جار، مجرو۔

مِّنَ النِّسَآءِ، عورتوں میں سے، جار، مجرور۔ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ، یہ الفاظ اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ، ثلاثاً ثلاثاً، اربعاً اَرْبعًا کے قائم مقام یعنی دو، دو، تین تین اور چار چار (یعنی اپنی پسند کی شریعت کے مطابق، چار تک عورتوں کو اپنے نکاح میں لا سکتے ہو)۔ فَاِنْ، (فَ۔اِنْ) پس۔اگر، فَ عاطفہ، اِنْ حرف شرط۔ خِفْتُمْ ڈردتم، فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، اس کا مادہ (خ و ف) خَافَ يَخَافُ، ڈرنا، اندیشہ ہونا، خوف اردو میں معروف لفظ ہے۔ اَلَّا، (اَنْ۔لَا) یہ کہ۔نہ۔ تَعْدِلُوْا، عدل کرسکو گے تم، فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اس کا مادہ (ع د ل) ہے عَدَلَ يَعْدِلُ (عدل کرنا، انصاف کرنا)، عدل وانصاف، عدالت، عادل (عدل کرنے والا) اردو میں جانے پہچانے الفاظ ہیں، اَنْ کی وجہ سے تَعْدِلُوْنَ کا ن، حذف ہوا۔

فَوَاحِدَةً، فَ، تو، جواب شرط، وَاحِدَةً (پس ایک ہی عورت سے نکاح کرو) مفعول بہ، اس میں فعل، نکاح محذوف ہے (چھپا ہوا ہے)۔ اَوْ، یا، حرف عطف۔ مَا، جس کے، موصولہ۔ مَلَكَتْ، مالک ہوں، فعل ماضی، واحد مونث غائب، اس کا مادہ (مَلَكَ يَمْلِكُ) مالک ہونا، مِلک، ملکیت اردو میں مشہور ہے، مالِكُ، اسماء الحسنیٰ میں سے ہے۔ جس کے معنیٰ ارض وسما کا خالق و مالک ہے۔

اَيْمَانُكُمْ، (اَيْمَانُ۔ كُمْ) دائیں ہاتھ۔تمھارے، مضاف، مضاف الیہ یعنی تمھاری ملکیت، اس کا مادہ (ی م ن) ہے اس کا مفرد يَمِيْنٌ ہے، دایاں ہاتھ، كُمْ، ضمیر، جمع مذکر حاضر، اس سے مراد وہ غلام اور کنیزیں ہوتی ہیں جن کے تم مالک ہو۔ ذٰلِكَ، یہ بات، اسم اشارہ بعید (مبتدا)، ذٰلِكَ، اسم اشارہ، اس نکاح کی طرف ہے جس میں عدم مساوات کی بنا پر چار کی بجائے ایک عورت سے نکاح کی ترغیب ہے۔ اَدْنٰی، دُنُوٌّ (قریب) سے، اسم تفضیل، اَدْنٰی (زیادہ قریب، زیادہ مناسب)۔ اَلَّا، (اَنْ۔لَا) یہ کہ۔نہ۔ تَعُوْلُوْا، بے انصافی کرو تم، فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اس کا مادہ (ع و ل) ہے (عَالَ، يَعُوْلُ) بے انصافی کرنا، عدل سے دور جا پڑنا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

"وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ"

اور اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے یعنی جو یتیم لڑکیاں تمھاری نگرانی اور سرپرستی میں ہیں (اور جن کے والدین میدان جہاد میں شہید ہو چکے ہیں یا فوت ہو چکے ہیں) اُن کے حقوق مہر وغیرہ پوری طرح ادا نہ کر سکو گے۔ یہ خطاب یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں سے ہے۔ ایامِ جاہلیت میں ایک دستور یہ تھا کہ یتیم لڑکیاں جو مردوں کی سرپرستی میں ہوتیں، تو ان کے وہی سرپرست اکثر یہ دیکھ کر کہ کوئی ان کی طرف سے مہر وغیرہ کا مطالبہ کرنے والا اور ان کی حمایت میں کھڑا ہونے والا ہے نہیں، اُن کے حقوق مار لینا آسان ہیں، انھی کو اپنے نکاح میں لے لیتے، اُن کی جائیداد اپنی طرف منتقل کر لیتے اور کئی طریقوں سے ان کے ادائے حقوق سے بے التفاتی برتتے۔ یہاں خطاب ایسے ہی اولیا اور سرپرستوں سے ہے۔ (تفسیر ماجدی، ج1)

"فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ"

تو (یتیم لڑکیوں کے علاوہ) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں، ان میں سے دو دو، یا تین تین یا چار چار تک نکاح کر لو (صرح چار تک نکاح میں لا سکتے ہو)۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے یتیموں کے بعض سرپرست محض اس کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے یتیم لڑکی کے بالغ ہونے پر اس کا نکاح خود یا اپنے بیٹے کے ساتھ کر دیتے، ایسا ہی واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد پیش آیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی جس کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی باغ کی وجہ سے وہ اس کی پرورش کرتا رہا۔ حالانکہ اس کو اس سے کوئی خاص لگاؤ نہ تھا۔ اس سلسلے میں مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی، یعنی اگر تم یتیم بچیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکتے تو پھر دوسری عورتوں کے ساتھ اپنی پسند کے مطابق دو یا تین تین یا چار چار نکاح کر سکتے ہو (اس میں حد چار تک ہے)۔ (رواہ البخاری، کتاب تفسیر القرآن بحوالہ فہم قرآن، میاں محمد جمیل حفظہ اللہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا"

اور اگر تمھیں ڈر ہو کہ (ان کے درمیان معاشی اور معاشرتی عدل روا نہ رکھ سکو گے) تو پھر ایک ہی عورت (کافی ہے) یا ان عورتوں کو زوجیت میں لاؤ) جو تمھارے قبضہ میں آئی ہیں۔ بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ مصلحت کے زیادہ قریب ہے۔ "فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا" یعنی بیویوں کے درمیان عدل نہ کر سکو گے اور ان کے حقوقِ واجب ادا نہ کر پاؤ گے۔

عدل سے یہاں مراد ادائے حقوقِ واجب میں عدل و مساوات ہے جو انسان کے قصد و اختیار کے اندر کی چیز ہے مثلاً یہ کہ کوئی بیوی بغیر کھانے، کپڑے، مکان کے نہ رہے، باقی جہاں تک محبت طبعی اور تعلق قلب کا سوال ہے، اس میں مساوات قدرتِ بشری سے باہر ہے، اور اس باب میں شریعت نے کوئی گرفت نہیں رکھی ہے۔

تفہیم بالقرآن

۱) کامیاب لوگ کون ہیں، ان کی صفات میں یہ بھی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ (المومنون:5,6/22)

''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا (لونڈیوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (اُن سے) مباشرت کرنے سے انھیں ملامت نہیں۔''

۲) ازواج کے درمیان قلبی لگاؤ کے سلسلے میں انسان بے بس ہے (البتہ معاشی، اور معاشرتی مساوات ضروری ہے) رب کریم نے ارشاد فرمایا:

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ (النساء:129/4)

(دیکھو!) اور تم خواہ کتنا ہی چاہو، عورتوں میں ہرگز برابری نہیں کر سکو گے، تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی کی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا اُدھر میں لٹک رہی ہے (پریشانی کی حالت میں زندگی گزار رہی ہے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''جس شخص کے نکاح میں دوعورتیں ہوں اور وہ اُن کے حقوق میں برابری اور انصاف نہ کر سکے، تو وہ قیامت میں اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا (یعنی فالج زدہ ہوگا)۔ (مشکوٰۃ، ص278، بحوالہ معارف القرآن مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

قیس بن الحارث اسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں، میں نے رسول کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو باقی کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد، ص304، بحوالہ معارف القرآن)

آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) اسلام نے مظلوم اور بے سہارا لوگوں کی حمایت کی ہے، یہاں پر یتیم بچیوں کے حقوق کا ذکر ہے۔(فِي الْيَتٰمٰى)

۲) پسند کی شادی کا اختیار دیا گیا ہے مرد کو، احادیث مبارکہ کی روشنی میں عورت کو بھی یہ اختیار دیا گیا ہے۔(فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ)

۳) صرف مرد کو چار تک عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے جبکہ وہ ان کے درمیان معاشی اور معاشرتی مساوات کو برقرار رکھ سکے۔ بصورت دیگر صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت ہے۔(مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً) واضح رہے کہ یہاں واؤ عطف کا نہیں بلکہ چناؤ اور اختیار کا ہے کہ تم ان میں سے چار تک کا انتخاب کر سکتے ہو۔

۴) مرد کو چار تک شادیوں کی حکمت یہ ہے کہ جنگوں میں مرد شہید ہو جاتے ہیں تو معاشرے میں بے سہارا عورتوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔ ایام جاہلیت میں لوگ متعدد شادیاں کرتے تھے۔ اپنی مرضی سے جب جی چاہتا ان میں سے چھوڑ دیتے۔ اس کے لیے اسلام نے حدود و قیود رکھی ہیں۔

۵) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد نے جس عورت سے شادی کی ہے، اس سے اولاد نہیں ہوئی تو اولاد کے لیے دوسری شادی کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی بھی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦) اَیامِ جاہلیت میں لوگوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی (اُن میں لونڈیاں یا پھر جنگ میں گرفتار شدہ عورتیں جو لوگوں میں تقسیم ہوتیں اُن کے بارے میں حکم ہوتا۔ جبکہ دورِ حاضر میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ بہر حال یہ اصول ابدی ہے) کہ انہیں اپنی زوجیت میں لا سکتے ہو اور اس میں بھی فضیلت کی بات یہی ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت اور آزادی کے بعد ان سے باقاعدہ نکاح کیا جائے جس کا اللہ تعالیٰ کے یہاں بے حد اجر و ثواب ہے اور اس میں بھی نکاح کے اصول وضوابط کی پابندی لازمی ہے۔

نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو

حق مہر خوشی سے ادا کرو

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا ﴿۴﴾

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں، تو اسے ذوق وشوق سے کھالو۔

الفاظ

وَ، اور، (عاطفہ)، گذشتہ عبارت سے ربط کے لیے آتا ہے۔ اٰتُوا، دے ڈالو، (آتٰی، یُؤْتِیْ) عطا کرنا، دینا سے فعل امر، جمع مذکر۔ النِّسَآءَ عورتوں کو۔ صَدُقٰتِهِنَّ، (صَدُقٰتِ۔هِنَّ) مہر۔ اُن کے، مضاف، مضاف الیہ، اس لفظ کا مفرد صَدَقَةٌ، وہ مال جو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے غربا و مساکین کو دیا جاتا ہے، صَدَاق اور صِدَاق مہر کو بھی کہتے ہیں جو نکاح کے وقت مرد، عورت کو پیش کرتا ہے۔ نِحْلَةً، خوش دلی سے، اس کا مادہ (ن ح ل) نَحْلٌ (ح کی زبر کے ساتھ) شہد کی مکھی ہے جو نقصان پہنچائے بغیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفع دیتی ہے نِحۡلَة (ن کی زیر کے ساتھ) خاوند کی طرف سے عورت کے لیے تحفہ ہے۔

(مفردات القرآن، امام راغب)

فَاِنۡ، (فَ۔اِنۡ) پس۔ اگر، فَ متانفہ (مستقل جملہ کے آغاز میں)، اِنۡ حرف شرط۔ طِبۡنَ، وہ خوشی سے دیں، (تمھاری بیویاں) ماضی، جمع مونث غائب، اس کا مادہ (ط ی ب) طَابَ یَطِیۡبُ خوش ہونا۔ لَکُمۡ، (لَ۔ کُمۡ) لیے، تمھارے، جار، مجرور۔ عَنۡ شَیۡءٍ، بارے، کسی چیز یعنی کسی چیز کے بارے میں، جار، مجرور۔ مِّنۡهُ، (مِ۔نۡهُ) اس میں سے، جار، مجرور۔ نَفۡسًا، دل سے، یعنی وہ حق مہر سے کچھ حصہ خوشی سے چھوڑنا چاہیں۔

فَكُلُوۡهُ، (فَ۔ كُلُوۡهُ) پس۔ کھاؤ اس کو (اس حصہ کو)، فَ جواب شرط (اَكَلَ يَاۡكُلُ) کھانا اس سے فعل امر، جمع مذکر كُلُوۡا، هُ ضمیر واحد مذکر غائب (مفعول) مال کی طرف جاتی ہے نَفۡسًا دل سے، گرامر میں تمیز ہے۔ هَنِيۡٓـئًا مَّرِيۡٓـئًا، ذوق وشوق سے، مزے اور خوش گواری سے، هَنِيۡٓـئًا، هَنَاۗءٌ مصدر سے، صفت مشبہ (موافق طبع، خوش گوار) مَرِيۡٓـئًا، مِروئٌ وہ کھانا ہے جو مفید اور اچھا ثابت ہو، یعنی خوشگوار بھی ہو اور مبارک بھی ہو۔ (تفسیر مدارک)

تفسیر

"وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ"، اللہ تعالیٰ نے تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے کہ مرد اپنی بیویوں کے مہر ادا کریں۔

"نِحۡلَةً"، یعنی ان کا مہر خوش دلی اور اطمینان قلب کے ساتھ ادا کرو۔ مہر ادا کرنے میں ٹال مٹول نہ کرو اور اسے ادا کرتے وقت اس میں سے کچھ کم نہ کرو۔ اس آیت مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر عورت مکلف (یعنی بالغ اور عاقل) ہے تو مہر اس کو ادا کیا جائے گا اور نکاح کے وقت عورت مہر کی مالک بن جاتی ہے، کیونکہ حق مہر کی اضافت اس کی طرف جاتی ہے اور اضافت تملیک (مالک ہونے کا) تقاضا کرتی ہے۔

" فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡهُ"، اگر وہ خود اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ چھوڑ دیں اور اس کے ساتھ "نَفۡسًا"، کا اضافہ برضا ورغبت ان عورتوں کی طرف اشارہ ہے جو خوش دلی سے حق مہر میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کمی کریں۔

"فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا" تو کھاؤ تم اس کو ذوق شوق سے، یعنی اس صورت میں تمھارے لیے کوئی حرج اور کوئی نقصان کی بات نہیں کہ اس مال کو استعمال میں لا سکتے ہو۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمن بن ناصر السعدی)

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر

نغمہ ہے سودائے خام، خونِ جگر کے بغیر

بے عقلوں کے ہاتھوں مال کو ضائع نہ ہونے دو

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

(اور دیکھو!) بے عقلوں کو (جو ابھی سن شعور کو نہ پہنچیں) ان کا مال جسے اللہ نے تم لوگوں کے لیے معیشت کا سامان بنایا ہے، مت دو (ہاں) اس میں سے ان کو کھلاتے اور پہناتے رہو، اور اُن سے معقول باتیں کہتے رہو۔

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ۔ لَا تُؤْتُوا، نہ دو، فعل نہی، جمع مذکر حاضر، لَا نہی کی وجہ سے ن جمع کا حذف ہوا، اصل میں تُؤْتُوْنَ تھا، (آتٰی، يُؤْتِيْ) عطا کرنا، دینا۔ السُّفَهَآءَ، جمع، اس کا مفرد سَفِيْهٌ (کم عقل، بیوقوف) وہ بچے جو سن شعور کو نہ پہنچیں اور اپنے مال میں تصرف اور دیکھ بھال کی اہلیت سے محروم ہوں، مفعول (تفسیر سعدی)۔ اَمْوَالَكُمْ، (اَمْوَالَ۔ كُمْ) مال، تمہارے، مضاف، مضاف الیہ۔ الَّتِيْ، اسم موصول برائے مؤنث (وہ مال جس کو)۔ جَعَلَ اللّٰهُ، بنایا، ٹھہرایا اللہ تعالیٰ نے، اللہ فاعل۔ لَكُمْ، (لَ۔ كُمْ)، تمھارے، لیے، جار مجرور۔ قِيٰمًا، (گذران کا سبب) اس کا مادہ (ق و م) قَامَ، يَقُوْمُ، قَوْمًا وَ

www.KitaboSunnat.com

قِیٰمًا یعنی ایسا مال قومی معیشت بھی ہے اور گذران کا سبب بھی۔ وَّ ارْزُقُوْھُمْ (اور تم ان یتیموں کو کھلاؤ)، وَ اور، عاطفہ، ارْزُقُوْھُمْ (ارْزُقُوْ۔ھُمْ) کھلاؤ، انہیں اس کا مادہ (رزق) ہے، (رَزَقَ، یَرْزُقُ) کھلانا، رزق، اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق، حلال اردو میں معروف لفظ ہے، رَزَّاقٌ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام جو اپنی تمام مخلوق کو رزق فراہم کرتا ہے۔

وَّ اکْسُوْھُمْ (اور انھیں پہناؤ)، وَ اور، عاطفہ، (اکْسُوْ۔ھُمْ) پہناؤ، انھیں، فعل امر جمع مذکر، ھُمْ، جمع مذکر غائب، (یتیموں کو) اس کا مادہ (ک س و) (کَسَا، یَکْسُوْ) پہنانا، لباس دینا، کِسْوَۃٌ، لباس مصدر ہے۔ وَ قُوْلُوْا، (اور کہتے رہو انھیں) قَالَ یَقُوْلُ سے۔ قَوْلًا، مصدر مفعول اور موصوف۔ مَّعْرُوْفًا، (معقول اور اچھی بات)، صفت ہے، اس کا مادہ (ع ر ف) (عَرَفَ، یَعْرِفُ) پہچاننا، معرفت حاصل کرنا، عرفان اور معرفت اردو میں معروف الفاظ ہیں۔

تفسیر

یہاں یتیموں کے سرپرست کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان کے مال کو اپنا تصور کرتے ہوئے اس کی حفاظت اور نگرانی کرے اور جب تک یتیم میں فہم وشعور اور مال سنبھالنے کی صلاحیت پیدا نہ ہو، اس وقت تک ان کا سرپرست ان کے مال سے، ان کے کھانے پینے اور پہننے کا انتظام کرتا رہے، اُن کی طرف سے اگر کوئی مطالبہ یا غلط فہمی پیدا ہو تو نہایت محبت اور پیار کے ساتھ ان کو سمجھاتا، دلاسا دیتا رہے، یہاں تک کہ یتیم اپنے مال سنبھالنے کے قابل ہو جائے۔ یتیموں کے لیے "السُّفھا" بے عقل کا لفظ دو وجہ سے استعمال ہوا ہے، ایک تو یہ مال کی حفاظت اور اس کو استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نوعمر اور یتیم ہونے کی وجہ سے یہ لوگوں کے پروپیگنڈا کا شکار ہو کر اپنے سرپرست اور خیر خواہ سے اکثر بدظن ہو کر مال واپس لے کر اسے ضائع کر بیٹھتے ہیں۔" (فہم القرآن، میاں محمد جمیل حفظ اللہ)

تفہیم بالقرآن

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠ ﴿10﴾ (النساء:10/4)

"جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، اور عنقریب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ داخل ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں۔"

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! جو کسی یتیم کا سرپرست بنے اور یتیم کے پاس مال ہو تو وہ اس کے مال کو کاروبار میں لگائے، کہیں آہستہ آہستہ زکوۃ سے اس کا مال ختم نہ ہو جائے۔
(رواہ الترمذی بحوالہ فہم القرآن)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) نکاح کے وقت عورتوں کو حق مہر دینا لازمی ہے۔(وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ)

۲) مہر عورت کی قیمت نہیں بلکہ مرد کی طرف سے تحفہ اور خوشی سے عزت افزائی ہے اور اس کی کوئی حد نہیں۔ کوئی امیر شخص بڑا خزانہ بھی عطا کر سکتا ہے، جبکہ غریب شخص اپنی حیثیت کے مطابق دے سکتا ہے۔(نِحْلَةً)

۳) مہر پر عورت کا پورا تسلط ہے اور وہ اپنی خوشی سے مرد کو جتنا چھوڑنا چاہے، اسے پوری طرح اختیار ہے۔(فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا)

۴) حق مہر سے چھوڑی ہوئی رقم مرد بخوشی استعمال میں لا سکتا ہے۔(فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا)

۵) حق حلال کا مال بڑی محنت ومشقت سے کمایا جاتا ہے، اس لیے نادان اور کم عقل یتیموں کے حوالے کرنے سے پہلے ان کی سوجھ بوجھ کو آزماتے رہو۔(وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ)

۶) یتیموں کے مال کو "اموالھم" کہنے کی بجائے "اموالکُم" کہنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مال قومی دولت ہے، جسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جائے۔

۷) یتیموں کی نگرانی اور نگہداشت، بود وباش، طعام ولباس فہم ونصیحت کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اس پر قرآن وحدیث میں عظیم بشارتیں ہیں اور انھیں کسی طرح بھی نقصان پہنچانے پر بڑی وعیدیں ہیں۔(وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا)

نہ پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یتیموں کے مال کی نگرانی کرتے رہو

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ⑥

اور یتیموں کی حالت پر (ہمدردی کے ساتھ) نظر رکھو، انھیں آزماتے رہو (کہ ان کی سوجھ بوجھ کا حال کیا ہے؟) یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو، ایسا کبھی نہ کرنا کہ حدِ انصاف سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، یتیم کا جو سرپرست مال دار ہو وہ پرہیزگاری سے کام لے (اس کے مال کی صرف اچھی طرح نگرانی کرے) اور جو حاجت مند ہو وہ معروف طریقے سے (حق خدمت) کچھ لے سکتا ہے، پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنا لو (اور یہ نہ بھولو) کہ اللہ تعالیٰ حساب لینے کو کافی ہے (وہ تمھاری نیتوں کو جانتا ہے اور بڑا باریک بین ہے، تمھارا حساب کتاب آخرت میں لے لے گا)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ۔ اِبْتَلُوا، آزماتے رہو، اس کا مادہ (ب ل ی) ہے (اِبْتَلٰی۔ یَبْتَلِیْ) آزمانا، امتحان لینا، اس سے فعل امر، جمع مذکر، اِبْتَلُوْا، اِبْتِلَاءٌ، آزمائش، بابِ افتعال، اردو میں معروف ہے، اَنْتُمْ، فاعل مضمر ہے۔ الْیَتٰمٰی، یتیموں کو، یتیم اس کا مفرد ہے (مفعول)۔ حَتّٰی، یہاں تک کہ، انتہا کے لیے استعمال ہوتا اور بعد والے لفظ کو زیر دیتا ہے، جیسا کہ حتیٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (طلوع فجر تک سلامتی جاری رہتی ہے)۔ اِذَا، جب (ظرف) زمانے اور وقت کے لیے۔ بَلَغُوا، وہ پہنچ جائیں، (یتیم) ماضی، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ب ل غ) ہے (بَلَغَ یَبْلُغُ) پہنچنا، ذرائع ابلاغ اردو میں مشہور ہے۔ النِّکَاحَ، (نکاح کو)، یعنی شادی کی عمر کو۔ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا، فَ جواب شرط، اِذَا کا جواب ہے، اٰنَسْتُمْ تم پاؤ، تم دیکھو، اس کا مادہ (ا ن س) ہے (اٰنَسَ۔ یُؤْنِسُ) دیکھنا، پانا، اس سے اٰنَسْتُمْ فعل ماضی، جمع مذکر حاضر (فاعل)، مِّنْهُمْ (مِّنْ۔ هُمْ) سے، اُن (یتامیٰ سے) جار، مجرور، رُشْدًا، مصدر مفعول بہ (سوجھ بوجھ، عقل کی پختگی)۔

فَادْفَعُوْٓا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ۔ فَ جواب شرط فَاِنْ کا جواب ہے، اس کا مادہ (د ف ع) ہے، دَفَعَ یَدْفَعُ (واپس کرنا، حوالے کرنا) اس سے فعل امر، جمع مذکر، اِدْفَعُوْٓا (اَنْتُمْ، فاعل مضمر (چھپا ہوا) ہے، اِلَیْهِمْ (اِلٰی۔ هِمْ) طرف، اُن کے، جار، مجرور، اَمْوَالَهُمْ (اَمْوَالَ۔ هُمْ) مال، اُن کے، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ، وَ اور، عاطفہ، تَاْكُلُوْهَآ (تَاْكُلُوْ۔ هَآ) تم کھاؤ، اُن (کے مال) تَاْكُلُوْا فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا، ناھیہ کی وجہ سے تَاْكُلُوْن کا 'ن' حذف ہوا، هَا کی ضمیر (اموال) کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا، اِسْرَافًا زیادتی سے اس کا مادہ (س ر ف) ہے، (اَسْرَفَ۔ یُسْرِفُ) ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا، لفظ اسراف اردو میں استعمال ہوتا ہے، باب افعال، وَ، اور، عاطفہ، بِدَارًا جلدی سے، اس کا عطف اِسْرَافًا (اعرابی حالت اس کے ماتحت ہے) باب مفاعلہ سے مصدر سماعی ہے۔

اَنْ یَّكْبَرُوْا، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، (اس خیال سے کہ) وہ بڑے ہو جائیں، اَنْ کی وجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے، یَّکۡبَرُوۡا کان، جمع کا حذف ہوا۔

وَ مَنۡ کَانَ غَنِیًّا، وَ، اور، مستانفہ (مستقل جملہ شروع ہوتا ہے)، وَمَنۡ (اور جو کوئی)، کَانَ (ہو)، غَنِیًّا (دولت مند، صاحب حیثیت)، صفت مشبہ۔ فَلۡیَسۡتَعۡفِفۡ، پس اسے چاہیے کہ (یتیم کے مال سے) بچے، اس کا مادہ (ع ف ف) ہے (اِسۡتَعَفَّ، یَسۡتَعِفُّ) بچنا، یتیم کے مال سے پرہیز کرنا، اِسۡتِعۡفَاف، باب اِستفعال۔

وَ مَنۡ، اور جو کوئی ہو۔ فَقِیۡرًا، فقیر، (حاجت مند)۔ فَلۡیَاۡکُلۡ، پس کھائے۔ بِالۡمَعۡرُوۡفِ، ساتھ انصاف کے (دستور کے مطابق مناسب طریقے سے حق خدمت لے)۔ فَاِذَا، پس جب، فَ، مستانفہ۔ دَفَعۡتُمۡ، حوالے کرو تم، فعل ماضی، جمع مذکر، اس کا مادہ (د ف ع) ہے (دَفَعَ، یَدۡفَعُ) حوالے کرنا، لوٹانا۔ اِلَیۡهِمۡ، (اِلٰی۔ هِمۡ) طرف، ان (یتیموں کے) جار، مجرور۔ اَمۡوَالَهُمۡ، (اَمۡوَالَ۔ هُمۡ)، مال، ان کے، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔

فَاَشۡهِدُوۡا، پس گواہ بنالو، فعل امر، جمع مذکر، فَ جواب شرط، اَشۡهِدُوۡا اس کا مادہ (ش ھ د) ہے، (شَهِدَ، یَشۡهَدُ)، گواہی دینا، شہادت، گواہی، اردو میں معروف ہے۔ عَلَیۡهِمۡ، (عَلٰی۔ هِمۡ)، اوپر، اُن، جار، مجرور، (تاکہ معاملہ صاف رہے)۔ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیۡبًا، وَ اور مستانفہ، کَفٰی، کافی ہے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اس کا مادہ (ک ف ی) ہے، (کَفٰی، یَکۡفِیۡ) کافی ہونا، بِاللّٰهِ (بِ۔ اللّٰهِ) جار، مجرور، اللہ تعالیٰ کی شہادت سب سے بڑھ کر اور کافی ہے، حَسِیۡبًا، حساب لینے والا ہے، (جو روزِ جزا و سزا ہر بات کا فیصلہ ٹھیک سنا دے گا)۔

تفسیر

یتیم جب سن بلوغ کے قریب پہنچ رہے ہوں تو دیکھتے رہو کہ اُن کی عقلی نشوونما کیسی ہے اور اُن میں اپنے معاملات کو خود اپنی ذمہ داری پر چلانے کی صلاحیت کس حد تک پیدا ہو رہی ہے۔

مال اُن کے حوالے کرنے کے لیے دو شرطیں عائد کی گئی ہیں، ایک بلوغ، دوسرے رشد، یعنی مال کے صحیح استعمال کی اہلیت۔ (تفہیم القرآن)

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''یہ وہ طریقہ بتایا ہے جو یتیموں کا مال اُن کے حوالے کرنے کے معاملے میں سرپرستوں کو اختیار کرنا چاہیے، فرمایا کہ یتیموں کو جانچتے رہو۔ یعنی کوئی چھوٹی موٹی ذمہ داری ان کے سپرد کر کے ان کی صلاحیت کا امتحان کرتے رہو کہ معاملات کی سوجھ بوجھ ان کے اندر پیدا ہو رہی ہے یا نہیں۔ نکاح کی عمر، یعنی بلوغ تک، اُن کے ساتھ یہی معاملہ رکھنا چاہیے۔ جب بالغ ہو جائیں تو اس وقت اگر یہ محسوس ہو کہ ان کے اندر اب اپنی ذمہ داریوں کے اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے تو ان کا مال ان کے سپرد کر دینا چاہیے۔

آیت میں اس بات کا اشارہ صاف موجود ہے کہ ''جنسی بلوغ'' ہر حال میں ''عقلی بلوغ'' کو متلزم نہیں ہے، ایسے بھی کتنے بالغ ہو سکتے ہیں جو بالغ ہو جانے کو تو ہو جاتے ہیں لیکن عقل ناقص رہ جاتی ہے (پوری طرح شعور نہیں پیدا ہوتا) ایسے اکھڑ اور بالغ نادانوں کے معاملے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اس چیز کو ان کے مال پر قابض رہنے کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے بلکہ جو کچھ کرنا چاہیے ان کی بہبود کو پیش نظر رکھ کر کرنا چاہیے۔

سرپرست اگر مستغنی (مالدار) آدمی ہو تو اس کو یتیم کے مال میں سے کچھ لینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر غریب ہو تو دستور کے مطابق اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ دستور کے مطابق، سے مراد یہ ہے کہ ذمہ داریوں کی نوعیت، جائیداد کی حیثیت، مقامی حالات اور سرپرست کے معیار زندگی کے اعتبار سے وہ فائدہ اٹھانا جو معقولیت کی حدود کے اندر ہو۔ یہ نوعیت نہ ہو کہ ہر معقول آدمی پر یہ اثر پڑے کہ یتیم کے بالغ ہو جانے کے اندیشے سے اسراف اور جلد بازی کر کے یتیم کی جائیداد ہضم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں یہ ہدایت ہوئی کہ یتیم کا مال جب اس کے حوالے کرنے لگو تو اس پر کچھ ثقہ اور معتبر لوگوں کو، گواہ بھی بنا لو، تاکہ کسی سوئے ظن اور نزاع کا احتمال باقی نہ رہے اور اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ سارے معاملات کا حساب اللہ کے ہاں بھی دینا ہے۔ اگر کسی قسم کی خیانت ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ دنیا کے شاہدوں اور گواہوں کی نگاہ اس پر نہ پڑے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ کسی چیز سے بھی نہیں چوک سکتی۔

(تدبر قرآن، ج2)

تفہیم بالقرآن

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِۚ (البقرۃ:177/2)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"(حقیقت میں نیکی کیا ہے؟) جس نے مال سے محبت ہونے کے باوجود اسے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کیا۔"

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "خبردار! جو کسی یتیم کا سرپرست بنے اور یتیم کے پاس مال ہو، تو وہ اس کے مال کو کاروبار میں لگائے (تاکہ وہ پھلے پھولے) ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں اس کا مال ختم ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب الزکوٰۃ، بحوالہ فہم القرآن، میاں محمد جمیل حفظہ اللہ)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) یتیموں کی سرپرستی کا حق یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے مال کی نگرانی وحفاظت ہو۔(وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى)

۲) یتیموں کے مال ان کے سپرد کرنے سے پہلے دیکھو کہ وہ بالغ ہو گئے ہیں اور ان میں زندگی کی سوجھ بوجھ پیدا ہو گئی ہے۔(اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا) غور کیجیے کہ مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی حفاظت ضروری امر ہے۔

۳) یتیموں کے مال میں سے خرد برد کرنا، جلدی جلدی ہڑپ کرنا، مبادا کہ وہ بڑے ہو کر مطالبہ کریں، بہت بڑا جرم ہے۔(وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا)

۴) سرپرست مال دار کے لیے تو اس کے مال سے بچنا پرہیزگاری کی علامت ہے بلکہ اسے کاروبار میں لگا کر بڑھانے کی تاکید ہے۔ ہاں تنگ دست سرپرست کے لیے دستور کے مطابق حق خدمت لینا جائز ہے۔(وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ)

۵) لین دین کے معاملے میں معتبر گواہوں کو شامل کرنا بہت سے معاشرتی جھگڑوں سے محفوظ ہونا ہے۔(فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ)

۶) ہماری زندگی اور اس کے تمام معاملات کی اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جس کے لیے ہم آخرت میں جواب دہ ہیں۔(وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق خلیل ہے
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے

میراث اور ترکہ کے حصہ دار

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا ۝

مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ حصہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقرر ہے۔

الفاظ

لِلرِّجَالِ، (لِ۔الرِّجَالِ) لیے، مردوں (کے)، جار، مجرور (خبر مقدم) رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ ہے۔ نَصِيبٌ، (میراث کا حصہ)، مبتدا، (مؤخر)۔ مِّمَّا، (مِنْ۔مَا) سے، اُس (چیز) یعنی اس چیز میں سے جو، مِنْ، حرف جار، مَا، موصولہ۔ تَرَكَ، چھوڑ گئے ہوں، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، ترک کرنا، تارکین وطن اردو میں معروف ہے۔ الْوَالِدٰنِ، تثنیہ (حالتِ رفع) اس کا مفرد اَلْوَالِدُ (وَالِدَیْنِ، ماں باپ)۔ وَ، اور، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)۔ الْاَقْرَبُوْنَ، اور قریبی رشتہ دار، قُرْبٌ مصدر سے، اَلْاَقْرَبُ، اسم تفضیل (زیادہ قریب) اس کا عطف، اَلْوَالِدٰنِ پر ہے۔ وَ، اور، عاطفہ۔ لِلنِّسَآءِ، (لِ۔النِّسَآءِ) لیے، عورتوں (کے) یعنی عورتوں کے لیے، جار، مجرور (خبر مقدم) النِّسَاءِ، اس کا مفرد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِمْرَاَةٌ ہے۔ نَصِيْبٌ، (میراث کا حصہ)، مبتدا موخر۔ مِمَّا، (مِنْ۔مَا) سے، اس (چیز) یعنی اس چیز میں سے، مِنْ حرف جار، مَا، موصولہ یعنی اس چیز میں سے جو۔ تَرَكَ، چھوڑ گئے ہوں۔ الْوَالِدٰنِ، تثنیہ، (حالتِ رفع، فاعل) اس کا مفرد اَلْوَالِدُ (وَالِدَیْن، ماں باپ)۔

وَ، اور، عاطفہ۔ الْاَقْرَبُوْنَ، اور قریبی رشتہ دار، قُرْبٌ مصدر سے، اَلْاَقْرَبُ، اسم تفضیل (زیادہ قریب) اس کا عطف اَلْوَالِدٰنِ پر ہے۔ مِمَّا (مِنْ۔مَا) سے، جو یعنی اس میں سے جو، حرف جار، اسم موصول۔ قَلَّ تھوڑا ہو، اس کا مادہ (ق ل ل) قِلَّةٌ مصدر سے، ماضی، واحد مذکر غائب (کم ہونا، قلیل ہونا) کسی چیز کی قلت، اردو میں معروف ہے، یعنی ورثہ کا مال تھوڑا ہو۔ مِنْهُ، (مِنْ۔هُ) سے، اس، یعنی اس ورثہ کے مال میں سے۔ اَوْ، یا (حرف عطف)۔ كَثُرَ، زیادہ ہو (ورثہ کا مال) اس کا مادہ (ک ث ر) ہے، كَثْرَةٌ مصدر سے ماضی، واحد مذکر غائب (ورثہ زیادہ ہو) کثرت، کثیر، اردو میں جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ نَصِيْبًا، یہ حصہ ہے (موصوف)۔ مَّفْرُوْضًا، مقرر کیا ہوا (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے) فَرْضٌ، مصدر، اسم مفعول، مَفْرُوْضًا (صفت)۔

تفسیر

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہ رواج تھا کہ بیٹیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، میراث میں سے حصہ نہیں پاسکتی تھیں اور نابالغ بیٹیوں کو بھی میراث نہیں ملتی تھی۔ صرف وہی بیٹے جو بڑے ہوتے تھے اور دشمنوں کے ساتھ لڑنے کے کام آتے تھے، وارث سمجھے جاتے تھے۔ اس وجہ سے یتیم بچوں کو میراث سے کچھ حصہ نہ ملتا تھا۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے ترکے میں بیٹیوں کو خواہ وہ بچے ہوں یا جوان، حصہ ملے گا اور بیٹیوں کو بھی خواہ بالغ ہوں یا نابالغ حصہ دیا جائے گا۔ اس آیت میں جاہلیت کی رسموں کا خاتمہ ہو گیا اور یتیموں کے حقوق کی حفاظت کر کے ان کی حق تلفی کو روک دیا گیا۔ (درس قرآن)

سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس آیت میں واضح طور پر پانچ قانونی حکم دیے گئے ہیں، ایک یہ کہ میراث صرف مردوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی اس کی حق دار ہیں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دوسرے یہ کہ میراث بہرحال تقسیم ہونا چاہیے، خواہ وہ کتنی ہی کم ہو، حتیٰ کہ اگر مرنے والے نے ایک گز کپڑا چھوڑا ہے اور دس وارث ہیں تو اسے بھی دس حصوں میں تقسیم ہونا چاہیے۔ یہ اور بات ہے کہ ایک وارث دوسرے وارثوں سے ان کا حصہ خرید لے۔

تیسرے اس آیت سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ وراثت کا قانون ہر قسم کے اموال واملاک پر جاری ہوگا، خواہ وہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ، زرعی ہوں یا صنعتی یا کسی اور صنف مال میں شمار ہوتے ہوں۔

چوتھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میراث کا حق اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مورث کوئی مال چھوڑ مرا ہو۔

پانچویں اس سے یہ قاعدہ بھی نکلتا ہے کہ قریب تر رشتہ دار کی موجودگی میں بعید تر رشتہ دار میراث نہ پائے گا۔ (تفہیم القرآن، ج1)

زندگی کچھ اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوزِ دماغ

تقسیم میراث میں نرمی

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑧

اور جب (میراث کی) تقسیم کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے ان کو بھی (ازراہ مروّت واحسان) کچھ دے دو اور ان کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو (اخلاق حسنہ اور نرم گفتگو کو کبھی نظرانداز نہ کرو)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ، (گزشتہ کلام میں ربط کے لیے)۔اِذَا، جب، ظرف زمان، (وقت کو ظاہر کرتا ہے)۔ حَضَرَ، حاضر ہوں، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (حَضَرَ، یَحْضَرُ) حاضر ہونا۔ اَلْقِسْمَةَ، مصدر، تقسیم کے (وقت) مفعول (مقدم)۔ اُولُوا الْقُرْبٰی، قرابت والے، اُولُوا، مضاف، اَلْقُرْبٰی، مضاف الیہ، فاعل (موخر)۔ وَ، اور، عاطفہ۔ اَلْیَتٰمٰی، اس کا مفرد (یتیم) ہے، اس کا عطف اَلْقُرْبٰی پر ہے (اعرابی حالت یکساں ہے)۔ وَالْمَسٰکِیْنُ، اس کا مفرد (مسکین) ہے، اس کا عطف بھی اَلْقُرْبٰی پر ہے۔

فَارْزُقُوْهُمْ، فَ پس، جواب شرط، اِذَا کا جواب ہے، اُرْزُقُوْهُمْ کچھ انھیں بھی دے دو، (رَزَقَ۔یَرْزُقُ) سے اُرْزُقُوْهُمْ، فعل امر، جمع مذکر (اَنْتُمْ) تم، فاعل مضمر ہے، رزق، رازق اور رزّاق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ، اردو میں معروف ہیں، هُمْ، ضمیر، جمع مذکر (مفعول) یتیموں، مسکینوں کی طرف جاتی ہے۔ مِّنْهُ، (مِّنْ۔هٗ) سے، اس یعنی اس وراثت کے مال میں سے، جار، مجرور۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ قُوْلُوْا، اور کہو، (قَالَ۔یَقُوْلُ) کہنا سے فعل امر، جمع مذکر، اَنْتُمْ (فاعل) مضمر ہے ہے۔ لَهُمْ، (لَ۔هُمْ) کو، اُن، یعنی ان کو (یتیموں اور مسکینوں کو)۔ قَوْلًا، بات، موصوف (مفعول مطلق)۔ مَّعْرُوْفًا، اچھی اور بھلی بات، صفت، امر بالمعروف (نیک باتوں کا حکم) اردو میں جانا پہچانا لفظ ہے۔

تفسیر

یہ اللہ تعالیٰ کے بہترین اور جلیل ترین احکام میں سے ہے جو ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ" یعنی میراث کی تقسیم کے وقت "اُولُوا الْقُرْبٰی" یعنی وہ رشتہ دار جو میت کے وارث نہیں ہیں، "وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ" بلکہ یتامیٰ اور مساکین میں سے مستحق لوگ ہیں "فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ" کچھ نہ کچھ مال ان کی دل جوئی کے لیے دے دیا کرو (جو تمھاری طرف سے محبت اور احسان ہوگا)۔

تفہیم بالحدیث

اس سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ اگر انسان کے سامنے کوئی چیز رکھی جائے اور وہاں کوئی ایسا فرد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موجود ہو جو کسی آس میں اس پر نظر رکھتا ہو، تو اس شخص کے لیے مناسب ہے کہ جتنا بھی ہو اس کو عطا کر دے۔جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے سامنے کھانا پیش کرے تو وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے ایک یا دو لقمے عطا کر دے۔''

(بخاری رقم الحدیث 2557 بحوالہ تفسیر سعدی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے سامنے موسم کا پہلا پھل آتا، تو وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپؐ اس میں برکت کی دعا فرماتے، پھر وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو عطا کر دیتے، یہ جانتے ہوئے کہ ننھا بچہ نہایت شدت سے اس کی خواہش رکھتا ہوگا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہے جب عطا کرنا ممکن ہو۔ اگر عطا کرنا ناممکن ہو......مثلاً یہ بے سمجھ لوگوں کا حق ہے یا اس سے بھی اہم کوئی اور وجہ ہو تو ایسی صورت میں "قَوْلًا مَّعْرُوْفًا" اُن کو اچھی اور بھلی بات کہہ کر لوٹا دو۔

(بخاری رقم الحدیث 2557 بحوالہ تفسیر سعدی)

تفہیم بالقرآن

۱) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨ (الدھر:9,8/76)

''(ابرار و صالحین) باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش اور حاجت ہو۔ وہ مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو (کھانا) کھلاتے ہیں اور (خلوص سے) کہتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے کوئی معاوضہ کے طلب گار ہیں، نہ شکر گزاری کے خواست گار۔''

۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ (البقرہ:263/2)

''نرمی سے جواب دینا اور (سائل کے اصرار، بدخوئی وغیرہ) سے درگزر کرنا، اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد دل آزاری ہو۔''

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام کے قانون وراثت میں مردوں کے لیے ہی نہیں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

(لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ...... وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲) وراثت کی تقسیم کی بنیاد عدل ہے، جو حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں، اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی ہے، تھوڑا مال ہو یا زیادہ۔ (مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ)

۳) قریبی رشتے داروں کے ساتھ ساتھ دور کے عزیز و اقارب کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ (وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ... فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ)

۴) تھوڑا بہت مال نہ دینے کی صورت میں اخلاق حسنہ کا مظاہرہ بہرحال لازم ہے۔ (وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا)

دین ہاتھ دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارہ

یتیم کو اپنی اولاد پر قیاس کرو (۱)

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ⑨

اور لوگوں کو [اس بات سے] ڈرتے رہنا چاہیے کہ [کسی حق دار کے حق میں ناانصافی کی جائے، ذرا سوچیں] کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں [اور کمزور] اولاد چھوڑ کر [دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں] تو انھیں ان کی طرف سے کیسا کچھ اندیشہ ہوتا؟ [ایسا ہی وہ دوسروں کے لیے بھی سمجھیں] پس چاہیے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں [اور یتیموں سے] ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط ہو۔

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ، [مستقل جملہ شروع ہوتا ہی]۔ لْيَخْشَ، [لْ۔ يَخْشَ] چاہیے کہ، وہ ڈرتے رہیں،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لام امر، یَخْشَ کا مادہ [خ ش ی] خَشِيَ، يَخْشٰى سے فعل مضارع مجزوم [جزم والا]، لْيَخْشَ لام امر کی وجہ سے آخر میں 'ی' حرف علت کا گر گیا، خشیت مصدر ہے [اللہ تعالیٰ کا ڈر] اور یہ خوف سے زیادہ شدید ہے، اس میں ادب اور تعظیم کا پہلو بھی پایا جاتا ہے، جیسا کہ "جو اللہ سے بن دیکھے ڈرتا ہے، اس کے لیے سلامتی ہے" [ق 33/50] [الکنز الثمین]

الَّذِيْنَ، وہ لوگ، اس کا مفرد الذی ہے [لْيَخْشَ کا فاعل]۔ لَوْ تَرَكُوْا، اگر چھوڑ جائیں، لَوْ کلمہ شرط [اگر]، تَرَكُوْا، تَرْكٌ مصدر سے ماضی، جمع مذکر غائب [چھوڑ جائیں]۔ مِنْ، سے [جار]۔ خَلْفِهِمْ، خَلْفِ پیچھے، [مجرور] جار، مجرور مل کر [مضاف]، هِمْ [اپنے، ضمیر، جمع مذکر غائب] مضاف الیہ۔ ذُرِّيَّةً، اولاد [مفعول اور موصوف]۔ ضِعٰفًا، جمع، اس کا مفرد ضعیف [کمزور، صفت ہے]۔ خَافُوْا، ڈریں، خوفٌ مصدر سے ماضی، جمع مذکر غائب۔ عَلَيْهِمْ، [عَلَيَ۔هِمْ] اوپر، ان کے، یعنی ان کے بارے میں۔ جار، مجرور۔ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ، پس چاہیے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، فَ، پس، لْيَتَّقُوْا، لام امر، اِتِّقَاءٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر، مجزوم، [جزم والا] بوجہ لام امر ہے۔ وَلْيَقُوْلُوْا، اور چاہیے کہ وہ کہیں، و، اور عاطفہ، [جملے میں ربط کے لیے]، قَوْلًا مصدر، يَقُوْلُوْا، وہ کہیں، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، لام امر کی وجہ سے مجزوم ہے۔ قَوْلًا، [ایسی بات] موصوف۔ سَدِيْدًا، [جو درست اور مضبوط ہو] صفت، صفت اور موصوف مل کر مفعول مطلق۔

تفسیر

"یہ حکم میّت کی وصیت سن کر نافذ کرنے والوں کو ہے اور اُن لوگوں کو بھی، جو یتیموں کے سرپرست اور وصی مقرر ہیں۔ اُن سب کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے میت کی اولاد اور یتیموں کا اس طرح خیال رکھیں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی چھوٹی اور بے بس اولاد کے مفاد کا خیال رکھا جائے۔ لہٰذا انھیں بھی یتیموں سے بہتر سلوک کرنا چاہیے اور ان کی عمدہ سے عمدہ تعلیم و تربیت کرنی چاہیے۔

تفہیم بالحدیث

۱) عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سعد بن ابی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ''میں کافی تکلیف میں ہوں اور بہت مال دار ہوں جبکہ میری ایک ہی بیٹی ہے، تو کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'نہیں' انھوں نے عرض کی، کیا میں اس کا نصف صدقہ کر سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں'' انھوں نے عرض کی ''ایک تہائی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! ایک تہائی صدقہ کر سکتے ہو اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، کیونکہ تم اپنے وارثوں کو دولت مند چھوڑ جاؤ، تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم انھیں فقیر چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

[مسلم، کتاب الوصیہ، رقم الحدیث 1668]

۲) سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 456]

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سینکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

یتیم کو اپنی اولاد پر قیاس کرو (۲)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناانصافی سے خورد برد کر لیتے ہیں تو [درحقیقت] وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل، بیشک [کلام میں زور پیدا کرتا ہے]۔ اَلَّذِیۡنَ، [جولوگ کہ] اسم موصول، اس کا مفرد الذی ہے، اِنّ کا اسم ہے۔ یَاۡکُلُوۡنَ، اَکۡلٌ مصدر سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، یَاۡکُلُوۡنَ [کھاتے ہیں، خورد برد کرتے ہیں]۔ اَمۡوَالَ، جمع، مال مفرد، مفعول/ مضاف۔ الۡیَتٰمٰی، [یتیموں کا] اس کا مفرد یتیم ہے۔ مضاف الیہ۔ ظُلۡمًا، ظلم سے، حق بات سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔ اِنَّمَا، [سوائے اس کے نہیں] کلمۂ حصر [لازمی طور پر، یہی بات ہے]، یَاۡکُلُوۡنَ [وہ کھاتے ہیں] جمع مذکر غائب۔ فِیۡ، میں، حرف جار۔ بُطُوۡنِہِمۡ، [بُطُوۡنِ۔ ہِمۡ] پیٹوں، اپنے، یعنی اپنے پیٹوں میں، مضاف، مضاف الیہ۔ نَارًا، [انگارے، آگ] مفعول۔ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا، وَ اور عاطفہ، سَ عنقریب، مضارع کو مستقبل قریب کے لیے کرتا ہے، یَصۡلَوۡنَ وہ جھونکے جائیں گے، مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، سَعِیۡرًا بھڑکتی ہوئی آگ (میں)۔

تفسیر

''جولوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔'' اس ''ناحق'' کی قید سے وہ نادار سرپرست نکل گئے جن کو معروف طریقے سے بقدرِ ضرورت ان کے مال کھانے کی اجازت ہے۔ اسی طرح وہ بھی اس سے خارج ہو گئے جو آسانی اور اصلاح کی نیت (نیک نیتی سے ان کے مال، حلال کاروبار میں لگاتے ہیں تاکہ ان کا مال پھلے پھولے)۔

پس جو کوئی ان کا مال، ظلم اور خورد برد کی نیت سے کھاتا ہے۔ ''یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا'' وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں جو روزِ جزا وسزا ان کے جسم کے اندر بھڑکے گی۔ (تفسیر السعدی)

www.kitabosunnat.com

تفہیم بالقرآن

۱- وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ (البقرہ:220/2)

''[اے نبیؐ! یہ آپؐ سے] پوچھتے ہیں کہ یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے، کہیے جس طرزِ عمل میں ان کے لیے بھلائی ہو، وہی اختیار کرنا بہتر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲- كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (الفجر:17/89)

''(ناشکرے انسان کا حال یہ ہے) کہ تم یتیم کی خاطر داری نہیں کرتے ہو۔''

۳- وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ (البلد:90/11-16)

''اور آپ کیا جانیں کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے۔[بلندی اور عظمت پر پہنچنے کے راستے کون سے ہیں؟] کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا، یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین [خستہ حال] مسکین کو کھانا کھلانا۔''

۴- فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ (الضحیٰ:9/93)

''پس [اے نبیؐ] یتیم پر [ذرا سی] بھی سختی نہ کیجیے۔''

تفہیم بالحدیث

۱- سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی میں کچھ فرق رکھ کر [رسول اللہ ﷺ] بتایا کہ اس طرح [یعنی بہت زیادہ قریب ہوگا]۔ (بخاری کتاب الادب)

۲- سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

(۱) اسلام ہمدردی اور خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا سبق سکھایا گیا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میں ان کمزوروں کا آج معاون بن رہا ہوں، کل کو اگر مجھے موت آ جائے تو میرے کمزور اور ناتواں بچوں کا کوئی محسن مددگار ہوسکتا ہے۔[وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) یتیموں کو جہاں خوراک اور لباس کی ضرورت ہوتی ہے وہاں محبت اور ہمدردی کا سلوک اور تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا بھی بڑی اہم بات ہوتی ہے۔[وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا]

(۳) ان کی اور ان کے مال کی نگرانی میں بنیادی بات اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے جو آخرت میں فوز و فلاح کی ضمانت بنتا ہے۔[فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ]

(۴) اسلام نے ظلم کو کسی طرح بھی روا نہیں رکھا چہ جائیکہ اس کمزور اور ناتواں طبقے کے مال میں خورد برد کرنا، اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔[وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا]

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار

مرد و عورت کے حصوں کا تناسب

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾

(مسلمانو!) اللہ تمھیں اور تمھاری اولاد (اور ان کے میراث کے حصوں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں تاکیدی حکم فرماتا ہے (وہ اس طرح) کہ لڑکے کے لیے، دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے (یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ہونا چاہیے) پھر اگر (فوت ہونے والے کے لڑکے نہ ہوں) صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو یا) دو سے زیادہ تو ترکے میں اُن کا دوتہائی (حصہ ہے) اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ ہوگا) اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ لیکن یہ اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو۔ اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو ماں کے لیے تہائی (بقیہ باپ کا حصہ ہے جبکہ قریبی رشتہ دار نہ ہوں) اگر میت کے کئی بہن بھائی ہوں (خواہ سگے ہوں یا سوتیلے) تو ماں کا (صرف) چھٹا حصہ ہے (بہن بھائی ہونے کی صورت میں ماں کا حصہ 1/3 کی بجائے 1/6 کر دیا گیا ہے، بقیہ باپ کو دے دیا گیا ہے۔ والدین زندہ ہوں تو بہن بھائیوں کو حصہ نہیں ملتا، کیونکہ ذمہ داری والد پر آجاتی ہے) اور (یاد رہے) کہ میت نے جو کچھ وصیت کر دی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو، اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یہ حصے تقسیم ہوں گے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے (ماں باپ اور تمھاری اولاد میں سے) کون بلحاظِ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ نے (اپنی حکمت سے) مقرر کر دیے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور تمام مصلحتوں کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔

الفاظ

يُوصِيكُمُ اللهُ، (يُوْصِيْ۔ كُمْ)، وصیت کرتا ہے، تم کو، اللهُ اللہ سبحانہ و تعالیٰ (فاعل) يُوْصِيْ کا مادہ (و ص ی) ہے (أَوْصٰى، يُوصِيْ) وصیت کرنا، إِيْصَاءٌ مصدر سے، مضارع، واحد مذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غائب، کُمْ ضمیر، جمع مذکر حاضر (مسلمانوں کو) مفعول، یعنی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ وصیت فرماتا ہے۔
اِیْصَاءٌ باب افعال۔

فِیْٓ اَوْلَادِكُمْ۔ تمہاری اولاد کے بارے میں۔

فِیْ، حرف جار، اَوْلَادٌ (جمع) اس کا مفرد وَلَدٌ (مجرور)، جار اور مجرور مل کر (مضاف)، کُمْ (ضمیر، جمع مذکر حاضر، مسلمانوں کو) مضاف الیہ۔

لِلذَّكَرِ، (لِ۔الذَّكَرِ) لیے۔مرد کے، یعنی لڑکے کے لیے (خبر مقدم)، مِثْلُ، (مانند) مضاف، حَظِّ، (حصہ) مصدر، مضاف الیہ۔ الْاُنْثَیَیْنِ، (دو عورتوں کے، یعنی دو لڑکیوں کے) یہ تثنیہ ہے، اس کا مفرد اُنثٰی ہے۔ فَاِنْ، (فَ۔اِنْ) پس، اگر، ف (عاطفہ) سلسلہ کلام کو جاری رکھنے کے لیے، اِنْ، حرف شرط۔ كُنَّ (ہوں) كَانَ يَكُوْنُ فعل ماضی، جمع مونث غائب، (اسم)۔ نِسَآءً، (عورتیں) اس کا مفرد اِمْرَاَةٌ، كُنَّ کی خبر ہے۔ فَوْقَ، (اوپر، زیادہ) اسم ظرف اور (مضاف)۔ اِثْنَتَیْنِ، دو سے، یعنی اگر عورتیں (یعنی لڑکیاں) دو سے زیادہ ہوں (میت کے ورثا میں سے ہوں)۔ فَلَهُنَّ، (فَلَ۔هُنَّ) پس واسطے۔ اُن کے ہے۔ فَ جواب شرط، هُنَّ ضمیر، جمع مونث غائب، مجرور (خبر مقدم)۔ ثُلُثَا (دو تہائی) مضاف، اصل میں ثُلُثَانِ تھا، ''ن'' تثنیہ اضافت کی وجہ سے حذف ہوا، دو تہائی حصہ۔ مَا، جو، موصول۔ تَرَكَ ، (مضاف الیہ) تَرَكَ يَتْرُكُ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، تَرَكَ (کہ اس نے چھوڑا ہے یعنی میت نے)۔ وَ اِنْ، وَ اور (عاطفہ) گزشتہ کلام میں ربط کے لیے، وَاِنْ (اور اگر)۔ كَانَتْ، (ہو)، كَوْنٌ مصدر سے، فعل ماضی، واحد مونث غائب۔ وَاحِدَةً، (ایک ہی لڑکی وارث ہو)۔ فَلَهَا، (فَ۔لَهَا) تو، اس کے لیے ہے، جار، مجرور۔ النِّصْفُ، میت کے مال (کا آدھا حصہ)۔ وَ اور، عاطفہ۔ لِاَبَوَیْهِ، (لِ۔اَبَوَیْهِ)، واسطے، ماں باپ (کے)، اصل میں اَبَوَیْنِ۔ ہٖ تھا، اضافت کی وجہ سے ن حذف ہوا اور اَبَوَیْهِ رہ گیا، مضاف، مضاف الیہ۔

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا۔ والدین دونوں میں ہر ایک کے لیے۔

السُّدُسُ، چھٹا حصہ ہے (خبر) یہ اس صورت میں کہ میت کے اولاد ہو۔ مِمَّا، (مِنْ۔مَا) اس میں سے، جو، جار، مجرور (ما موصولہ)۔ تَرَكَ، (چھوڑ گیا ہے والدین کا بیٹا، جائیداد، مال وغیرہ)۔ اِنْ، اگر، حرف شرط۔ كَانَ، (كَانَ، يَكُوْنُ) ہونا، كَانَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب۔ لَهٗ، (لَ۔ہٗ) لیے، اس (میت

www.KitaboSunnat.com

کے) جار، مجرور۔ وَلَدٌ (اولاد، بچے) یعنی میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، لیکن یہ اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو۔

فَاِنْ لَّمْ، پس اگر نہ۔ فَ عاطفہ، اِنْ حرف شرط، لَمْ جازمہ (بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے)۔ یَکُنْ، (کَان، یَکُوْن) ہونا، لَمْ کی وجہ سے یَکُوْنُ سے یَکُنْ ہوا اور آخر میں جزم آئی۔ لَہٗ، (لَ۔ ہٗ) لیے، اس (میت) کے، جار، مجرور (خبر مقدم)۔

وَلَدٌ، اولاد (اسم موخر)۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ وَرِثَہٗ، (وَرِثَ۔ ہٗ) وارث ہوئے، اس کے (میت کے)، اس کا مادہ (ورث) فعل ماضی، واحد مذکر غائب، وَرِثَ یَرِثُ، وارث ہونا، وراثت اردو میں معروف لفظ ہے، ہٗ ضمیر، واحد مذکر اور مفعول (میت کی طرف جاتی ہے)۔

اَبَوٰہُ (اس کے والدین)، اصل میں اَبَوَانِ تھا، اضافت کی وجہ سے ن، گر گیا اور حالتِ رفعی اَبَوَاہٗ ہوا، اور وَرِثَ کا (فاعل)۔

فَلِاُمِّہٖ (تو اس کی ماں کے لیے)، فَ تو، جواب شرط، لِ لیے، (جار)، اُمِّ (مجرور اور مضاف)، ہٖ اس کے (میت کے) مضاف الیہ (خبر مقدم)۔ الثُّلُثُ، (تہائی)، (بقیہ دو تہائی باپ کا حصہ ہے)۔

فَاِنْ کَانَ، فَ، پس، مستانفہ (نیا حکم)، اِنْ کَانَ (اگر ہو)، اِنْ، حرف شرط، کَانَ، ہو، فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے۔ لَہٗ، (لَ۔ ہٗ) لیے۔ اس (میت کے) جار، مجرور (خبر مقدم)۔ اِخْوَۃٌ، اَخٌ کی جمع (بھائی) یہاں اِخْوَۃٌ بہن بھائی دونوں کے لیے ہے (بھائی) (تفسیر بیضاوی) اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں۔ فَلِاُمِّہٖ، (فَ۔ لِ۔ اُمِّ۔ ہٖ) پس، لیے، ماں، اس (میت کے) یعنی اس میت کی والدہ کے لیے (خبر مقدم) چھٹا 1/6 حصہ (مبتدا موخر)، (بقیہ 5/6 والد کے لیے)، یہ اس صورت میں ہے کہ میت کی ابھی شادی نہ ہوئی ہو۔

مِنْ بَعْدِ، اس کے بعد کہ، مِنْ، حرف جار، بَعْدِ مجرور اور مضاف۔ وَصِیَّۃٍ، وصیت (کو پوا کرنے کے لیے) مصدر اور مضاف الیہ۔

یُّوْصِیْ، (وہ وصیت کر جائے، فوت ہونے سے پہلے)، بِھَآ، (بِ۔ ھَآ) ساتھ، اس کے، بِ حرف جار، (ھَا) مجرور یعنی اس مال سے متعلق جو وصیت کی گئی ہے۔ اَوْ دَیْنٍ، اَوْ یا، حرف عطف، دَیْنٍ (قرض کے لیے) معطوف علیہ، اس کا عطف وَصِیَّۃٍ پر ہے (اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے)۔ یعنی یہ مال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وصیت کو پورا کرنے یا میت کے اوپر جو قرضہ ہے، اسے ادا کرنے کے بعد مال وراثت تقسیم ہوگا۔

اٰبَآؤُكُمْ، (اٰبَآؤُ- كُمْ) باپ، اَبٌ مفرد ہے، تمہارے مضاف، مضاف الیہ (مبتدا)۔ وَ، اور، عاطفہ۔ اَبْنَآؤُكُمْ، (اَبْنَاءُ- كُمْ)، بیٹے اِبْنٌ مفرد ہے، تمھارے، مضاف، مضاف الیہ، اَبْنَاءُ کا عطف آبَاءُ پر ہے۔ لَا تَدْرُوْنَ، (لَا- تَدْرُوْنَ) نہیں، جانتے تم، اس کا مادہ (د ر ی) ہے (دَرٰی، يَدْرِی) جاننا، اس سے مضارع منفی، جمع مذکر حاضر، تَدْرُوْنَ۔ اَيُّهُمْ، (اَیُّ- هُمْ) کون ہے، حرف استفہام، اُن میں سے، مضاف، مضاف الیہ۔ اَقْرَبُ، زیادہ قریب، اسم تفضیل، خبر۔ لَكُمْ، (لَ- كُمْ) لیے، تمھارے، جار، مجرور۔ نَفْعًا، (نفع کے لحاظ سے فیض پہنچانے میں) تمیز منصوب ہے۔

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ، یہ حصے اللہ نے (اپنی حکمت سے) مقرر کیے ہیں۔ فَرِيْضَةً بروزن فَعِيْلَةً بمعنی مفعول (اصل میں فَرَضَ اللّٰهُ فَرِيْضَةً) مِّنَ اللّٰهِ جار، مجرور۔

اِنَّ اللّٰهَ، یقیناً اللہ تعالیٰ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل (زور کلام کے لیے)، اللّٰهَ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اسم۔ كَانَ فعل، هُوَ ضمیر، مضمر ہے، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (استمرار کا معنی دیتا ہے)۔

عَلِيْمًا، بہت زیادہ علم والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ہے۔

حَكِيْمًا، فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، بہترین حکمت والا۔

تفسیر

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

(مسلمانو!) اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد اور (اُن کے میراث کے حصوں) کے بارے میں تاکیدی حکم فرماتا ہے (وہ اس طرح) کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے۔

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

○ ......"میراث کے معاملے میں یہ اولین اصولی ہدایت ہے کہ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہے، چونکہ شریعت نے خاندانی زندگی میں مرد پر زیادہ معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے اور عورت کو بہت سی معاشی ذمہ داریوں کے بار سے سبکدوش رکھا ہے، لہٰذا انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ میراث میں عورت کا حصہ مرد کی بہ نسبت کم رکھا جاتا (اس کے علاوہ عورت کو حق مہر کا بھی حصہ مل جاتا ہے) فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ پھر اگر (فوت ہونے والے کے لڑکے نہ ہوں) صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو یا) دو سے زیادہ تو ترکے میں ان کے لیے دو تہائی (حصہ ہے)۔ (تفہیم القرآن)

○......مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی لڑکا نہ چھوڑا ہو اور اس کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں تو خواہ دو لڑکیاں یا دو سے زائد، بہرحال اس کے کل ترکہ کا 2/3 حصہ، لڑکیوں میں تقسیم ہو گا اور باقی 1/3 دوسرے وارثوں میں۔ لیکن اگر میت کا صرف ایک لڑکا ہو تو اس پر اجماع ہے کہ دوسرے وارثوں کی غیر موجودگی میں وہ کل مال کا وارث ہو گا، اور دوسرے وارث موجود ہوں تو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی سب مال اسے ملے گا۔ (حوالہ ایضاً)

○......وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ایک یہ لڑکی ہو، تو اس کے لیے نصف حصہ (کل مال و جائیداد میں سے) ہو گا اور بقیہ دوسرے عزیز و اقارب میں تقسیم ہو جائے گا، اگر قریبی رشتہ دار نہ ہو تو پھر پورا مال اسی لڑکی کو دے دیا جائے گا۔ (دیکھیے معارف قرآن، مفتی محمد شفیع)

○......وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ... يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ گویا کہ والدین (کو میراث ملنے میں تین صورتیں ہیں، ایک صورت تو: ان کے لیے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے میت کے ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ مقرر ہے، اگر میت کی اولاد ہو (خواہ مذکر ہو یا مونث، خواہ ایک یا زیادہ تو ان کے حصے تقسیم ہونے کے بعد بقیہ حصہ قریبی ورثا میں تقسیم ہوں گے اور پھر بھی بچ جائے، تو سب میں تقسیم ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے، اگر میت کی اولاد نہ ہو اور صرف اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں اور ''صرف'' اس لیے کہا کہ اس (میت) کے بہن بھائی بھی نہ ہوں تو اس صورت میں اس کی ماں کا ایک تہائی اور بقیہ دو تہائی باپ کا ہے اور چونکہ یہ صورت واضح ہے اس لیے اس کی وضاحت کی حاجت نہ ہوئی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ میت کے ایک سے زیادہ بہن بھائی ہیں (خواہ سگے یا سوتیلے) اور اولاد نہ ہو اور ماں باپ موجود ہوں تو اس صورت میں اس کے مال کو (ترکے کا) چھٹا حصہ ملے گا، بقیہ باپ کو یہ سب حصے میت کی وصیت اور اس پر جو قرض رہ گیا اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد تقسیم ہوں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) شریعت کا اصول یہ ہے کہ فوت ہونے والے شخص کے کفن دفن کے اخراجات اعتدال کے ساتھ پورے کیے جائیں، پھر اس کے ذمہ جو قرض ہیں انہیں ادا کیا جائے اور اس کے بعد اس کی وصیت کو پورا کیا جائے اور وہ بھی تہائی مال کی وصیت کی جا سکتی ہے۔ بقیہ مال وارثوں میں شرعی اصول کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔

۲) میراث کی تقسیم اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ (یعنی قریب ترین زیادہ حقدار ہیں) کے اصول پر ہوگی۔

۳) قرآن حکیم میں رب العزت نے لڑکیوں کا حصہ دینے کے لیے خاص طور پر تاکید فرمائی ہے...... جو لوگ بہنوں کو حصہ نہیں دیتے اور وہ یہ سمجھ کر بادل نخواستہ شرما شرمی معاف کر دیتی ہیں کہ ملنے والا تو ہے ہی نہیں تو کیوں بھائیوں سے برائی اور لڑائی مول لی جائے، ایسی معافی شرعاً معافی نہیں ہوتی، یہ بھائی اللہ تعالیٰ کے یہاں مسئول ہیں (اور گرفت میں ہیں)۔

۴) اگر میت کی نرینہ اولاد نہ ہو اور صرف لڑکیاں ہوں تو انہیں میت کے مال میں سے دو تہائی حصہ ملے گا جن میں سب لڑکیاں برابر کی شریک ہوں گی اور بقیہ ایک تہائی دوسرے ورثا مثلاً میت کے والدین، بیوی یا شوہر وغیرہ میراث کے حقداروں کو ملے گا۔

۵) اگر میت کی صرف ایک ہی لڑکی، ہو تو اسے والد یا والدہ کے چھوڑے ہوئے مال کا نصف حصہ ملے گا، بغیر قریبی رشتہ داروں کے اگر قریبی رشتہ دار نہ ہوں تو اس پورے مال کی حقدار لڑکی ہوگی۔

۶) میراث کے جو حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیے اس میں کسی رائے زنی یا کمی بیشی کا کوئی اختیار نہیں، یہ حصے حکیم و خبیر رب کریم کی طرف سے ہیں، اس کا ہر حکم حکمت و انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔
(دیکھیے معارف القرآن، مفتی محمد شفیع)

۷) اسلام کی عدل و انصاف پر مبنی تعلیمات پر غور کر لیا جائے جبکہ عہد جاہلیت میں وراثت کا کوئی قانون اور ضابطہ نہ تھا، زبردست زیر دست کو دبا لیتے تھے، عورت مظلوم تھی اسے جس طرح چاہتے دبا لیتے تھے۔

یہ فقر مرد مسلماں نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میاں بیوی اور کلالہ کی وراثت

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

اور تمھاری بیویوں کے ترکے میں تمھارا آدھا حصہ ہے اگر اُن کی اولاد نہ ہو، لیکن اگر ان کی اولاد ہو، تو اُن کے ترکے میں تمھارا چوتھا حصہ ہے (تمام مال و جائیدا کی یہ تقسیم) ان کی وصیت پر عمل یا (اُن کے) قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوگی، اور تمھارے (مردوں کے) ترکے میں تمھاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے اگر تمھاری اولاد نہ ہو، لیکن اگر تمھاری اولاد ہو تو تمھارے ترکے میں ان کا آٹھواں حصہ ہے (مال و جائیداد کی یہ تقسیم) تمھاری وصیت پر عمل یا (تمھارے) قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوگی، اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم کی جا رہی ہے کلالہ ہے (ماں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باپ فوت ہو چکے ہوں اور اولاد بھی نہ ہو) اور اس کا ایک بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں کے لیے، ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے اور اگر ایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں تو وہ سب (کل جائیداد و مال کے ترکے میں) ایک تہائی میں (برابر کے) شریک ہوں گے۔ (یہ تقسیم) اس کی وصیت پر عمل یا (اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی) کے بعد پوری ہوگی، بشرطیکہ وہ (فوت ہونے والا) کسی کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے تاکید ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (لوگوں کے حالات سے باخبر ہونے کے باوجود وہ تحمل اور بردباری سے کام لیتا ہے)۔

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ، (نیا حکم)۔ لَكُمْ، (لَ۔ كُمْ) واسطے، تمھارے (حکم ہے)، جار، مجرور (خبر مقدم)۔ نِصْفُ، نصف (آدھا) مبتدا (موخر، مضاف)۔ مَا، (جو) موصولہ، مضاف الیہ۔ تَرَكَ، (چھوڑ جائیں) فعل ماضی، واحد مذکر غائب (تَرَكَ يَتْرُكُ) چھوڑنا، ترک کرنا، تارکین وطن اردو میں معروف ہے۔ أَزْوَاجُكُمْ، (أَزْوَاجُ۔ كُمْ) بیویاں، تمھاری (مفرد، زَوْجٌ)، مضاف، مضاف الیہ۔ إِنْ، (اگر) حرف شرط۔ لَمْ، نہ (حرف جازم) بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے۔ يَكُنْ، (ہو) (كَانَ يَكُونُ) سے فعل مضارع (مجزوم)۔ لَّهُنَّ (لَ۔هُنَّ) لیے، اُن (عورتوں کے)، ضمیر، جمع مؤنث غائب۔ وَلَدٌ، (اولاد) مراد یہ ہے کہ اگر تمھاری بیویاں فوت ہو جائیں، تو اگر ان کی اولاد نہ ہو تو تمھیں ان کے ترکے میں نصف ملے گا (بقیہ نصف دوسرے ورثا کو مثلاً مرحومہ کے والدین، بہن بھائی حسب قاعدہ حصہ پائیں گے)۔ فَإِنْ، فَ عاطفہ، (کلام کو جاری رکھنے کے لیے)، إِنْ (اگر) حرف شرط۔ كَانَ، (ہو) فعل ماضی ناقص۔ لَهُنَّ، (لَ۔هُنَّ) لیے، اُن کے، جار، مجرور (خبر مقدم)۔ وَلَدٌ، (اولاد) اسم مؤخر (جملہ شرطیہ)۔ فَلَكُمُ، فَ پس، جوابِ شرط (لَ۔ كُمُ) لیے، تمھارے، جار، مجرور (خبر مقدم)۔ الرُّبُعُ، (چوتھائی حصہ)۔ مِمَّا، (مِنْ۔مَا) سے، اس یعنی اس میں جو (جار، مجرور) (مَا موصولہ، جو)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَرَكْنَ، (چھوڑ گئی ہیں وہ) تَرَكَ يَتْرُكُ سے فعل ماضی، جمع مؤنث، یعنی تمھاری (بیویوں کی اولاد نہ ہو تمھیں اس میں سے چوتھائی حصہ ملے گا (مثلاً 100 روپے میں سے 25 روپے)۔

مِنْۢ بَعْدِ، (اس کے بعد) جار، مجرور۔ وَصِيَّةٍ، (اَوْصٰى يُوْصِيْ) وصیت کرنا اور اس سے مصدر، وَصِيَّةٍ، وصیت نامہ اردو میں معروف ہے۔ يُّوْصِيْنَ، فعل مضارع، جمع مؤنث غائب۔ اَوْ دَيْنٍ، اَوْ یا، عاطفہ، دَيْنٍ، اس کا عطف وصية پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ (قرض) [دَانَ يَدِيْنُ] قرض لینا، یعنی یہ حصہ تمھیں اس وقت ملے گا جب ان کی وصیت کو پورا کیا جائے اور ان کے ذمے قرض اتار دیا جائے، (اور بقیہ تین چوتھائی دوسرے ورثا، اس کے بچوں اور پھر سوتیلے بچوں میں حسب دستور تقسیم ہوگا)۔

وَ، اور، عاطفہ۔ لَهُنَّ، (لَ۔ هُنَّ) لیے، ان (عورتوں کے) جار، مجرور (خبر مقدم)۔ الرُّبُعُ، (کل مال و جائیداد کا چوتھا حصہ) مبتدا مؤخر۔ مِمَّا، (مِنْ۔ مَا) اس میں سے، جو، (موصولہ)۔ تَرَكْتُمْ، شرط (تَرَكَ، يَتْرُكُ) سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔ اِنْ، (اگر)، حرف شرط۔ لَّمْ، (نہ) حرف جازمہ (بعد والے حرف کو) جزم دیتا ہے، (كَانَ يَكُوْنُ) ہونا، اور جیسا کہ يَكُنْ کے نون پر ہے، یعنی ان عورتوں (تمھاری بیویوں) کو تمھارے متروکہ مال سے چوتھا حصہ ملے گا اگر تمھاری اولاد نہ ہو (بقیہ حصے قریبی ورثا میں تقسیم ہوں گے)۔ فَاِنْ، فَ، پس، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)، اِنْ حرف شرط۔ كَانَ، فعل ماضی ناقص۔ لَكُمْ، (لَ۔ كُمْ) لیے، تمھارے، جار، مجرور (خبر مقدم)۔ وَلَدٌ، (اولاد)، (اسم مؤخر) جملہ شرطیہ۔ فَلَهُنَّ، (تو ان کے لیے ہے، یعنی تمھاری بیویوں کے لیے)، (خبر مقدم)۔ الثُّمُنُ، (آٹھواں حصہ)، مبتدا (مؤخر)۔ مِمَّا، (مِنْ۔ مَا)، اس میں سے، جو، جار، مجرور (موصولہ)۔ تَرَكْتُمْ، فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔

مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ۔ یہ حصے تقسیم ہوں گے تمھاری وصیت کو پورا کرنے اور تمھارے قرض کو اتارنے کے بعد۔

وَ، اور، مستانفہ، (نئے جملے کا آغاز)۔ اِنْ حرف شرط۔ كَانَ، (ہو)، فعل ماضی ناقص۔ رَجُلٌ، مرد (کہ)۔ يُّوْرَثُ، (ایسا مرد جس کی میراث ہو)، اس کا مادہ (وَرَثَ) وَرِثَ، يَرِثُ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب (میراث والا شخص)۔ كَلٰلَةً، (ایسا فوت ہونے والا جس کی اولاد نہ ہو، نہ ہی ماں باپ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خواہ وہ مرد ہو یا عورت) اس کا مادہ (ک ل ل) ہے (كَلَّ يَكِلُّ) کا معنی ہے ماں باپ اور بچوں سے محروم ہونا اور اس کا مصدر كَلَالَةٌ ہے۔ اَوِ امْرَاَةٌ. اَوِ یا، امْرَاَةٌ (عورت) یعنی وہ بھی كَلَالَة ہو، اس کا مادہ رَجُلٌ پر ہے۔ وَلَهٗ. وَ اور، لَهٗ (لَ۔ هٗ) لیے، اُس (مرد یا عورت کے لیے) جار، مجرور۔ اَخٌ (بھائی)۔ اَوْ۔ یا۔ اُخْتٌ، (بہن)۔

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ. (پس ان میں سے ہر ایک کے لیے)۔

فَ جواب شرط، لِ جار، كُلِّ مجرور (مضاف)، وَاحِدٍ مضاف الیہ (خبر مقدم)۔

مِّنْهُمَا. (مِنْ۔ هُمَا) سے۔ ان دونوں کے لیے، جار، مجرور۔ السُّدُسُ. (چھٹا حصہ)، مبتدا، مؤخر۔ فَاِنْ. (پس اگر)، فَ عاطفہ، اِنْ حرف شرط۔ كَانُوْا. (ہوں) فعل ماضی ناقص، جمع مذکر غائب۔ اَكْثَرَ. زیادہ (اسم تفضیل، کانوا کی خبر)۔ مِنْ ذٰلِكَ. (مِنْ۔ ذٰلِكَ) اس، سے، جار، مجرور۔ فَهُمْ. (فَ۔ هُمْ) پس، وہ (ہیں)، فَ جواب شرط، هُمْ (وہ سب) ضمیر منفصل، مبتدا۔ شُرَكَآءُ (برابر کے شریک) اس کا مفرد شریک ہے، (خبر)۔ فِي. میں۔ الثُّلُثِ. (تہائی حصے میں)۔

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ (یہ حکم جاری ہوگا، فوت ہونے والوں کی وصیت پورا کرنے پر)۔

اَوْ دَيْنٍ. (یا اُن کے ذمہ قرض ادا کرنے کے بعد)۔

غَيْرَ مُضَآرٍّ. (بشرطیکہ وہ فوت ہونے والا کسی کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو)، غَيْرَ مضاف، (حال)، مُضَآرٍّ (مضاف الیہ) اس کا مادہ (ض رر) ضَرَّ يَضُرُّ، نقصان پہنچانا، اس سے اسم فاعل، مُضَآرٍّ، ضرر، نقصان، تکلیف اردو میں معروف ہے۔

وَصِيَّةً. (یہ وصیت، یہ حکم)۔ مِّنَ اللّٰهِ. (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے)۔ وَاللّٰهُ. (اور اللہ تعالیٰ)۔

عَلِيْمٌ. (خوب جاننے والا، اس کا صفاتی نام ہے، جس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے)۔

حَلِيْمٌ. (یہ بھی اس کا صفاتی نام ہے، وہ بڑا ہی بردبار ہے اور اپنے بندوں کو معاف کرتا رہتا ہے)۔

تفسیر

1- فوت ہونے والی اگر عورت ہے تو اس کے خاوند کو آدھا ترکہ ملے گا، بشرطیکہ میت کی اولاد نہ ہو اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر اولاد ہو تو خاوند کو 1/4 حصہ ملے گا۔ اگر فوت ہونے والا مرد ہے تو بیوی کو 1/4 حصہ ملے گا بشرطیکہ میت کی اولاد نہ ہو اور اگر بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو 1/4 ان میں برابر تقسیم ہوگا، اگر میت کی اولاد بھی ہو، خواہ وہ کسی بیوی سے ہو تو بیوی یا بیویوں کو 1/8 ملے گا، ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں یہ (جائیداد، مال) ان سب میں برابر تقسیم ہوگا (یہ میاں بیوی کے حصے ہیں)۔

2- کلالۃ وہ شخص ہے جس کے نہ والدین ہوں نہ دادا، دادی نہ اولاد، نہ پوتے پوتیاں، خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت وہ کلالۃ ہے، البتہ اس کے بہن بھائی ہو سکتے ہیں۔

بہن بھائی بھی تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) حقیقی یا سگے بھائی، جن کے والدین ایک ہوں (۲) علّاتی یا سوتیلے بہن بھائی جن کی مائیں الگ الگ اور باپ ایک ہو (۳) اَخیافی ایسے سوتیلے بہن بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں۔

اس آیت میں جن بہن بھائیوں کا ذکر ہے وہ بالاتفاق اَخیافی یعنی ماں کی طرف سے بھائیوں کا ہے اور اسی (سورۃ نساء آیت: 176) میں دوسرے بہن بھائی کا ذکر ہے۔ اخیافی بہن بھائیوں کا حصہ 1/3 ہے، اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو ہر ایک کا 1/6 حصہ ہے اور اگر بہن بھائی زیادہ ہوں تو بھی انھیں 1/3 سے زیادہ نہیں ملے گا اور یہ ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ مرد کو عورت سے دوگنا نہیں ملے گا۔ اگر صرف ایک ہی بھائی اور ایک ہی بہن ہو تو انھیں 1/6 حصہ ملے گا۔ پہلی صورت میں 2/3 اور دوسری صورت میں 5/6 بچ جائے گا، کلالہ، بقیہ پورے حصہ کی وصیت کر سکتا ہے یا پھر یہ حصے ذوی الاَرحام (قریبی رشتہ داروں) میں تقسیم ہو جائیں گے۔ وصیت میں میت یوں نقصان پہنچا سکتا ہے کہ فوت ہونے والا اپنی مرضی اور خواہش سے یہ حصے مقرر کر دے۔ اس طرح ورثا کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے عزیز و اقارب کو اصلاح کر دینی چاہیے تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ (تیسیر القرآن، عبدالرحمن کیلانی)

تفہیم بالحدیث

1- سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے وصیت نہیں ہے (کہ وہ اپنی مرضی سے حصے تقسیم کرے)۔ (ابوداؤد، کتاب الوصایا، رقم الحدیث 2713)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حصہ داروں کے حصے ادا کرو، پھر جو کچھ بچے وہ قریب ترین مرد رشتہ دار کا حق ہے۔ (بخاری، کتاب الفرائض، رقم الحدیث 1615)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) میراث کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے یہ قوانین حکمت ومصلحت سے بھرپور ہیں، انھیں تسلیم کر لینے اوران پر عمل کرنے میں ہی ہماری کامیابی ہے۔

۲) عہد جاہلیت میں عورت نہ صرف حق وراثت سے محروم تھی بلکہ حق انسانیت سے بھی فارغ تھی، نہ صرف اس کے مال پر جو چاہتا قابض ہو جاتا تھا بلکہ وہ بھی وراثت میں تقسیم ہو جاتی، نکاح وطلاق، شادی بیاہ کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا، اسلام نے اس کی عزت و وقار کو بحال کیا، بیوہ عورت کو خود مختار بنایا، اسے نکاح کرنے کا اختیار دیا، اس کا وراثت میں حصہ مقرر کیا، اسے قعرِ مذلت سے نکال کر اوج ثریا پر پہنچایا۔

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

حدود اللہ

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

(مسلمانو! زندگی گزارنے کے یہ سنہری اصول) اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

الفاظ

تِلْكَ، یہ ہیں، اسم اشارہ بعید، (مبتدا)۔ حُدُوْدُ، حدیں (پابندی) اس کا مفرد، حدٌّ، (مضاف)۔ اللّٰهِ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مضاف الیہ اور خبر)۔ وَ، اور (مستانفہ)، (نئے کلام کا آغاز)۔ مَنْ، (اور جو کوئی) اسم موصول، شرطیہ (جازم)، مبتدا۔ يُّطِعِ اللّٰهَ، (اطاعت کرے اللہ تعالیٰ کی) مَنْ يُّطِعِ کی عین کے نیچے زیر دی ہے۔ اِطَاعَةٌ مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب۔ وَ، اور، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)۔ رَسُوْلَهٗ، (رَسُوْلَ۔ هٗ) اس کے رسولؐ کی (عطف لفظ اللہ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے) مضاف، مضاف الیہ۔ يُدْخِلْهُ، (يُدْخِلْ۔ هُ) داخل کرے گا (اللہ)۔ اس کو، اَدْخَلَ، يُدْخِلُ، اِدْخَالٌ مصدر، فعل مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) ہٗ ضمیر واحد مذکر، اس شخص کی طرف جاتی ہے جو نیک اعمال کرتا ہے، (مفعول)۔ جَنّٰتٍ، (باغات میں) اس کا مفرد جنّةٌ (مفعول نمبر ۲)۔ تَجْرِيْ، (بہتی ہوں گی) اس کا مادہ (ج ر ی) جَرَى يَجْرِيْ فعل مضارع، واحد مؤنث غائب، تَجْرِيْ (بہتی ہیں، چلتی ہیں)۔ مِنْ تَحْتِهَا، (اس کے نیچے سے)، مِنْ حرف، جار، تَحْتِ نیچے، مضاف، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ۔ خٰلِدِيْنَ، (ہمیشہ رہنے والے ہوں گے) اس کا مادہ ہے (خ ل د) خَلَدَ يَخْلُدُ سے اسم فاعل، جمع مذکر، خَالِدِيْنَ (حال سے)۔ فِيْهَا، (فِيْ۔ هَا) میں، اس یعنی اس میں، جار، مجرور۔ وَ، اور، مستانفہ۔ ذٰلِكَ، یہ، (مبتدا)۔ الْفَوْزُ، (کامیابی ہے) موصوف۔ الْعَظِيْمُ، (بہت بڑی)، صفت ہے۔

تفسیر

یعنی یہ وہ حصے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وارثوں کے لیے ان کی میت سے قرابت اور ان کی ضروریات و حاجات کے مطابق مقرر فرما دیے ہیں، تو یہ احکام اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، لہٰذا ان سے تجاوز نہ کرو اور جو شخص وراثت کی تقسیم اور دیگر امور میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہاں نہ انھیں موت لاحق ہوگی اور نہ وہاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے نکالے جائیں گے، اور جو اللہ کی ان حدود سے تجاوز کرے گا، اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

تفہیم بالقرآن

1- مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ (النحل:97/16)

جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاکیزہ (اور آرام دہ) زندگی سے خوش وخرم رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

2- مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝ (الفرقان:70/25)

مگر جس نے (گناہوں اور خطاؤں کے بعد سچے دل سے) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ستر سال تک نیک لوگوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، لیکن آخر میں جب وہ وصیت کرتا ہے، تو وصیت میں ظلم سے کام لیتا ہے، چنانچہ اس کے برے کام سے اس کا خاتمہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ جہنم رسید ہو جاتا ہے، اسی طرح ایک شخص ستر سال تک برے لوگوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن آخر میں اپنی وصیت میں عدل سے کام لیتا ہے، تو اس کے اس نیک عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور یہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو: "تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ [13] وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ [14]"۔ (مسند احمد، رقم الحدیث:7760)

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور رسول کی نافرمانی خسارے کا سامان

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۴﴾

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے نکل جائے گا، اس کو اللہ دوزخ میں ڈالے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ۔ مَنۡ، (جو کوئی) شرطیہ، جازمہ (بعد والے حرف پر جزم دیتا ہے)۔ يَّعۡصِ اللّٰهَ، نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی، يَّعۡصِ (اس کا مادہ ہے: ع ص ی) عَصٰی يَعۡصِيۡ يَعۡصِيۡ کی ی، مَنۡ کی وجہ سے گر گئی۔ هُو فاعل محذوف ہے، لفظ اللّٰهَ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ وَ، اور، عاطفہ۔ رَسُوۡلَهٗ، (رَسُوۡلَ۔ هٗ)، رسول اس کا (یعنی اللہ تعالیٰ کا) مضاف، مضاف الیہ (مرکب اضافی اور مفعول) اس کا عطف اللہ پر ہے اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ وَ يَتَعَدَّ، اور تجاوز کرے اس کا مادہ (ع د و) ہے اصل میں تَعَدّٰی يَتَعَدّٰی سے فعل مضارع مجزوم، وَ اور (عاطفہ)۔ حُدُوۡدَهٗ، (حُدُوۡدَ۔ هٗ) مقرر کی ہوئی اس کی حدوں کو، مضاف، مضاف الیہ۔ يُدۡخِلۡهُ، (يُدۡخِلۡ۔ هُ) وہ داخل کرے گا (اللہ)، اس کو (مجرم کو)، اِدۡخَالٌ مصدر مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب۔ هٗ کی ضمیر واحد مذکر، نافرمان شخص کی طرف جاتی ہے۔ نَارًا، (آگ میں، جہنم)۔ خَالِدًا، اس کا مادہ (خ ل د) ہے، (خَلَدَ، يَخۡلُدُ) ہمیشہ رہنا، اس سے اسم فاعل، خَالِدٌ (ہمیشہ رہنے والا) اور حال میں۔ فِيۡهَا، (فِيۡ۔ هَا) میں، اس (یعنی اس آگ میں) جار،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجرور۔ وَلَهٗ، وَ اور (عاطفہ)، لَهٗ (لَ۔ هٗ) لیے، اُس (نافرمان کے) جار، مجرور (خبر مقدم)۔ عَذَابٌ، عذاب، (موصوف)۔ مُّهِيْنٌ، (رسوا کرنے والا)، صفت، (مبتدا موخر)۔

تفسیر

نافرمانی میں کفر اور اس سے کم تر گناہ سب شامل ہیں۔ سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

''یہ ایک بڑی خوفناک آیت ہے جس میں اُن لوگوں کو ہمیشگی کے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے قانون وراثت کو تبدیل کریں یا اُن دوسری قانونی حدوں کو توڑیں، جو اللہ نے اپنی کتاب میں واضح طور پر مقرر کر دی ہیں، لیکن سخت افسوس ہے کہ اس قدر سخت وعید کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں نے بالکل یہودیوں کی سی جسارت کے ساتھ اللہ کے قانون کو بدلا اور اس کی حدوں کو توڑا۔ اس قانونِ وراثت کے معاملے میں جو نافرمانیاں کی گئی ہیں وہ اللہ کے خلاف کھلی بغاوت کی حد تک پہنچی ہیں، کہیں عورت کو میراث سے مستقل طور پر محروم کیا گیا، کہیں صرف بڑے بیٹے کو میراث کا مستحق ٹھہرایا گیا، کہیں سرے سے تقسیم میراث ہی کے طریقے کو چھوڑ کر ''مشترک خاندانی جائیداد'' کا طریقہ اختیار کر لیا گیا، کہیں عورتوں اور مردوں کا حصہ برابر کر دیا گیا، اور اب پرانی بغاوتوں کے ساتھ تازہ ترین بغاوت یہ ہے کہ بعض مسلمان ریاستیں اہل مغرب کی تقلید میں ''وفات ٹیکس'' اپنے ہاں رائج کر رہی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ میت کے وارثوں میں ایک وارث حکومت بھی ہے جس کا حصہ رکھنا اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) بھول گئے تھے۔ حالانکہ اسلامی اصول پر اگر میت کا ترکہ کسی صورت بھی حکومت کو پہنچتا ہے، تو وہ صرف یہ ہے کہ کسی مرنے والے کا کوئی قریب یا بعید رشتہ دار موجود نہ ہو اور اس کا چھوڑا ہوا مال تمام اشیائے متروکہ کی طرح داخل بیت المال ہو جائے، یا پھر حکومت اس صورت میں کوئی حصہ پا سکتی ہے جبکہ مرنے والا اپنی وصیت میں اس کے لیے کوئی حصہ مقرر کر جائے۔ (تفہیم القرآن، ج1)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) وراثت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود اور پابندیاں ہیں، لہٰذا ان حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ (تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہی فوز وفلاح کا راستہ ہے۔
(وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ...... ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ)

۳) نافرمانی حدود اللہ سے تجاوز کرنے کا راستہ ہے۔ (وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ)

۴) اللہ تعالیٰ کا قہر، عذاب کا موجب بھی ہوتا ہے اور خواری کا سبب بھی۔ (عَذَابٌ مُّهِيْنٌ)

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دل میں لاشریک لہٗ

بدکار عورتوں کی سزا

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

اور تمھاری عورتوں میں سے جو عورتیں بے حیائی کی مرتکب ہوں، ان پر اپنے ہی لوگوں میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو، پس اگر وہ گواہی دیں (کہ وہ بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہیں) تو ان کو گھروں میں قید کر دو، یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کا خاتمہ کر دے یا اللہ (ان کی سزا میں تخفیف کی) کوئی سبیل نکال دے۔

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ، (نئے جملے کا آغاز)۔ الّٰتِيْ، (وہ) عورتیں، (جمع) اسم موصول، اس کا مفرد الَّتِيْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے (مبتدا)۔ یَاْتِیْنَ، (آتی ہیں، ارتکاب کرتی ہیں)، اِتیانٌ مصدر، جمع مونث غائب۔ اَلْفَاحِشَۃَ، (کھلی بے حیائی، مراد ہے زنا)، مفعول۔ مِنْ نِّسَآئِکُمْ، تمھاری عورتوں (بیویوں) میں سے، کُمْ، ضمیر جمع مذکر حاضر یعنی تمھاری بیویوں میں سے، جو بے حیائی کی مرتکب ہوں۔

فَاسْتَشْھِدُوْا، (تو، تم گواہ طلب کرو)، اس کا مادہ (ش ھ د) ہے (اِسْتَشْھَدَ، یَسْتَشْھِدُ) گواہ طلب کرنا، اِسْتَشْھَاد باب اِسْتِفْعَال (اس کا خاصہ طلب کرنا) شہادت، گواہی اُردو میں معروف ہے۔ عَلَیْھِنَّ، (عَلٰی۔ھِنَّ) اوپر، اُن (عورتوں کے)، جار، مجرور۔ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ، (چار، گواہ (مرد)......تم میں سے) جار، مجرور۔ فَاِنْ، (فَ۔اِنْ) پس، اگر، ف، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے) اِنْ، حرف شرط۔ شَھِدُوْا، (گواہی دیں وہ [مرد]) فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ فَاَمْسِکُوْھُنَّ، (فَاَمْسِکُوْ۔ھُنَّ) پس، بند کر رکھو، اُن (عورتوں کو)، فَ جواب شرط، اس کا مادہ (م س ک) اَمْسَكَ یُمْسِكُ (روکنا، بند کرنا) اِمْسَاكٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر اِمْسِکُوْ۔ھُنَّ (انھیں، یعنی عورتوں کو جو بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہیں) ضمیر، جمع مؤنث غائب۔ فِی الْبُیُوْتِ، گھروں میں، جار، مجرور، اَلْبُیُوْتُ اس کا مفرد بَیْتٌ ہے۔ حَتّٰی، حرفِ جار غایت کے لیے، (یہاں تک کہ)۔ یَتَوَفّٰھُنَّ، اٹھائے (وفات دے ڈالے) انھیں، اس کا مادہ (و ف ی) ہے، تَوَفِّی مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب یَتَوَفّٰی (وفات دے ڈالے) ھُنَّ ضمیر، جمع مؤنث غائب۔ اَلْمَوْتُ، (موت) یعنی (ان بے حیائی کا ارتکاب کرنے والی عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ انھیں موت آ لے)۔

اَوْ، (یا) حرفِ عطف۔ یَجْعَلَ اللّٰہُ، (کرے، اللہ تعالیٰ)، (جَعَلَ یَجْعَلُ) بنانا جَعْلٌ مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب (یا بنا دے اللہ تعالیٰ)۔ لَھُنَّ، (لَ۔ھُنَّ) لیے، (اُن عورتوں کے) جار، مجرور، ھُنَّ، ضمیر، جمع مونث غائب۔ سَبِیْلًا، (کوئی راہ) مفعول۔

تفسیر

گذشتہ آیات میں عورتوں کے احسان، اُن کے مہر ادا کرنے اور مردوں کے ساتھ ان کو وراثت میں شریک قرار دے کر ان کے حقوق کی حفاظت کا بیان تھا، اب یہاں سے عورتوں کی تادیب، اُن کو حیا سے آراستہ کرنے اور برائی و بے حیائی سے بچانے کا بیان ہے، تاکہ معاشرتی زندگی کا تانا بانا درست رہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابونعمان سیف اللہ خالد حفظہُ اللہ لکھتے ہیں:

''اس آیت میں زنا کار عورتوں کی سزا بیان کی گئی کہ زنا شہادت سے ثابت ہو جائے تو انھیں تا عمر گھر میں قید رکھا جائے، یہاں تک کہ موت آنے پر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں یا اللہ ان کے بارے میں کوئی دوسرا حکم نازل فرما دے۔ اسلام میں زنا کار عورتوں کے لیے یہ پہلی سزا ہے، جو بعد میں حد نازل ہونے سے منسوخ ہو گئی۔ سورۂ نور میں جو سو کوڑوں کی سزا نازل ہوئی ہے، یہاں پر ''اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا'' سے اسی طرف اشارہ ہے۔ ''فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ'' اثباتِ زنا کے لیے چار مرد گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ گویا جس طرح زنا کی سزا سخت مقرر کی گئی ہے، اسی طرح اس کے اثبات کے لیے گواہوں کی بھی کڑی شرط عائد کی گئی ہے۔ یعنی چار مسلمان مرد عینی گواہ، اس کے بغیر شرعی سزا کا اثبات ممکن نہیں ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور:4/24)

''اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انھیں اسّی (80) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان لوگ ہیں۔

تفہیم بالحدیث

۱۔ ''اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا'' سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو وہ آپ پر اثر انداز ہوتی تھی، آپؐ اس سے تکلیف محسوس کرتے اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جایا کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور جب وحی کی کیفیت ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے (احکام دین) سیکھ لو اور اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں کے لیے سبیل پیدا فرما دی ہے، اگر شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو (اس کی سزا) سو کوڑے اور پتھروں کے ساتھ رجم کرنا ہے اور کنوارا بدکاری کرے تو (اس کی سزا) سو کوڑے ہیں، پھر ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ (مسلم، رقم الحدیث: 1490 بحوالہ تفسیر دعوۃ القرآن)

۲۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے احکام

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیکھ لو (اس بات کا تکرار، آپؐ نے تین بار کیا) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے سبیل پیدا فرمادی ہے (وہ یہ کہ) کنوارا (مرد) کنواری (عورت) کے ساتھ بدکاری کرے تو اس کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو (ان میں سے ہر ایک) کے لیے سو کوڑے اور رجم کی سزا ہے۔ (مسلم کتاب الحدود، رقم الحدیث 1690، حوالہ ایضاً)

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات، سوز جگر کے سوا کچھ اور نہیں

بدکار مردوں کی سزا

وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾

اور جو بدکاری کریں تو ان کو ایذا دو، پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیکوکار ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

الفاظ

وَالَّذٰنِ، اور جو دو مرد (یا وہ مرد جو کسی عورت سے بدکاری کرے) اس کا مفرد اَلَّذِی ہے۔ یَاْتِيٰنِهَا، آئیں اس بے حیائی کو، "هَا" کی ضمیر نازیبا حرکت کی طرف جاتی ہے۔ مِنْكُمْ، (مِنْ۔ كُمْ) سے، تم، یعنی تم میں سے، جار مجرور۔ فَاٰذُوْهُمَا، (فَاٰذُوْ۔ هُمَا) پس ایذا دو، ان دونوں کو، اِيْذَاءٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر۔ فَاِنْ، (فَ۔ اِنْ) پس، اگر۔ تَابَا، وہ دونوں توبہ کرلیں، تَوْبَةٌ مصدر سے ماضی تثنیہ، مذکر غائب۔ وَ، اور، عاطفہ۔ اَصْلَحَا، اُن دونوں نے اپنی اصلاح کرلی، اِصْلَاحٌ مصدر سے، ماضی تثنیہ، مذکر غائب۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا، تو ان دونوں سے منہ پھیرلو، ان سے درگزر کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا، تحقیق، اللہ تعالیٰ ہے (بہت) زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان۔

تفسیر

مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ فاروقی لکھتے ہیں:

اس سے پہلی آیت (نمبر 15) میں بے حیائی اور بدکاری کی مجرم عورتوں کی سزا کا حکم تھا، اس آیت میں بدکاری کرنے والے مردوں کی سزا کا ذکر ہے "اَلَّذٰنِ" اسم موصول تثنیہ مذکر ہے۔ اس سے مراد مفسرین نے وہ دو مرد لیے ہیں جو (قوم لوط کی طرح) لواطت کے مجرم ہوں یا وہ مرد بھی ہے، جو کسی عورت کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کرے۔

"اٰذُوْهُمَا" (ان دونوں کو) اذیت اور ایذا ایک ہی مادہ سے ہیں، اس لفظ کے مفہوم میں ہر قسم کی تکلیف شامل ہے، عورتوں کو گھر میں بند رکھنے کی سزا کا اعلان تھا، مردوں کو اذیت پہنچانے کی سزا مقرر کی گئی اور اس کا تعین حاکم شریعت کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں سورۂ نور کے اندر، زنا کی سزا سو دُرے مقرر کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس سزا میں نہ تخفیف کی جائے، نہ نرمی برتی جائے، بلکہ سرِعام سب کے سامنے سزا جاری کی جائے۔ بظاہر اسلام کی یہ جسمانی سزائیں بہت شدید اور سخت معلوم ہوتی ہیں، لیکن جرموں کی نوعیت، حقیقت میں اس قسم کی سزاؤں کا تقاضا کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ نتائج کے اعتبار سے یہ سزائیں جرائم کو روکتی ہیں (اور معاشرتی زندگی پُرامن اور پُرسکون ہو جاتی ہے) اور دورِ حاضر کی ہلکی پھلکی قید و بند اور جرمانے کی سزائیں، جرائم کو کم کرنے کی بجائے، ان میں زیادتی کا سبب بنی ہوئی ہیں (بلکہ جرائم سنگین اور بڑے پیمانے پر ہو رہے ہیں)۔

اسلام دنیا میں اصلاح اور درستی چاہتا ہے، اس لیے اس نے ان جرائم کو بہت بُری نظر سے دیکھا ہے اور ان کی سزائیں بھی ایسی رکھی ہیں کہ ان سے جرائم رک جائیں اور دنیا سے خرابیاں ختم ہو جائیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ بے حیائی کا جرم کرنے والے جب توبہ کرنے کے بعد اصلاح کر لیں تو تم انھیں چھوڑ دو۔ توبہ کے بعد اصلاح ضروری ہے، سچی توبہ وہی ہوتی ہے، جس میں راہِ راست اختیار کر لیا جائے۔ (درسِ قرآن)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) عورتوں کے بے حیائی میں مرتکب ہونے پر چار مسلمان، ایماندار، بالغ گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔(اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ)

۲) ایسی خواتین کے لیے گھر میں مقید کرنے کی سزا غالباً اس لیے لگائی گئی ہے کہ قید خانہ میں گناہ میں مزید اضافے کا امکان نہیں ہے۔(فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ)

۳) مردوں کے درمیان، ایسے جرم کا پیدا ہونا معاشرے کو غلط راہ پر ڈالنے کے مترادف ہے اور ایسا معاشرہ زندہ رہنے کے قابل نہیں رہتا ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم، اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہو کر صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئی۔ یورپ میں مادر پدر کھلی آزادی کے جو بھیانک نتائج ظاہر ہو رہے ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

۴) سچی توبہ کرنا اور اپنی اصلاح کر لینا ایسا راستہ ہے، جسے اسلام ہمیشہ پسندیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔(فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا)

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا
نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

قبولیت توبہ کی شرائط

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾

اللہ تو انھی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے کوئی بُری حرکت کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹھیں، پھر جلدی ہی توبہ کرلیں (غلطی پر متنبہ ہوتے ہی اللہ کے سامنے اخلاص سے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لیں اور سیدھا راستہ اختیار کر کے، پھر غلط کام کی طرف رجوع نہ ہو) تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے (نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے) اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔

الفاظ

اِنَّمَا, کلمۂ حصر (یقیناً، حقیقت یہ ہے)۔ اَلتَّوْبَۃُ, (توبہ قبول ہوتی ہے) اس کا مادہ (ت و ب) ہے، تَابَ, یَتُوْبُ سے مصدر التَّوْبَۃُ, تَابَ کے بعد اِلٰی آجائے تو ندامت کے آنسو بہا کر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کے ہیں جیسا کہ تُوْبُوْا اِلَی اللہِ جمیعا (النور:31/24) اور جب تاب کے بعد علی آجائے تو اس کے معنی بندوں پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور رحمت ہوتی ہے، جیسا کہ لَقَدْ تَّابَ اللہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُھَاجِرِین (التوبہ:117/9)

عَلَی اللہِ, (اللہ کے نزدیک) جار، مجرور۔ لِلَّذِیْنَ, (لِ۔ لَّذِیْنَ) لیے، ان لوگوں کے، جار مجرور، لِ, حرف جار، اَلَّذِیْنَ, جو لوگ مجرور (اسم موصول) اس کا مفرد الذی ہے۔ یَعْمَلُوْنَ, (عَمِلَ, یَعْمَلُ) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب (عمل کرتے ہیں)۔ اَلسُّوْٓءَ, بُرے، اس کا مادہ (س و ء) سَاءَ, یَسُوْءُ, بُرا سلوک کرنا اور اس کا مصدر سُوْءٌ یا السُّوءُ ہے۔ بِجَھَالَۃٍ, (بِ۔ جَھَالَۃٍ) ساتھ، نادانی، یعنی جہالت اور نادانی سے، جار، مجرور۔ ثُمَّ, (پھر) حرف عطف، ترتیب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یَتُوْبُوْنَ, (وہ توبہ کرتے ہیں) تَابَ یَتُوْبُ سے مضارع جمع مذکر غائب۔ مِنْ قَرِیْبٍ, (جلدی سے یا جونہی گناہ کا احساس پیدا ہو جائے)، جار، مجرور۔ فَاُولٰٓئِكَ, (فَ۔ اُولٰٓئِكَ) پس، یہی وہ لوگ ہیں، فَ, عاطفہ، اُولٰٓئِكَ, اسم اشارہ بعید۔

یَتُوْبُ اللہُ عَلَیْھِمْ۔ (اللہ توبہ قبول کرتا ہے، ان کی)۔

وَ اور (مستانفہ) مستقل جملہ شروع ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا, كَانَ اللّٰهُ ہے، اللہ تعالیٰ، كَانَ فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے، اللّٰهُ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اسم کان ہے، عَلِيْمًا، اللہ تعالیٰ کی صفت (بہت زیادہ جاننے والا، کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کو جانتا ہے، کان کی خبر اوّل، حَكِيْمًا، (حکمتوں والا، پوری کائنات میں اس کی حکمتیں عیاں ہیں، کان کی خبر ثانی)۔

تفسیر

"اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ" یہاں "عَلَى اللّٰهِ" کے معنی یہ ہیں کہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرنا، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے ذمے لے لیا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

(تفسیر قرطبی بحوالہ تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام)

"بِجَهَالَةٍ" یعنی اگر لوگ کبھی نادانی اور جذبات سے مغلوب ہو کر گناہ کر بھی لیتے ہیں تو "مِنْ قَرِيْبٍ" یعنی جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے، جو جہالت سے گناہ کرتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی جہالت سے گناہ نہ کرے، بلکہ دیدہ ودانستہ علم رکھتے ہوئے کرے، تو اس کی توبہ قبول ہی نہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں "بِجَهَالَةٍ" کی قید احتراز کے لیے نہیں ہے، بلکہ بیان واقعہ کے لیے ہے۔ یعنی ہر گناہ ہوتا ہی جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہے، گناہ کرنے والا، اس کے انجام سے بے خبر ہو کر ہی گناہ کی جرأت کرتا ہے، گر اس کا انجام پوری طرح اس کی آنکھوں کے سامنے ہو تو وہ کبھی گناہ کا ارتکاب نہ کر سکے۔

"مِنْ قَرِيْبٍ" کا مفہوم یہ ہے کہ موت کے آثار کا مشاہدہ کرنے سے پہلے پہلے تائب ہو جاتے ہیں، اِن دو شرطوں کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ (قرطبی، ابن کثیر، بحوالہ تفسیر القرآن الکریم)

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا میرا وضو ہو، نالہ میری دُعا ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موت سامنے آجائے تو اُس وقت توبہ قبول نہیں

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝۱۸

اور توبہ ان لوگوں کی نہیں، جو بُرے کام کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجاتی ہے تو وہ کہتا ہے، بے شک میں نے اب توبہ کرلی اور نہ ان کی ہے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں، جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

الفاظ

وَ، اور، (عاطفہ)۔ لَيْسَتِ، لَيْسَ سے فعل ماضی ناقص، واحد مونث غائب (نہیں ہے) اسم کو رفع (پیش) اور خبر کو نصب (زبر) دیتا ہے۔ التَّوْبَةُ، (تَابَ، يَتُوْبُ سے مصدر، توبہ قبول کرنا) ليس کا اسم ہے۔ لِلَّذِيْنَ، (لِ۔ الَّذِيْنَ)، واسطے، ان لوگوں کے، یعنی ان لوگوں کے لیے، جار، مجرور۔ يَعْمَلُوْنَ، کہ (کرتے ہیں)، (عَمِلَ، يَعْمَلُ) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يَعْمَلُوْنَ، ایسے کام سرانجام دیتے ہیں۔ السَّيِّاٰتِ، (برائیاں) اس کا مفرد سَيِّئَةٌ (برائی) مفعول، حالتِ نصب۔ حَتّٰٓى، (یہاں تک کہ) حرفِ غائیت۔ اِذَا، جب، ظرف زمان، کلمۂ شرط اِذَا جار، مجرور (حاضر ہوئی، آموجود ہوئی) اَحَدَهُمُ (ان میں سے کسی ایک کو)۔ الْمَوْتُ، موت (فاعل)۔ قَالَ، تو (وہ) کہتا ہے۔ اِنِّيْ (اِنَّ۔ یْ) تحقیق، میں نے، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل یْ ضمیر واحد متکلم (بلاشبہ میں نے)۔ تُبْتُ، (میں نے توبہ کی) تَابَ، يَتُوْبُ، ماضی واحد متکلم، تُبْتُ۔ الْـٰٔنَ، اب، ظرف زمان، مبنی علی الْفتح۔ وَ لَا (اور نہ، توبہ ہے)، وَ اور، عاطفہ، لَا نہیں، نفی تاکید کے لیے۔ الَّذِيْنَ، (اسم موصول)، جمع، ان لوگوں کے لیے۔ يَمُوْتُوْنَ، (کہ جو مرتے ہیں) مَاتَ يَمُوْتُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ وَهُمْ، (اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ اس حال میں کہ)، وَ حالیہ، هُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب (منفصل) مبتدا۔ كُفَّارٌ، كَافِرٌ اس کا مفرد ہے (انکار حق کرنے والے، کافر) خبر ہے۔ أُولٰٓئِكَ (یہ وہ لوگ ہیں)، اسم اشارہ، جمع، مذکر (مبتدا)۔ اَعْتَدْنَا (تیار کیا ہم نے)، فعل ماضی، جمع متکلم (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے)۔ لَهُمْ، (لَ۔ هُمْ) لیے، اُن، یعنی ان کفار کے لیے، جار، مجرور۔ عَذَابًا (عذاب) موصوف۔ اَلِيْمًا (دردناک) صفت۔

تفسیر

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ بندہ کی توبہ کب قبول ہوتی ہے اور کب رد کر دی جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو کوئی نادانی اور حماقت میں کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر جلد ہی اس پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور (خلوص سے) توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول کرتا ہے، لیکن جو آدمی گناہ پر گناہ کرتا رہتا ہے اور اپنے گناہوں پر کبھی نادم نہیں ہوتا، اور جب اس کی آنکھوں کو موت نظر آنے لگتی ہے اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے، تو کہتا ہے کہ اے اللہ! میں توبہ کرتا ہوں، تو ایسی توبہ کی اللہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب فرعون نے اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ لیا اور کہا کہ میں اس اللہ پر ایمان لایا، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا کہ اب تک تو تم نافرمانی کرتے رہے ہو اور زمین پر فساد پھیلانا تمھارا شیوہ رہا ہے، اور اب جب موت نے آ دبوچا ہے تو ایمان کا اعلان کرتے ہو، اب تمھاری توبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ خالد)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) توبہ کا مطلب ہے کہ خلوص دل سے گناہ کو برا سمجھ کر چھوڑ دینا۔

۲) اپنی خطاؤں اور گناہوں پر نادم اور پشیمان ہونا، اللہ تعالیٰ کے حضور دل اور زبان سے معافی مانگنا اور بے اختیار آنسو ٹپکنا۔

۳) دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا اور رب کریم کے حضور بار بار استقامت کی دعا۔

۴) اللہ تعالیٰ کے احکام پر سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں عمل پیرا ہو جانا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵) گناہوں پر عجز و خاکساری سے آنسو بہاتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے رہنا، اہل ایمان کی شان ہے۔ (دیکھیے سورۂ آل عمران آیت نمبر 135)

۶) موت کی کسی انسان کو خبر نہیں، کہ رات دن میں کس مقام پر اور کس جگہ آئے تو عقلمندی کی بات یہی ہے کہ اپنی خطاؤں پر فوراً توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق مانگے۔

۷) اگر انسانوں کے حقوق دبائے یا مارے ہوئے ہیں یا ان پر ظلم و زیادتی کی ہوئی ہے تو وہ انھیں ادا کر دیے جائیں اور دنیا میں ہی ان سے معافی مانگ لی جائے، ورنہ روزِ قیامت اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

تو ہی غفران والا ہے، نرالی شان والا ہے
فقط تو بخش سکتا ہے، تو ہی احسان والا ہے

بیوہ کے لیے ہدایات

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

اے ایمان والو! تم کو جائز نہیں کہ عورتوں کو (جن کے شوہر فوت ہو چکے ہوں، اُن کو) زبردستی میراث میں لے لو۔ اور نہ یہ حلال ہے کہ انھیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اُڑا لینے کی کوشش کرو جو تم ان کو دے چکے ہو، سوائے اس صورت کے، کہ وہ صریح بے حیائی کی مرتکب ہوں، تو انھیں روک رکھنا درست ہے (اور دیکھو!) اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہو سہو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسی میں تمہارے لیے بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو (اس لیے پسند ناپسند اور خواہشات نفس کے تحت بیوی پر ظلم وزیادتی نہ کیا کرو)۔

الفاظ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ. يَآ حرف ندا، اَيُّهَا (تنبیہ کے لیے)، الَّذِيْنَ، اسم موصوف، جمع مذکر، (اے لوگو! جو)۔ اٰمَنُوْا. (ایمان لائے ہو)، اِيْمَانٌ مصدر سے جمع مذکر غائب۔ لَا يَحِلُّ. (نہیں ہے حلال، جائز)، اس کا مادہ (ح ل ل) ہے، حَلَّ يَحِلُّ (شریعت کی رو سے جائز ہونا) حِلٌّ مصدر اور اس سے اسم حَلَالٌ، اردو میں جانا پہچانا لفظ ہے۔ تَرِثُوْا، (تم وارث ہو جاؤ)، مضارع، جمع مذکر حاضر، ن مصدریہ کی وجہ سے تَرِثُوْنَ کا "ن" جمع کا حذف ہوا، اس کا مادہ (ورث)، وَرِثَ يَرِثُ (وارث بن جانا) وراثت، فوت ہو جانے والے کی جائیداد، معروف لفظ ہے۔ النِّسَآءَ (عورتوں کے، اس کا مفرد اِمْرَاءَةٌ ہے)۔ كَرْهًا. (زبردستی) جیسا کہ ایامِ جاہلیت میں تھا۔ وَلَا. (اور، نہ)، وَ، اور عاطفہ، لَا، نافیہ۔ تَعْضُلُوْهُنَّ، تَعْضُلُوْا (تم انہیں سختی سے روکو)، اس کا مادہ (ع ض ل) ہے، عَضَلَ يَعْضُلُ سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، لَا تَعْضُلُوْا هُنَّ. ضمیر جمع مونث غائب، سختی سے روکو، ظلم کرو۔ لِتَذْهَبُوْا. (تاکہ تم لے لو) لام تعلیل (تاکہ)، تَذْهَبُوْا، ذَهَابٌ مصدر سے مضارع جمع مذکر حاضر۔ بِبَعْضِ، (کچھ حصہ، اس کا بعض)۔ مَآ. اس کا (وراثت میں سے کچھ) مَا. موصول۔ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ. تم نے انھیں (عورتوں کو) دے رکھا ہے، (اٰتَى يُؤْتِيْ) عطا کرنا، دینا، هُنَّ ضمیر، جمع مونث (عورتوں کی طرف جاتی ہے)۔ اِلَّآ. مگر، کلمہ استثنا"۔ اَنْ. یہ کہ (مصدریہ)۔ يَّاْتِيْنَ. اِتيانٌ مصدر سے مضارع، جمع مونث غائب (لائیں، کریں)۔ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ. (کھلی بے حیائی)، بِفَاحِشَةٍ، بے حیائی، موصوف، مُّبَيِّنَةٍ، واضح، کھلی صفت۔ وَ. اور، عاطفہ۔ عَاشِرُوْهُنَّ. تم ان سے گزر بسر کرو، اس کا مادہ (ع ش ر) عَاشِرُوْا، جمع مذکر غائب، ان عورتوں کو جن کو تم نکاح میں لائے ہو، اُن سے گزر بسر کرو (هُنَّ) ضمیر، جمع مونث، اُن عورتوں کی طرف جاتی ہے، جو تمہارے نکاح میں ہیں، معاشرہ مل جُل کر رہنے کا نام ہے، جیسا کہ اردو میں بھی مشہور ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوْفِ، (بِ۔ الْمَعْرُوْفِ) دستور کے مطابق، اچھے طور طریقے سے، حرف جار، مجرور۔ فَاِنْ، پھر، اگر (شرطیہ)۔ كَرِهْتُمُوْهُنَّ، (تم ان کو ناپسند کرو) اس کا مادہ (ک ر ہ)، (كَرِهَ يَكْرَهُ) ناپسند کرنا، اس سے مضارع، جمع مذکر حاضر، كَرِهْتُمُوْا، هُنَّ (ضمیر جمع مونث غائب، ناپسندیدہ عورتوں کی طرف جاتی ہے۔ فَعَسٰى، افعال مقاربہ میں سے ہے اور صرف ماضی کے صیغوں میں آتا ہے، اس کا معنی توقع اور امید کے ہیں، (تو شاید، ہوسکتا ہے) جوابِ شرط، كَرِهْتُمُوْهُنَّ (تم ان کو ناپسند کرو)، فَعَسٰى (تو شاید ایسا ممکن ہے)۔ اَنْ، (کہ)۔ تَكْرَهُوْا شَيْئًا، (تم ناپسند کرو کسی چیز کو)، كُرْهًا مصدر سے مضارع، جمع مذکر حاضر۔ وَ، اور۔ يَجْعَلَ، (جَعَلَ، يَجْعَلُ) بنانا، جَعْلٌ مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب (بنا دے اللہ تعالیٰ اسے)۔ فِيْهِ، (فِيْ ہِ) اس، میں، جار، مجرور۔ خَيْرًا، (بھلائی) موصوف۔ كَثِيْرًا، (بہت زیادہ)، صفت۔

تفسیر

(۱) ''لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا'' ایام جاہلیت میں عورت بھی ترکہ کا مال تصور ہوتی تھی اور اس کا وارث سوتیلا بیٹا یا میت کا بھائی ہوتا تھا، درج ذیل حدیث پر غور کیجیے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عربوں میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مرتا تو اس کی بیوی پر میت کے وارثوں کا زور چلتا (وہ بھی ترکہ ہی تصور ہوتی تھی) چاہتے تو خود اس سے نکاح پڑھا لیتے، چاہتے تو کسی اور سے نکاح کر دیتے اور چاہتے تو اسے بلا نکاح ہی رہنے دیتے، غرض اس پر خاوند کے وارثوں کا اختیار تھا، عورت کے وارثوں کا کچھ بھی اختیار نہ تھا، پھر یہ آیت اُتری (جس میں عورتوں کو پوری آزادی مل گئی)۔ (بخاری، کتاب التفسیر بحوالہ تیسیر القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی)

(۲) عورتوں کو گھر میں قید رکھنے کا اختیار صرف اس صورت میں ہے کہ وہ بدکاری کا ارتکاب کریں، جیسا کہ اس سورت کی آیت نمبر 15 میں گزر چکا ہے اور یہ حکم عام ہے، صرف ان سوتیلی ماؤں کے لیے نہیں، جو تمہارے باپوں کے نکاح میں تھیں۔

جہاں تک حسن معاشرت اور پاکیزہ اخلاق کا تعلق ہے، وہ حکم عام ہے۔ ان احادیث مبارکہ پر غور فرمائیے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''خطبۂ حجۃ الوداع کے دوران آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو، کیونکہ تم نے انھیں (اُن کے والدین کے گھر سے) اللہ کی ذمہ داری پر حاصل کیا ہے اور ان کی عزت و ناموس کو اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو لیکن اس طرح کہ انہیں چوٹ نہ آئے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں دستور کے مطابق خوراک اور پوشاک مہیا کرو (ان کا اور ان کے بال بچوں کا نان نفقہ مہیا کرو)۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج)

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی مومن اپنی مومنہ بیوی سے بغض و عناد نہ رکھے، اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہوگی، تو ضرور کوئی دوسری پسند بھی ہوگی۔

(مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ للنساء)

(۴) آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے، اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اسی حالت میں اٹھاؤ، جبکہ اس میں کجی موجود ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب الوصیۃ)

(۵) ''فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا''، ''مثلاً تمہاری بیوی خوبصورت یا تعلیم یافتہ تو نہیں مگر وہ سگھڑ اور کفایت شعار ہے، اسے ہنر اور سلیقہ آتا ہے، تنگی ترشی سے خاوند کو ناجائز تنگ نہیں کرتی بلکہ اس کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے، اب اگر مرد، محض کسی عورت کو اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے اور پہلی بیوی کو رخصت کرنا چاہتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ خوبصورت عورت مطالبات سے اپنے خاوند کا ناک میں دم کردے اور اس طرح اس پر جینا حرام کردے، پس عقلمندی یہی ہے (کہ اس عارضی زندگی میں) جو کچھ تمہارے پاس ہے، اسی پر اکتفا اور قناعت کرو اور اسی سے نبھا اور حسن سلوک کی حتی الامکان کوشش کرو اور اپنی گھریلو زندگی کو بگاڑنے کی بجائے سدھارنے کی تدبیر کرو۔ یہی مطلب ہے اس آیہ مبارکہ کا ''فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا''

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عفت کی حفاظت کرے اور اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا کہ تو جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جا۔

(مسند احمد بحوالہ فہم القرآن میاں محمد جمیل)

تفہیم بالقرآن

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ (البقرہ:221/2)

(مسلمانو!) تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لائیں کہ مومن لونڈی (ہزار درجے) بہتر ہے مشرک عورت سے، اگرچہ وہ تمہیں کیسی ہی بھلی (کیوں نہ) لگے اور اپنی عورتوں (کو بھی) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو، جب تک وہ ایمان نہ لائیں کہ ایک مومن غلام بہتر ہے مشرک مرد سے، اگرچہ تم کو کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) لگے۔ یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) مرد اور عورت دونوں کو آزاد پیدا کیا گیا ہے اور نکاح کے معاملے میں وہ آزاد ہیں۔ ایام جاہلیت میں عورتیں بھی وراثت میں تقسیم ہو جاتی تھیں۔

۲) حق مہر، عورت کا حق ہے، اس سے زبردستی واپس لینا، اس میں سے خرد برد کرنا گناہ ہے۔(وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْھَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ)

۳) بے حیائی مرد سے ہو یا عورت سے یا دونوں میں سے کسی سے بھی، ناپسندیدہ اور برا عمل ہے اور اسلام میں اس گھناؤنے فعل کی سزا ہے۔(اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ)

۴) مروت اور رواداری سے رہو سہو۔(وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ)

جو حرف "قُلِ الْعَفْوَ" میں پوشیدہ ہے اب تک
اِس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مہر واجب ہے

وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۝۲۰

اور اگر تم (حسن معاشرت کے ساتھ نباہ نہ کر سکو اور) ارادہ کر لو کہ ایک بیوی چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری کرو گے اور پہلی بیوی کو تم نے (چاندی سونے کا) ایک ڈھیر بھی (مہر میں) دے دیا ہو، تو بھی واپس نہیں لینا چاہیے کہ (اسے علیحدہ کرتے ہوئے اس میں سے کچھ یا سارا واپس لے لو) یعنی اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو، (ہر وقت انصاف اور عدل کو سامنے رکھو)۔

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ اَرَدْتُّمْ، (ارادہ کرو تم)، اَرَادَ يُرِيْدُ سے، فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔ اِسْتِبْدَالَ، (بدلنا) اس کا مادہ (ب د ل)، باب استفعال، (اس کا خاصہ طلب کرنا ہے)۔ زَوْجٍ (ایک بیوی کا)۔ مَّكَانَ زَوْجٍ (دوسری بیوی کی جگہ)، مضاف، مضاف الیہ۔ وَّ، اور، حالیہ، اس حال میں کہ تم نے۔ اٰتَيْتُمْ، (تم نے دے رکھا ہو)، اٰتٰى، يُؤْتِيْ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔ اِحْدٰهُنَّ، (اُن میں سے ایک کو بہت سا مال)، مضاف، هُنَّ، ضمیر، جمع مونث غائب، (مضاف الیہ)، (اُن عورتوں میں سے اُس کی طرف جاتی ہے جس کو بدلنا چاہتے ہو)۔ قِنْطَارًا، (ڈھیروں مال، بہت سا خزانہ)، مفعول۔ فَلَا۔ فَ، جواب شرط، لَا، نہ، ناھیہ۔ تَاْخُذُوْا، تم واپس لے لو، (فعل نہی، جمع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکر حاضر)۔ مِنْهُ (مِنْ۔ ہُ)، سے، اُس، یعنی اس مال میں سے، جار، مجرور۔ شَيْئًا، (کچھ بھی)، مفعول۔ اَتَاْخُذُوْنَهٗ، أ (کلمہ استفہام) تَأْخذون (تم لیتے ہو)، فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، ہٗ، ضمیر، واحد مذکر، مال کی طرف جاتی ہے۔ بُهْتَانًا، بہتان باندھ کر۔ وَّ، اور، موصوف۔ مُّبِيْنًا، (صریح گناہ سے)، صفت۔

تفسیر

جب بیوی سے مفارقت ناگزیر ہو جائے اور اس کو ساتھ رکھنے کی کوئی صورت بنتی نظر نہ آئے، تب اسے روک رکھنا لازم نہیں ''وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ'' یعنی جب تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو، یعنی ایک بیوی کو طلاق دے کر دوسری بیوی سے نکاح کرنا چاہو تو اس میں کوئی گناہ اور حرج کی بات نہیں۔ ''وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ'' البتہ اگر تم نے جدا ہونے والی بیوی کو یا اس سے جس سے نکاح کیا ہے، ''قِنْطَارًا'' مال کثیر عطا کر رکھا ہو ''فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا'' تو اس سے کوئی چیز واپس نہ لو، بلکہ اس میں اور زیادتی کرو اور ان کے ساتھ ٹال مٹول نہ کرو۔

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کثرت مہر حرام نہیں ہے، مگر بایں ہمہ تخفیف مہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِقتدا افضل اور زیادہ لائق اِعتنا ہے اور استدلال کا پہلو یہ ہے مگر اس پر نکیر نہیں فرمائی، جس سے معلوم ہوا ہے (کہ حق مہر زیادہ مقرر کرنا حرام نہیں ہے) مگر زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے روکا بھی گیا ہے جبکہ اس میں دینی مفاسد ہوں اور اس کے مقابلے میں کوئی مصلحت نہ ہو۔

پھر فرمایا: ''اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا'' (کیا حق مہر کو جو کہ خزانہ بھی ہو) تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے؟'' کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں، خواہ تم بیوی کو عطا کی ہوئی چیز واپس لینے کے لیے کوئی بھی حیلہ کر لو، بہرحال یہ واضح گناہ ہے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حق مہر واپس لینا بنتا نہیں ہے

وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

اور پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اُسے (یعنی حق مہر) کو واپس لے لو، حالانکہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ شوہر اور بیوی (کے تعلقات) قائم کر چکے ہو اور تمھاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے حقوق کے لیے) پکا قول و قرار کرا چکی ہیں؟

الفاظ

وَ، اور، (عاطفہ، سلسلہ کلام جاری رکھنے کے لیے)۔ كَيْفَ، استفہامیہ۔ تَأْخُذُوْنَهٗ، (تَأْخُذُوْنَ۔ هٗ) تم لیتے ہو، اسے، اَخْذٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر، واحد مذکر حاضر، حق مہر کی طرف جاتی ہے۔ وَ، اور، (حالیہ)، حالانکہ۔ قَدْ، (حرف تحقیق)۔ اَفْضٰى، (میاں بیوی کے تعلقات قائم کرنا)، اس کا مادہ (ف ض و) ہے۔

اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ ایک دوسرے کے ساتھ، (یعنی میاں بیوی کے تعلقات)۔

وَّ، اور، (عاطفہ)۔ اَخَذْنَ، (لیا انھوں نے، یعنی تمہاری بیویوں نے تم سے)، فعل ماضی، جمع مونث غائب۔ مِنْكُمْ، (مِنْ۔ كُمْ) سے۔ تم، یعنی تم سے، جار، مجرور۔ مِّيْثَاقًا، (اقرار، وعدہ)، موصوف، (مفعول)۔ غَلِيْظًا، پختہ، صفت۔

تفسیر

پختہ عہد سے مراد نکاح ہے، کیونکہ وہ حقیقت میں ایک مضبوط پیمان وفا ہے جس کے استحکام پر بھروسا کر کے ہی ایک عورت اپنے آپ کو ایک مرد کے حوالے کرتی ہے، اب اگر کوئی اپنی خواہش سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کو توڑتا ہے تو اسے وہ معاوضہ واپس لینے کا حق نہیں ہے، جو اس نے معاہدہ کرتے وقت پیش کیا تھا یعنی مہر اور وہ زیور اور کپڑے وغیرہ، جو شوہر اپنی بیوی کو دے چکا ہو، ان میں سے کوئی چیز بھی واپس مانگنے کا اسے حق نہیں ہے، یہ بات ویسے بھی اسلام کے اخلاقی اصولوں کی ضد ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو، جسے وہ دوسرے شخص کو ہبہ یا ہدیہ وتحفہ کے طور پر دے چکا ہو، واپس مانگے۔ (تفہیم القرآن)

تفہیم بالقرآن

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا (البقرہ:249/2)

''اور بیوی کو رخصت کرتے وقت ایسا کرنا جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم اسے دے چکے ہو، اس میں سے کچھ واپس لے لو۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ''قِنطَارٌ'' اصل میں تو ایک وزن ہے جس کی مقدار، وقت اور زمانے کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہی ہے لیکن عام استعمال میں اس سے مال کثیر مراد ہوتا ہے، جیسے ہم منوں مال، ڈھیروں مال بولتے ہیں۔ عربی میں اس مفہوم کے لیے یہ لفظ ہے۔ اسی سے قناطیر اور مُقنطرۃٌ کی ترکیب بھی قرآن میں استعمال ہوتی ہے۔

۲) ''أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ'' یہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات کی نہایت جامع اور نہایت شائستہ تعبیر ہے، دونوں ایک دوسرے کے لیے اس طرح بے نقاب ہو جاتے ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن اور احساسات وجذبات کا کوئی گوشہ اور کوئی پہلو ایک دوسرے سے مخفی نہیں رہ جاتا۔

(افادہ تدبر قرآن، اصلاحی)

۳) اگر معاشرتی زندگی کسی طرح سلجھ نہ رہی ہو اور بامر مجبوری طلاق ہی دینی پڑے تو یہ بات مردانگی کے خلاف ہے کہ دیا ہوا مال واپس لیا جائے خواہ وہ ڈھیروں کی شکل میں ہو۔

۴) ''وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا'' (اور ان عورتوں نے بوقت نکاح مضبوط عہد لیا) ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت وحفاظت کی ذمہ داری اٹھائی جس پر سب سے بڑھ کر رب کائنات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا تقویٰ اور گواہی بھی شامل ہوئی، مرد کو کسی حال میں بھی نہ بھولنا چاہیے کہ بیوی کا تعلق اور ساتھ، کچے دھاگے سے نہیں بندھا، بلکہ انتہائی مضبوط اور محکم رشتہ ہے۔

۵) عہد جاہلیت میں عورت بڑی مظلوم رہی ہے، اس کے ساتھ ''بکاؤ مال'' کا سا سلوک ہوتا رہا ہے۔ اسلام نے اس کی کھوئی ہوئی عزت اور وقار کو بحال کیا، نکاح و طلاق کے حدود و قیود مقرر کیے۔ مرد کے لیے اگر طلاق دینے کا حق رکھا ہے تو عورت کے لیے 'خلع' حاصل کرنے کا طریق کار بھی وضع کیا ہے۔ اسی طرح وراثت کے قوانین کے بھی اصول وضوابط مقرر کیے ہیں، دور حاضر میں بھی عہد جاہلیت کی یاد تازہ ہو رہی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ''نظام حق'' زندگی کے ہر شعبے میں جاری و ساری ہو جائے، اقامت دین کے لیے مسلمان مل جل کر کوشش کریں تو ہر طرف خوشی اور خوشحالی، سکون اور سلامتی بحال ہو سکتی ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے، زندگی کا سوز دروں

ماؤں کا احترام

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾

اور (دیکھو!) اُن عورتوں کو اپنے نکاح میں ہرگز نہ لاؤ جنھیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہوں (جیسا کہ اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں دستور تھا) مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا (آئندہ کے لیے یاد رکھو کہ) یہ بڑی بے حیائی کی بات تھی، مگروہ و مردود شیوہ اور برا دستور تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَ، اور، استئنافیہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ لَا، نہ، (ناھیہ)۔ تَنْكِحُوْا، اس کا مادہ (ن ک ح) سے فعل مضارع، (نہی)، جمع مذکر حاضر، (تم نکاح نہ کرو)۔ مَا، (جن سے)، موصولہ۔ نَكَحَ، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (نکاح کیا ہے)۔ اٰبَآؤُكُمْ، (اٰبَآؤُ۔ كُمْ) باپوں، تمہارے۔ مِّنَ النِّسَآءِ، اُن عورتوں سے، یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا، ان سے نکاح نہ کرنا۔ اِلَّا مَا، (مگر)، حرفِ استثنا، (جو)، موصول۔ قَدْ، کلمۂ تحقیق۔ سَلَفَ، (گزر گیا ہے) اس کا مادہ (س ل ف)، سَلَفَ يَسْلُفُ، گزر جانا، یعنی ماضی میں جو ہو چکا سو ہو چکا، (آئندہ ایسا ہرگز نہ کرنا)۔ اِنَّهٗ، (اِنَّ۔ هٗ)، بلاشبہ، یہ (بات ہے)۔ كَانَ، (ہے) كَوْنٌ مصدر سے، فعل ماضی، ناقص۔ فَاحِشَةً، (سخت بے حیائی)۔ وَّ مَقْتًا، اور، (ناراضگی کی بات ہے)۔ وَ، اور۔ سَآءَ، بُرا (فعل ذم)۔ سَبِيْلًا، (طریقہ)۔

تفسیر

مولانا عبدالحئ فاروقی لکھتے ہیں:

"لَا تَنْكِحُوْا" (نکاح میں نہ لاؤ) نکاح کا لفظ خاوند بیوی کے تعلقات کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، یہاں عقد اور ازدواجی تعلقات کے دونوں معنی مراد ہیں۔

"اٰبَآؤُكُمْ" (تمہارے باپ) اس کا واحد اَبٌ ہے، حقیقی باپ کے علاوہ یہاں اس جمع کے لفظ کے مفہوم میں "دادا" اور "نانا" بھی شامل ہیں۔

"مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ" (جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لائے ہیں)، یہ جاہلیت کے زمانے کے اس ناجائز دستور کی طرف اشارہ ہے جس کے مطابق سوتیلی ماؤں سے بھی نکاح کر لیا جاتا تھا اور وہ اسے معیوب خیال نہ کرتے تھے۔

یہاں اس بات کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے کہ جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو، اُن سے نکاح جائز نہیں ہے، یہ کھلی بے حیائی اللہ کے غضب کو دعوت دینے کی بات ہے اور بہت ہی برا طریقہ ہے، اس میں شک نہیں ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی بعض سمجھدار اسے مذموم سمجھتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کے جو کام پہلے ہو چکے ہیں، اُن پر تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہو گا، آئندہ ایسے نکاحوں سے باز رہو۔ اس نکاح کی ممانعت کے لیے قرآن مجید میں تین لفظ استعمال کیے ہیں اور تینوں الگ الگ اشارے ہیں:

''فَاحِشَۃً'' (سخت بے حیائی) اس لیے اس قسم کا نکاح عقلی لحاظ سے بھی بجائے خود بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

''مَقۡتًا'' غضب اور غصے کے علاوہ یہ لفظ ہر ایسی بری چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جسے دیکھ کر طبیعت میں گھن پیدا ہو، چنانچہ سلیم الفطرت لوگوں کے لیے بُری اور قابل نفرت بات ہے۔

''سَآءَ سَبِیۡلًا'' برا طریق (چلن) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (درس قرآن)

محرماتِ نکاح

حُرِّمَتۡ عَلَیۡکُمۡ اُمَّهٰتُکُمۡ وَبَنٰتُکُمۡ وَاَخَوٰتُکُمۡ وَعَمّٰتُکُمۡ وَخٰلٰتُکُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَکُمۡ وَاَخَوٰتُکُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِکُمۡ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِکُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبۡنَآئِکُمُ الَّذِیۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِکُمۡ ۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۲۳﴾

(دیکھو!) تم پر (نکاح کے لیے ان رشتوں کی عورتیں) حرام ٹھہرا دی گئی ہیں، تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں تمہاری دودھ پلانے والی مائیں (کیونکہ جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے وہ تمہاری ماں ہی کے برابر ہوگئیں)، تمہاری رضاعی بہنیں (دودھ پینے کے رشتہ کی بہنیں) تمہاری بیویوں کی مائیں، تمہاری بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو تمہاری گودوں میں (پرورش پاتی ہیں) اگرچہ تمہاری نسل سے نہیں ہیں لیکن ان کی ماؤں سے تم نے نکاح کرلیا، تو ان کی سابقہ اولاد بھی تمہاری اولاد جیسی ہوگی) البتہ یہ ضروری ہے کہ (عقد نکاح کے بعد) میاں بیوی کا تعلق قائم ہوگیا ہو، اگر ایسا نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرلینے میں کوئی پکڑ نہیں، تمہاری حقیقی بیٹوں کی بیویاں (تمہاری بہوئیں)، نیز یہ بات بھی حرام کردی گئی ہے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کیا جائے (اس حکم کے نزول سے پہلے) جو کچھ ہوچکا، سو ہوچکا اللہ بخشنے والا اور (اپنے بندوں کے لیے) رحمت رکھنے والا ہے۔

الفاظ

حُرِّمَتْ، (حرام کی گئیں)، اس کا مادہ (ح رم) ہے، حَرَّمَ، یُحَرِّمُ سے تَحْرِیْمٌ (مصدر) باب تفعیل، ماضی مجہول، واحد مونث غائب۔ عَلَیْکُمْ، (عَلٰی۔ کُمْ) پر، تم، یعنی تم پر، جار، مجرور (ضمیر جمع مذکر حاضر)۔ اُمَّھٰتُکُمْ، (اُمَّھٰتُ۔ کُمْ) مائیں، تمہاری، کُمْ، ضمیر جمع مذکر، حاضر، اس کا مفرد، اُمٌّ ہے۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ بَنٰتُکُمْ، (بَنَاتُ۔ کُمْ)، بیٹیاں، تمہاری، اس کا مفرد بنتٌ ہے۔ (حرام ہیں)۔ وَ، اور۔ اَخَوٰتُکُمْ، (اَخَوٰتُ۔ کُمْ)، بہنیں، تمہاری، اس کا مفرد اُخْتٌ ہے۔ وَ، اور۔ عَمّٰتُکُمْ، (عَمّٰتُ۔ کُمْ)، پھوپھیاں، تمہاری، اس کا مفرد عَمَّۃٌ ہے۔ وَ، اور۔ خٰلٰتُکُمْ، (خٰلٰتُ۔ کُمْ)، خالائیں، تمہاری۔ وَ، اور۔ بَنٰتُ الْاَخِ، (بَنٰتُ۔ الْاَخِ) اور بیٹیاں، بھائی کی۔ بَنٰتُ الْاُخْتِ، (بَنٰتُ۔ الْاُخْتِ)، بیٹیاں، بہن کی۔ وَ، اور۔ اُمَّھٰتُکُمْ، (اُمَّھٰتُ۔ کُمْ)،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مائیں، تمہاری)۔ الّٰتِیۡ، اسم موصول، جمع مونث، جنہوں نے۔ اَرۡضَعۡنَكُمۡ، (اَرۡضَعۡنَ۔ كُمۡ)، دودھ پلایا، تم کو (اُن سے بھی نکاح حرام ہے)۔وَ، اور۔ اَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ، (تمہاری دودھ شریک بہنیں)۔ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ، (اورتمہاری بیویوں کی مائیں بھی، یعنی ساسیں حرام ہیں)۔ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِكُمۡ، (اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں وہ جو [پرورش پائیں] تمہاری گودوں میں)۔ مِّنۡ نِّسَآئِكُمۡ، (تمہاری ان عورتوں [کے بطن] سے ہیں)۔ الّٰتِیۡ، (وہ عورتیں)، دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ، (جن سے تمہارے ازدواجی تعلقات قائم ہو چکے ہیں) فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ، (پس اگر ان سے تمہارے ازدواجی تعلقات قائم نہیں ہوئے، صرف نکاح ہوا ہے، تو انھیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں کوئی مواخذہ نہیں)۔ اور (یاد رکھو!) وَ حَلَآئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ، (اور بیویاں، تمہارے بیٹوں کی [بہوئیں، تمہاری])۔ الَّذِيۡنَ، (وہ جو)۔ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ، (جو تمہاری پشتوں سے ہیں یہ بھی حرام ہیں)۔ وَ، اور، (تم پر حرام ہے)۔ اَنۡ تَجۡمَعُوۡا، کہ تم جمع کرو۔ بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ، (ایک ہی نکاح میں) دو بہنوں کو۔ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ، (مگر جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا)۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا، لا ریب اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نسبی، رضاعی اور سسرالی محرمات کو بیان کیا ہے (کہ ان سے نکاح نہیں ہوسکتا ہے)۔

(نسبی محرمات یہ ہیں) مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ کے ساتھ ایک وقت میں نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔

(اس کے بعد رضاعی محرمات کا ذکر ہے) آیت کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ نسب کے ذریعے محرمات کی تمام صورتیں رضاعت کے ذریعے بھی ثابت ہیں اور اس کی تائید صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ (اس کے بعد سسرالی محرمات کا ذکر آیا ہے جو یہ ہیں) بیویوں کی مائیں (بیویوں سے صرف نکاح کرنے ہی سے ان کی مائیں حرام ہو جاتی ہیں) اور بیویوں کے پہلے شوہر کی لڑکیاں، جن بیویوں کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ان کے شوہر ازدواجی تعلقات قائم کر چکے ہوں (اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی طلاق دے ڈالے یا وہ منکوحہ عورت فوت ہو جائے تو اس کے پہلے شوہر کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے) بیٹوں کی بیویاں، رضاعی بیٹوں کی بیویوں کا بھی یہی حکم ہے) اور نکاح میں دو بہنوں کو اکٹھا کرنا بھی منع ہے، زمانہ جاہلیت میں جو ہو چکا سو ہو چکا، اب باز آجاؤ، تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔ (تفسیر دعوۃ القرآن)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) شرم وحیا ایمان کا زیور ہے، اس لیے نکاح وطلاق کے حدود وقیود ہیں جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔

۲) حلت وحرمت کا صرف اس خالق ومالک کو حکم ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔

۳) انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے کہ حسب ونسب قائم رہے اور اسے قائم رکھا جائے۔

۴) مغرب میں یہ تمیز ختم ہونے سے سخت انتشار اور فساد پیدا ہو چکا ہے۔

نہ پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

نکاح کی شرائط

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں (وہ محصنات کہلاتی ہیں) البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو (جنگ میں) تمھارے ہاتھ آئیں، یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ ان عورتوں کے علاوہ (جن کا اوپر ذکر آچکا ہے) تمام عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں (تم اُن سے نکاح کر سکتے ہو) بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رہنے کے لیے (نہ کہ نفس پرستی کے لیے اپنا مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرو) پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ہے تو چاہیے کہ جو مہر ان کا مقرر ہوا تھا، وہ ان کے حوالے کر دو، اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھہر جائے (یعنی اس میں کمی بیشی بیوی منظور کر لے یا اس کا کچھ حصہ، یا سب کچھ اپنی خوشی سے معاف کر دے) تو ایسا کیا جا سکتا ہے، اس میں تم پر کوئی پکڑ نہ ہوگی (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا اور (ہر بات میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

الفاظ

وَّ، اور، عاطفہ، (حرام ہیں تم پر)۔ اَلْمُحْصَنٰتُ، شادی شدہ، اس کا مادہ (ح ص ن) حصن کا لغوی معنیٰ قلعہ کے ہیں، حُصُنٌ اور حَاصِنٌ شادی شدہ، پاکدامن عورت (مفردات القرآن)، اَلْمُحْصَنَاتُ (اسم مفعول، جمع مونث)، اس کا عطف (گذشتہ محرمات پر ہے)۔ مِنَ النِّسَآءِ (عورتوں میں سے) جار، مجرور، نِسَآءٌ، مفرد اِمْرَأَةٌ ہے۔ اِلَّا، (مگر)، حرف اِستثنیٰ۔ مَا، موصول، (جو،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جن کے)۔ مَلَكَتْ، (مالک ہوں)، اس کا مادہ (م ل ک)، مَلَكَ، يَمْلِكُ (مالک بننا)، اس سے مَلَكَتْ۔ اَيْمَانُكُمْ، (اَيْمَانُ۔ كُمْ)، دائیں ہاتھ، تمھارے، مضاف، مضاف الیہ (شرعی کنیزیں ہیں جو جہاد کے بعد اہل ایمان میں تقسیم کردی جائیں تاکہ معاشرتی فساد سے بچا جائے)۔ كِتٰبَ اللّٰهِ، (یہ لکھ دیا ہے اللہ نے، یہ اللہ کا حکم ہے)۔ عَلَيْكُمْ، (عَلٰى۔ كُمْ) پر، تم، یعنی تم پر، جار، مجرور۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ اُحِلَّ، (حلال کیا گیا ہے) اس کا مادہ (ح ل ل) حَلَّ يَحِلُّ، جائز ہونا، اس سے فعل ماضی مجہول، واحد مذکر غائب (اُحِلَّ) جائز کیا گیا ہے۔ لَكُمْ، (لَ۔ كُمْ) واسطے، تمھارے، جار، مجرور۔ مَّا وَرَآءَ، جو علاوہ ہیں۔ ذٰلِكُمْ، (ان کے)، ذٰلِكَ، اسم اشارہ بعید کے لیے، كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (یعنی جو ان کے علاوہ ہیں وہ تمھارے لیے حلال ہیں)۔ اَنْ تَبْتَغُوْا، یہ کہ طلب کرو تم (اُن کو) اَنْ کی وجہ سے 'ن' جمع کا ساقط ہوا۔ بِاَمْوَالِكُمْ، (بِ۔ اَمْوَالِ۔ كُمْ) بدلے، مالوں، اپنے کے (یعنی حق مہر کے عوض نکاح میں لانا چاہتے ہو، شرم و حیا کے دائرے میں)۔ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ، (نہ کہ بدکاری اور شہوت رانی غرض ہو)، مُسَافَحَةٌ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر، مُسٰفِحِيْنَ (بدکاری کرنے والے مرد)۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ، (پھر جو فائدہ اٹھایا تم نے اس کے بدلے میں اُن سے) تو جن عورتوں کے ساتھ تم نے نکاح کر کے فائدہ اٹھایا، اس لفظ کا مادہ (م ت ع) اِسْتَمْتَعْتُمْ (فائدہ حاصل کرو تم)، فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، باب استفعال، (خاصہ طلب کرنا) (مِنْ۔ هُنَّ)، جار، مجرور۔ فَاٰتُوْهُنَّ، (فَ۔ اٰتُوْ۔ هُنَّ) پس، دو، اُن کو۔ اُجُوْرَهُنَّ، (اُن کے حق مہر) مضاف، مضاف الیہ۔ فَرِيْضَةً، (مقرر شدہ)۔ وَ، اور (مستانفہ)۔ لَا جُنَاحَ، نہیں گناہ، جُنَاحَ لا کا اسم ہے۔ عَلَيْكُمْ، (عَلٰى۔ كُمْ) جار، مجرور۔ فِيْمَا، (فِيْ۔ مَا) اس میں، جو، جار، مجرور۔ تَرٰضَيْتُمْ، تَرَاضِي مصدر سے ماضی، جمع مذکر حاضر، (تم باہم راضی ہو جاؤ)۔ بِهٖ، (بِ۔ هٖ) ساتھ، اس کے (مہر کے)، جار، مجرور۔ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ، مقرر کر لینے کے بعد (یعنی میاں بیوی خوشی خوشی باہم رضامندی سے کمی و بیشی کر سکتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ، اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل، (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، اللّٰه، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اِنَّ کا اسم كَانَ فعل ماضی ناقص ہے۔

عَلِيْمًا، (بڑا ہی علم والا)، بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ خبر اول۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَكِيمًا (بڑا ہی حکمت والا) مبالغہ کا صیغہ خبر دوم۔

تفسیر

"وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ"

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

لونڈیوں سے تمتّع کے معاملے میں بہت سی غلط فہمیاں لوگوں کے ذہن میں ہیں، لہٰذا حسب ذیل مسائل کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

(۱) جو عورتیں جنگ میں گرفتار ہوں ان کو پکڑتے ہی ہر سپاہی ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا مجاز نہیں ہے بلکہ اسلامی قانون یہ ہے کہ ایسی عورتیں حکومت کے حوالے کر دی جائیں گی۔ حکومت کو اختیار ہے کہ چاہے اُن کو رہا کر دے، چاہے اُن سے فدیہ لے، چاہے ان کا تبادلہ ان مسلمان قیدیوں سے کرے جو دشمن کے ہاتھ میں ہوں اور چاہے تو انھیں سپاہیوں میں تقسیم کر دے، ایک سپاہی صرف اس عورت سے ہی تمتع کرنے کا مجاز ہے جو حکومت کی طرف سے باقاعدہ اس کی مِلک میں دی گئی ہو۔ (آزاد کر کے اس سے باقاعدہ نکاح کرنا یقیناً اجر عظیم ہے)۔

(۲) جو عورت اس طرح کسی کی مِلک میں دی جائے، اس کے ساتھ بھی اس وقت تک ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے جاسکتے، جب تک کہ وہ مخصوص ایام سے فارغ نہ ہو جائے اور یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے، اس سے پہلے تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل سے پہلے بھی تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔

(۳) جنگ میں پکڑی ہوئی عورتوں سے تمتع کے معاملے میں یہ شرط نہیں کہ وہ اہل کتاب ہی میں سے ہوں، ان کا مذہب خواہ کوئی ہو بہرحال جب وہ تقسیم کر دی جائیں گی تو جن کے حصے میں آئیں وہ ان سے تمتع کر سکتے ہیں۔

(۴) جو عورت جس شخص کے حصے میں دی گئی ہو۔ صرف وہی اس کے ساتھ تمتع کر سکتا ہے، کسی دوسرے کو اسے ہاتھ لگانے کا حق نہیں ہے، اس عورت سے جو اولاد ہوگی وہ اس شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی جس کی مِلک میں وہ عورت ہے۔ اس اولاد کے قانونی حقوق وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے مقرر ہیں، صاحب اولاد ہو جانے کے بعد وہ عورت فروخت نہ کی جا سکے گی اور مالک کے فوت ہوتے ہی وہ آپ سے آپ آزاد ہو جائے گی۔

(۵) حکومت کی طرف سے حقوق ملکیت کا باقاعدہ عطا کیا جانا ویسا ہی ایک قانونی فعل ہے جیسا نکاح ایک قانونی فعل ہے، لہٰذا کوئی معقول وجہ نہیں کہ جو شخص نکاح میں کسی قسم کی کراہت محسوس نہیں کرتا وہ خواہ مخواہ لونڈی سے تمتع میں کراہت محسوس کرے۔

(۶) اسیران جنگ میں کسی عورت کو کسی شخص کی ملکیت میں دے دینے کے بعد پھر حکومت اسے واپس لینے کی مجاز نہیں رہتی، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کا ولی اس کو کسی کے نکاح میں دے چکنے کے بعد پھر واپس لینے کا حق دار نہیں رہتا۔

(۷) اگر کوئی فوجی کمانڈر محض وقتی اور عارضی طور پر اپنے سپاہیوں میں قیدی عورتوں سے جنسی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دے دے اور محض کچھ وقت کے لیے انھیں فوج میں تقسیم کر دے تو یہ اسلامی قانون کی رو سے قطعاً ایک ناجائز فعل ہے، اس میں اور زنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۸) آج کل ملکوں کے درمیان جنگی قیدیوں کے درمیان صرف تبادلے کی شکل رائج ہے، تاہم قرآن کے اصول وضوابط اپنی جگہ موجود ہیں، اور ایسے حالات پیش آنے پر عورتوں کی عصمت وعزت ضروری تھی، ورنہ معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لونڈی اور اس کے بچوں کی تعلیم وتربیت اور نان نفقہ اسی طرح لازمی اور ضروری ہے جس طرح آزاد عورتوں کے بچوں کی تعلیم وتربیت اور نان نفقہ ضروری ہے۔ (تفہیم القرآن، ج 1)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) نکاح کے لیے شوہر دار عورتیں بھی حرام ہیں۔ (وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ)

۲) کفار کے ساتھ جنگ میں قیدی بنائی جانے والی عورتوں کو سرپرست کے بغیر نہیں رہنا چاہیے یا تو انھیں کفار کی طرف پلٹا دینا چاہیے یا پھر کنیز یا (آزاد کر کے) شرعی نکاح کے ساتھ مسلمان کے گھر رہنا چاہیے، اس طرح معاشرتی زندگی انتشار اور فساد سے محفوظ رہے گی۔ (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳) نکاح کا مقصدِ عظیم عورتوں کو قید و بند میں لانا اور زندگی کا مقصد متعین کرنا ہے۔ اس طرح معاشرتی زندگی میں نظم وضبط، بچوں کی تعلیم و تربیت اور صاف ستھرا ماحول بنانا ہے۔ اس میں جہاں عورتوں کا نان نفقہ ضروری ہے وہاں حق مہر کی ادائیگی سے عورتوں کی عزت افزائی مقصود ہے۔ (مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ)۔

۴) میاں بیوی کے درمیان خوش اسلوبی سے حق مہر میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے۔ (فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ)

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا

اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

لونڈیوں سے نکاح

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

اور تم میں سے جو کوئی اس بات کی (مالی) استطاعت نہ رکھتا ہو کہ (خاندانی) مسلمان بیبیوں سے نکاح کر سکے، تو ان عورتوں سے نکاح کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے (جو لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمھارے قبضے میں آئی ہیں اور مومنہ ہیں، اللہ تمھارے ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو (یعنی انسان ہونے کے لحاظ سے سب ایک ہی طرح کے انسان ہیں) لہٰذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ (یعنی لونڈیوں) سے نکاح کرلو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ (محصنات) ہوکر رہیں، آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔ پھر اگر ایسا ہو کہ قیدِ نکاح میں آنے کے بعد (اُن میں سے کوئی عورت) بدچلنی کی مرتکب ہو تو اس کے لیے اس سزا سے آدھی سزا جو (آزاد) بیبیوں کے لیے ہے، یہ اس کے لیے ہے جو تم میں سے گناہ میں پڑنے سے ڈرے اور یہ کہ تم صبر کرو تمھارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

www.kitabosunnat.com

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ مَنْ، (جو شخص)، مبتدا۔ لَّمْ، (نہ)، جازمہ، (مضارع پر جزم دیتا ہے)۔ یَسْتَطِعْ، (رکھے)، اِسْتَطَاعَ، باب استفعال سے مضارع مجزوم، لَمْ کی وجہ سے آخر ساکن ہے (خاصہ طلب کرنا)۔ مِنْکُمْ، (مِنْ۔ کُمْ)، سے، تم، یعنی تم میں سے جار، مجرور۔ طَوْلًا، (قدرت، طاقت) مفعول بہ۔ اَنْ یَّنْکِحَ، (یہ کہ نکاح کرسکے)، اَن ناصبہ (زبر دیتا ہے)۔

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ، (آزاد مومن عورتوں سے) حِصْنٌ (قلعہ) اَلْمُحْصَنٰتِ (مفعول) آزاد عورت، الْمُؤْمِنٰتِ، جمع مونث، اسم صفت (ایمان والی عورتیں)۔

فَمِنْ، (فَ۔ مِنْ)، تو، پھر، فَ جواب شرط، مِنْ، حرف جار۔ مَّا، (جو)، موصولہ۔ مَلَکَتْ، (مالک ہوئے) مَلَکَ یَمْلِکُ سے واحد مونث غائب۔ اَیْمَانُکُمْ، (اَیْمَانُ۔ کُمْ) دائیں ہاتھ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھارے، مضاف، مضاف الیہ، مراد لونڈیاں۔ مِّنْ، سے، حرف جار۔ فَتَيٰتِكُمْ، (فَتَيَاتِ۔ كُمْ) باندیاں، تمھاری، مضاف، مضاف الیہ، (فَتَاةٌ) مفرد ہے، نوجوان عورت۔ الْمُؤْمِنٰتِ، مومِنَةٌ کی جمع (ایمان والیاں) اسم فاعل، اور تم میں سے جو پاکدامن آزاد عورتوں سے نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو ان عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے جو جنگ میں سے تمھارے قبضہ میں آئی ہیں اور مومن ہیں۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ، اور اللہ خوب جانتا ہے۔ وَ، اور، اللّٰهُ (مبتدا)، اَعْلَمُ (اسم تفضیل) خبر۔ بِاِيْمَانِكُمْ، (بِ۔اِيْمَانِ۔ كُمْ) تمھارے، ایمان کو، مضاف، مضاف الیہ۔

بَعْضُكُمْ مِّنْم بَعْضٍ، (بَعْضُ۔ كُمْ) بعض، تمھارے، مضاف مضاف الیہ، (مبتدا)، مِّنْ م بَعْضٍ، بعض سے ہیں، (جار، مجرور)، (یعنی تم سب آدمؑ کی اولاد میں سے ہو)۔ فَانْكِحُوْهُنَّ، فَ (عاطفہ، پس)، (جملے میں ربط کے لیے)، (اِنْكِحُوْ۔هُنَّ) تم نکاح کرو، اُن (لونڈیوں سے)، نَكَحَ يَنْكِحُ سے فعل امر، جمع مذکر، اِنْكِحُوْ، هُنَّ ضمیر، جمع مونث غائب۔

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ، (اُن کے مالکوں کی اجازت سے یعنی جو لونڈیوں کے مالک ہیں)، مضاف، مضاف الیہ۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ اٰتُوْهُنَّ، (تم دو، اُن کو)، اٰتٰی يُؤْتِيْ (عطا کر دینا) اِيْتَاءٌ، مصدر سے فعل امر، جمع مذکر، اٰتُوْ (فاعل) هُنّ، ضمیر جمع مونث غائب (مفعول)۔ اُجُوْرَهُنَّ، (اُجُوْرَ۔هُنَّ)، حق مہر، اُن کے، (مضاف، مضاف الیہ مرکب اضافی)۔ بِالْمَعْرُوْفِ، (بِ۔الْمَعْرُوْفِ)، ساتھ، (اچھے طریقے، دستور کے مطابق)، جار، مجرور۔ مُحْصَنٰتٍ، (جبکہ وہ نکاح کرنے والی ہوں)، اسم مفعول، جمع مونث۔ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ، (نہ ہوں بدکاری کرنے والیاں)، جمع مونث، غَيْرَ (نہ)، مُسَافِحَةٌ اس کا مفرد ہے۔ وَّلَا، اور نہ ہی۔ مُتَّخِذٰتِ، (بنانے والیاں ہوں) اِتِّخَاذٌ، مصدر، اسم فاعل، جمع مونث۔ اَخْدَانٍ، (خفیہ دوست، یار) اس کا مفرد خِدْنٌ ہے۔ فَاِذَآ، (پھر جب) ظرفِ زمان۔ اُحْصِنَّ، (وہ نکاح میں لائی جا چکیں) یعنی وہ قید نکاح میں آجائیں، اِحْصانٌ مصدر سے ماضی مجہول، جمع مونث غائب۔ فَاِنْ، (پھر اگر)، ف جواب شرط، اِنْ، حرف شرط۔ اَتَيْنَ، (وہ ارتکاب کریں)، اِتيانٌ مصدر سے ماضی، جمع مونث غائب۔ بِفَاحِشَةٍ، (بہت بڑی بے حیائی، بدکاری کا) جار، مجرور۔ فَعَلَيْهِنَّ، فَ، جواب شرط، عَلَيْ۔ هِنَّ (تو ان پر سے) خبر مقدم۔ نِصْفُ، (آدھی)۔ مَا، (اس سے جو)، ما موصولہ۔ عَلَى الْمُحْصَنٰتِ، (آزاد عورتوں پر ہے)۔ مِنَ الْعَذَابِ، (سزا سے) جار، مجرور، یعنی ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر بے حیائی کی سزا، آزاد عورتوں کے مقابلے آدھی سزا ہوگی۔ ذٰلِكَ، (یہ اجازت)، اسم اشارہ بعید کے لیے، (مبتدا)۔ لِمَنْ، (لِ۔ مَنْ)، لیے، اس کے، لِ حرف جار، مَنْ موصولہ۔ خَشِيَ، (ڈرے) خَشْيَةٌ ماضی، واحد مذکر غائب۔

الْعَنَتَ مِنْكُمْ، (تم میں سے نقصان اور برائی میں پڑنے کا خطرہ ہو) یعنی کنیز یا لونڈی سے نکاح تو وہی کرتا ہے جو آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور اس کو اپنے جذبات پر قابو نہ ہو۔

وَ اَنْ تَصْبِرُوْا، (اور یہ کہ صبر کرو تم)، وَ (اور) مستانفہ، اَنْ، ناصبہ، اَنْ کی وجہ تَصْبِرُوْنَ کا 'ن' ساقط ہوا۔ خَيْرٌ، (بہتر ہے)، تَصْبِرُوْا کی خبر ہے، صبر وضبط سے کام لینا تمھارے لیے مناسب ہے۔

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، (اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے)، غَفُوْرٌ، غُفْرَانٌ مصدر، مبالغہ کا صیغہ، اور رَحِيْمٌ، رَحْمَةٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

تفسیر

تم میں سے جو کوئی آزاد اور مومن عورتوں کو حق مہر ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اپنے آپ پر بدکاری اور برائی میں پڑنے کا خطرہ ہو، تو اس کے لیے مومن لونڈیوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، یہ تو ظاہری احوال کے مطابق ہے ورنہ اللہ تعالیٰ مومن صادق کو خوب جانتا ہے، دنیاوی امور ان کے ظاہر پر مبنی ہیں اور آخرت کے احکام کا تعلق انسان کے باطن میں چھپی ہوئی نیتوں کے ساتھ ہے۔

"وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" اور دستور کے مطابق ان کا حق مہر بھی ادا کر دو" یعنی اگرچہ وہ لونڈیاں ہیں تاہم ان کو مہر ادا کرنا اسی طرح فرض ہے جس طرح آزاد کو ادا کرنا فرض ہے، مگر لونڈیوں سے نکاح کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے کہ وہ "الْمُحْصَنٰتِ" ہوں، پاکدامن ہوں۔ "غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ" علانیہ بدکاری سے بچی ہوں۔ "وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ" چھپی دوستی سے بھی بچی ہوئی ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آزاد مسلمان کے لیے لونڈی کے ساتھ ان چار شرائط کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

① لونڈیاں مومن ہوں۔

② ظاہر میں اور باطن میں پاکباز ہوں۔

③ آزاد عورت کے ساتھ نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

④ عدم نکاح کی صورت میں جذبات پر قابو نہ رہے اور بدکاری کا خوف ہو۔

اگر حالات بہتر ہونے تک صبر سے کام لو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ ''وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ'' (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

''فَاِذَآ اُحْصِنَّ'' یعنی جب وہ نکاح کر لیں۔

''فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ''

''پھر اگر اُن سے بے حیائی کا کام سرزد ہو تو انہیں آزاد عورتوں سے آدھی سزا دی جائے گی۔'' یعنی جو آزاد عورتوں کی سزا ہے، اس سے نصف لونڈیوں کی سزا ہے، وہ سزا جس کا نصف ممکن ہے، کوڑوں کی سزا ہے، تب ان کے لیے پچاس کوڑوں کی سزا ہے، رہی رجم کی بات تو لونڈیوں کے لیے رجم نہیں ہے کیونکہ رجم کا نصف ممکن نہیں ہے۔

''وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ'' اللہ بڑا ہی بخشنے والا، مہربان ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شانِ غفاری ہے کہ اپنے بندوں کو بخشتا رہتا ہے اور شان رحمت ہے کہ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا رہتا ہے۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام میں نکاح کرنے کے ذرائع موجود ہیں، اگر آزاد سے استطاعت نہیں ہے تو لونڈی سے نکاح کیا جا سکتا ہے (وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ ----- فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

۲) لونڈیوں کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے ان کے مالکوں کی اجازت ضروری ہے، جس طرح آزاد کے لیے ولی کی اجازت ہوتی ہے۔ (بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ)

۳) نکاح کے لیے عفت اور پاکدامنی ضروری جبکہ غلط اور غیر مشروع رابطوں سے اجتناب لازمی ہے۔ (مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴) آزاد اور لونڈیوں کا حق مہر دستور کے مطابق ہے۔(وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ)

۵) آزاد اور لونڈی میں جہاں حق مہر کا فرق ہے اسی طرح برائی اور بے حیائی کے ارتکاب میں ان کی سزا میں بھی فرق ہے۔(فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ)

۶) صبر وضبط سے کام لیتے ہوئے، آزاد مومنہ سے نکاح زیادہ پسندیدہ ہے۔(وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ)

اک زندہ حقیقت میرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں لہو سرد

اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان (کامیاب) لوگوں کی راہ کھول دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور انھی کے طریقے پر تمھیں بھی چلائے، نیز تم پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے، اور اللہ (تمھاری ضرورتوں اور مصلحتوں کا) جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

الفاظ

يُرِيْدُ اللّٰهُ (ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ) اِرَادَةٌ مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب۔ لِيُبَيِّنَ (تاکہ بیان کرے) لام تعلیل کی وجہ سے مضارع کی نون منصوب ہے، تَبْيِيْنٌ مصدر سے (تاکہ کھول کر بیان کرے)، باب تفعیل۔ لَكُمْ (لَ۔ كُمْ)، لیے، تمھارے، جار، مجرور۔ وَ (اور)،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عاطفہ۔ یَهْدِیَكُمْ، (یَهْدِیَ۔ كُمْ) ہدایت کرے، تم کو، هَدٰى یَهْدِیْ، هُدًى اور هِدَایَةٌ. سیدھی راہ دکھانا، رہنمائی کرنا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، كُمْ، مفعول، ضمیر جمع مذکر۔ سُنَنَ، جمع، اس کا مفرد سُنَّةٌ ہے، مفعول اور مضاف ہے، (طریقے، دستورِ حیات)۔ الَّذِیْنَ، (اُن لوگوں کے)، اسم موصول، (مضاف الیہ)، اس کا مفرد الَّذِیْ ہے۔ مِنْ (سے)۔ قَبْلِكُمْ، (قَبْلِ۔ كُمْ)، (جو) پہلے تھے، تم سے، مضاف، مضاف الیہ۔ وَ (اور)، عاطفہ۔ یَتُوْبَ، (رجوع فرمائے، معاف فرمائے) تَوْبَةٌ مصدر سے، واحد مذکر غائب۔ عَلَیْكُمْ، (تمھیں)، (عَلٰی۔ كُمْ)، جار مجرور، یعنی رب کریم اپنی رحمت سے تمھیں معاف فرمائے۔ وَ اللّٰهُ، (اور اللہ تعالیٰ) مبتدا۔ عَلِیْمٌ، (بہت علم والا)، مبالغہ کا صیغہ، خبر اول۔ حَكِیْمٌ (بہت زیادہ حکمتوں والا)، مبالغہ، خبر ثانی۔

تفسیر

”یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ“ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمھارے واسطے بیان کرے، یعنی حق و باطل اور حلال و حرام میں سے جس جس چیز کی توضیح کے تم محتاج ہو، اللہ تعالیٰ اسے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ ”وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ“ اللہ تعالیٰ تمھیں اُن لوگوں کا راستہ دکھاتا ہے، جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا یعنی انبیاے کرام اور ان کے متبعین کی سیرت حمیدہ، ان کے اعمال صالحہ، ان کی عاداتِ کاملہ اور ان کی توفیق تام کا راستہ، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا، اسے نافذ کیا، تمھارے سامنے اسے پوری طرح واضح کر دیا، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر اسے پوری طرح واضح کر دیا تھا اور تمھیں علم و عمل میں عظیم ہدایت سے نوازا۔ ”وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ“ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی طرف پلٹنا یہ بھی ہے کہ جب ان سے گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے، تو وہ ان پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور ان کے دلوں میں انابت اور عاجزی الہام کر دیتا ہے پھر وہ توبہ قبول کرتا ہے جس کی توفیق اس نے خود عطا کی تھی، اس بات پر اسی رب العزت کا شکر اور اسی کی حمد و ثنا ہے۔ ”وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ“ یعنی وہ کامل علم اور حکمت والا ہے، یہ اس کے علم ہی کا حصہ ہے کہ اس نے تمھیں اس چیز کی تعلیم دی جس کا تمھیں علم نہیں تھا اور اپنی حکمت سے دین کو روشن اور آسان بنا دیا۔ (تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدیؒ)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (الحدید: 17/57)

بلا شبہ ہم نے تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، تا کہ تم عقل سے کام لو۔

(۲) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر: 17/54)

(رب کریم کا فرمان ہے) یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

تفہیم بالحدیث

(۱) يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا (متفق علیہ، ریاض الصالحین، باب الحلم)

"(مسلمانو! لوگوں کے لیے) آسانیاں پیدا کرو، مشکلات نہ پیدا کرو، خوشخبریاں دلاؤ، نفرتیں نہ دلاؤ۔"

(۲) مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهٗ (مسلم، حوالہ ایضاً)

"جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ گویا کہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔"

نخل اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے سینکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

راہ حق سے دور لے جانے والے

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر (اپنی رحمت کے ساتھ) لوٹ آئے (اور تم ان برائیوں سے تائب ہو جاؤ جن میں مبتلا تھے) لیکن جو لوگ (احکامِ حق کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جگہ) نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں، تو وہ چاہتے ہیں، تم راہ اعتدال سے ہٹ کر بہت دور جا پڑو۔

الفاظ

وَ، (اور)، عاطفہ۔ اللّٰہُ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مبتدا)۔ یُرِیْدُ، (چاہتا ہے)، اِرَادَۃً مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب۔ اَنْ یَّتُوْبَ، [کہ رجوع کرے (اپنی رحمت سے)]، اَنْ (حرف ناصبہ)، یَّتُوْبَ کی 'ب' پر زبر دیا۔ عَلَیْکُمْ (عَلٰی۔ کُمْ) پر، تم، یعنی تم پر، جار، مجرور۔ وَ، اور۔ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ، (ارادہ کرتے ہیں، وہ لوگ) الَّذِی کی جمع الَّذِیْن (اسم موصول)۔ یَتَّبِعُوْنَ، (کہ وہ پیروی کرتے ہیں)، اس کا مادہ (ت ب ع) ہے، اِتَّبَعَ، یَتَّبِعُ، اِتِّبَاعٌ (باب افتعال، اہتمام اس کا خاصہ ہے) مصدر سے جمع مذکر غائب۔ الشَّھَوٰتِ، (خواہشات نفسانی کی) اس کا مفرد شَھْوَۃٌ ہے۔ اَنْ تَمِیْلُوْا [یہ کہ تم (راہ حق سے) پھر جاؤ] اس کا مادہ (م ی ل) مَالَ یَمِیْلُ، پھر جانا، بھٹک کر دور جا پڑنا۔ مَیْلًا عَظِیْمًا، (پھر جانا بہت زیادہ) مَیْلًا مصدر، (موصوف)، عَظِیْمًا (صفت) یعنی (اے مسلمانو!) اور جو لوگ اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔

تفسیر

"وَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ" اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسی توبہ کے ساتھ تمھاری طرف توجہ کرنا چاہتا ہے، جو تمھاری پراگندگی کو درست کرے، تمھارے تفرقہ کو جمعیت قلبی میں اور تمھاری آپس کی دوریوں کو قرب اور نزدیکی میں بدل دے اور تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

"وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ" اور وہ (کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور گمراہ لوگ) جو خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتے ہیں، ان کی دلی آرزو کیا ہے؟

"اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا" کہ (مسلمانو!) تم بھی صراط مستقیم سے انحراف کر کے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی راہ پر چل نکلو جو مغضوب اور گمراہ ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تمھیں اللہ رحمٰن و رحیم کی اطاعت سے ہٹا کر شیطانِ رجیم کی اطاعت کی طرف پھیر دیں اور ہر قسم کی سعادت کی حدود سے نکال کر جو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں پنہاں ہے، شقاوت اور بدبختی کے گڑھے میں دھکیل دیں، جو کہ شیطان کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

جب تم نے یہ پہچان لیا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں صرف اس چیز کا حکم دیتا ہے جس میں تمھاری اصلاح، تمھاری فلاح، تمھاری نجات اور تمھاری سعادت ہے اور یہ کفار جو اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے ہیں، تمھیں ان اُمور کا حکم دیتے ہیں، جس میں تمھارے لیے انتہائی خسارہ اور بدبختی ہے، پس تم ان دونوں میں سے صرف اسے منتخب کرو جس میں تمھارے لیے ابدی فوز و فلاح کی نوید ہے اور ان دونوں راستوں میں سے صرف وہ راستہ اختیار کرو جو بہتر اور خیر کا ہے۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾ (البقرہ:109/2)

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمھیں ایمان سے پھیر کر، پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں، اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے، مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمھارے لیے ان کی یہ خواہش ہے، پس معاف کر دو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کے ساتھ آ جائے، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَٰسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ (آل عمران:149/3)

اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے (آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ کی ہدایت روزِ اول ہی سے انسانوں کے لیے روشنی کا سامان بنی رہی ہے۔(یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمۡ)

۲) اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور اچھے لوگوں کی تقلید مستحسن عمل ہے، اس لیے نماز کی ہر رکعت میں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی التجا اللہ تعالیٰ کے حضور کی جاتی ہے۔(وَیَہۡدِیَکُمۡ سُنَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ)

۳) انسان کی غلطیوں اور خطاؤں کو رب کریم اپنی رحمت اور اپنے فضل سے معاف فرماتا رہتا ہے۔(وَ یَتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ)

۴) اس رب کا علم کائنات کے ذرہ ذرہ پر محیط ہے اور اس کی حکمت اور کاریگری کے نشان ہر جگہ ہویدا ہیں۔(وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ)

۵) وہ مہربان رب بار بار اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے اور گناہوں کو معاف فرماتا رہتا ہے۔(وَاللّٰہُ یُرِیۡدُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ) لہٰذا کبھی بھی اس کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیے۔

۶) خواہشاتِ نفس کے پجاری ہمیشہ خود بھی گمراہیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کو راہِ اعتدال سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔(الَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الشَّہَوٰتِ اَنۡ تَمِیۡلُوۡا مَیۡلًا عَظِیۡمًا)

۷) تمام گمراہیوں سے بچنے کے لیے صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوا جاؤ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

۸) اس وقت یہود وہنود پوری دنیا میں مسلمانوں کے درپے آزار ہیں، مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔(وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا)

لفظ اسلام سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے ''فقرِ غیور''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دین آسان اور احکام سہل

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾

اللہ چاہتا ہے، (بے جا سختیوں اور رکاوٹوں کی جگہ) نرمی اور آسانی ہو (واقعہ یہ ہے کہ) انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

الفاظ

يُرِيدُ اللّٰهُ (ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ) أَرَادَ. يُرِيدُ، ارادہ کرنا فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اللّٰهُ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اسم فاعل۔ أَنْ، (یہ کہ)، حرف ناصبہ۔ يُخَفِّفَ، أَنْ کی وجہ سے ف پر زبر آیا، (وہ ہلکا کرے، زندگی گزارنے کے سہل اصول دیے)۔ عَنكُمْ، (عَنْ۔ كُمْ)، سے، تم، یعنی تم سے، جار مجرور۔ وَ، اور، مستانفہ۔ خُلِقَ، (پیدا کیا گیا)، خَلْقٌ مصدر سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب۔ الْإِنسَانُ، (انسان کو)۔ ضَعِيفًا (کمزور، ناتواں)، ضُعْفٌ، مصدر، صفت مشبہ۔

تفسیر

"وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا" کمزور جسم کے لحاظ سے بھی اور کمزور ارادے کے لحاظ سے بھی، چنانچہ جتنے بھی احکام شرعی ہیں سب انسان کے ضعف جسمانی اور ضعف ارادی کی پوری رعایت رکھ کر ہیں، اس لیے نکاح میں بھی اس بات کی آسانی رکھ دی گئی ہے کہ جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا وہ لونڈی سے اس کے مالک کی اجازت سے نکاح کر سکتا ہے۔ (تفسیر القاسمی، جمال الدین قاسمی)

تفہیم بالقرآن

رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق ارشاد ہوا کہ مریض اور مسافر جتنے روزے سفر اور مرض کی حالت میں نہ رکھ سکیں وہ اس گنتی کو صحت ملنے پر اور سفر سے واپس آنے پر پوری کریں۔ پھر ارشاد ہوا:

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ (البقرہ:185/2)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ (الحج:78/22) ''(اے ایمان والو!) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے (پوری زندگی کلمۃ الحق کو پھیلانے کے لیے کھپا دو) اس نے تمھیں (دنیا کے لوگوں میں سے) انتخاب فرمایا (کہ پوری انسانیت کے لیے دعوت حق کو عام کردو) اور دین (کے بارے) میں تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں رکھی (بلکہ یہ سہل اور آسان طریقہ حیات ہے، جو تمھیں دنیا اور آخرت میں فوز وفلاح کی وعید سناتا ہے)۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین آسان ہے، کوئی شخص اسلام پر غالب نہیں آ سکتا بلکہ دین ہی غالب ہوگا، اجر وثواب اور میانہ روی اختیار کرو، لوگوں کو خوشخبریاں دو، صبح وشام اور رات کے کچھ حصے میں اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتے رہو (اس عبادت و ریاضت، ذکر وفکر اور توبہ واستغفار میں وقت گزارو)۔ (رواہ البخاری، کتاب الایمان، باب الدّین یُسْرٌ)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے پاس نہایت آسان اور سچی شریعت لے کر آیا ہوں۔'' (حوالہ ایضاً)

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی آذان سے پیدا

مومنو! آپس کے جان ومال باطل طریقوں سے ضائع نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ، ہاں اگر تمھاری باہم رضامندی سے تجارت ہو (جائز اور حلال کاروبار ہو تو کوئی مضائقہ نہیں) اور آپس میں خونریزی نہ کرو (کہ نفس پرستی اور مال و دولت پر ناجائز قبضہ کرنے کا یہ بہت ہی برا طریقہ ہے) اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے رحمت رکھنے والا ہے (زندگی با مقصد گزارنے کے لیے اس نے اپنی رحمت سے تمھیں زریں اصول حیات دیے ہیں)۔

الفاظ

یٰاَیُّھَا، (اے)، حرف ندا۔ الَّذِیْنَ، (وہ لوگ جو!) اسم موصول، اس کا مفرد الّذی ہے۔ اٰمَنُوْا، (ایمان لائے ہو) فعل ماضی، جمع مذکر غائب، (منادی، جن کو خطاب کیا جارہا ہے)۔ لَا تَاْكُلُوْٓا، (تم نہ کھاؤ)، اَكْلٌ مصدر سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر۔ اَمْوَالَكُمْ، (اَمْوَالَ۔ كُمْ) مال، اپنے، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔ بَيْنَكُمْ، (بَيْنَ۔ كُمْ) درمیان، اپنے یعنی آپس میں، مضاف، مضاف الیہ۔ بِالْبَاطِلِ، (بِ۔ الْبَاطِلِ) ساتھ، باطل کے، یعنی ناجائز طور پر، جار مجرور، (چوری، ڈکیتی، سود، قمار، رشوت، دھوکہ فریب، سب ناجائز طریقے ہیں)۔ اِلَّآ، (مگر)، حرف استثنٰی۔ اَنْ، (یہ کہ) حرف ناصبہ (بعد والے لفظ کو زبر دیتا ہے، تَكُوْنَ کی 'ن' پر زبر ہے)۔ تَكُوْنَ، (ہو) كَانَ يَكُوْنُ سے مضارع، واحد غائب۔ تِجَارَةً، تجارت (کاروبار)۔ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ، (تمہاری باہم رضامندی سے)، عَنْ، سے، حرف جار، تَرَاضٍ مصدر (رضامندی)، تَرَاضٰى يَتَرَاضٰى، باب تفاعل (اس باب کا خاصہ مشارکت ہے، باہم رضامندی سے)، مِّنْكُمْ (مِّنْ۔ كُمْ) تمھاری، طرف (سے)، جار، مجرور۔ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا، اور نہ تم قتل کرو، قَتْلٌ مصدر سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر۔ اَنْفُسَكُمْ، (اَنْفُسَ۔ كُمْ) جانوں، اپنی (کو) مضاف، مضاف الیہ۔ (یعنی آپس کی خونریزی سے رک جاؤ نیز خودکشی سے بھی رک جاؤ)۔ اِنَّ اللّٰهَ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل (بلاشبہ) اللّٰهُ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اِنَّ کا اسم۔ كَانَ، (ہے)، فعل ماضی، ناقص۔ بِكُمْ، (بِ۔ كُمْ) ساتھ، تمہارے، یعنی تم پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جار، مجرور- رَحِيمًا، (نہایت ہی رحم کرنے والا)، مبالغہ کا صیغہ بروزن فَعِيلٌ۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کو باہم ایک دوسرے کا مال، باطل طریقے سے کھانے سے منع اور اس میں غصب کر کے مال کھانا، چوری کے ذریعے سے مال کھانا، جوئے کے ذریعے سے مال ہتھیانا (رشوت اور سود سے مال حاصل کرنا) سب شامل ہیں، بلکہ اس میں آپ کا اپنا وہ مال کھانا بھی آجاتا ہے جو آپ تکبر اور اسراف سے کھاتے ہیں کیونکہ یہ بھی باطل ہے، یہ طریق حق نہیں ہے، پھر چونکہ اس نے باطل طریقے سے مال کھانے سے روک دیا ہے اس لیے اس نے تجارت اور ایسے پیشوں کے ذریعے سے، جس میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو اور جو باہم رضامندی اور جائز شراط پر مشتمل ہو، مال کھانا مباح اور جائز قرار دیا ہے۔

"وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ" یعنی ایک دوسرے کو قتل نہ کرو اور نہ کوئی شخص خودکشی کا مرتکب ہو، جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے اور آخرت میں زبردست سزا ہے۔

"اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا" "کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔" یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہاری جان اور مال کو محفوظ کیا، اُن کو ضائع اور تلف کرنے سے منع فرمایا اور اس کے لیے اسی طرح کی سزا تجویز کی جیسے دیگر جرائم پر حدود ہیں۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَلَا تَاْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ (البقرہ:188/2) (اور یاد رکھو!) ایک دوسرے کا ناحق مال نہ کھاؤ (حرام چھوڑ دو) اور نہ (اپنے مال) کو (رشوت کے طور پر اور نہ ہی جھوٹی گواہی دلا کر) حاکموں کے پاس لے جاؤ، کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ حالانکہ تم کو علم ہے (کہ صوم وصلوٰۃ کا منشا اور مقصد صاف ستھری زندگی گزارنا ہے)۔

(۲) اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِؕ (توبہ:34/9) (مومنو!) ان اہل کتاب کے اکثر علما اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کا مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (لہٰذا تم ان کے طرز عمل سے بچ کر صاف ستھری زندگی گزارو)۔

(۳) كُلُوۡا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ) پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو (گویا کہ طیب کھانے سے ہی نیک اعمال کی توفیق ملے گی)۔

(۴) بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ (سبا:15/34) ملک ہے عمدہ و پاکیزہ (جس کے باسی اچھے اخلاق والے اور پاکیزہ رزق کھانے والے ہیں) اور اُن کا رب بھی بخشش فرمانے والا ہے (جو انھیں دنیا و آخرت میں فوز و فلاح سے ہمکنار فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو ایسا ہی شہر بنایا تھا جس کے رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، اے اللہ! پاکستان کو بھی ایسا ہی ملک بنا دے۔ آمین!)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) رب کریم نے کمال حکمت کے ساتھ انسان کو اپنے فرامین عطا فرمائے ہیں۔ (يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ)

۲) انسان عاجز اور ناتواں پیدا کیا گیا ہے، غور کیجیے آنکھ میں ذرّہ پڑ جائے، پیٹ میں درد اٹھے، اسے کسی کروٹ راحت نہیں جب تک یہ تکالیف دور نہ ہو جائیں، لہٰذا اسے تکبر و غرور اختیار کرنا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ (وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا)

۳) انسان کو رب کریم نے ہر لحاظ سے شرف بخشا ہے، لازم ہے کہ وہ حق حلال کی روزی کمائے اور کھائے۔ (لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ)

۴) اسلام معاشرتی زندگی کو صاف ستھرا بناتا ہے، ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو روکتا ہے۔ (وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ)

اس دورنگی کے سائے سے بھی اللہ بچائے
رابطہ اسلام سے ہے، کفر سے بھی یاری ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کبیرہ اور صغیرہ گناہ

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اور (جو شخص اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ صریح احکامات کے بعد بھی تعدّی اور ظلم کرے (دوسروں کے لیے وبال جان بنے یا خود کو نقصان پہنچائے) تو ہم اس کو عنقریب دوزخ میں ڈالیں گے اور اللہ کو یہ بات آسان ہے۔

الفاظ

وَ، (اور)، عاطفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ مَنْ، (جو کوئی) جازمہ، شرطیہ (بعد والے لفظ کو جزم دیتا ہے)۔ یَّفْعَلْ، (کرے یعنی اللہ کے احکامات توڑے)، فَعَلَ یَفْعَلُ سے مضارع مجزوم (من کی وجہ سے)۔ ذٰلِكَ، اسم اشارہ، مفعول، (خلاف شریعت کام کرے)۔ عُدْوَانًا، (تعدی اور زیادتی سے)، (عَدَا یَعْدُوا) حد سے بڑھنا اور زیادتی کرنا، عَدُوٌّ (دشمن کو کہتے ہیں جو کسی پر زیادتی کرتا ہے)۔ ظُلْمًا، (ظلم کرے)، اس کا عطف عُدْوَانًا پر ہے، (اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے)۔ فَسَوْفَ، (پس عنقریب)، فَ، جواب شرط، سَوْفَ (عنقریب) حرفِ مستقبل۔ نُصْلِيْهِ، (ہم اس کو داخل کریں)، اس کا مادہ (ص ل ی)، صَلَی الشَّیءَ و یَصْلِیْ، (آگ میں ڈالنا)، نُصْلِيْهِ (فعل مضارع، جمع مذکر)، ہٖ ضمیر، واحد مذکر، مجرم شخص کی طرف جاتی ہے، جمع کا صیغہ اللہ تعالیٰ کے لیے بطور عزت و عظمت آتا ہے۔ نَارًا، (آگ)، مفعول۔ وَ، (اور)، مستانفہ۔ کَانَ، (ہے)، کان یَکُوْنُ۔ ہونا، (فعل ماضی ناقص)۔ ذٰلِكَ، (یہ بات)، اسم اشارہ، مذکر بعید۔ عَلَی اللّٰهِ، (اللہ تعالیٰ کے لیے)۔ یَسِیْرًا، (بہت آسان)، یُسْرٌ سے صفت مشبہ (کَانَ کی خبر ہے)۔

تفسیر

یہاں ایسے کام سے مراد وہ تمام اوامر و نواہی ہیں جن کا ذکر اس سورہ کی ابتدا سے چلا آرہا ہے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ازراہ ظلم وزیادتی سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ازراہ معصیت وتکبر اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کی پروانہ کرے اور گناہ کا ارتکاب کرتا جائے اس کی سزا دوزخ ہی ہوسکتی ہے۔

تفہیم بالقرآن

(۱) بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ (البقرۃ:81/2)

"(یادرکھو!) جس شخص نے گناہ کمایا (یعنی قصداً برائی کی) اور اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا (گناہ پر گناہ کرتا گیا، نہ نادم ہوا، نہ توبہ کی) تو وہی دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

(۲) وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ (النساء:18/4)

"اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برابر برے کام کیے جاتے ہیں (اور باز نہیں آتے) یہاں تک جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہوتی ہے (فرشتہ اجل دروازے پر دستک دیتا ہے) تو کہنے لگتے ہیں اب میں توبہ کرتا ہوں، اور نہ ایسے لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو حالت کفر میں مرجاتے ہیں، انھی کے لیے (تو) ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

کبیرہ گناہ سے اجتناب

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر تم اُن بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا گیا ہے، بچتے رہو تو ہم تمھارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کرتے رہیں گے اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے (یقیناً وہ بہت بڑا مقام ہے جس کی عظمت کا اس دنیا میں اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے)۔

الفاظ

اِنْ، (اگر) حرف شرطیہ۔ تَجْتَنِبُوْا، (بچتے رہے تم)، اِجْتِنَابٌ (اِفْتِعَالٌ مصدر سے، لازم اور اہتمام اس کا خاصہ ہے)، فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔ کَبَآئِرَ، جمع، اس کا مفرد کَبِیْرَۃٌ (بڑے بڑے گناہ جیسا کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے)۔ مَا، (جو، جس) اسم موصول۔ تُنْهَوْنَ، (تم منع کیے جاتے ہو)، (مَنَعَ یَمْنَعُ)، منع کرنا، اس سے مضارع مجہول، جمع مذکر حاضر۔ عَنْهُ، (عَنْ۔ هُ)، اس، سے، جار مجرور۔ نُکَفِّرْ، (ہم دور کردیں گے، معاف کردیں گے)۔ عَنْکُمْ، (عَنْ۔ کُمْ) سے، تم یعنی تم سے، جار مجرور۔ سَیِّاٰتِکُمْ، (سَیِّاٰتِ۔ کُمْ)، چھوٹے چھوٹے گناہوں کو، تمھارے، مرکب اضافی (مفعول)، اس کا مفرد سَیِّئَۃٌ ہے۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ نُدْخِلْکُمْ، (نُدْخِلْ۔ کُمْ) ہم داخل کریں گے، تم کو، مضارع، جمع متکلم، مجزوم، کُمْ ضمیر، جمع مذکر حاضر۔

تفسیر

''کبیرہ گناہ'' وہ ہیں جن کے متعلق قرآن یا احادیث مبارکہ میں صاف طور پر دوزخ کی وعید آئی ہو، یا اللہ کے غصے کا اظہار ہوتا ہو، یا شریعت میں ان پر حد مقرر کی گئی ہو۔ سَیِّئَات وہ گناہ ہیں جن سے صرف منع کیا گیا ہو اور ان پر وعید وارد نہ ہوئی ہو۔ (امام رازی، ابن کثیر بحوالہ تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام)

تفہیم بالقرآن

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ
وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ (الانعام:151,152/6)

''آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ (لوگو!) آؤ میں تم کو سنا دوں جو کچھ تمھارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (وہ یہ ہے) کہ تم کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو (وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے) اور والدین کے ساتھ احسان کرو (حسن سلوک سے پیش آؤ) اور غربت وافلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو مار نہ ڈالو، ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی (جائز راستہ صرف نکاح ہے) اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے، ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ (جیسا کہ قصاص وغیرہ) یہ وہ باتیں ہیں جس کا اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے تا کہ تم سمجھو (دنیا وآخرت میں کامیابی کے اہل ٹھہرو) اور تم یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو (کہ اس سے یتیم کے مال کو فائدہ اور نفع پہنچے) یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ رشد کو پہنچ جائے (مال کی حفاظت کرنے کے قابل ہو جائے، تو اسے اس کا مال سونپ دو) اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو (اس کے احکام کو خلوصِ نیت سے بجا لاؤ) اور ان ہی (باتوں) کا (اللہ نے) تم کو حکم دیا (تمہیں تاکید کی ہے) تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

اس طرح کے احکام قرآن میں مختلف مقامات پر مذکور ہیں، ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ''(۱) شرک باللہ، (۲) جادو، (۳) ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، (۴) سود،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۵) یتیم کا مال کھانا، (۶) میدان جنگ سے فرار، (۷) پاکباز بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا، اسی طرح اپنی اولاد کو قتل کرنا (بھوک کے خوف سے) والدین کو ستانا، جھوٹی بات کو ہیرا پھیری سے سچ بنانا، یتیم کا مال کھانا، بے حیائی کا مرتکب ہونا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، بحوالہ تیسیر القرآن)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) آیت نمبر 30 میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں عُدْوَانًا اور ظُلْمًا. عُدْوَانًا دوسروں پر تجاوز کرنا، ان کے مال کو باطل اور ناجائز طور طریقوں سے کھانا، تجارت میں حق حلال کی روزی حاصل کرنے کی بجائے دھوکہ اور فریب سے کمانا، یہ سب باتیں عُدْوَانًا کے ذیل میں آتی ہیں جبکہ ظلم میں خودکشی کرنا یا معصوم جانوں کو ختم کرنا اور معاشرتی زندگی کے امن کو فساد و خونریزی میں تبدیل کرنے کو عدوان کہتے ہیں، ان سرکشیوں کا انجام آتش جہنم ہے۔

۲) ہر چھوٹے بڑے گناہ پر توبہ و استغفار ضروری ہے اور جانتے بوجھتے کسی چھوٹے گناہ پر اڑے رہنے سے وہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: "اللہ تعالیٰ کو ایسے نیک لوگ بہت پسند ہیں---جن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ انھیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو---اور وہ کبھی اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے (بلکہ خاکساری اور عاجزی سے ندامت اور شرمساری کے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہو جاتے ہیں، یہ ہیں وہ لوگ جنھیں اللہ معاف فرما کر اپنی رحمتوں میں ڈھانپ لیتا ہے)۔

(دیکھیے: ال عمران: 134,135/3)

۳) کبیرہ گناہوں سے جب تک خلوص دل اور ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور معافی طلب نہ کی جائے اور آئندہ راہ ہدایت کو اختیار نہ کیا جائے، تو وہ معاف نہیں ہوتے۔

۴) علما کا اتفاق ہے کہ ہر گناہ پر توبہ واجب ہے۔ اگر گناہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے، کسی آدمی سے متعلق نہیں ہے تو اس کی تین شرطیں ہیں، اول یہ کہ گناہ سے باز آئے، دوسرے یہ کہ اپنے فعل پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نادم وشرمسار ہو، تیسرے یہ کہ پختہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ کا ارتکاب نہ ہوگا (مثلاً سالہا سال تک نماز نہیں پڑھی، تو نماز باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا شروع کر دے، اس غفلت پر ندامت کے آنسو بہائے اور نماز کی پابندی کا آئندہ پختہ عزم کرے) اگر ان تین باتوں پر مضبوطی سے نہ جما جائے تو توبہ صحیح نہیں ہے۔ اگر گناہ حقوق العباد سے متعلق ہے تو اس کی چار شرطیں ہیں۔ تین تو وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکی ہیں، چوتھی یہ کہ جس کا جرم کیا ہو اس سے معاف کروائے، اگر مال ہو تو اس کو واپس کر دے، اگر ناحق کسی پر تہمت لگائی ہے یا غیبت کی ہے تو اس سے معاملہ صاف کرے۔

(دیکھیے ریاض الصالحین، امام نوویؒ)

۵) اس رب العزت کی شانِ رحمت پر غور کیجیے، ارشاد ہوتا ہے: (جو بندہ سچے دل سے توبہ کر کے) اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا (ایسے اعمال جو قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں) تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں میں بدل دے گا۔ (سبحان اللہ)

ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو
کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو

حسد کی ممانعت

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾

اور (دیکھو!) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا اور خواہش نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات و

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نتائج میں) اُن کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اُس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) اُن کا حصہ ہے (دونوں اپنی اپنی جگہ اپنے فرائض، اعمال، اور اُن کے نتائج رکھتے ہیں) اور چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کے طلب گار رہو (اس کے سوا اور معاف بھی کون کرسکتا ہے؟)

الفاظ

وَ، (اور)، مستانفہ، (نئے جملے کا آغاز)۔ لَا تَتَمَنَّوْا، (تم خواہش نہ کرو)، فعل نہی مجزوم، جمع مذکر حاضر، تَمَنّٰی باب تَفَعُّل (خاصیت اہتمام ہے)۔ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ، (اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے)، مَا موصولہ، مفعول بہ (اس چیز کی) فَضَّلَ، اس کا مادہ (ف ض ل)، فَضَّلَ يُفَضِّلُ ترجیح دینا، فضیلت عطا کرنا۔ بِهٖ، (بِ۔ هٖ) ساتھ، اس کے، جار مجرور، (مال و دولت یا مرتبہ و حیثیت)۔ بَعْضَكُمْ، (بَعْضَ۔ كُمْ) تمہارے بعض کو، مضاف، مضاف الیہ، (مفعول)۔ عَلٰی بَعْضٍ، (اوپر بعض کے)، جار، مجرور۔ لِلرِّجَالِ، (لِ۔ الرِّجَالِ)، واسطے مردوں کے، رجُلٌ مفرد، یعنی مردوں کے لیے، جار، مجرو، (خبر مقدم)۔ نَصِيْبٌ، (حصہ ہے)، مبتدا موخر۔ مِّمَّا، (مِنْ۔ مَا) اس سے، جو، جار، مجرور۔ اِكْتَسَبُوْا، (کمایا انہوں نے، اچھے یا برے اعمال) اِكْتِسَابٌ مصدر سے ماضی، جمع مذکر غائب (باب اِفْتِعَال) اس کا مادہ (ک س ب) ہے، كَسَبَ يَكْسِبُ، کمانا، روزی حاصل کرنا، مال جمع کرنا، اعمال کرنا (اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی)۔ وَ لِلنِّسَآءِ، (اور عورتوں کے لیے)، (لِ۔ النِّسَآءِ)، جار مجرور، خبر مقدم، اِمْرَأَةٌ اس کا مفرد۔ نَصِيْبٌ، (حصہ) مبتدا، مبتدا موخر۔ مِّمَّا، (مِنْ۔ مَا) اس سے، جو، جار، مجرور۔ اكْتَسَبْنَ، كَسَبَ سے جمع مونث غائب (جو انہوں نے کمایا، اچھے یا برے اعمال سرانجام دیے)۔ وَسْئَلُوا اللّٰهَ، (اور سوال کرو تم اللہ سے)، سُؤَالٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر۔ مِنْ فَضْلِهٖ، اس کے فضل اور اس کی رحمت کا (فَضْلِ۔ هٖ) مانگو (فضل، اس کا)، مضاف، مضاف الیہ۔ اِنَّ اللّٰهَ، (بلاشبہ اللہ تعالیٰ)، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، اللّٰهَ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ، إِنَّ کا اسم۔ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا، (بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے)، عَلِيمًا، عَلِمٌ بروزن فَعِيلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

''وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ'' مثلاً مردوں ہی کو ایک طبعی فضیلت عورتوں پر حاصل ہے یا پھر مردوں ہی میں کوئی دولت مند ہے، کوئی حسین وجمیل ہے، کوئی خوش آواز ہے، کسی کے قوائے جسمانی بہت مضبوط ہیں، اس قسم کے وہبی وطبعی (اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ) کو قُربِ حق میں (اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بننے کے لیے مطلق دخل نہیں)۔ آیت میں تعلیم ہے کہ ان کی بنا پر ایک دوسرے پر رشک کرنا، ایک دوسرے کی جگہ پر ہونے کی حسرت وتمنا کرنا درست نہیں، قرب حق میں دخل صرف عمل واکتساب کو ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے صرف نیک اعمال کو فوقیت حاصل ہے)۔

شانِ نزول کی روایتوں میں آیا ہے کہ کچھ عورتوں نے اپنے احساس کمتری کی بنا پر مردوں پر رشک کا اظہار کیا تھا، اس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں اور بتایا گیا کہ نجات ومغفرت اور قرب حق کا مدار تو اپنے اعمال ارادی واختیاری پر ہے اور اس لحاظ سے مرد وعورت کی حیثیت بالکل یکساں ہے، عورتوں کے لیے بھی قانونِ حسن عمل وہی ہے جو مردوں کے لیے ہے، اس لیے انھیں مردوں پر رشک کا کوئی محل نہیں، یہ طبعی فرق تو محض تکوینی مصلحتوں سے رکھ دیے گئے ہیں۔ (تفسیر ماجدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (النحل:97/16) ''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن تو (یادرکھو) ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے (دنیا اور آخرت میں)۔''

(۲) وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(المومن:40/40) ''جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔''

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے، نہ تمھاری صورتوں کو دیکھتا ہے، اس کی نظر تمھارے دلوں پر رہتی ہے۔ (ریاض الصالحین، باب النیۃ)

(۲) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، نہ حسد کرو اور نہ ہی قطع تعلق کرو، بلکہ اللہ کے بندو! سب بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مسلم کتاب البر والصلہ رقم الحدیث 2559)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ نے مردوں کو چادر اور چار دیواری سے باہر کام کرنے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے جبکہ عورتوں کو چادر اور چار دیواری کے اندر بچوں کی تربیت ونگہداشت اور امور خانہ داری کا کام سونپا ہے اور دونوں کی ذمہ داریاں اپنی اپنی جگہ بڑی اہم اور ضروری ہیں۔ فریضہ جہاد مردوں کے ذمے ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور پر مضبوط اور توانا بنایا ہے، جبکہ عورتوں کو نرم ونازک بنایا ہے کہ وہ مجاہدین کے لیے دوا دارو اور مرہم پٹی کر سکیں۔ (وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ)

۲) مال ودولت اور شکل وصورت نہیں بلکہ اعمال پر اللہ تعالیٰ کے ہاں فیصلے ہوں گے اور اس میں مردوں اور عورتوں کو پورا پورا اختیار دیا گیا ہے۔ ایسا عین ممکن ہے کہ نیکیوں میں خواتین مردوں سے سبقت لے جائیں (لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ)۔

۳) ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت کو تلاش کرتے رہنا چاہیے، اس کے بغیر ہمارا کوئی کام سنور نہیں سکتا، ہم سب زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر صرف اسی کی رحمت کے محتاج ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ)

۴) رب کریم نے مردوں کو اور عورتوں کو اپنی حکمت اور علم کی بنیاد پر عطا کیا ہے، اسے معلوم ہے کہ کون کس بات کا اہل ہے۔ (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا)

۵) روز جزا و سزا میزان عمل میں حسن اخلاص سے بہتر کوئی چیز نہیں:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

تقسیم وراثت اور مرد عورتوں پر نگران

وَلِكُلٍّ جَعَلۡنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ؕ وَالَّذِیۡنَ عَقَدَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ فَاٰتُوۡهُمۡ نَصِیۡبَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدًا ﴿۳۳﴾

اور ہم نے ہر اس ترکے کے حق دار مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑیں، اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصہ انھیں دو، یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے (تمہاری نیتوں اور اعمال سے پوری طرح باخبر ہے)۔

الفاظ

وَ، (اور) مستانفہ۔ لِكُلٍّ، (لِ۔ كُلٍّ)، واسطے، ہر شخص (کے)، جار، مجرور (خبر مقدم)۔ جَعَلۡنَا، (ہم نے بنایا یعنی اللہ نے)، جَعۡلٌ مصدر سے، ماضی جمع متکلم۔ مَوَالِیَ، وارث، اس کا مفرد مَوۡلٰی ہے (مفعول)۔ مِمَّا، (مِنۡ۔ مَا)، اس چیز میں سے، (اس مال اور جائیداد میں سے)، جار، مجرور۔ تَرَكَ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(چھوڑ گئے)، تَرَكَ مصدر سے ماضی، واحد مذکر غائب- اَلْوَالِدٰنِ (ماں باپ)، تثنیہ، حالت رفع- وَ (اور) عاطفہ، (جملے میں ربط کے لیے)- الْاَقْرَبُوْنَ (قریبی رشتہ دار) اَقْرَبُ اس کا مفرد ہے، یہ بھی حالت رفع ہے، اس کا عطف الْوَالِدٰنِ پر ہے، (اس کے لیے اس نے یعنی رب العزت نے وارث ٹھہرا دیے ہیں)- وَ الَّذِیْنَ، وَ اور (عاطفہ)، الَّذِیْنَ (وہ لوگ)، اسم موصول (جمع)- عَقَدَتْ (گرہ باندھی، یعنی باہم قول وقرار کیا)- اَیْمَانُكُمْ (اَیْمَانُ۔ كُمْ) تمہارے داہنے ہاتھوں نے، مضاف، مضاف الیہ (یعنی جن لوگوں سے تمہارے عہد بندھے ہوئے ہیں)- فَاٰتُوْهُمْ (پس تم ان کو بھی دو)، ف عاطفہ، (آتی یُؤتِیْ) دینا، عطا کرنا، اِیْتَاءٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر، فَاٰتُوْ۔ هُمْ، ضمیر، جمع مذکر غائب- نَصِیْبَهُمْ (نَصِیْبَ۔ هُمْ) حصے، اُن (کے)، مضاف، مضاف الیہ- اِنَّ اللّٰهَ، بلاشبہ، اللہ تعالیٰ- كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا (ہر چیز اور ہر بات پر نگران ہے)، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، (زور بیان کے لیے)، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِنَّ کا اسم ہے، عَلٰى، حرفِ جار، كُلِّ، مضاف، شَیْءٍ مضاف الیہ، شَهِیْدًا باخبر ہے، پوری طرح علم رکھتا ہے)۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

"ابن عباس فرماتے ہیں کہ موالی سے مراد -- وارث ہیں۔ اور "وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ" کا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین اسلام کی ابتدا میں (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ آئے تو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں مواخات کرا دی) تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور انصاری کے رشتہ داروں کو ترکہ نہ ملتا تھا، پھر (جب مسلمانوں کی معیشت سنبھل گئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے تو) یہ آیت اتری: "وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ" تو اب ایسے بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف ہو گیا اور اب "وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ" سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے قسم کھا کر دوستی، مدد اور خیر خواہی کا عہد کیا جائے اُن کے لیے ترکہ نہ رہا البتہ وصیت کا حکم باقی ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر بحوالہ تیسیر القرآن)

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو عورتوں پر فضیلت کی وجہ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

مرد عورتوں کے قوّام (زندگی گزارنے کے لیے گھر کے محافظ اور نگران) ہیں اس لیے کہ اللہ نے اُن میں سے بعض کو بعض پر (خاص خاص باتوں میں) فضیلت دی ہے، نیز اس لیے کہ مرد اپنا مال (جو حق حلال کی روزی سے کماتے ہیں، عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس جو عورتیں نیک ہیں، اُن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں، اور اللہ کی حفاظت سے (جو اس کی رحمت انہیں میسر آتی ہے) مردوں کی عدم موجودگی میں بھی (شوہروں کے حقوق و مفاد کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن بیویوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو، تو (یہ نہیں کرنا چاہیے کہ فوراً دل برداشتہ ہو کر قطع تعلق کر لو بلکہ) چاہیے انھیں (پہلے نرمی و محبت سے) سمجھاؤ بجھاؤ، (اگر وہ نہ سمجھیں) تو خواب گاہ میں اُن سے الگ رہنے لگو، اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) انھیں (بغیر نقصان پہنچائے بطور تنبیہ کے) مار بھی سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں تو (درگزر سے کام لو) ایسا نہ کرو کہ الزام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینے کے لیے راہیں ڈھونڈنے لگو (یاد رکھو) بلاشبہ اللہ سب کے اوپر (نگران) اور (سب سے) بڑا ہے (پس اس سے ڈرتے رہو)۔

الفاظ

اَلرِّجَالُ، (مرد)، رَجُلٌ اس کا مفرد ہے، (مبتدا)۔ قَوّٰمُوْنَ، (محافظ، نگران)، قَوَّامٌ مفرد ہے، (خبر)، مبالغہ کا صیغہ ہے۔ عَلَی النِّسَآءِ، (عورتوں پر)، عَلٰی حرف جار، اَلنِّسَآءِ (عورتیں) اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے، مجرور۔ بِمَا، (بِ۔مَا)، بسبب، اس کے (کہ)، جار، مجرور (موصولہ)۔ فَضَّلَ اللّٰہُ، (فضیلت دی، اللہ نے)، ماضی، واحد، مذکر غائب، فَضَّلَ یُفَضِّلُ (فضیلت دینا)، تَفْضِیْلٌ مصدر باب تَفْعِیْلٌ (اس کا خاصہ اہتمام ہے)۔ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ، جار، مجرور، (اُن میں سے بعض کو بعض پر مثلاً مرد کے جسمانی اعضا عورت کے اعضا کے مقابلے میں مضبوط ہوتے ہیں)۔ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا، (اور اس سبب سے کہ وہ خرچ کرتے ہیں)، وَّ اور، (عاطفہ)، بِمَآ (بِ۔مَآ) جار، مجرور، (مَا موصولہ)، اَنْفَقُوْا [وہ خرچ کرتے ہیں (مرد)] فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ مِنْ اَمْوَالِھِمْ، (اپنے مالوں میں سے)، مِنْ (سے) حرف جار، (اَمْوَالِ۔ھِمْ)، مضاف، مضاف الیہ۔ فَالصّٰلِحٰتُ، (پس نیک بخت عورتیں)، فَ (مستانفہ) جملے میں ربط کے لیے، اَلصَّالِحَاتُ، اس کا مفرد صَالِحَۃٌ ہے، (مبتدا)۔ قٰنِتٰتٌ، (فرمانبردار)، اس کا مفرد قَانِتَۃٌ ہے (خبر نمبر ا)۔ حٰفِظٰتٌ، (عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والیاں)، اس کا مفرد حَافِظَۃٌ ہے (خبر نمبر ۲)۔ لِّلْغَیْبِ، (غائبانہ طور پر)، جار، مجرور (شوہروں کی عدم موجودگی میں)۔ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ، (ساتھ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت سے)۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ، (اور وہ عورتیں کہ تم ڈرتے ہو اُن کی سرکشی سے)، وَ اور (عاطفہ)، اَلّٰتِیْ جمع مونث، اسم موصول (مبتدا)، تَخَافُوْنَ (تم ڈرتے ہو)، خَوْفٌ مصدر سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، نُشُوْزَھُنَّ (نُشُوْزَ۔ھُنَّ) سرکشی (بغاوت و نافرمانی)، اُن کی، مضاف، مضاف الیہ۔ فَعِظُوْھُنَّ، (پس تم نصیحت کرو، اُن کو) فَ، حرف عطف، وَعَظَ یَعِظُ (نصیحت کرنا) سے فعل امر، جمع مذکر، ھُنَّ، ضمیر، جمع مونث، اُن عورتوں کو، (مفعول)۔ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ، (اور انہیں الگ کردو خواب گاہوں میں)، (ھَجَرَ یَھْجُرُ) چھوڑنا، الگ کرنا، سے فعل امر، جمع مذکر، اِھْجُرُوْا، تم الگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کردو، هُنَّ ضمیر جمع مونث، ان کو (مفعول)، فِيْ، میں، حرف جار، اَلْمَضَاجِع، خواب گاہیں، اس کا مفرد، اَلْمَضْجَعُ (خواب گاہ)۔ وَاضْرِبُوْهُنَّ، (انھیں ہلکی سزا دو، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسواک جیسی چیز سے ہلکی سزا دو)، ضَرْبٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر، هُنَّ ضمیر، جمع مونث غائب۔ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ، (پھر اگر وہ تمھاری اطاعت کریں) اِطَاعَةٌ مصدر سے فعل ماضی، جمع مونث غائب، كُمْ ضمیر، جمع مذکر حاضر۔ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، فَ، پس، جواب شرط، لَا (نہ) ناھیہ، تَبْتَغُوْا (تم تلاش کرو)، اس کا مادہ (ب غ ی) ہے، بَغٰى يَبْغِيْ (تلاش کرنا چاہتا) سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، (لا) نہیں کی وجہ سے 'ن' جمع کا گر گیا، (عَلٰى-هِنَّ) پر، اُن یعنی ان عورتوں پر جار، مجرور، سَبِيْلًا (کوئی راستہ ستانے اور تنگ کرنے کا) مفعول۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا، (بلاشبہ، اللہ تعالیٰ سب کے اوپر (نگران) اور سب سے بڑا ہے)۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ" قوّام یا قیّم اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد، ادارے یا نظام کے معاملات کو درست حالت میں چلانے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کرنے اور گھر کے تمام معاملات کو درست رکھنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

"فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" یہاں فضیلت بمعنی شرف، کرامت اور عزت نہیں ہے، جیسا کہ ایک عام اردو خواں آدمی اس لفظ کا مطلب لے گا، بلکہ یہاں یہ لفظ اس معنی میں ہے کہ ان میں سے ایک صنف (یعنی مرد) کو اللہ نے طبعاً ایسی خصوصیات اور قوتیں عطا کی ہیں جو دوسری صنف (یعنی عورت) کو نہیں دیں یا اس سے کم دی ہیں، اس بنا پر خاندانی نظام میں مرد ہی قوّام ہونے کی اہلیت رکھتا ہے اور عورت فطرۃً ایسی بنائی گئی ہے کہ اسے خاندانی زندگی میں مرد کی حفاظت و خبرگیری کے تحت رہنا چاہیے۔

"فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ" حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو تمھارا جی خوش ہو جائے، جب تم اسے کسی بات کا حکم دو تو وہ تمھاری اطاعت کرے اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ تمھارے پیچھے تمھارے مال اور اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفس کی حفاظت کرے۔ یہ حدیث مبارک اس آیت کی بہترین تفسیر کرتی ہے۔ مگر یہاں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت سے اہم اور اقدم اپنے خالق کی اطاعت ہے، لہٰذا اگر کوئی شوہر اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم دے یا اللہ کے عائد کیے ہوئے کسی فرض سے باز رکھنے کی کوشش کرے، تو اس کی اطاعت سے انکار کر دینا عورت کا فرض ہے، اس صورت میں اگر وہ اس کی اطاعت کرے گی تو گناہ گار ہوگی، بخلاف اس کے اگر شوہر اپنی بیوی کو نفل نماز یا نفل روزہ ترک کرنے کے لیے کہے تو لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے، اس صورت میں اگر وہ نوافل ادا کرے گی تو مقبول نہ ہوں گے۔

''وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ ..... وَاضْرِبُوْهُنَّ'' اس بارے میں سمجھانا، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہنا اور آخری کوشش ہلکی سزا دینا، یہ مطلب نہیں کہ یہ تینوں کام بیک وقت کر ڈالے جائیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نشوز (سرکشی) کی حالت میں ان تینوں تدبیروں کی اجازت ہے۔ اب رہا ان پر عمل درآمد، تو بہر حال ان میں قصور اور سزا کے درمیان تناسب ہونا چاہیے اور جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہے، وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لینا چاہیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کو مارنے کی جب کبھی اجازت دی ہے، بادل ناخواستہ دی ہے اور پھر بھی اسے ناپسند ہی فرمایا ہے، تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست ہی نہیں ہوتیں، ایسی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ منہ پر نہ مارا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جو جسم پر نشان چھوڑ جائے۔ (تفہیم القرآن)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ حکیم وقدیر ہے اس نے فوت ہونے والوں کے مال وجائیداد میں وارثوں کے لیے حصے مقرر فرما دیے ہیں۔

۲) مرد اور عورت دونوں سے معاشرتی زندگی کی داغ بیل پڑتی ہے اور دونوں معاشرتی زندگی کے اہم رکن ہیں، دونوں کی حیثیت اور مقام مسلمہ ہے اور دونوں کی ذمہ داریاں اور فرائض الگ الگ ہیں۔

۳) عورت گھر کی ملکہ ہے اور اسے گھر کی رکھوالی، امور خانہ داری اور بچوں کی تربیت ونشوونما

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سونپی گئی ہے، تو مرد کو گھر سے باہر معاشی دوڑ دھوپ کا ذمہ دار ٹھیرایا گیا ہے۔

۴) اللہ تعالیٰ کے احکام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بجالانے کے دونوں پابند ہیں، اس میں جو بھی سرتابی کرے گا وہ عنداللہ مسئول اور سزا یا جزا کا مستحق ہوگا۔

۵) اسلام کی پاکیزہ اور شفاف تعلیمات کا موازنہ یورپ کے آزاد اور حیا سوز ماحول سے کیجیے۔

عورتوں پر مرد حاکم ہیں (قوی و ذی اثر)
کیونکہ حق نے بعض کو دی ہے فضیلت بعض پر
اس لیے کہ مرد اُن پر خرچ کرتے ہیں اپنا مال
عورت جو نیک ہیں رکھتی ہیں طاعت کا خیال

مصالحت اور ثالثی

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا، تو چاہیے ایک منصف شوہر کے کنبے میں سے اور ایک بیوی کے کنبے میں سے مقرر کرو (اور دونوں اصلاحِ حال کی اخلاص سے کوشش کریں) اگر دونوں منصف (دل سے) چاہیں گے کہ صلح صفائی کرا دیں تو اللہ تعالیٰ ضرور میاں بیوی میں باہم موافقت پیدا کر دے گا (اور اُن کی کوشش رایگاں نہ جائے گی) بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَ، اور (مستانفہ، نیا جملہ)۔ اِنْ، (اگر) حرفِ شرط۔ خِفْتُمْ، (تم ڈرو)، اس کا مادہ (خ و ف) ہے، (خَافَ، یَخَافُ)، ڈرنا، خوفٌ مصدر سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔ شِقَاقَ، (نا چاقی)، اس کا مادہ (ش ق ق)، شَقَّ یَشُقُّ (جدا کرنا، پھاڑنا)۔ بَیْنِهِمَا، (اُن دونوں کے درمیان یعنی میاں بیوی کے درمیان)۔ فَابْعَثُوْا، (تو مقرر کرو، بھیجو)، فَ جواب شرط (ب ع ث)، بَعَثَ، یَبْعَثُ (بھیجنا، مقرر کرنا)، اس سے فعل امر، جمع مذکر۔ حَکَمًا، (منصف، جو شرعی طور پر عاقل، فہیم اور دیانت دار ہو)۔

مِّنْ اَهْلِهٖ، اس (خاوند) کے خاندان سے، مِّنْ (سے)، اَهْلِ۔ هٖ مصاف، مضاف الیہ، (مرکب اضافی)۔ مِّنْ اَهْلِهَا، اس (بیوی) کے خاندان سے، مِّنْ حرف جار (اَهْلِ۔هَا)، مضاف، مضاف الیہ، (مرکب اضافی)، اہلیہ، اہل وعیال، اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا، (اگر وہ دونوں چاہیں گے اصلاح)، اِنْ (اگر) حرف شرط، یُّرِیْدَآ (وہ دونوں چاہیں گے)، اصل میں یُرِیْدَان تھا، اِنْ کی وجہ سے ن، تثنیہ کا گر گیا، اِصْلَاحًا (صلح کا، اصلاح کا)، مفعول۔ یُّوَفِّقِ اللّٰهُ، یُوَفِّقِ (موافقت پیدا کرے گا) اس کا مادہ (و ف ق)، (وَفَّقَ، یُوَفِّقُ) موافقت پیدا کرنا، اتفاق کی راہ اختیار کرنا، اردو میں معروف ہے، یُّوَفِّقِ اللّٰهُ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ موافقت پیدا کرے گا)۔ بَیْنَهُمَا، ضمیر تثنیہ (میاں بیوی کی طرف جا رہی ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا، (بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہے خوب علم رکھنے والا، خوب خبر رکھنے والا)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

اگر مرد وہ سارے جتن (جو گزشتہ آیت نمبر 34 میں مذکور ہوئے ہیں) کرنے کے بعد بھی عورت کے نُشُوز (سرکشی اور بغاوت) پر قابو نہ پا سکا، تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ خلیج اختلاف بہت وسیع ہے اور تعلقات ٹوٹنے کی حد پر پہنچے ہوئے ہیں، لیکن اس حد پر پہنچ جانے کے بعد بھی شریعت نے مرد کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ وہ بیوی کو طلاق دے کر اس سے پیچھا چھڑا لے۔

اسلام، میاں بیوی کے رشتے کو معاشرے کے استحکام کی بنیاد قرار دیتا ہے، اس وجہ سے اس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹنے کو صرف اس صورت میں گوارا کرتا ہے جب اِصلاح کی تمام ممکن تدبیریں اختیار کر چکنے کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ اب اس کا جڑا رہنا ناممکن یا مزید فساد کا باعث ہے۔ چنانچہ شوہر کی کوششوں کی ناکامی کے بعد اِصلاح احوال کے لیے ایک دوسری تدبیر اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہدایت میاں بیوی کے قبیلہ، برادری اور اُن کے رشتہ داروں اور خیر خواہوں کو دی گئی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اپنے اثرات سے کام لے کر اس بگاڑ کی اِصلاح کی کوشش کریں، اُس کی عملی شکل یہ بتائی کہ ایک پنچ (ثالث) میاں کے رشتہ داروں سے منتخب کیا جائے، دوسرا بیوی کے خاندان سے۔ یہ دونوں مل کر اصلاح کی کوشش کریں، بسا اوقات فریقین جس جھگڑے کو خود طے کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے، دوسرے خیر خواہوں کی مداخلت سے وہ طے ہو جاتے ہیں، فریقین کو اُن کی غیر جانبداری اور خیر خواہی کا احترام بھی کرنا پڑتا ہے اور بے جا ضد پر دوسروں کی ملامت کا اندیشہ بھی ہوتا ہے، اس وجہ سے (صلح وصفائی) کی یہ شکل زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔

''اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا '' میں مراد اگرچہ دونوں طرف کے ثالث (فیصلہ کرنے والے یعنی حکمین بھی ہو سکتے ہیں)، لیکن میرا رجحان اس طرف ہے کہ اس سے مراد میاں بیوی ہی ہیں۔ یعنی دونوں ضد چھوڑ کر اصلاح احوال کے طالب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُن میں سازگاری پیدا کر دے گا، یہ درحقیقت نہایت بلیغ اسلوب سے میاں بیوی کو تشویق وترغیب (شوق ورغبت دلانا) ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور افتراق کی بجائے ربِ کریم اللہ تعالیٰ عزوجل جلالہ کارساز کی طرف سے سازگاری کے طالب بنیں۔

اس آیت میں ہمارے نزدیک خطاب جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا، میاں بیوی کے خویش واقارب اور ان کی قوم وقبیلہ کے بڑے بوڑھوں سے ہے اور اِن پنچوں (منصفوں) کا اختیار تمام تر اِصلاح حال کی کوشش ہی تک محدود ہے، اِس کوشش کی ناکامی کے بعد شوہر اپنے شرعی اختیارات کے مطابق خود بھی کوئی قدم اٹھا سکتا ہے اور معاملہ عدالتی نوعیت کا ہو، تو عدالت میں بھی جا سکتا ہے، البتہ اس بات کی گنجائش ہے کہ کوئی معاملہ عدالت میں جانے کے بعد عدالت کی طرف سے کسی پنچایت کے حوالے کر دیا جائے اور عدالت پنچایت کو فیصلہ کا اختیار بھی تفویض کر دے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے حوالے سے مقصود ہر ایک کو تنبیہ کرنا ہے کہ وہ رب العزت اچھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح باخبر ہے کہ اس قضیے میں کس کا رول کیا رہا ہے اور اسی کے مطابق وہ اس کے ساتھ (یوم جزا و سزا) معاملہ کرے گا۔ (تدبر قرآن، جلد دوم)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ (النساء:128/4)

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کرلیں، صلح تو بہرحال بہتر ہے (رب تعالیٰ کی رضامندی کا سامان ہے) نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں، لیکن تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور تقویٰ سے کام لو (اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہو) تو یقین رکھو اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔

(۲) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (الانفال:1/8)

اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح قائم کرو۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل و انصاف (صلح وصفائی) کرنا صدقہ ہے، کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرنا اور اس کے سامان کو اس کی سواری پر لاد دینا صدقہ ہے، اچھی بات کہنا صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لیے (مسجد کی طرف) اٹھتا ہے صدقہ ہے یہاں تک کہ راستے میں سے کانٹا وغیرہ ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم، ریاض الصالحین، باب اِصلاحِ بَیْنَ النَّاس)

(۲) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بگاڑ نہ رکھو، آپس میں بغض اور کینہ نہ رکھو، اور آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بولنا چھوڑ دے۔(اسی طرح میاں بیوی کے لیے ضروری ہے کہ آپس میں لڑائی کو طول نہ دیں کہ اس کے بچوں پر برے اثرات پڑتے ہیں)۔(بخاری، مسلم، ریاض الصالحین)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام معاشرتی زندگی میں نکھار اور سدھار برقرار رکھتا ہے۔

۲) گھریلو نظام میں عورت گھر کی ملکہ اور منتظم ہے جبکہ مرد گھر سے باہر معاشی ذمہ داریوں کا سربراہ ہے اور دونوں کے تعاون سے گھر کی چھوٹی سی ریاست کا انتظام چلتا ہے۔

۳) اس میں کہیں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ثالث (فیصلہ کرنے والے) خاندان کے بزرگ لوگ ہوتے ہیں۔

۴) صلح وصفائی ہر حال میں بہتر ہے۔

اور جو اندیشہ کشاکش کا میاں بیوی میں ہو
مرد اور عورت کے کنبے میں سے ایک ایک پنچ لو
یہ اگر چاہیں گے اُن دونوں میں صلح واشتی
میل کروا دے گا اِن دونوں میں پھر اللہ بھی

حقوق اللہ اور حقوق العباد

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَخُوۡرًا ۙ﴿۳۶﴾

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور اجنبی پڑوسیوں اور ہم مجلس لوگوں کے ساتھ، اور مسافروں کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو گئے ہو (لونڈی، غلاموں، خادموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ کہ اللہ بہترین سلوک کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے) اور بلاشبہ اللہ کو، اترانے، اکڑنے والے پسند نہیں آتے۔

الفاظ

وَ، اور، مستانفہ، (نیا جملہ)۔ اعۡبُدُوا، (تم عبادت کرو)، (عَبَدَ یَعۡبُدُ)، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، عِبَادَۃٌ مصدر سے فعل امر، جمع مذکر۔ اللّٰہَ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی)۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ لَا تُشۡرِکُوۡا، (نہ شریک ٹھیراؤ)، (اَشۡرَكَ، یُشۡرِكُ) شریک ٹھیرانا (اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا)، شِرۡكٌ مصدر سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر۔ بِہٖ، (بِ۔ ہٖ) ساتھ، اس کے، جار مجرور۔ شَیۡئًا، کسی چیز کو بھی، (مفعول)۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ وَالِدَیۡنِ، (تثنیہ) اس کا مفرد وَالِدٌ ہے، حالت رفعی میں وَالِدَان لکھا جائے گا جبکہ حالت نصبی اور جری میں وَالِدَیۡنِ۔ اِحۡسَانًا، (حسن سلوک، احسان) مفعول مطلق، فعل امر محذوف ہے، (یعنی والدین کے ساتھ احسان کرو)۔ وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی، (اور رشتے داروں کے ساتھ)، وَ اور، عاطفہ، بِذِی (بِ۔ ذِی)، بِ حرف جار (ساتھ)، ذِی (والے)، مضاف، الۡقُرۡبٰی، مضاف الیہ (قرب والے یعنی رشتے دار) اس میں بھی فعل امر محذوف (چھپا ہوا) ہے، (اور رشتے داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو)۔ وَ الۡیَتٰمٰی، (اور یتیموں کے ساتھ) اس کا مفرد یتیم ہے، اس کا عطف اَلۡقُرۡبٰی پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، اس میں بھی فعل امر محذوف ہے۔ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ، (اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک کرو) اس کا مفرد مِسۡکِیۡنٌ ہے، اس کا عطف بھی اَلۡقُرۡبٰی پر ہے۔ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی، (اور قرابت دار پڑوسی کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو)، وَ اور، (عاطفہ)، الۡجَارِ اس کا عطف بھی اَلۡقُرۡبٰی پر ہے، ذِی (والے) مضاف،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُرْبٰی (قریبی) مضاف الیہ۔ وَالْجَارِ الْجُنُبِ، (اور اجنبی پڑوسی کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو)، وَ اور (عاطفہ)، اَلْجَارِ (پڑوسی) موصوف، اَلْجُنُبِ (اجنبی) صفت۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، (اور ہم مجلس لوگوں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آؤ)، وَ اور، (عاطفہ)، اَلصَّاحِبِ (ساتھی، دوست) اس کا عطف بھی قربٰی پر ہے، بِالْجَنْبِ (پہلو کے ساتھ، یعنی وہ دوست جو ساتھ کام کرتا ہے، پڑھتا ہے، سفر کرتا ہے، رہتا سہتا ہے)۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ، (اور مسافر کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آؤ) وَ اور (عاطفہ)، اِبْنِ (مضاف)، اَلسَّبِيْلِ (مضاف الیہ)، اس کا عطف بھی قربٰی پر ہے۔ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، (اور جن کے مالک ہوئے تمھارے دائیں ہاتھ یعنی لونڈی، غلام، خدام وغیرہ کے ساتھ بھی مروت اور مہربانی سے پیش آؤ)، وَ اور (عاطفہ)، مَا جو (موصولہ)، مَلَكَتْ، مِلْكٌ ماضی، واحد مونث غائب (مالک ہوں)، اَيْمَانُكُمْ، يَمِيْنٌ اس کا مفرد ہے (دایاں ہاتھ، مراد ہے غلام، خدام وغیرہ)۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو، اترانے والے، اکڑنے والے پسند نہیں آتے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اَللّٰهَ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم)، لَا يُحِبُّ (نہیں پسند فرماتا) لَا، نافیہ حَبَّ يُحِبُّ (پسند کرنا)، مضارع، واحد مذکر، مَنْ (جو) اسم موصول، (مفعول بہ)، كَانَ (ہے)، فعل ناقص، مُخْتَالًا (اکڑے ہوئے، خود پسند) اِخْتَالٌ مصدر سے، اسم فاعل، واحد مذکر، فَخُوْرًا (بہت زیادہ فخر کرنے والے یعنی متکبر) فَخْرٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ۔

تفسیر

عبادت رب:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، وہ واحد ہے، اُس کا قطعی کوئی شریک نہیں ہے، یہ درحقیقت اس کی عبودیت کے دائرے میں داخل ہونے، محبت، عاجزی اور خاکساری سے، ظاہری اور باطنی تمام عبادات میں اخلاص کے ساتھ اس کے تمام اوامر و نواہی کی سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں تعمیل کا نام ہے، اللہ تعالیٰ شرک اصغر اور شرک اکبر، ہر قسم کے شرک سے روکتا ہے، کسی فرشتہ کسی نبی، ولی، یا دیگر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھیرانے سے منع کرتا ہے جو خود اپنی ذات کے لیے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی نفع نقصان، موت وحیات اور دوبارہ اٹھانے پر قدرت نہیں رکھتے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص واجب ہے جو ہر لحاظ سے کمال مطلق کا مالک ہے، وہ کائنات کی پوری تدبیر کر رہا ہے جس میں اس کا کوئی شریک ہے نہ معاون اور مددگار۔

حقوق العباد/ والدین:

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنے حقوق کے قیام کا حکم دینے کے بعد حقوق العباد کی حفاظت کا حکم دیا ہے (حقوق العباد کے مراتب میں اصول قائم فرمایا ہے کہ) جو سب سے زیادہ قریب ہے، اس کے سب سے زیادہ حقوق ہیں، فرمایا: ''وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا'' ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

حسنِ سلوک میں کئی باتیں شامل ہیں:

(ا) اچھی اور نرم گفتگو، (ب) اُن کی ضروریات کا خیال رکھنا، (ج) نیک باتوں میں ان کا کہا ماننا، جبکہ رب کی نافرمانی میں صرف اللہ کا حکم ماننا، (د) اُن کے عزیز واقارب کی عزت وتکریم کرنا اور رشتے داریوں کو قائم رکھنا، (ر) اُن کے حق میں رب کریم کے حضور دعا گو رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھا دی ہے:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ (بنی اسرائیل 24/17)

رب کریم! ان (دونوں) پر رحم فرما جس طرح انھوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

وَبِذِي الْقُرْبَىٰ:

(اور قرابت والوں کے ساتھ) دیگر اَقربا کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آؤ، یہ آیت کریمہ تمام اقارب کو شامل ہے، خواہ وہ زیادہ قریبی ہوں یا قدرے دور کے رشتے دار ہوں، اُن کے ساتھ قول وفعل کے ذریعے سے اچھا سلوک کرو اور اپنے قول وفعل سے قطع رحمی نہ کرو۔

وَالْيَتَامَىٰ:

''اور یتیموں کے ساتھ بھی اچھا سلوک روا رکھو'' یعنی وہ چھوٹے بچے جو اپنے باپ سے محروم ہو گئے ہوں۔ تمام مسلمانوں پر اُن کا حق ہے خواہ وہ اُن کے رشتے دار ہوں یا نہ ہوں کہ وہ اُن کی کفالت کا بوجھ اٹھائیں، اُن کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھیں اور اُن کی دل جوئی کرتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رہیں۔

وَالْمَسٰكِيْنِ:

یہ وہ لوگ ہیں جن کو فقر و حاجت نے بے حرکت اور عاجز کر دیا ہو، جنہیں اتنی ضروریات زندگی حاصل نہ ہوں جو ان کو کفایت کر سکیں اور نہ اُن کو جن کے یہ کفیل ہوں (اور شرم و حیا ان کو مانع ہو، کہ گھر سے باہر نکل کر لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں) پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کو ضروریات زندگی مہیا کی جائیں، اُن کا فقر و فاقہ دور کیا جائے (ان کو معاشرے میں تلاش کر کے خدمت کی جائے)۔

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى:

اور رشتہ دار پڑوسی کے نگران رہو "رشتہ دار پڑوسی" کے دو حقوق ہیں، پڑوسی کا حق اور قرابت کا حق، ان کے ساتھ حسن سلوک بھی دوہرا اجر رکھتا ہے۔

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ:

اور پہلو کے ساتھی سے بھی مروت کرو، بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد شریک سفر ہیں بعض کی رائے ہے کہ اس سے مراد بیوی ہے (کہ وہ شریک حیات ہے) اور بعض اہل علم اس کا اطلاق مطلق ساتھی پر کرتے ہیں، اور یہی زیادہ قرینِ صحت ہے، کیونکہ یہ لفظ اس کو شامل ہے جو سفر حضر میں ساتھ رہے اور یہ لفظ بیوی کو بھی شامل ہے، ساتھی پر ساتھی کا حق عام مسلمان بھائی سے بڑھ کر ہے، یعنی دینی اور دنیاوی امور میں اس کی مدد کرنا، اس کی خیر خواہی کرنا، آسانی اور تنگی، خوشی اور غمی میں اس کے ساتھ وفا کرنا۔ جو اپنے لیے پسند کرنا اس کے لیے بھی وہی پسند کرنا اور جو اپنے لیے ناپسند کرنا، اس کے لیے بھی ناپسند کرنا، نزدیکی اور قرب جتنا زیادہ ہوگا، یہ حق اتنا ہی زیادہ مؤکد اور مضبوط ہوگا۔

وَابْنِ السَّبِيْلِ:

وہ غریب الوطن شخص جو دور اور اجنبی شہر میں ہو وہ خواہ محتاج ہو یا نہ ہو، اُس کی شدتِ احتیاج اور وطن سے دور ہونے کی وجہ سے مسلمانوں پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے نہایت ہی محبت و اکرام کے ساتھ اس کے مقصد تک پہنچائیں۔

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ:

اور جن کے تمھارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے ہوں "یعنی آپ کی ملکیت میں آدمی ہوں یا بہائم، اُن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ضروریات کا انتظام رکھنا، اُن پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا، بوجھ اٹھانے میں اُن کی مدد کرنا، اُن کی مصلحت اور بھلائی کی خاطر اُن کی تربیت اور تادیب کرنا، اُن کا آپ پر حق ہے، پس جو ان احکامات کی تعمیل کرتا ہے، وہ اپنے رب کے سامنے جھکنے والا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ انکساری سے پیش آنے والا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پیروی کرتا ہے، یہی شخص ثواب جزیں (بہت زیادہ ثواب) اور ثنائے جمیل کا مستحق ہے، اور جو ان احکامات پر عمل نہیں کرتا، وہ اپنے رب کا نافرمان اور مخلوق کے لیے غیر متواضع ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ تکبر سے پیش آنے والا ہے، خود پسند اور بے حد فخر کرنے والا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا:

یقیناً اللہ تعالیٰ کو اترانے اور اکڑنے والے پسند نہیں آتے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) قرآن وسنت میں مندرجہ بالا تمام لوگوں کے بارے میں تفصیلی معلومات ہیں اور ان کے ساتھ احسان ومروت کی اجر عظیم کی بشارتیں ہیں۔

۲) حسن سلوک کی تاکید والدین سے لے کر غلاموں اور خادموں، غرض معاشرے میں بسنے والے ہر بے سہارا، اور ساتھ رہنے والے ساتھیوں کے ساتھ ہو رہی ہے اور یہ احکامات رب تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کے بعد مل رہے ہیں، اس میں صاف اشارہ ہے کہ بندگی رب کا لازمی نتیجہ اس کے بندوں کے ساتھ حسن مروت سے پیش آنا ہے۔ گویا کہ اسلامی زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا حسین امتزاج ہے اور یہ دونوں حقوق ساتھ ساتھ چلتے ہیں، پانچ وقت نماز کی ادائیگی اگر حقوق اللہ میں شمار ہوتا ہے تو رزق حلال کمانا اور اہل خانہ کا خیال رکھنا حقوق العباد کے زمرے میں آتا ہے، یہ صرف اور صرف دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی خوبی اور برتری ہے۔

بندگی، لوگو کرو اللہ کی تم (ٹھیک ـــــ ٹھیک ـــــ)
اور نہ ٹھہراؤ کسی کو ذات ـــــ میں اس کی شریک ـــــ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے ماں باپ اور قرابت والے (سب لوگوں) کے ساتھ
اور یتیموں (بیکسوں) اور محتاجوں کے ساتھ
ہوں جو ہمسایہ قریب و دور اُن کے ساتھ بھی
اور اُن کے ساتھ بھی جو ہم نشین ہیں (واقعی)
اور مسافر اور غلاموں، باندیوں کے ساتھ بھی
ہے سلوک اور نیکی کرنا تم کو لوگو لازمی

بخل اور ریا کاری کا انجام

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ﴿۳۷﴾

(اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو بخل (کنجوسی) کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل (کنجوسی) کی ہدایت کرتے ہیں (بخل کی ترغیب دیتے ہیں) اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے، اُسے چھپاتے ہیں (غربا و مساکین پر خرچ نہیں کرتے) ایسے ناشکروں کے لیے ہم نے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الفاظ

الَّذِیْنَ، (جو لوگ)، اسم موصول، الَّذِیْ اس کا مفرد ہے۔ یَبْخَلُوْنَ، (بخل کرتے ہیں)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ب خ ل) ہے، بَخِلَ یَبْخَلُ (بخل کرنا، کنجوسی کرنا)، بخل، بخیل اردو میں معروف لفظ ہیں۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ یَاْمُرُوْنَ، (وہ حکم دیتے ہیں)، فعل مضارع، جمع مذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غائب، (اَمَرَ۔یَأمُرُ)، حکم دینا، امر بالمعروف (نیک کاموں کا حکم دینا)، اردو میں جانا پہچانا لفظ ہے۔
النَّاسَ، (لوگوں کو)، مفعول۔ بِالْبُخْلِ، (بِ۔بُخْلِ) ساتھ، بخل (کے)، جار، مجرور۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ یَکْتُمُوْنَ، (وہ چھپاتے ہیں)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب (کَتَمَ۔یَکْتُمُ) چھپانا، حق بات (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو)، کتمان حق اردو میں معروف ہے۔ مَآ، (جو)، موصولہ۔ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ، (اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا کیا)، (آتیٰ۔یُؤتِیْ)، عطا کرنا، اس کا مصدر ایتاءٌ، ھُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب، (مفعول مقدم)۔ مِنْ فَضْلِہٖ، (اپنے فضل سے)، مِنْ سے، (حرف جار)، (فَضْلِ۔ہٖ)، فضل، اپنے (سے)، مضاف، مضاف الیہ، اُس رب کریم نے اپنے فضل سے عطا کیا۔ وَ، اور، (مستانفہ)۔ اَعْتَدْنَا، (ہم نے تیار کر رکھا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کا مادہ (ع د د) ہے، (فعل ماضی، جمع متکلم، جمع کا صیغہ عزت کے طور پر واحد کے لیے آتا ہے)، اِعْتِیَاد مصدر سے جمع متکلم۔
لِلْکٰفِرِیْنَ، (کافروں کے لیے)، لِ حرف جار، کافرون تھا، لام کی وجہ سے کافرِیْن ہوا، اس کا مفرد کافر ہے۔ عَذَابًا، عذاب، موصوف۔ مُّھِیْنًا، (رسوا کرنے والا)، صفت اور یہ اعتدنا کا (مفعول بہ) ہوا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو اپنے مال کے بارے میں بخل سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسیوں، اجنبی ہمسایوں، رفقائے پہلو، مسافروں اور غلاموں پر خرچ نہیں کرتے اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کو خود ادا نہیں کرتے، بلکہ دوسروں کو بھی بخل سے کام لینے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ نے انھیں جو نعمتِ مال دی ہے اُسے چھپاتے ہیں، اُن پر نعمت کا اثر ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ (تفسیر دعوۃ القرآن-ابونعمان سیف اللہ خالد)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ط بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ط سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۸۰﴾ (آل عمران:180/3)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں، وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی اُن کے لیے اچھی ہے نہیں، یہ اُن کے حق میں نہایت بری ہے، جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کررہے ہیں، وہی قیامت کے روز اُن کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمان کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۲) اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۝۲۴ (الحدید: 24/57)

جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے پر اکساتے ہیں (تو انھیں جاننا چاہیے) اگر کوئی (اللہ کے احکام) سے روگردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے (اسے تمھاری کوئی پروا نہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز اس کے آگے جھکی ہوئی ہے۔ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو اس وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، اُن میں سے ایک کہتا ہے 'اے اللہ! خرچ کرنے والے کو (خرچ کے عوض) اور مال عطا فرما' اور دوسرا کہتا ہے: 'اے اللہ! بخل کرنے والے کا مال تلف کردے۔'' (مسلم، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث 1010)

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرص و بخل سے بچو، کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کردیا تھا، حرص و بخل نے انھیں قطع رحمی پر آمادہ کیا (رشتے داریوں کو ختم کردیا) تو انھوں نے قطع رحمی شروع کردی اور پھر (اس حرص و بخل نے) انھیں گناہوں پر ابھارا تو وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے۔ (ابوداود، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث 1698)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ریاکاری کو شیطان کی رفاقت نصیب ہے

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝۳۸

(اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں) جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور درحقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روزِ آخر پر، سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اُسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔

الفاظ

وَ، اور، عاطفہ۔ (سلسلہ کلام جاری ہے)۔ الَّذِيْنَ، (جو لوگ) اسم موصول۔ يُنْفِقُوْنَ، (خرچ کرتے ہیں)، (اَنْفَقَ، يُنْفِقُ)، خرچ کرنا، اِنْفَاقٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر غائب، انفاق فی سبیل اللہ، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اردو میں معروف ہے۔ اَمْوَالَهُمْ، (اَمْوَالَ۔هُمْ)، مال، اپنے، مضاف، مضاف الیہ، (مفعول)۔ رِئَآءَ النَّاسِ، (لوگوں کو دکھانے کے لیے، نمود و نمائش کے لیے)، رِئَآءَ (دکھلاوا)، مضاف، النَّاسِ (لوگ) مضاف الیہ، ریاکاری اُردو میں معروف ہے۔ وَ، اور، (عاطفہ)۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ، (نہیں ایمان رکھتے) لَا نافیہ، اِيْمَانٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر غائب۔ بِاللّٰهِ، (بِ۔اللّٰهِ)، ساتھ، اللہ (کے)، جار، مجرور۔ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، (اور نہ ہی روزِ آخر پر)، وَ، اور، عاطفہ، لَا، نافیہ، بِ، حرف جار، الْيَوْمِ (دن) موصوف، الْاٰخِرِ (آخرت) صفت۔ وَمَنْ، (اور جس کسی کا)، وَ، اور، عاطفہ، اسم شرط (مبتدا)۔ يَّكُنِ، ہوا (فعل ناقص) مضارع مجزوم، من کی وجہ سے، جار، مجرور۔ الشَّيْطٰنُ، (شیطان مردود) جار مجرور۔ لَهٗ، (اس شخص کا)۔ قَرِيْنًا، (ساتھی، ہم نشین)، يَكُن کی خبر ہے۔ فَسَآءَ قَرِيْنًا، (تو برا ہے [وہ] ساتھی، ہم نشین)، سُوْءٌ مصدر سے ماضی، واحد مذکر غائب، فعل ذم (برا ہے) هُوَ ضمیر محذوف ہے جو شیطان لعین کی طرف جا رہی ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَرِيْنًا (ساتھی)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

یہ آیت بھی گذشتہ آیت سے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا، یعنی یہ لوگ اگر خرچ کرتے ہیں تو محض دکھاوے کے لیے، دکھاوے کا خرچ ایک کاروباری خرچ ہوتا ہے، جیسے کہ منافق کی نماز کی طرح نمائش کے انفاق کا بھی کوئی تعلق اللہ تعالیٰ سے نہیں ہوتا، اس طرح کہ لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان کے تو مدعی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں نہ ان کا ایمان اللہ پر ہوتا ہے اور نہ آخرت پر۔

انفاق اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف وہ معتبر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے ایمان کے ساتھ ہو، اس لیے کہ وہی انفاق اس دنیا کے لیئے باعث خیر و برکت ہے اور وہی آخرت میں بھی موجب خیر و برکت ہے۔ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان سے خالی ہوتے ہیں ان کا ساتھی شیطان بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے، اس کے لیے خیر و برکت کا کوئی کام کرنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہ جاتا۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ (بنی اسرائیل: 27/17)

''فضول خرچ لوگ شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا ناشکرا ہے۔'' (تدبر قرآن)

تفہیم بالقرآن

اللہ کی راہ میں اور ریاکاری میں خرچ کرنے والوں کی مثال:

''جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے (بڑھاتا ہی رہتا ہے)، وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے اور نہ (جن پر خرچ کیا ہے) انھیں دکھ دیتے ہیں، ان کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کے لیے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں، (مخاطب مسکین کے لیے) ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس کے پیچھے دکھ اور دل آزاری ہو (یاد رکھو!) اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے (اسے تمھارے خرچ کرنے کی کوئی پروا نہیں ہے)۔

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اس کا نہ اللہ پر ایمان ہے اور نہ آخرت پر، اس کے خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہ جمی ہوئی تھی، اس پر جب زور کا مینہ برسا، تو ساری مٹی بہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی (ایسے ہی وہ لوگ جو ریاکاری سے ہزاروں اور لاکھوں روپے بھی لٹا دیں تو انھیں اس کا اجر صفر ہی ملتا ہے) گویا کہ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے (اس کی ہدایت تو روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے)

بخلاف اس کے جو لوگ اپنے مال اللہ کی رضا جوئی کے لیے دل کے پورے ثبات وقرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو، اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کے لیے کافی ہو جائے (یعنی معمولی سی رقم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خلوص سے خرچ کی ہوئی بھی بڑا وزن رکھتی ہے) تم جو کچھ کرتے ہو، سب اللہ کی نظر میں ہے (وہ ذرا برابر نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا)

(پھر دیکھو!) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو، نہروں سے سیراب، کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا اور وہ عین اس وقت ایک تیز بگولے کی زد میں آ کر جھلس جائے جبکہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کمسن بچے بھی کسی لائق نہ ہوں (گو کہ شرک اور ریاکاری سے اچھے سے اچھے عمل بھی تباہ و برباد ہو جاتے ہیں) اس طرح اللہ اپنی باتیں تمھارے سامنے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور وفکر کرو۔

اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمھارے لیے نکالا ہے (پھلوں، پھولوں، سبزیوں اور ہر قسم کی حلال اجناس میں سے) اس میں سے بہتر حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمھیں دے، تو تم ہرگز اسے لینا گوارا نہ کرو۔ اِلّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض یعنی چشم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوشی کرو، تمھیں جان لینا چاہیے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بہترین صفات سے متصف ہے۔
شیطان (انفاق فی سبیل اللہ میں) تمھیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، (فضول اور لغویات پر خرچ کراتا ہے)، مگر اللہ تمھیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے (خلوص اور اس کی رضا میں خرچ کرو گے تو بہترین اجر پاؤ گے) اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے، جس کو چاہتا ہے، حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت ملی، اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانش مند ہیں۔ (یہ حیات مستعار اور اپنے تمام اعمال کو خلوص کے ساتھ رب کریم کی راہ میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کھپا دینا ہی بہت بڑی دانائی ہے، اے اللہ! ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین) [البقرہ ترجمہ آیت نمبر 261 تا 269، سید مودودیؒ]

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) بخل اور ریا کاری ایسے برے اعمال ہیں جو تکبر وغرور، حرص و بُری خواہشات جیسی بیماریوں کو جنم دیتے ہیں اور انسان کی زندگی دھن دولت کے گرد گھومتی ہے اور وہ زندگی کے بلند مقاصد سے دور جا گرتا ہے۔

۲) زندگی کو نیکیوں سے آراستہ کرنا ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کی سچی اور حقیقی راہ ہے اور وہ مختصر الفاظ میں اللہ کی بندگی اور اللہ کے بندوں کی خدمت ہے۔

خرچ کرتے ہیں جو مال اپنے دکھاوے کے لیے
اللہ اور عُقبیٰ پہ رکھتے نہیں ایمان مگر
ساتھی ہوا جن لوگوں کا شیطان لعین
تو ہو، کتنا برا ساتھی ہے، سوچو جو اگر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ریا کاروں کے لیے لمحہ فکریہ!

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾

اور اِن (منکرین حق) کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے عطا کردہ (مال و دولت) میں سے (غربا و مساکین) پر خرچ کرتے (کہ دنیا میں بھی نیک نام ہوتے اور آخرت میں بھی ثواب پاتے) اور اللہ کو اِن کے مال کا خوب علم ہے۔

الفاظ

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ. (اور کیا نقصان ہوتا اُن کا؟) استفہامیہ جملہ ہے، یہاں پر استفہام تنبیہ اور مذمت کے معنوں میں ہے، وَ اور، مستانفہ، مَا استفہامیہ (مبتدا)، ذَا اسم موصول (خبر)، عَلَيْهِمْ (عَلٰى۔ هِمْ)، جار، مجرور۔ لَوْ. (اگر) حرف شرط۔ اٰمَنُوْا فعل ماضی، جمع مذکر غائب، (ء م ن)، اس کا مادہ ہے (اٰمَنَ يُؤْمِنُ)، ایمان لانا (اللہ تعالیٰ کو دل کے یقین کے ساتھ رب واحد مان کر، اس کے احکام کی پیروی سنت نبویؐ کے نقش قدم پر کرنا)۔ بِاللّٰهِ. (بِ۔ اللّٰهِ) ساتھ، اللہ (پر) جار، مجرور۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. (اور آخرت کے دن پر)، وَ اور، عاطفہ، اَلْيَوْمِ (دن)، موصوف، اَلْاٰخِرِ (آخرت، صفت)۔

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ. [اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے (غربا و مساکین) پر خرچ کرتے]، وَ اور، عاطفہ، اَنْفَقُوْا خرچ کرتے ہیں، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، (ن ف ق) مادہ ہے، اَنْفَقَ يُنْفِقُ، اِنْفَاقٌ باب افعال، مِمَّا (مِنْ ۔ مَا) اس میں سے، جو، جار، موصولہ، رَزَقَهُمُ اللّٰهُ (رزق دیا انھیں، اللہ تعالیٰ نے) رَزَقَ فعل ماضی، واحد مذکر، هُمْ. انھیں، ضمیر جمع مذکر (مفعول)، اللّٰهُ (سبحانہ وتعالیٰ نے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا. اور ہے اللہ تعالیٰ ان کو خوب جاننے والا۔ وَ، اور، مستانفہ، (كَانَ، يَكُوْنُ) ہے، فعل ماضی ناقص، اللّٰهُ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ كان کا اسم، بِهِمْ (بِ۔هِمْ) ان، کو، جار، مجرور، عَلِيْمًا (خوب جاننے والا) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، مبالغہ کا صیغہ ہے، وہ جس کا علم کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز پر محیط ہے۔

تفسیر

یعنی ان کے لیے کون سا حرج اور ان پر کون سی مشقت ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں جو کہ سراسر اخلاص ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں وہ مال خرچ کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا اور جس مال سے ان کو نوازا ہے، تب اس صورت میں وہ اخلاص اور انفاق کو جمع کریں گے، چونکہ اخلاص ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک سرنہاں ہے (اس لیے کہ دل کا معاملہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے) اور اس کی اطلاع صرف اسی رب کریم ہی کو ہوتی ہے، اسی لیے اس کا ارشاد ہے: ''وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا'' اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب خوب علم ہے (اور وہ اس پر جزا عطا کرنے پر بھی قادر ہے)۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳
(البقرہ:3/2)

(اہل تقویٰ وہ لوگ ہیں) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں (صدق دل سے اللہ تعالیٰ پر اور رسول اللہ ﷺ پر اور جو باتیں آپؐ نے آخرت کے بارے میں بتائیں انھیں مانتے ہیں) نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے (حق حلال میں سے) خرچ کرتے ہیں۔

(۲) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۹۲ (آل عمران:92/3)

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۳) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝۳۱ (ابراہیم:31/14)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(اے نبیؐ) میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دیجیے کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے (راہِ خیر میں) خرچ کریں، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں (نہ اعمال کی) خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی ہی (کام آئے گی)۔

(۴) فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝ (الحدید:7/57)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں گے اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی کھجور کے برابر اپنی حق حلال کمائی سے صدقہ وخیرات کرتا ہے اور اللہ کے ہاں صرف پاکیزہ چیز ہی قبول ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کو اس طرح پالتا اور بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں، ایک کہتا ہے ''اے اللہ خرچ کرنے والوں کو نعم البدل عطا فرما'' دوسرا کہتا ہے ''اے اللہ بخیل (کنجوس) کو تباہ و برباد کر''۔ (بخاری، مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

(۳) سیدہ اَسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خرچ کرو، گن گن کر نہ رکھو ورنہ تجھے بھی اللہ تعالیٰ گن گن کر دے گا اور (مال) باندھ باندھ کر نہ رکھو ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

(۴) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (تلفظ عمر پڑھا جائے گا) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام میں کون سی خوبی بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غربا و مساکین کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ (بخاری، مسلم بحوالہ ریاض الصالحین)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نیکی کا اجر زیادہ عطا فرماتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

بلاشبہ اللہ (کسی پر) ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا (ذرہ برابر حق تلفی نہیں کرتا) اور یہی نہی بلکہ اگر کسی نے ایک نیکی بھی کی ہوگی تو وہ اس کو دوگنا کردے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا (جو عمل سے ملے گا وہ تو ملے ہی گا، جو اس کے فضل سے ملے گا وہ بہت زیادہ ہوگا وہ لازوال اور بے حساب ہوگا)۔

الفاظ

اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل (یقیناً، بلاشبہ، زورِ کلام کے لیے)۔ اللہَ، اسم۔ لَا یَظْلِمُ، (ظلم نہیں کرتا) مضارع منفی، واحد مذکر غائب۔ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ، مِثْقَالَ، مضاف، ذَرَّۃٍ، مضاف الیہ، (ذرّہ برابر بھی) ثقیل، ثقالت اردو میں معروف ہے جیسا کہ ثقیل غذا جو دیر سے ہضم ہو، ذرّہ، معمولی سی چیز، سورج کی شعا میں ننھے ننھے ذرات تیرتے نظر آتے ہیں۔ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً، (اور اگر ہو کوئی نیکی)، وَ اور، عاطفہ، تَکُ فعل مضارع، ناقص ہے تَکُوْنُ تھا اِنْ کی وجہ تَکُ رہ گیا (واؤ اور ن گر گیا)، حَسَنَۃً (ایک چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی) تَکُ کی خبر ہے۔ یُّضٰعِفْھَا، تو وہ (اللہ) اسے دوگنا کردے گا، اس کا مادہ (ض ع ف) ہے، (ضاعَفَ یُضْعِفُ) یُضَاعِفُ، مضارع، واحد مذکر غائب، (اللہ تعالیٰ دوگنا کردے گا)، ھَا، ضمیر، واحد مونث غائب، حَسَنَۃً (نیکی) کی طرف جاتی ہے۔ وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ، (اور دے گا اپنے پاس سے)، وَ اور، عاطفہ، (اٰتٰی یُؤْتِیْ) عطا کرنا، اِیْتَاءٌ مصدر سے مضارع، واحد مذکر غائب، (یُؤْتِ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ عطا کرے گا، مِنْ لَّدُنْہُ (اپنے پاس سے)۔ اَجْرًا عَظِیْمًا، (اجر بہت بڑا)، اَجْرًا (موصوف)، عَظِیْمًا (صفت)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

اِن آیات سے پہلے مال و دولت کے سلسلے میں دو بنیادی خرابیوں کا ذکر تھا جس سے معاشرتی زندگی میں فساد اور انتشار پھیلتا ہے یعنی بخل اور ریا کاری۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان دونوں بدترین خرابیوں کی وجہ اللہ کریم کی ذات پر ایمان نہ ہونا اور نتائجِ اعمال (آخرت کے دن پر) یقین نہ ہونا ہے، جس شخص کو یہ احساس ہو کہ دولت میری نہیں، اس کا دینے والا رب ارض و سماوات ہے اور وہ مجھ سے اس کا حساب کتاب بھی لے گا، وہ اس دولت کے بارے میں دینے والے کی مرضی کے خلاف بخل کیسے کر سکے گا اور جس شخص کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور ہر ظاہر و پوشیدہ چیز سے باخبر ہے، وہ ریا کاری کی ہمت کیسے کر سکے گا۔

پھر رب کریم کا ارشاد ہوا، اگر یہ کفار کفر کرنے کی بجائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لے آتے اور بخل اور ریا کاری سے بچ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تو اس میں ان کا کچھ نقصان نہ تھا بلکہ سراسر فائدہ ہی تھا۔

بخل اور ریا کاری کی مذمت کے بعد ایمان و اطاعت اور صدقہ و خیرات کی ترغیب دلائی تو موقع و مناسبت کا تقاضا تھا کہ اس کے اجر و ثواب کا ذکر بھی ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خبر دی کہ وہ روزِ قیامت ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ فرمائے گا بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر اجرِ عظیم سے نوازے گا۔

تفہیم بالقرآن

نیکیاں وزن رکھتی ہیں اور بدیوں کو مٹا دیتی ہے۔

(۱) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا (الانعام:160/6)

جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے، اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے۔

(۲) اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ (ھود:114/11)

درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ٪﴿۸﴾
(الزلزال:8/99)

پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اسے (روز جزا سزا) پالے گا۔

(۴) فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ (البقرہ:148/2) پس تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوصفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی بہتر ہے جس کی عمر دراز ہو اور کام اچھے ہوں۔'' (ترمذی بحوالہ ریاض الصالحین)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قوی مومن بہتر ہے اور اللہ کو کمزور مومن سے قوی مومن زیادہ محبوب ہے (کہ وہ جہاد اور خدمت خلق میں آگے ہوتا ہے) ہاں دونوں میں خیر ہے، ہر اس نیکی پر لالچ کرو جو تم کو نفع پہنچائے، اللہ سے مدد چاہو اور عاجز نہ ہو (ہمت نہ ہارو، کوشش کرو) اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو کہ یہ کرتا تو یہ ہوتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے جو چاہا مقدر کر دیا۔ (بخاری، مسلم، بحوالہ ریاض الصالحین)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ بڑا ہی مہربان ہے وہ بار بار لوگوں کو ایمان اور اعمال خیر کی طرف بلاتا ہے۔

۲) رب کریم نے اعمالِ خیر کو وزنی بنا دیا ہے، اور وہ محسن آقا سرچشمہ خیر ہے اور رائی برابر بھی ظلم نہیں کرتا، وہ اپنے بندوں سے بھی چاہتا ہے کہ وہ بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کریں، نیک اعمال پر اجر عظیم فرماتا ہے۔ (سبحان اللہ!)

ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا کسی پہ اللہ
نیکی کرتا ہے اگر ایک تو اُس شخص کو وہ
اُس کا دو چند صلہ دیتا ہے اُس نیکی پر
پاس اپنے سے بڑا ہے دیتا اُس کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روزِ جزاوسزا رسولوں کی شہادت

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾

پھر اُن (لوگوں کا) کیا حال ہوگا جب (روز قیامت) ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی اُن کے نبی کو) لائیں گے (جو اُن کے اعمال پر شاہد ہوں گے) اور (اے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے (جو سب انبیاے کرام کی صداقت پر گواہی دیں گے)

الفاظ

فَكَيْفَ (پھر کیا حال ہوگا؟)، فَ، مستانفہ، یہاں پر کَيْفَ تعجب کا مفہوم دیتا ہے۔ اِذَا، (جب)، ظرف زمان، (وقت کو ظاہر کرتا ہے)۔ جِئْنَا (ہم لائیں گے)، اس کا مادہ (ج ی ء) ہے جَاءَ يَجِيْءُ (لانا)، اس سے فعل ماضی، جمع متکلم، (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ بطور عزت و عظمت آیا ہے)۔ مِنْ (سے)، حرف جار۔ كُلِّ اُمَّةٍ (ہر امت سے)، كُلِّ، مضاف، اُمَّةٍ، مضاف الیہ۔ بِشَهِيْدٍ (ایک گواہ)، بِ، جار، شَهِيْدٍ، مجرور۔ وَّجِئْنَا، وَ (اور)، عاطفہ، جِئْنَا (ہم لائیں گے)۔ بِكَ (آپ کو اے رسول)، بِ، جار، كَ، مجرور۔ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ (ان سب پر)، اسم اشارہ قریب، جمع مذکر۔ شَهِيْدًا (گواہ) یعنی ہر نبی اپنی اپنی امت پر پیغام حق پہنچانے کی شہادت دے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب انبیاے کرام کی صداقت پر گواہی دیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

''اس آیت میں میدان حشر کی کیفیت اور اللہ تعالیٰ کی عدالت کا ذکر ہو رہا ہے، اُس وقت ہر امّت میں سے ایک گواہ لایا جائے گا جو اس امت کا نبی ہو گا اور وہ یہ گواہی دے گا کہ یا اللہ! میں نے تیرا پیغام اور تیرے احکام اپنی امت کو من وعن پہنچا دیے تھے اور فلاں فلاں لوگوں نے تو انھیں تسلیم کر لیا تھا اور فلاں فلاں لوگوں نے کفر اور نافرمانی کی تھی، لیکن اس وقت نافرمان لوگ صاف مکر جائیں گے اور کہہ دیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہ تھا، بالفاظ دیگر یہ نافرمان لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آئیں گے اور اپنے نبی کی شہادت کو جھٹلا کر اسے مشکوک بنا دینے کی کوشش کریں گے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا جائے گا تو آپ ﷺ اِن انبیا علیہم السلام کی شہادت کی تصدیق کریں گے، اس وقت بھی نافرمان لوگ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئیں گے اور کہیں گے یہ تو اس وقت موجود ہی نہ تھے یہ کیسے انبیا کی تصدیق کر سکتے ہیں؟ اس وقت آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی رو سے دنیا میں بھی سابقہ انبیا کی تصدیق کرتا رہا، پھر آج کیسے تصدیق نہ کروں گا؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ''مجھے کچھ قرآن سناؤ'' میں نے عرض کی: ''بھلا میں آپ کو کیا سناؤں؟ آپ ﷺ پر ہی تو قرآن اُترا ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے مگر مجھے دوسرے سے سننا اچھا لگتا ہے۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''پھر میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا: ''فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ...... '' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''بس کرو''، میں نے دیکھا تو اس وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اس آیت سے آپ ﷺ کی تمام انبیا علیہم السلام پر فضیلت ثابت ہوتی ہے کیونکہ سابقہ تمام انبیا علیہم السلام پر شہادت دینے کا شرف آپ ﷺ کو حاصل ہو گا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود جب سورۃ النساء پڑھتے پڑھتے اس آیت پر پہنچے تو تشکر و امتنان اور مسرت و انبساط کی وجہ سے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے یعنی ایک طرف تو اللہ کی عطا کردہ فضیلت پر انتہائی خوشی کی وجہ سے، دوسرے اللہ کی اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عطا پر انتہائی شکر گزاری کے طور پر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) امت مسلمہ کی فضیلت:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (البقرہ:143/2) اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک امت وسط (معتدل امت) بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو۔

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

''امت وسط، سے مراد ایک ایسا اعلیٰ و اشرف گروہ ہے جو عدل و انصاف اور توسط و اعتدال کی روش پر قائم ہو، جو دنیا کی قوموں کے درمیان 'صدر' کی حیثیت رکھتا ہو، جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا ہو اور ناحق، ناروا تعلق کسی سے نہ ہو۔

اور رسولؐ تم پر گواہ ہو'' اس سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں جب پوری نوع انسانی کا اکٹھا حساب لیا جائے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ذمے دار نمایندے کی حیثیت سے رسول ﷺ تم پر گواہی دیں گے کہ فکر صحیح اور عمل صالح اور نظامِ عدل کی جو تعلیم ہم نے انھیں دی تھی، وہ انھوں نے تم کو بے کم و کاست پوری پوری دی اور عملاً اس کے مطابق کام کر کے دکھایا۔ اس کے بعد رسول کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے تم کو عام انسانوں پر گواہ بن کر اٹھنا ہوگا اور شہادت دینی ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تمھیں پہنچایا تھا، وہ تم نے انھیں (یعنی نسل انسانیت) کو پہنچانے میں، اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں عمل کر کے دکھایا تھا، وہ تم نے انھیں یعنی (نسل انسانیت) کو دکھانے میں اپنی حد تک کوئی کوتاہی نہیں کی۔ (مختصر حواشی)

یہ آیہ مبارکہ بحیثیت مجموعی پوری امت مسلمہ کے لیے اور امت کے ہر ہر فرد کے لیے عظیم لمحہ فکریہ رکھتی ہے، کاش کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اس فریضے کو ادا کرنے میں پوری طرح جستجو اور کوشش کریں۔

(۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت:

روز قیامت (جب احسانات یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا کہ ''اے عیسیٰؑ بن مریم، کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ ''اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنا لو''۔ تو وہ (عیسیٰؑ) جواب میں عرض کریں گے کہ ''سبحان

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو (اے اللہ!) آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو آپ کے دل میں ہے، آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ (المائدہ:117/5)

میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی۔ میں اُسی وقت تک ان کا نگران تھا جب تک میں اُن کے درمیان تھا، جب آپ نے مجھے واپس بلالیا تو آپ اُن پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگران ہیں۔

روزِ قیامت کفار کی حسرت

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾

اُس وقت (یعنی روزِ قیامت) وہ سب لوگ جنھوں نے رسول کی بات نہ مانی اور اس کی نافرمانی کرتے رہے، تمنا کریں گے کہ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں، وہاں یہ اپنی کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

الفاظ

يَوْمَئِذٍ (اُس دن)، ظرف زمان۔ يَوَدُّ (چاہیں گے)، (وَدَّ، يَوَدُّ)، چاہنا، مَوَدَّةٌ مصدر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے، مضارع واحد، مذکر غائب۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا، (جن لوگوں نے کفر کیا) اَلَّذِيْنَ، اسم موصول، (كَفَرَ، يَكْفُرُ) کفر کرنا، دین حق کا انکار کرنا، كَفَرُوْا فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ وَ، (اور) عاطفہ۔ عَصَوُا الرَّسُوْلَ، (رسول کی نافرمانی کی)، (عَصٰى، يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا، مَعْصِيَةٌ مصدر سے عَصَوْا ماضی، جمع مذکر غائب، معصیت (نافرمانی) اردو میں بولا جاتا ہے، الرَّسُوْلَ (رسول کی) یعنی جس امت نے بھی اپنے رسول کی نافرمانی کی۔ لَوْ، (کاش) حرفِ شرط۔ تُسَوّٰى، (برابر کر دی جائے)، مضارع مجہول، واحد مونث غائب، اس کا مادہ (س و ی)، (سَوّٰى، يُسَوِّيْ) برابر یا ہموار کرنا، مساوی اور مساوات کے الفاظ اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ بِهِمُ، (بِ۔ هِمُ)، ساتھ، اُن کے یعنی ان پر، جار، مجرور۔ وَ، اور عاطفہ۔ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا، نہ وہ اللہ سے چھپا سکیں اپنی کوئی بات، لَا نافیہ، كَتَمَ يَكْتُمُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ، اللہ تعالیٰ سے چھپا سکیں گے، کتمان حق، حق بات کو چھپانا اردو میں معروف ہے، حَدِيْثًا (اپنی کوئی بھی بات) مفعول۔

تفسیر

''يَوْمَئِذٍ'' اس روز سے ظاہر ہے کہ روزِ محشر (قیامت) مراد ہے۔

''لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ'' زمین اُن کے اوپر برابر کر دی جائے تاکہ وہ پیوند زمین ہو کر حشر کی رسوائی اور عذاب سے محفوظ رہیں۔

''يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا'' بلکہ ہر گہرے سے گہرا چھپا ہوا راز اس روز ظاہر ہو کر رہے گا۔

(تفسیر ماجدی، عبدالماجد، دریابادی)

تفہیم بالقرآن

(۱) يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

(النبا: 40/78) ''جس روز (ہر) شخص وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا (اچھے یا برے اعمال) اور کافر پکار اٹھے گا کہ کاش میں خاک ہوتا۔ (مٹی کے ساتھ مٹی ہو جاتا)۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(الزلزال:7,8/99) ''(روزِ محشر) جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) انبیاعلیہم السلام کی صداقت اوران کا پیغام مسلمہ ہے، روز قیامت ہر نبی کی شہادت اپنی اپنی امت کے بارے میں ہوگی کہ انھوں نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا اور اگر لوگ منکر ہوئے تو خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا کرام کی صداقت اور اُن کی دعوت الی اللہ پر شاہد بنیں گے، یہ اس علم کی بنیاد پر ہوگا جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ قرآن عطا فرمائی۔

۲) امت مسلمہ اس پیغام حق کو نسل انسانیت تک پہنچانے کی ذمہ دار ہے، افسوس کہ وہ اس سے غافل ہے اور روز جزا وسزا اسے لازماً اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا، ہمارے اسلاف نے تو اس خدمت کا حق ادا کیا مگر دور حاضر کے مسلمان غفلت کا شکار ہیں:

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمھارے ہی، مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آدابِ نماز اور طہارت

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ
تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ
تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم
مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا
صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

''مومنو! ایسا کبھی نہ کرو کہ تم نشہ میں ہو اور نماز کا ارادہ کرو، نماز کے لیے ضروری ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک طور پر) اُسے سمجھو، اور اسی طرح جس کسی کو غسل کی حاجت ہو، تو وہ بھی سوائے اُس کے جو (مسجد سے) گزرنا چاہتے ہوں۔ یعنی (مسجد کے اندر سے گزر سکتا ہے، مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ غسل نہ کر لے۔) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے فارغ ہو کر آئے، یا تم نے عورتوں سے مقاربت کی ہو اور پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے کام لو (اور اس کا طریقہ یہ ہے) کہ زمین پر (دونوں ہاتھ مار کر) چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔''

الفاظ

يَاأَيُّهَا، يَا (اے)، حرف ندا، (أَيُّ۔هَا)، مضاف، مضاف الیہ، 'هَا' حرف تنبیہ (ندا)۔ الَّذِينَ،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(جو) اسمِ موصول۔ اٰمَنُوْا (ایمان لائے)، اٰمَنَ یُؤْمِنُ (ایمان لانا)، فعل ماضی، جمع مذکر۔ لَا تَقْرَبُوْا (نہ قریب جاؤ)، قَرُبَ یَقْرُبُ (قریب ہونا)، لَا تَقْرَبُوْا فعل نہی، جمع مذکر حاضر، اَقْرِبَا، قریبی رشتہ دار، اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ الصَّلٰوۃَ نماز، (مفعول)۔ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی، (جبکہ تم نشے میں ہو) وَ حالیہ (جبکہ)، اَنْتُمْ (تم) ضمیر منفصل، جمع مذکر مخاطب، سُکٰرٰی، (نشے کی حالت)، اس کا مفرد سَکْرٌ ہے۔ حَتّٰی تَعْلَمُوْا (یہاں تک کہ تمھیں علم یعنی فہم وشعور ہو)، حَتّٰی (یہاں تک)، حرف ناصبہ، بعد والے حرف کو زبر دیتا ہے، 'ن' جمع کا ہو تو گر جاتا ہے، تَعْلَمُوْنَ تھا، حَتّٰی کی وجہ سے تَعْلَمُوْا رہ گیا۔ مَا تَقُوْلُوْنَ (جو تم کہتے ہو)، (قَالَ، یَقُوْلُ) کہنا، قَوْلٌ مصدر سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔ وَلَا جُنُبًا (اور نہ ہی حالت جنابت میں)، اس کا عطف سُکٰرٰی پر ہے، اس لیے یہ بھی حال ہے۔ اِلَّا (بجز اس کے)، کلمۂ استثنا۔ عَابِرِیْ سَبِیْلٍ (عبور کرنے والے راستے کو یعنی مسجد میں سے) عَبْرٌ اور عُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر، اصل میں عابِرِیْنَ (عبور کرنے والے)، سَبِیْلٍ (راستے) کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع کا حذف ہوا، (تو مسجد کے اندر سے گزر جاؤ لیکن نماز پڑھنے کے لیے غسل ضروری ہے)۔ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا (یہاں تک کہ تم غسل کر لو، پھر نماز ادا کرو)، حَتّٰی ناصبہ ہے، بعد والے لفظ کو زبر دیتا ہے، 'ن' جمع کا ہو تو وہ گر جاتا ہے جیسا کہ تَغْتَسِلُوْنَ تھا، حَتّٰی کی وجہ سے تَغْتَسِلُوْا رہ گیا۔

وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ (اگر ہو تم بیمار یا سفر میں ہو)، وَ (اور)، مستانفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے) اِنْ (اگر) حرف شرط، کُنْتُمْ (کَانَ، یَکُوْنُ) ہونا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، مَّرْضٰٓی (تم بیمار ہو)، اَوْ (یا)، حرف عطف، عَلٰی سَفَرٍ (سفر پر ہو) جار، مجرور۔ اَوْ (یا) حرف عطف۔ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ (یا آئے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے)، جَآءَ، (جَآءَ یَجِیْءُ) آنا، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، مِّنْکُمْ (مِّنْ۔ کُمْ) سے، تم، یعنی تم میں سے، جار، مجرور، الْغَآئِطِ (غَاطَ یَغُوْطُ)، قضائے حاجت کے لیے جانا، اسم جامد۔ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (یا صحبت کی عورتوں سے)، اَوْ حرف عطف، لٰمَسْتُمْ (لَامَسَ، یُلَامِسُ) جنسی تعلقات قائم کرنا، لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ تم نے عورتوں سے جنسی تعلقات قائم کیے ہوں، فعل ماضی، جمع مذکر مخاطب، (مفعول)۔ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً (پھر نہ پاؤ تم پانی)، فَ پس (عاطفہ)، لَمْ، نہ حرف نفی، تَجِدُوْا (تم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاؤ)، (وَجَدَ یَجِدُ) پانا، لَمْ تَجِدُوْا (تم نہ پاؤ) لَمْ کی وجہ سے 'ن' حذف ہوا، مَآءً (پانی)، مفعول۔

فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا، (تو تیمّم کرلو پاکیزہ مٹی سے)، فَتَیَمَّمُوْا (تَیَمَّمَ یَتَیَمَّمُ) تیمّم کرنا، باب تفعّل (اس کا خاصا اہتمام کرنا ہے یعنی وضو اہتمام سے کیا جاتا ہے)، صَعِیْدًا مٹی، (موصوف)، طَیِّبًا پاکیزہ (صفت) مفعول۔

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ، (پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا)، فَ پس، (عاطفہ)، اِمْسَحُوْا (مَسَحَ، یَمْسَحُ)، مسح کرنا سے فعل امر، جمع مذکر، اِمْسَحُوْا، تم مسح کرو، (بِ۔وُجُوْهِ۔كُمْ) چہروں کا، اپنے، بِ، حرف جار، وُجُوْهِ، مضاف، كُمْ، مضاف الیہ (ضمیر جمع مذکر مخاطب) وَجْهٌ کی جمع، وَ اور (عاطفہ)، اَیْدِیْكُمْ، (اَیْدِیْ۔كُمْ)، ہاتھوں، اپنے (کا) مضاف، مضاف الیہ، اس کا عطف وُجوہٌ پر ہے۔

اِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا، (بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا)، اِنَّ حرف مشبّہ بالفعل) کلام میں زور پیدا کرتا ہے) اللهَ سبحانہ وتعالیٰ (اسم)، كَانَ (كَانَ، یَكُوْنُ) ہونا، فعل ماضی (ہے)، عَفُوًّا (عَفَا، یَعْفُوْا) معاف کرنا، اس سے، عَفُوًّا مبالغہ کا صیغہ، بہت زیادہ معاف کرنے والا (كَانَ کی خبر اول)، غَفُوْرًا (غَفَرَ یَغْفِرُ) بخش دینا، اس سے مبالغہ کا صیغہ غَفُوْرًا بہت بخشنے والا (كَانَ کی خبر ثانی)۔

تفسیر

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ"

اے مومنو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، نماز کے لیے ضروری ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک طور پر اُسے سمجھو)۔

اسلام کے ابتدائی ایام میں شراب حرام نہ تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں شراب کی حرمت کی طرف اشارہ فرمایا: یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ (البقرہ:219/2) "آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اِن میں بہت بڑا گناہ ہے اور اِن میں لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البتہ اُن کا گناہ اُن کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔‘‘

پھر اللہ تعالیٰ نے نماز کے اوقات میں شراب پینے سے منع کر دیا، جس کا ذکر آج کے درس میں آیا ہے (یعنی نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ) اس کے بعد (تیسرے مرحلے میں) اللہ تعالیٰ نے تمام اوقات میں شراب کو قطعی طور پر حرام قرار دیا اور ارشاد ہوا:

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾ (المائدہ:90/5) ’’بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے (تیروں سے فال نکالنا) سب شیطان کے غلیظ کام ہیں، اس لیے اُن سے (سختی سے) بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔‘‘

اس اگلی آیت نے شراب پر ہمیشہ کے لیے ضرب کاری اس طرح لگا دی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ﴿۹۱﴾ (المائدہ:91/5) ’’شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمھارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم اِن چیزوں سے باز رہو گے؟‘‘

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ’’اور اسی طرح جس کسی کو غسل کی حاجت ہو، تو وہ بھی جب تک غسل نہ کرے، نماز کا قصد نہ کرے، سوائے اس کے جو (مسجد سے) گزرنا چاہتے ہوں۔ (تو گزر سکتے ہیں)۔[تفسیر سعدی]

جمہور علما کے نزدیک اس کا مفہوم ہے کہ جنابت کی حالت میں تم مسجد کے اندر مت بیٹھو اور نہ نماز پڑھو، البتہ مسجد کے اندر سے گزرنے کی ضرورت پڑے تو گزر سکتے ہو۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکان اس طرح تھے کہ انھیں ہر صورت میں مسجد نبوی کے اندر سے گزر کر جانا پڑتا تھا، یہ رخصت اُن ہی کے پیش نظر دی گئی ہے۔ (احسن البیان بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

یہ حکم مقیم کے لیے ہے، مسافر کا حکم آگے آرہا ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا

’’اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے فارغ ہو کر آئے یا تم نے عورتوں

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے مقاربت کی ہو، اور پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے کام لو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔"

۱- بیمار سے مراد، وہ بیمار ہے جسے وضو کرنے سے نقصان یا بیماری میں اضافے کا اندیشہ ہو۔

۲- مسافر عام ہے، لمبا سفر کیا ہو یا چھوٹا، اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے، یہ اجازت تو مقیم کو بھی حاصل ہے۔ فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ "اور ایسی حالت میں بھی ہے جبکہ مرض میں شدت اور تکلیف ہو۔"

لیکن بیمار اور مسافر کو چونکہ اس قسم کی ضرورت عام طور پر پیش آتی ہے اس لیے بطورِ خاص اُن کے لیے اجازت بیان کی گئی ہے۔

۳- قضاے حاجت سے آنے والا (کہ یہ انسانی ضروریات میں سے ہے)

۴- بیویوں سے مباشرت کرنے والے افراد، اُن کو بھی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

۵- تیمم کرنے کا واضح بیان قرآن نے بیان کر دیا ہے کہ پاکیزہ مٹی پر (دونوں ہاتھوں کو مار کر) چہروں اور ہاتھوں کو کلائی تک ایک دوسرے پر پھیر لو۔ حدیث میں بھی تیمم کے بارے میں آتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"یہ دونوں ہتھیلیوں اور چہرے کے لیے ایک ہی مرتبہ (پاکیزہ مٹی) سے مارنا ہے۔"

(مسند احمد بحوالہ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف)

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے احکامات میں انتہائی آسانیاں پیدا فرما کر اپنے مومن بندوں کے ساتھ بہت زیادہ نرمی اور بخشش کا معاملہ کرتا ہے، تاکہ بندوں پر اُس کے احکام کی تکمیل شاق نہ گزرے اور انھیں ان کی تعمیل میں کوئی حرج محسوس نہ ہو۔ (تفسیر سعدی)

آیہ مبارک کی حکمت وبصیرت

۱) نشہ اور جنابت دونوں ایک ساتھ ذکر کر کے اور دونوں کو یکساں "مفسد نماز" قرار دے کر قرآن نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ یہ دونوں حالتیں نجاست کی ہیں۔ بس فرق یہ ہے کہ نشہ عقل کی نجاست ہے اور جنابت جسم کی۔ شراب کو قرآن نے رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ کہا اور رحمٰن کے بندوں کے لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲) نماز کو پورے شعور اور فہم سے تقویٰ اور طہارت سے ادا کرنا ضروری ہے۔ یہاں تک حکم ہے کہ اگر نیند اور بھوک کا غلبہ ہو اور نماز کا وقت آ جائے تو پہلے آرام کرو اور بھوک کا تدارک کرو اور پھر نماز کو توجہ اور انہماک سے ادا کرو۔

۳) تیمم کے معنی قصد اور رُخ کرنے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بڑا انعام ہے کہ اُس نے صاف اور پاکیزہ مٹی کو پانی نہ ملنے پر طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔

۴) نماز اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور اُس کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے اور اس سے دنیا و آخرت میں فوز و فلاح حاصل ہو سکتی ہے۔

۵) اسلام ایک مکمل منشورِ حیات (الدِّین) ہے۔ وہ معاشرتی، سیاسی، اخلاقی اور سماجی تعلیم سے بہرہ ور کرتا ہے، اگر ایسے مسائل کی رہبری نہ ہوتی تو ہم زندگی میں خلا محسوس کرتے۔

(لوگو!) تمھارا دین ہم نے آج کامل کر دیا
آج ہے تم پر ہماری نعمتوں کا تکملا

www.kitabosunnat.com

یہودیوں کا ارادۂ بد

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ﴿۴۴﴾

(اے نبیؐ) کیا آپ نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کتاب (الٰہی کے علم میں) سے کچھ حصہ دیا گیا تھا؟ وہ (ہدایت کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدلے) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی گمراہ ہو جائیں۔

الفاظ

اَلَمۡ تَرَ (کیا نہیں دیکھا آپ نے)، اَ (ھمزہ استفہامیہ)، لَمۡ حرف نفی وجازمہ، تَرَ (رَأی، یَرٰی) دیکھنا سے فعل مضارع، واحد مذکر مخاطب مجزوم۔ اِلَی الَّذِیۡنَ (ان لوگوں کی طرف جو)، اِلٰی حرفِ جار، الَّذِیۡنَ اسم موصول، اس کا مفرد الّذی ہے۔ اُوۡتُوۡا (دیے گئے)، اس کا مادہ (ات ی) اٰتٰی یُؤۡتِیۡ دینا، عطا کرنا، اس سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب، اُوۡتُوۡا (وہ دیے گئے)۔ نَصِیۡبًا (کچھ حصہ)۔ مِّنَ الۡکِتٰبِ (کتاب کا) یعنی اللہ کی کتاب میں سے، مِنۡ حرف جار، الۡکِتٰبِ مجرور۔ یَشۡتَرُوۡنَ (وہ خریدتے ہیں) اس کا مادہ (ش ر ی) ہے، اِشۡتَرٰی یَشۡتَرِیۡ (خریدنا) اِشۡتَرٰی باب افتعال، اس کا خاصا اہتمام ہے۔ الضَّلٰلَةَ (گمراہی کو) یعنی اللہ کی کتاب ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو خریدتے ہیں (مفعول)۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ یُرِیۡدُوۡنَ (وہ چاہتے ہیں)، اَرَادَ یُرِیۡدُ (ارادہ کرنا) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ اَنۡ تَضِلُّوۡا (یہ کہ آپ بھی گمراہ ہو جائیں)، اَنۡ (یہ کہ) ناصبہ (بعد والے حرف کو زبر دیتا ہے اور ن جمع کا حذف ہو جاتا ہے)۔ السَّبِیۡلَ (راستے سے) یعنی کفار چاہتے ہیں کہ آپ بھی راہِ راست سے دور ہو جائیں۔

تفسیر

ابو نعمان سیف اللہ خالد لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہودیوں کے بارے میں ہے کہ یہ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر جو نازل فرمایا ہے، اس سے اعراض کرتے ہیں اور سابقہ انبیا علیہم السلام کی طرف سے اُن کے پاس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے بارے میں جو علم ہے، اسے چھپاتے ہیں، تاکہ دنیا کے سامان میں سے تھوڑا سا حاصل کر سکیں اور چاہتے ہیں کہ مومنو! تم بھی اس چیز کے ساتھ کفر کرو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور تم بھی اس ہدایت اور علم نافع کو ترک کر دو، جس سے تم کو نوازا گیا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان دشمنوں سے بچنے کی ہدایت اور تلقین فرماتا ہے۔ (تفسیر دعوۃ القرآن)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ (البقرہ:51/4)

(اے نبیؐ) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا (وہ اسے چھوڑ کر) بتوں اور باطل معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ ایمان لانے والوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں (یہ اہل کتاب کفر اور کُفّار کو سراہتے ہیں)۔

(۲) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ (آل عمران:72/3)

اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کر دو شاید یہ لوگ اپنے ایمان سے پھر جائیں۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ (آل عمران:100/3)

اے اہل ایمان! (غور سے سن لو) اگر تم نے ان اہل کتاب میں ایک گروہ کی بات مانی تو یہ تمھیں ایمان سے پھر کفر کی طرف پھیر لے جائیں گے۔

(۴) وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ (البقرہ:111/2)

اور اُن کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں ہرگز نہ جائے گا جب تک کہ وہ (یہودیوں کے خیال کے مطابق) یہودی نہ ہو یا عیسائیوں کے خیال کے مطابق عیسائی نہ ہو، یہ اُن کی (خام) تمنائیں ہیں، اُن سے کہیے، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

قرآنِ حکیم اصل حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہے:

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (البقرہ:112/2)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(دراصل اے یہود ونصاریٰ نہ تمھاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی) حق یہ ہے کہ جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے (یعنی مسلم ہو جائے) اور عملاً (اخلاص کے ساتھ) نیک روش پر چلے اس کے لیے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کے لیے کسی خوف یا رنج کا کوئی موقع نہیں۔

یہ مال و دولت دینا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لا اِلٰہ اِلا اللہ

اللہ تعالیٰ کا سہارا کافی ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

(اے مسلمانو!) اللہ تمھارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور تمھاری حمایت و مددگاری کے لیے اللہ ہی کافی (صرف اسی کی مدد اور سہارا کافی ہے)۔

الفاظ

وَ، (اور) مستانفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ اَللّٰهُ، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ، (مبتدا)۔ اَعْلَمُ، (خوب جانتا ہے) عَلِمَ يَعْلَمُ (جاننا)، سے اسم تفضیل، (خبر)۔ بِاَعْدَآئِكُمْ، (تمھارے دشمنوں کو)، بِ حرف جار، اَعْدَآءِ (جمع، اس کا مفرد عَدُوٌّ) مضاف، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب (مضاف الیہ)۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ كَفٰى، (كَفٰى يَكْفِيْ) کافی ہونا، فعل ماضی، واحد مذکر غائب۔ بِاللّٰهِ، جار، مجرور۔ وَلِيًّا، (حمایت کرنے والا)۔ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا، (اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کا مددگار ہونا)۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

"وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ" اللہ تمھارے دشمنوں سے خوب واقف ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہود کی مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازشوں سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے اور اس نے مسلمانوں کو بھی خبر دار کر دیا ہے۔ اہل کتاب کی طرف سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں نئے نئے ناموں اور کتابوں سے آج بھی پوری طرح جاری ہیں (جس سے مسلمانوں کو چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیے۔ انھوں نے نئے ''ازم'' اور مسلمانوں کے خلاف لٹریچر پھیلا رکھا ہے۔)

''وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا''

اللہ کا حمایتی (ولی) ہونا یہ ہے کہ وہ مومن بندوں کی مصلحتوں اور (بھلائیوں) کی رعایت کرتا رہتا ہے اور اس کا مددگار (نصیر) ہونا یہ ہے کہ وہ انھیں دشمنوں کی نقصان رسانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

(کاش کہ وہ بھی اس کے مخلص بندے بن جائیں)۔

تفہیم بالقرآن

(۱) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (البقرہ:257/2)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی اور مددگار اللہ ہے وہ اُن کو (زندگی کی تمام) تاریکیوں سے نکال کر (بصیرت اور ایمان) کی روشنی میں لاتا ہے۔

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ (محمد:7/47)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے (اللہ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے کمر بستہ رہو گے) تو وہ تمھاری مدد کرے گا (تمھیں راہِ راست پر رکھے گا) اور (کفار کے مقابلے میں) تمھارے قدم مضبوط جما دے گا۔

(۳) كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۲۴۹

(البقرہ:249/2)

بارہا ایسا ہوا ہے ایک (بے سروسامان) قلیل گروہ (اللہ والوں کا) اللہ کے حکم سے ایک بڑے گروہ (کفار کا ساز و سامان سے لیس) پر غالب آ گیا ہے، (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

آج پھر یہود و ہنود تمھارے خلاف صف آرا ہیں اور تمام اسلامی ملکوں میں انھوں نے فتنہ و فساد پھیلا رکھا ہے۔ قرآنِ حکیم پھر تمھیں پکار رہا ہے، رب کریم کتنی محبت سے تمھیں بلا رہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۴) وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ (آل عمران:139/3)

(اے مسلمانو! اٹھو) دل شکستہ نہ ہو تم ہی غالب رہو گے (دنیا کی سپر پاور تم ہی ہو) اگر تم مومن ہو۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) حق و باطل کی کشمکش شروع دن سے رہی ہے اور ربِ کریم کی مدد ہمیشہ اہل حق کے ساتھ رہی ہے:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی
اسی کشاکشِ پیہم سے زندہ ہیں اقوام
یہی ہے رازِ تب و تابِ ملتِ عربی

۲) آج مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ دین اسلام کا آغاز سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا جس کی تکمیل خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئی۔

یہودیوں کی مکاریاں اور راہ راست کی تعلیم

مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا بِاَ لۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَ لٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۴۶﴾

جن لوگوں نے (دین حق اسلام کو چھوڑ کر) یہودیت کا طریقہ اختیار کیا ہے ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے مقام سے پھیرتے رہتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(کلام میں تحریف کرتے ہیں، کچھ بڑھاتے ہیں، کچھ گھٹاتے ہیں) اور (ریاکاری سے کہتے ہیں) ہم نے سن لیا (جبکہ دل سے کہتے ہیں کہ) نہیں مانا (یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ حکم دیتے ہیں تو یہود زور سے کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور دبی زبان سے کہتے ہیں نہ مانا، یا صرف کان نے سنا، دل نے قبول نہ کیا، اور (اس طرح ذو معنی، الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ) ہماری سنو، تم کو سننا نصیب نہ ہو، اور اپنی زبان توڑ موڑ کر کہتے ہیں ''رَاعِنَا'' [ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کرو، جبکہ زبان کو دبا کر کہتے ہیں جس میں عیب کا مفہوم پیدا ہوتا ہے (نعوذُ باللہ)] اور (اُن کی یہ تمام حرکتیں) دین میں عیب لگانے کے لیے ہوتی ہیں [وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری بات کو سمجھا، دلی مراد کو نہ پایا (نعوذ باللہ)] اگر وہ (اخلاص اور صاف دل سے) کہتے ہم نے سنا اور مانا اور (حضور ہماری بات) سنیے اور ہم پر نظر (التفات) فرمائیے تو یہ ان کے لیے بہتر اور مناسب ہوتا لیکن ان پر اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ کی پھٹکار ہے پس ان میں سے تو بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

الفاظ

مِنَ الَّذِيْنَ ، (اُن لوگوں میں سے جو)، مِنْ (سے) حرف جار، الَّذِيْنَ (جو لوگ)، اسم موصول، اس کا مفرد الذی ہے۔ هَادُوْا ، (یہودی بن گئے)، هَادَ، يَهُوْدُ بروزن نَصَرَ يَنْصُرُ۔ يُحَرِّفُوْنَ، يُحَرِّفُوْنَ (وہ سب بدل دیتے ہیں)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ح ر ف) ہے، حَرَّفَ يُحَرِّفُ (تحریف کرنا، اصل بات چھوڑ کر اس کو بدل دینا)، تحریف، باب تفعیل۔ الْكَلِمَ ، (کلمات کو) مفعول۔ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ، (اُن کے [اصل] مقامات سے) عَنْ (سے)، حرف جار،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَّوَاضِعِهٖ (مَّوَاضِعِ۔ هٖ)، مقامات اس کے، مضاف، مضاف الیہ یعنی الفاظ کے اصل مقامات سے بدل کر کچھ کا کچھ بنا ڈالتے ہیں۔وَ، اور، (عاطفہ)۔يَقُولُونَ، (وہ سب کہتے ہیں)، قَالَ يقول سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، قول وقرار اردو میں استعمال ہوتا ہے۔سَمِعْنَا، (ہم نے سنا)، (سَمِعَ، يَسْمَعُ) سے فعل ماضی، جمع متکلم، قوت سماعت اردو میں معروف ہے۔وَ، اور، (عاطفہ)۔عَصَيْنَا، (ہم نے نافرمانی کی) عَصٰی يَعْصِي سے فعل ماضی، جمع متکلم۔وَ، اور، (عاطفہ)۔اسْمَعْ، (تو سن اس حال میں)، سَمِعَ يَسْمَعُ سے فعل امر۔غَيْرَ مُسْمَعٍ، (کہ تجھے نہ سنایا جائے)، غَيْرَ مضاف، مُسْمَعٍ مضاف الیہ، (مفعول)۔وَّ، (اور)، عاطفہ۔رَاعِنَا، راع (رعایت کیجیے)، فعل امر، فاعل مضمر، نَا مفعول، (اور ہمارا خیال کیجیے، لیکن یہود تلفظ میں ''ع'' کو ذرا کھینچ کر ادا کرتے جس سے گستاخانہ مفہوم پیدا ہوتا [نعوذ باللہ])۔لَيًّا، (مروڑ کر)، لَوٰى يَلْوِي (مروڑنا، زبان کو بل دے کر ادا کرنا) مصدر سماعی، اس لیے منصوب ہے۔بِأَلْسِنَتِهِمْ، (اپنی زبانوں کو)، بِ حرف جار، أَلْسِنَه، لسان کی جمع (زبان) مضاف، هِمْ مضاف الیہ۔وَ، اور، (عاطفہ)۔طَعْنًا، (طعنہ زنی کرتے ہوئے)، طَعَنَ يَطْعَنُ سے مصدر ہے، اس کا عطف لَيًّا پر ہے۔فِي الدِّيْنِ، دین میں، جار، مجرور۔وَلَوْ، (اور اگر)، وَ، اور عاطفہ، لَوْ حرف شرط۔أَنَّهُمْ، (بیشک وہ)، أَنَّ، حرف مشبہ بالفعل (بلاشبہ، بیشک، کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، هُمْ، ضمیر جمع متکلم (وہ یعنی یہود)۔قَالُوْا، (یوں وہ سب کہتے)، قَالَ يَقُولُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔سَمِعْنَا، (ہم نے خلوص سے سنا) سَمِعَ يَسْمَعُ، فعل ماضی، جمع متکلم۔وَ، اور (عاطفہ)۔أَطَعْنَا، (سچے دل سے اطاعت کی)، أَطَاعَ يُطِيْعُ سے فعل ماضی، جمع متکلم۔وَاسْمَعْ، (اور حضور [ہماری بات] سنیے)، (یہ ادب سے کہتے)، سَمِعَ يَسْمَعُ سے فعل امر، واحد مخاطب۔وَانْظُرْنَا، (اور ہم پر نظر [التفات] فرمایئے)، (سچے دل سے)۔لَكَانَ، (یقیناً ہوتا)، لَ تاکیدیہ، كَانَ فعل ماضی، ناقص، (ہوتا)۔خَيْرًا، (بہتر)، کان کی خبر ہے۔لَّهُمْ، (لَ۔هُمْ) لیے، اُن کے (یعنی یہود کے)، جار، مجرور۔وَ، اور (عاطفہ)۔أَقْوَمَ، (اور زیادہ درست ہوتا) قَامَ يَقُوْمُ، سے اسم تفضیل، (غیر منصرف)، اس کا عطف خَيْرًا پر ہے۔وَلٰكِنْ، (اور لیکن) حرف استدراک۔لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ، (لعنت کر دی ہے اُن پر اللہ تعالیٰ نے) لَعَنَ يَلْعَنُ، لعنت کرنا (مخلوق کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت سے محروم کرنا)۔بِكُفْرِهِمْ، (ان کے کفر کے سبب)، بِ حرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جار، کُفْرِ مضاف، ھِمْ مضاف الیہ۔ فَلَا، (پس نہیں)۔ یُؤْمِنُوْنَ، (وہ سب ایمان لاتے) اٰمَنَ یُؤْمِنُ، فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ اِلَّا، (مگر)، حرف استثنیٰ۔ قَلِیْلًا، (بہت کم)، مفعول مطلق۔

تفسیر

''مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا'' اور جو یہودی ہوئے، اس جگہ سے مراد یہودیوں کے گمراہ علما (اور ان کے پیروکار تمام لوگ) ہیں۔

''یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ'' اُن میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ کلمات (یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے) اُن کے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔ یہ تحریف یا تو لفظ میں ہوتی تھی یا معنی میں یا دونوں میں۔ آنے والے نبیؐ کی وہ صفات جو ان کی کتابوں میں بیان کی گئی تھیں وہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پر منطبق اور صادق نہ آتی تھیں۔ (یہودی کہتے تھے) کہ یہ صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کسی اور کی بیان ہوئی ہیں۔ ان صفات سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ وہ ان صفات کو چھپاتے تھے، پس علم کے بارے میں ان کا بدترین حال تھا۔ انھوں نے حقائق کو بدل ڈالا، حق کو باطل بنا دیا، پھر انھوں نے اس کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا۔

رہا عمل اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کا حال، تو کہا کرتے تھے:

''سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا'' ہم نے سن لیا اور نہیں مانا، یعنی ہم نے تیری بات سنی اور تیرے حکم کی نافرمانی کی۔ (تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

یا اَطَعْنَا کا لفظ زبان کو مروڑ کر یوں ادا کرتے کہ وہ ''اطعنا'' کی بجائے ''عَصَیْنا'' سمجھ آتا۔

(تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ)

دوسری حرکت یہ کہ جب کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آتی اور کچھ پوچھنا درکار ہوتا تو ''اِسْمَعْ'' ہماری بات سنیے، اور ساتھ ہی ''غَیْرَ مُسْمَعٍ'' بھی دل میں کہہ دیتے (گویا کہ تم سن ہی نہ سکو یا بہرے ہو جاؤ)۔

اور تیسری حرکت یہ تھی کہ کبھی ''رَاعِنَا'' ہماری رعایت کیجیے، اور اسے دہرا دیجیے، اور زبان کو مروڑ کر اس لفظ کو کھینچتے تھے جس میں عیب پیدا ہوتا (نعوذ باللہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ

یعنی گفتگو کے وقت زبان کو مروڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو آداب رسول کی تعلیم دی ہے اور ایسا نہ کرنے پر لعنت (اللہ کی رحمت سے دوری) اور عذاب الٰہی کی وعید سنائی ہے۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ خالد)

تفہیم بالقرآن

(۱) اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ:75/2)

(مسلمانو!) تو کیا تم طمع رکھتے ہو کہ وہ (یہود) تمھاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ اُن میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ رہا کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سوچ بوجھ کر دانستہ اس میں تحریف کی۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (البقرہ:104/2)

اے ایمان والو! (ایسے ذو معنی الفاظ استعمال نہ کیا کرو، جن سے کوئی دشمن دین توہین کا پہلو نکال سکتا ہو، مثلاً اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کرتے وقت تم لفظ ''رَاعِنَا'' نہ کہا کرو بلکہ ''اُنْظُرْنَا'' (ہماری طرف توجہ فرمائیے)، کہا کرو اور تم ہمہ تن گوش رہا کرو (جو فرمائیں محض سننے کے لیے نہیں، سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے تا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں سمع حقیقی عطا فرمائے، آپ کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے کلمات دل میں گھر کر جائیں، قلب کو نور ایمان سے اجاگر کر دیں اور تمھاری دنیا و آخرت کو سنوار دیں اور یاد رکھو جو قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے (وہ کافر ہیں) اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو بدلنا، معنی اور مفہوم میں ردو بدل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ یہود کے علما میں یہ مرض پیدا ہوا۔ تورات میں انھوں نے تبدیلیاں پیدا کیں۔ دنیا کے چند حقیر سکوں کے عوض

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے جرم عظیم کا ارتکاب کیا۔

۲) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور یہ خاتم النبیین جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، جسے قیامت تک سینوں اور سفینوں میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اسے بھی علمائے سو بدلنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جسے علمائے حق ناکام بنا دیتے ہیں۔

۳) یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے تو ذو معنی الفاظ استعمال کرتے۔ مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی کہ وہ اس منافقت سے بچیں۔ دل اور زبان کو یکساں رکھیں۔ ایمان اور اخلاص کی راہ اختیار کریں۔

۴) یہود کو (اور نسل انسانیت کو) صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دی گئی ہے۔ سمع و طاعت ہی وہ سیدھا اور سچا راستہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہو جاتی ہے اور فوز و فلاح یقینی بن جاتی ہے اور اس سے انحراف رب کریم کی رحمت سے دوری ہے۔

یا مُقلّبَ القُلوب ثبّتْ قُلوبَنا علیٰ دینِك

واضح رہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے قول حق کو چھپانے کو محاورے میں ''تجاہل عارفانہ'' کہتے ہیں۔ اہل کتاب نے خواہشات نفس اور حصول دنیا کے لیے اسے چھپایا اور اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکے۔ اگر ہم بھی اسی راستے پر چلے تو اس کے عذاب سے فرار کیونکر ممکن ہے؟

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہ اِلا اللہ

اہلِ کتاب کو دعوتِ ایمان

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

اے وہ لوگو جن کو کتاب مل چکی ہے اس (قرآن پر جو خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا ہے) ایمان لے آؤ یہ اُس کتاب کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے (یعنی تورات کی، لہٰذا اس کے احکام بھی سنو، ان پر غور کرو) قبل اس کے کہ ہم بہت سے چہروں کو مٹا دیں، پھر اُن (چہروں) کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں (یعنی چہرے پیچھے اور گدی آگے ہو جائے، یہ ملعون چہروں کی نشانی ہو گی، یا اُن پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے ''ہفتہ'' کے دن والوں پہ کی (یعنی یہود پر جو ہفتہ کے دن عبادت کے لیے مانتے تھے اور اس کا احترام نہ کرتے تھے انہیں اس کی سزا ملی) اور جو اللہ کو منظور ہے وہ ہو کر رہے گا (اللہ ہر امر پر پوری طرح قادر ہے)۔

الفاظ

یٰاَیُّھَا، (اے)، یَا حرف ندا، اَیُّ۔ھَا (حرف تنبیہ)۔ اَلَّذِیْنَ، (جو) اسم موصول (منادی) جمع مذکر۔ اُوْتُوا، (دیے گئے) اس کا مادہ (ء ت ی) اُتی، یُؤتِیْ (عطا کرنا، دینا)، اس سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب۔ اَلْکِتٰبَ، (اللہ کی کتاب، تورات)، مفعول بہ۔ اٰمِنُوْا، (تم سب ایمان لاؤ)، اٰمَنَ یُؤْمِنُ (ایمان لانا، اللہ کے احکام سنت نبوی کے مطابق ماننا)، اس سے فعل امر، جمع مذکر۔ بِمَا، (بِ۔مَا) ساتھ (اُس کے)، جو، حرف جار، مَا موصولہ۔ نَزَّلْنَا، (اتارا، ہم نے)، (نَزَّلَ، یُنَزِّلُ) اتارنا، تَنْزِیْلُ باب تفعیل (اس کا خاصا ہے، آہستہ آہستہ نازل کرنا)۔ مُصَدِّقًا، (تصدیق کرنے والا یعنی قرآن سابقہ آسمانی کتب کی تصدیق کرتا ہے)، اسم فاعل (حال)۔ لِّمَا، (لِ۔مَا)، واسطے، اُس چیز کے (یعنی تورات کو) لِ، حرف جار، مَا موصولہ۔ مَعَکُمْ، (مَعَ۔کُمْ) پاس ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہارے، مضاف، مضاف الیہ، (یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہاری کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے)۔ مِّنۡ قَبۡلِ، (اس سے قبل)، مِّنۡ حرف جار، قَبۡلِ، طرف (مجرور)۔ اَنۡ نَّطۡمِسَ، (کہ مٹا ڈالیں ہم)، اَنۡ (ناصبہ، بعد والے حرف کو زبر دیتا ہے)، اس کا مادہ (ط م س) ہے، طَمَسَ یَطۡمِسُ سے فعل مضارع منصوب، جمع متکلم، طَمۡسٌ کے اصل معنی مٹانا، بگاڑنا، تلپٹ کردینا، مسخ کرنا، (اُن کی صورتیں مسخ کردیں، نعوذ باللہ)۔ وُجُوۡهًا، (چہروں کو) جمع، اس کا مفرد وَجۡهٌ ہے۔ فَنَرُدَّهَا، (پس پھیر دیں اُن کو) فَ (عاطفہ، جملے میں ربط کے لیے ہے)، رَدَّ یَرُدُّ سے فعل مضارع، جمع متکلم، اس کا عطف بھی نَطۡمِسَ پر ہے، اس لیے اِعرابی حالت یکساں ہے، هَا ضمیر، واحد مونث غائب، چہروں کی طرف جاتی ہے۔ عَلٰۤی اَدۡبَارِهَاۤ، (اُن کی پشتوں کی طرف، دُبُرٌ (پشت) مفرد ہے۔ اَوۡ، (یا)، عاطفہ۔ نَلۡعَنَهُمۡ، (یا ہم ان پر لعنت کریں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اُس کی رحمت سے دور ہوتی ہے) لَعَنَ، یَلۡعَنُ فعل ماضی، جمع متکلم۔ کَمَا لَعَنَّاۤ، (جیسا کہ لعنت کیا ہم نے)، لَعَنَّاۤ فعل ماضی، جمع متکلم، مَا موصولہ، حرف تشبیہ۔ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ، (اصحاب سبت یعنی ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی) یہود نے اپنے لیے ہفتے کا دن خود ہی عبادت کے لیے تجویز کیا مگر خود ہی نافرمانی کی۔ وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا، (جو اللہ کو منظور ہے وہ ہو کر رہے گا یعنی وہ ہر امر پر قادر ہے)، وَ عاطفہ، کَانَ فعل ماضی ناقص، اَمۡرُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کا حکم)، مضاف، مضاف الیہ (کَانَ کا اسم ہے)، مَفۡعُوۡلًا (ہو کر رہنے والا، اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا)، کان کی خبر ہے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو حکم دیتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس قرآن عظیم پر ایمان لائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ جو دوسری کتابوں کا نگہبان ہے جن کی یہ تصدیق کرتا ہے، اُن کتابوں نے اُس رسول کی خبر دی ہے۔ جب یہ امر واقع ہو گیا اور وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں، اگر یہ (اہل کتاب) اس نبی اور آپ پر نازل کی گئی کتاب (قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہیں تو گویا ان کا اپنی کتابوں پر بھی ایمان نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں ایک دوسری کی تصدیق اور ایک دوسری کی تائید کرتی ہیں۔ اس لیے بعض کتابوں پر ایمان کا دعویٰ اور بعض پر ایمان نہ رکھنا،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محض باطل دعویٰ ہے، جس کی صداقت کا ہرگز امکان نہیں ہے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ‌ ؕ

"(اے اہل کتاب!) تمھارے جرائم اتنے شدید ہو چکے ہیں کہ تمھیں وہی سزا دی جانی چاہیے جو "اصحاب سبت" کو دی گئی تھی، یا تو تمھاری شکلیں یوں مسخ کر دی جائیں کہ تمھارے چہرے پشتوں کی طرف موڑ دیے جائیں یا پھر تمھیں بھی (نعوذ باللہ) بندر بنا دیا جائے، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایسی ذلت کے مسلط ہونے سے پہلے ہی ایمان لے آئیں۔

لفظی اعتبار سے تو "فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدۡبَارِهَاۤ" کا ظاہری مفہوم وہی ہے جو مذکور ہوا ہے، تاہم یہ الفاظ محاورۃً بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوگا کہ جو اقبال اور ترقی ہم نے تمھیں دے رکھی تھی اس کو الٹ کر تمھیں قعر مذلت میں دھکیل دیں گے اور جس غلامی اور اسیری کے ایام تم پہلے دیکھ چکے ہو اسی کی طرف لوٹا دیں گے اور عرب سے نکال کر پھر تمھیں بے سروسامانی اور ذلت کی حالت میں ملک شام کی طرف لوٹا دیں گے۔ گویا یہ ایک پیش گوئی تھی جو دورِ نبوی ﷺ اور پھر عہد فاروقی میں حرف بحرف پوری ہوگئی۔ جب یہ لوگ مدینہ سے جلا وطن کیے گئے تھے تو اپنے چولہے چکی تک اپنے سروں پر اٹھائے انھیں وہاں سے نکلنا پڑا۔ اس آیت میں دو طرح کے متبادل عذابوں کا ذکر ہے یعنی یا تو ہم تمھیں پہلی سی خستہ حالی، غلامی اور رسوائی کی حالت میں لوٹا دیں گے یا پھر ایسا عذاب دیں گے جیسا کہ 'اصحاب السبت' پر آیا کہ اُن کے چہروں کو مسخ کر دیا، چنانچہ ان دونوں میں سے پہلی صورت کا عذاب ہی سرکش، یہود مدینہ کا مقدر رہا۔ (تیسیر القرآن، عبدالرحمٰن کیلانی)

تفہیم بالقرآن

(۱) اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝۷۵ (البقرہ:75/2)

اے مسلمانو! اب کیا اِن لوگوں سے تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمھاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ اُن میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ رہا کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر دانستہ اس میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحریف کی۔

(۲) وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ (البقرہ:104/2)

(بنی اسرائیل) اور (جب یہود نے تورات کے احکام ماننے سے انکار کیا تو) ہم نے اُن سے عہد لینے کے لیے (کہ وہ تورات کے احکام پر عمل کریں گے) کوہ طور ان پر اٹھایا (معلق کیا) اور ہم نے ان سے کہا کہ (شہر کے) دروازہ میں سجدہ (شکر) ادا کرتے ہوئے داخل ہوں (لیکن انھوں نے پھر حکم کی خلاف ورزی کی) اور ہم نے ان کو حکم دیا کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں (یہ اپنے عہد کے مطابق مچھلیوں کا شکار نہ کریں گے بلکہ عبادت کریں گے) اور ہم نے ان سے پکا قول لیا (لیکن انھوں نے قول وقرار کی کچھ پروا نہ کی) [جس کے باعث انھیں سزا ملی]۔

(۳) فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ (الاعراف:166/7)

جب وہ اس بات میں حد سے بڑھ گئے (اپنے قول وقرار کو پس پشت ڈال کر خواہشات نفس کا شکار ہو گئے) تو ہم نے (یعنی رب قدیر نے) ان سے کہہ دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ (شکلیں مسخ کر دی گئیں)۔

(۴) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ (المائدہ:60/5)

(اے رسولؐ) آپ کہہ دیجیے کہ کیا میں ان لوگوں کی نشان دہی کروں جن کا انجام (فی الواقع) اللہ کے یہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے؟ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی (اپنی رحمت سے انھیں دور کر دیا) جن پر اس کا غضب ٹوٹا، جن میں سے بندر اور سور بنائے گئے (شکلیں مسخ ہو گئیں یا عقلیں بگڑ گئیں) جنھوں نے طاغوت (شیطان اور خواہشات) کو اپنا معبود بنا لیا، اُن کا درجہ اور بھی زیادہ برا ہے اور وہ "سَوَاءُ السَّبِيْل" (راہ راست) سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ (دیکھیے ترجمہ وتشریح المائدہ 60/5)

تفہیم بالحدیث

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''میری امت کے آخر میں (یعنی قیامت کے نزدیک) انسانوں کی صورتیں بدلیں گی، وہ زمین میں دھنسیں گے (زلزلے آئیں گے) اور اُن پر پتھر برسیں گے۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الخوف رقم الحدیث 6)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اس آیت مبارکہ میں خصوصاً یہود مدینہ سے خطاب ہے، جنھوں نے خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق اپنی کتاب 'تورات' میں پڑھ رکھا تھا اور آپ تشریف لے آئے اور انھوں نے پوری طرح پہچان بھی لیا تو ایمان لانے کی بجائے محض ضد اور ہٹ دھرمی سے مخالفت پر اتر آئے۔

۲) قرآن حکیم نے سابقہ انبیاء علیہم السلام اور سابق کتب کی تصدیق کی کہ وہ تمام نفوس قدسیہ حق اور صداقت کے علمبردار تھے اور وہ تمام کتب بھی منزل من اللہ تھیں۔ مسلمان تمام انبیا ورسل کو سچا مانتے ہیں اور کتابوں کی بھی تصدیق کرتے ہیں جو ٹھیک ٹھیک ان انبیا علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔ ہمارا یہ تحریف شدہ نسخوں پر ایمان نہیں ہے بلکہ ان الفاظ اور کتابوں پر ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں۔

(فلاح پانے والے وہی ہیں) جو آپؐ پر نازل کی گئی (یعنی قرآن) اور جو کتب آپ سے پہلے نازل کی گئی تھیں۔ (البقرہ:4/2) پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

۳) انسان کا شرف ایمان اور عمل سے ہے، اس وقت وہ ''احسن تقویم'' یعنی بلند مرتبہ پاتا ہے، اگر وہ اسے کھودے تو ''اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ'' کے پستی کے گڑھے میں پہنچ جاتا ہے۔

ارشاد رب کریم ہے ''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، (نیک اعمال پر بلندیوں پر پہنچتا ہے) پھر اسے اُلٹا پھیر کر ہم نے نیچوں سے نیچ کر دیا (برے اعمال سے پستی کے گڑھے میں جا گرتا ہے)

۴) اللہ کے احکام کو توڑنے پر اگر اہل کتاب نے عز ووقار ضائع کر دیا تو مسلمان بھی اگر ایسا کریں گے تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ کس طرح فوز وفلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

ہاں مگر جو لائے ایماں اور عمل اچھے کئے
(آخرت میں) اجر ہے بے انتہا اُن کے لیے

شرک ـــــ ناقابل معافی جرم

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾

بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے علاو جو گناہ ہیں وہ جسے چاہے معاف بھی کر سکتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا۔

الفاظ

إِنَّ، بلاشبہ، حرف مشبہ بالفعل، (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)۔ اللّٰهَ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم)۔ لَا يَغْفِرُ، (نہیں بخشے گا)، غَفَرَ يَغْفِرُ (بخشا، معاف کرنا)، سے فعل مضارع منفی۔ أَنْ، (کہ) ناصبہ ہے، بعد والے لفظ کو زبر دیتا ہے۔ يُّشْرَكَ، (کہ شریک بنایا جائے) اس کا مادہ (ش ر ک)، أَشْرَكَ يُشْرِكُ (شریک بنانا) سے فعل مضارع مجہول، يُّشْرَكَ أَنْ کی وجہ سے كَ منصوب ہے۔ بِهٖ، (بِ۔ ہٖ) ساتھ، اس کے، جار، مجرور (یعنی اللہ تعالیٰ کے) [وہ اللہ اپنی ذات، صفات، علم اور قدرت میں یکتا ہے]۔ وَيَغْفِرُ، (اور وہ [اللہ] معاف کر دیتا ہے اور معاف کر سکتا ہے)، واحد مذکر غائب۔ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ، (جو، سوا، اس کے یعنی شرک کے علاوہ گناہ)، مَا موصولہ، دُوْنَ (مضاف، ظرف)، ذٰلِكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

،مضاف الیہ [جو اس (شرک) کے علاوہ (گناہ) ہے]۔ لِمَنۡ يَّشَآءُ (جس کے لیے، وہ چاہے)، لِمَنۡ (لِ جارہ، مَنۡ موصولہ)، يَّشَآءُ فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (شَآءَ، يَشَآءُ) چاہنا، ان شاء اللہ، ماشاء اللہ اُردو میں معروف ہیں۔ وَمَنۡ، وَ اور، عاطفہ، مَنۡ، جو، موصولہ، (مبتدا)۔ يُّشۡرِكۡ، (شرک کرتا ہے) (اَشۡرَكَ يُشۡرِكُ) شریک بنانا، اِشۡرَاكٌ باب افعال۔ بِاللّٰهِ، (بِ۔ اللّٰهِ)، ساتھ، اللہ تعالیٰ (کے) جار، مجرور۔ فَقَدِ افۡتَرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا، (پس یقیناً اس نے بڑا گناہ گھڑا)، فَ جزائیہ، قَدۡ حرف تحقیق، افۡتَرٰى (اِفۡتَرٰى، يَفۡتَرِىۡ)، جھوٹ باندھنا، ناحق بات کہنا، اِثۡمًا (گناہ) موصوف، (مفعول)، عَظِيۡمًا (صفت)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو اس کی ذات، صفات، علم، قدرت میں شریک کرنے کو شرک کہتے ہیں، یہ توحید کے برعکس اور منافی بات ہے۔

دین کی بنیاد توحید پر ہے، یہ صرف عقائد میں ایک عقیدہ ہی نہیں ہے بلکہ سارے دین کے قیام و بقا کا انحصار اسی پر ہے۔ جو لوگ ہر پہلو سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، وہی اپنی دوسری کوتاہیوں کے باوجود اپنے اصل دین کی حفاظت کرتے ہیں، اس کے برعکس جو لوگ توحید میں رخنہ پیدا کرتے ہیں وہ اصل دین کو ہدم (ضائع) کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے دوسرے کام بھی، جو بظاہر دین داری کے ہوں، بالکل بے سود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا، لیکن دوسرے گناہوں کو جن کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔ ''جن کے لیے چاہے گا'' کی قید اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرے گناہوں کے معاملے میں بھی کسی کو دلیر نہیں ہونا چاہیے، اس لیے کہ اُن کی معافی بھی اللہ ہی کی مشیت پر منحصر ہے۔ اس کی مشیت میں نہ تو کسی دوسرے کو کوئی دخل ہے، نہ اس کی کوئی مشیت حکمت سے خالی ہے۔ علاوہ ازیں گناہوں کے معاملے میں دیدہ دلیری اور ڈھٹائی بجائے خود بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ (تدبر قرآن، امین احسن اصلاحی)

''اگر انسان غور و فکر سے کام لے تو یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے، اس سے نہ صرف انسانی زندگی کی خوبیاں ملیامیٹ ہو جاتی ہیں بلکہ اس کی فطرت اور زندگی نیست و نابود ہو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ کائنات اور موجودات کا بغور جائزہ لینے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ان تمام کا کوئی نہ کوئی خالق ضرور ہے۔ انسان خود اپنی پیدائش، بچپن، جوانی، بڑھاپے اور موت وحیات پر نظر ڈالے تو اسے خالق کائنات تک رسائی ہو جاتی ہے۔ پھر اس کا اپنا جسم اور اس کا ہر عضو رب کائنات کا بہت بڑا شاہکار ہے۔ یہ حسین وجمیل چہرا، یہ آنکھیں، یہ کان یہ دل ودماغ اور سوچ بچار کی صلاحیتوں سے خالق کائنات کی قدرت اور حکمت ہویدا ہے، قرآن اعلان کرتا ہے۔

وَفِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ (الذاریات: 21/51)

(اے انسانو!) اور خود تمھارے وجود میں (اللہ کی قدرت) کی نشانیاں ہیں۔ کیا تم بصیرت حاصل نہیں کرتے۔

پھر انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے تو اس کے لیے غذا بھی سب سے اچھی اور عمدہ مہیا فرمائی ہے۔

كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ (طٰہٰ: 81/20)

(رب کریم کا فرمان ہے) کھاؤ ہمارا دیا ہوا پاکیزہ رزق اور اسے کھا کر سرکشی نہ کرو۔

غور کیجیے! طرح طرح کے میوہ جات، پھل پھول، سبزیاں، اور ٹھنڈا میٹھا پانی دودھ جیسی غذا حیران کن ذریعے سے اس کی قدرت نے مہیا فرمائی ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ (النحل: 66/16)

اور تمھارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے (جس سے رب کائنات کی قدرت نمایاں ہوتی ہے) ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمھیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔

انسان کے اردگرد ان گنت نعمتیں پھیلی ہوئی ہیں جن کا شمار وقطار ناممکن ہے۔

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا (ابراھیم: 34/14)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو، تو نہیں کر سکتے ہو۔

پھر کائنات کے نظام پر غور وفکر کیجیے کہ وہ اتنا مضبوط اور مربوط ہے کہ اس میں کوئی رخنہ اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کمزوری نظر نہیں آتی۔ یہ آفتاب و ماہتاب کا طلوع و غروب، یہ موسموں کا تغیر و تبدل، یہ ہواؤں کا اپنے دوش پر بادلوں کا اٹھانا اور ان کا برسنا اور مردہ زمین کا سرسبز و شاداب ہونا رب کائنات کی قدرت کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ‌ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ۞ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ۞ (الملک:3,4/67)

تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے (وہاں تو ہر چیز سلیقے اور قرینے سے سجی ہوئی ہے) پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمھیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ، تمھاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی (پھر یقیناً دل سے صدا اٹھے گی، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ سبحان اللہ!)

قلب سلیم لازماً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہے اور وہ تنہا اس کا مالک ہے، اگر کوئی اور بھی اس کا شریک ہوتا تو یہ زمین و آسمان فساد اور انتشار کا شکار ہو جاتے۔

لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا‌ۚ (الانبیاء:22/21)

''اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا (ہر کوئی اپنی من مانی کرتا)۔''

تو خالق ہے، تو ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے
عطا میں تو ہے لاثانی، کرم کرنے میں یکتا ہے
بنایا بادلوں کو اور بنائی روشنی تو نے
بنایا موت کو تو نے، بنائی زندگی تو نے

(خورشید ناظر)

تفہیم بالقرآن

(۱) شرک سب سے بڑا ظلم ہے:

اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ ۞ (لقمان:13/31) یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(۲) انبیا علیہم السلام توحید کے علمبردار تھے: (رب کریم نے ان کو دعوت و تبلیغ کے لیے چنا، ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارے میں ارشاد ہوتا ہے)

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ (الانعام:88/6)

کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان سب کا کیا کرایا غارت ہو جاتا (معلوم ہوا کہ شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے)۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا فوت ہو جائے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 93)

(۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' (مسلم، کتاب الایمان رقم الحدیث 86)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

(۱) عرش سے فرش تک غور وفکر کرتے جائیے تو لامحالہ خالق کائنات کی قدرت نمایاں ہوگی۔ ہر پھول اور پھول کی ہر پنکھڑی، ہر پھل اور اس کا رنگ اور مزہ اس مالک کی یاد دلاتا ہے۔ ایک قطعہ زمین میں مختلف درخت اور پھلوں کو یکساں پانی سے سیراب کیا جاتا ہے مگر ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

''اور دیکھو! زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں، انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں (سبزیوں اور پھلوں کی) کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے (ایک ہی جڑ سے ایک تنے والے اور کئی تنوں والے) سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے، مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کمتر، ان سب چیزوں میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل وفکر سے کام لیتے ہیں۔'' (الرعد:4/13)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۲) سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد پھلی پھولی اور اس وسیع وعریض دنیا میں آباد ہوگئی، اُن کے رنگ اور مزاج مختلف ہیں بلکہ ہر انسان کی آواز اور لب و لہجے میں تھوڑا بہت فرق ہے اور اگر تمام انسانوں کے صرف انگوٹھوں کے نشانوں کو جمع کیا جائے تو اس میں بھی باریک سا فرق نظر آئے گا، یہ بھی اسی خالق و مالک کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔

''اس (رب) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش: اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا اختلاف ہے، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانش مند لوگوں کے لیے۔(الروم:22/30)

قرآن پوری نسل انسانیت کو دعوتِ توحید دیتا ہے:

(اے انسانو!) یہ تمھاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تمھارا رب ہوں، پس تم میری (خالق کائنات کی) عبادت کرو۔(الانبیاء:21)

حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی اور ہر رسول اسلام کا یہ پیغام لے کر آیا کہ اس پوری کائنات کا صرف اور صرف ایک ہی خالق ہے، اور تم اسی کی عبادت کرو اور خاتم النبیین محمد ﷺ نے بھی اسی پیغام کو نسلِ انسانیت کے لیے بلند فرمایا:

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اہل کتاب کا جھوٹ اور بہتان

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

کیا آپ نے ان (یہود) کو نہ دیکھا جو (باوجود بے شمار خرابیوں اور شرک میں مبتلا ہونے کے) پاکیزگی نفس کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ پاکیزگی تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے (اور روز قیامت سب کچھ واضح ہو جائے گا) اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا (نہ صرف یہود پر بلکہ ہر شخص کے ساتھ ٹھیک ٹھیک انصاف ہوگا)۔

الفاظ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ. (کیا نہ دیکھا آپ نے اُن لوگوں کی طرف)، اَ، ھمزہ استفہامیہ، لَمْ، جازمہ، (بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے)، رأی، یَریٰ (دیکھنا)، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر حاضر، ترٰی، لَمْ کی وجہ سے تَرَ رہ گیا، حرف علت 'ی' محذوف ہوا، اِلٰی، حرف جار، الَّذِيْنَ اسم موصول۔ يُزَكُّوْنَ، [(کہ) پاکیزہ ٹھہراتے ہیں]، زَكّٰى يُزَكِّيْ تَزْكِيَةٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر غائب۔ اَنْفُسَهُمْ، (اَنْفُس۔هُمْ) جانوں، اپنی (کو)، مضاف، مضاف الیہ، اس کا مفرد نفسٌ ہے۔ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ، (بلکہ اللہ جسے چاہے پاکیزگی عطا کرتا ہے)، بَلِ حرف اضراب (پہلے جو بیان ہوا، اس سے اعراض کر کے اصل حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے)، اللّٰهُ (مبتدا)، يُزَكِّيْ فعل مضارع، واحد مذکر غائب (خبر)، مَنْ يَّشَآءُ (جسے وہ چاہتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ) مَنْ موصولہ، (شَاءَ۔ يشَاءُ) چاہنا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا. (اور نہ ظلم ہوگا اُن پر تاگے کے برابر بھی یعنی ذرہ بھر بھی)، وَ عاطفہ، لَا نافیہ، يُظْلَمُوْنَ مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، فَتِيْلًا باریک دھاگے کو کہتے ہیں، مراد ذرہ بھر بھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر تعجب کا اظہار ہے اور خاص طور پر اہل کتاب میں (یہود) کے لیے زجر و توبیخ ہے جو اپنے لیے پاکیزگی نفس کا دم بھرتے ہیں جبکہ اُن میں عقائد کی اور اعمال کی اخلاقی برائیاں ہیں۔ یہود و نصاریٰ یہ دعویٰ کیا کرتے تھے:

نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ط (المائدہ:18/5)

(نعوذ باللہ) ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔

اس کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا۔

قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ط (المائدہ:18/5)

آپ فرما دیجیے (اگر واقعی تم اللہ کے پیارے ہو) تو پھر وہ (وقتاً فوقتاً) تمھارے گناہوں پر تم کو سزا کیوں دیتا رہتا ہے؟ بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں (اور انسانوں کی طرح) انسان ہو (بلکہ عقائد و اخلاق میں بھی گرے ہوئے ہو)۔

اور انھیں یہ (باطل) دعویٰ بھی تھا:

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ط (البقرہ:111/2)

جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا۔

اس خام اور فرسودہ دعوے کا اُن کے لیے اور تمام نسل انسانیت کے لیے فیصلہ کن جواب اس طرح ہے۔

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (البقرہ:112/2)

بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) جس نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا (سچا اور مخلص مسلمان بن گیا خواہ کسی بھی ملت و مذہب سے ہو) اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو، تو اس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے اور (قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لیے) نہ اُن کو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (بلکہ امن اور سلامی سے اللہ انھیں اپنی جنت میں داخل فرمائے گا)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ لوگ ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے پاکیزگی عطا فرمائی، اس لیے ارشاد ہوتا ''بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ'' بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے پاکیزگی عطا فرماتا ہے۔

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی تعریف سے بھی، خصوصاً جب سامنے ہو مبالغہ آمیز تعریف سے منع فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی'' (ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا) پھر کہا، اگر کسی کے لیے اپنے بھائی کی تعریف کرنا ضروری ہو تو یوں کہیے ''میں اسے ایسا سمجھتا ہوں، اگر واقعی ان میں وہ خوبیاں ہوں، اس کا حساب کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ (بخاری کتاب الادب، رقم الحدیث 6061)

منہ پر تعریف کرنے والوں کا مقصد عام طور پر اپنے ممدوح کی مبالغہ آمیز تعریف اور خوشامد وغیرہ کر کے اُن سے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنا یا اُن کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنا ہوتا ہے۔

یہ بات اخلاقی طور پر غلط ہے۔ سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں (یعنی اخلاق کے ساتھ انھیں روک دیں)۔

یہ بات یاد رہے کہ اس ممنوع تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو، نیز ایسی تعریف جس سے ممدوح شخص کے عُجب، خود پسندی اور ریاکاری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو، ہاں اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے کسی قسم کے فتنے وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد حاصل کرنا ہو، تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے، جس طرح کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، سیف اللہ خالد)

جو بس میں زباں ہو نہ انساں کی
نہ پائے حقیقت وہ ایمان کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہود کا کھلا جھوٹ

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۰

دیکھو! یہ (یہود) اللہ پر کیسا جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ صریح گناہ (ان کو دوزخ کا ایندھن بنانے کے لیے) کافی ہے۔

الفاظ

اُنْظُرْ ، (دیکھو!) نَظَرَ یَنْظُرُ سے فعل امر، واحد مذکر۔ کَیْفَ ، (کیسے؟) حرف استفہام۔ یَفْتَرُوْنَ ، (وہ باندھتے ہیں) فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ف ر ی) ہے (اِفْتَرٰی، یَفْتَرِیْ)، (جھوٹ) باندھنا۔ عَلَی اللّٰہِ، (اللہ سبحانہ وتعالیٰ، پر) جار، مجرور۔ اَلْکَذِبَ، جھوٹ (مصدر، مفعول)۔ وَ، (اور)، عاطفہ۔ کَفٰی، (کافی ہے)، (کَفٰی یَکْفِیْ)، کافی ہونا، کَفٰی فعل ماضی، واحد مذکر۔ بِہٖ، (بِ۔ہٖ)، ساتھ، اس (کے) جار، مجرور۔ اِثْمًا ، (گناہ) موصوف۔ مُّبِیْنًا، (واضح، صریح) صفت، یعنی ان کے واضح گناہ گار ہونے کے لیے یہی ایک گناہ (اِفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ) کافی ہے۔

تفسیر

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، کیا آپ ان یہودیوں کو نہیں دیکھتے جو شرک جیسی خرابیوں میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں ردّ و بدل کرتے ہیں، اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کو (نعوذ باللہ) قتل کرتے ہیں اور شرک جیسے قبیح اور عظیم جرم کا ارتکاب کر کے انھوں نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے اور یہ صریح گناہ ہی ان کے لیے دردناک عذاب کا موجب ہے، حقیقت میں یہود و نصاریٰ دونوں اس جرم کے مرتکب ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ (المائدہ:15/5)

یہود ونصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے پیارے ہیں، ان سے پوچھیے پھر وہ تمھارے گناہوں پر تمھیں سزا کیوں دیتا ہے؟ درحقیقت تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اور انسان اللہ نے پیدا کیے ہیں۔

(۲) وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰

(التوبہ:30/9)

یہودی کہتے ہیں کہ (سیدنا) عزیر اللہ کا بیٹا ہے (نعوذ باللہ) اور عیسائی کہتے ہیں کہ (سیدنا) مسیح اللہ کا بیٹا ہے (نعوذ باللہ) یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں۔ ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ کی مار ان پر، یہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں؟

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) انسان کی سب سے بڑی حماقت اور جہالت یہ ہے کہ باطل اور غلط رویہ اختیار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو درست اور صحیح خیال کرے۔ اسے کہتے ہیں کہ ”چوری اور سینہ زوری“ اسی خواہشاتِ نفس اور لغو خیالات کا یہود ونصاریٰ شکار تھے اور کہا کرتے تھے کہ ”جنت میں ان کے علاوہ اور کوئی ہرگز داخل نہ ہوگا۔“

۲) ان آیات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ نیک اور اعمال صالحہ کرنے کے باوجود عجز وخاکساری سے اس رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت اور تزکیہ نفس کے لیے دعا گو رہنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ (ظاہر اور باطن میں اپنے خوف سے لبریز فرما دے) اور اس کا تزکیہ فرما (ہر قسم کے شرک، کفر، فسق اور ریاکاری سے اسے صاف ستھرا بنا دے) تو ہی بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے، تو اس (نفس کا) نگران اور مالک ہے۔

اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کی دیواروں کو اٹھا رہے تھے اور لبوں پر یہ کلمات جاری و ساری تھے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وہ سجدہ روحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

یہود کا مسلمانوں کے ساتھ طرزِ عمل

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

(اے مخاطب) کیا تو نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو (اللہ کی) کتاب سے کچھ حصہ دیا گیا (پھر بھی) وہ بتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں، (اُن کا حکم مانتے ہیں) اور کافروں (یعنی مشرکین مکہ) کے متعلق کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں (ان کا منشا یہ ہوتا کہ جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کافر مسلمانوں سے بہتر ہیں تو یہود تو اُن سے بہت بہتر ہوئے کہ وہ اللہ کے منتخب لوگ ہیں، یہ سب خواہشات نفس کی باتیں ہیں گویا یہ نفس کے بھی پجاری ہیں)۔

الفاظ

اَلَمْ تَرَ. (کیا نہ دیکھا تو نے)، اَ ھمزہ استفہامیہ، لَمْ جازمہ (بعد والے لفظ کو جزم دیتا ہے، حرف علت ہو تو گر جاتا ہے، جیسا کہ ترى کی ی، حذف ہوئی)۔ اِلَى الَّذِيْنَ. (طرف اُن لوگوں کے)، اِلَى حرف جار، الَّذِيْنَ اسم موصول، جمع مذکر۔ اُوْتُوْا. (جو دیے گئے)، (اٰتٰی، يُؤْتِيْ)، لانا، دینا، اِيْتَاءٌ باب افعال، اُوْتُوْا فعل ماضی مجہول، جمع مذکر۔ نَصِيْبًا. (کچھ حصہ) مفعول بہ۔ مِّنَ الْكِتٰبِ. (اللہ کی کتاب میں سے) جار، مجرور۔ يُؤْمِنُوْنَ. (وہ ایمان لاتے ہیں)، (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، دل اور زبان سے یقین کرنا اور عمل سے ثابت کرنا، اِيْمَانٌ باب افعال، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ بِالْجِبْتِ. (بِ. الْجِبْتِ) ساتھ، بتوں (کے)، جار، مجرور (ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کی جائے۔ ہر بت، بالخصوص جادوگروں اور کاہنوں کو الجبت کہا جاتا ہے)۔ وَالطَّاغُوْتِ. (ہر شیطان، خواہشاتِ نفس، ہر وہ چیز جو انسان میں سرکشی اور راہ حق سے بغاوت کا باعث ہو۔ شیطان سب سے بڑا باغی اور سرکش ہے اور جو لوگ سرکش ہیں وہ بھی طاغوت کی پیروی کرتے ہیں)، اس کا عطف الْجِبْت پر ہے۔ وَ، اور، عاطفہ۔ يَقُوْلُوْنَ. (وہ سب کہتے ہیں)، (قَالَ، يَقُوْلُ) کہنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، قول و قرار اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ لِلَّذِيْنَ. (واسطے اُن لوگوں کے)، لِ. الَّذِيْنَ جار، مجرور (اسم موصول، جمع مذکر)۔ كَفَرُوْا. (کہ جنھوں نے کفر کیا)، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، (كَفَرَ يَكْفُرُ)، انکار کرنا، ایمان نہ لانا (ضد ایمان لانا)۔ هٰٓؤُلَآءِ. (یہ سب لوگ)، اسم اشارہ (مبتدا)۔ اَهْدٰى. (زیادہ ہدایت یافتہ ہیں)، اسم تفضیل (هَدٰى يَهْدِيْ) سیدھی راہ دکھانا، هُدًى، هِدَايَةً (ہدایت) اس سے اَهْدٰى، زیادہ ہدایت یافتہ، ہدایت اردو میں معروف ہے۔ مِنَ الَّذِيْنَ. (اُن لوگوں کی نسبت سے)۔ اٰمَنُوْا. (جو ایمان لائے)، فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ سَبِيْلًا.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(راہ پر) یعنی یہود حسد و بغض سے کہتے ہیں کہ کفار مکہ مسلمانوں سے بہتر راستے پر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

تفسیر

اس آیہ مبارکہ میں یہودیوں کی برائیوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے ساتھ ان کے حسد و بغض کا ذکر ہے۔ اُن کے رذیل اخلاق اور خبیث طبیعتوں نے انھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ترک کرنے پر آمادہ کیا اور اس کے عوض ان کو بتوں اور طاغوت پر ایمان لانے کی ترغیب دی، طاغوت پر ایمان لانے سے مراد ہر غیر اللہ کی عبادت یا شریعت کے بغیر کسی اور قانون کی بنیاد پر فیصلہ کرنا ہے۔ اس میں جادو، ٹونہ، کہانت، غیر اللہ کی عبادت اور شیطان کی اطاعت وغیرہ سب شامل ہیں اور یہ سب بت اور طاغوت ہیں۔ اسی طرح ان کے کفر اور حسد نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ کفار اور بت پرستوں کے طریقے کو اہل ایمان کے طریقے پر ترجیح دیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور یہ (یہود) کفار کی خوشامد اور مداہنت کی خاطر اور ایمان سے بغض کی وجہ سے کہتے ہیں:

"هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا"

طریقے کے اعتبار سے یہ کفار اہل ایمان سے زیادہ راہِ ہدایت پر ہیں۔ غور کیجیے کہ یہ (یہود) کتنے قبیح ہیں، ان کا عناد کتنا شدید ہے، اور ان کی عقل کتنی کم ہے؟ وہ مذمت کی وادی میں، ہلاکت کے راستے پر کیسے گامزن ہیں؟ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات کسی عقل مند کو قائل کرلے گی یا کسی جاہل کی عقل میں آجائے گی؟

کیا اس دین کو جو بتوں اور پتھروں کی عبادت کی بنیاد پر قائم ہے، جو "طیبات" (پاکیزہ چیزوں) کو حرام ٹھہرانے "خبائث" (بری چیزوں) کو حلال ٹھہرانے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم کے ضابطوں کو قائم کرنے، خالق کو مخلوق کے برابر قرار دینے، اللہ، اس کے رسول اور اس کی کتابوں کے ساتھ کفر کرنے کو درست گردانتا ہے--- اسے اس دین پر فضیلت دی جاسکتی ہے؟ جو اللہ رحمٰن کی عبادت، کھلے چھپے اللہ تعالیٰ کے لیے اِخلاص، بتوں اور جھوٹے معبودوں سے انکار، صلہ رحمی تمام مخلوق کے ساتھ، حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک، لوگوں کے درمیان عدل کے قیام، ہر خبیث اور ظلم کی تحریم اور تمام اقوال و

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعمال میں صدق وصداقت پر مبنی ہے--- کیا حق کو باطل پر فضیلت دینا محض حماقت نہیں؟

ایسا کہنے والا شخص یا تو سب سے زیادہ جاہل یا سب سے کم عقل یا حق کے ساتھ سب سے زیادہ عناد اور بغض رکھنے والا اور تکبر وغرور کا اظہار کرنے والا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو

اللہ کی رحمت سے محرومی بہت بڑا خسارہ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾

(یہود، جو بتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں یا اُن جیسے اور لوگ، ان کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے (اپنی رحمت سے محروم کر دیا ہے) اور جس پر اللہ لعنت کرے پھر تم ہرگز کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے۔

الفاظ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ، (یہ لوگ وہ ہیں کہ)، أُولَٰئِكَ اسم اشارہ بعید، (مبتدا)، الَّذِينَ، اسم موصول جمع، (خبر)۔ لَعَنَهُمُ اللَّهُ، (لعنت کی ہے ان پر اللہ نے)، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (لَعَنَ، يَلْعَنُ)، لعنت کرنا، (بددعا دینا)، بندوں کی طرف سے اور اللہ کی طرف سے اس کی رحمت سے محرومی ہے۔ وَمَن، (اور جن کو)، وَ اور، مستانفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)، مَن (جازمہ بعد والے حرف کو جزم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی دیتا ہے)۔ يَّلۡعَنِ اللّٰهُ (لعنت کرے اللہ تعالیٰ، یعنی اپنی رحمت سے محروم کردے)، فعل مضارع مجزوم، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے زیر دی گئی ہے۔ فَلَنۡ تَجِدَ (پس ہرگز نہ پائے گا تو)، فَ جواب شرط، لَنۡ ناصب المضارع (مضارع پر زبر دیتا ہے جیسا کہ تَجِدُ تھا تَجِدَ رہ گیا)، وَجَدَ يَجِدُ پانا، موجود ہونا اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ لَهٗ (لَ۔ ہٗ)، لیے، اس کے، جار، مجرور۔ نَصِيۡرًا (مددگار) اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

تفسیر

''اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ'' یہی وہ لوگ ہی جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کردیا اور انھیں اپنی سزا کا مستحق ٹھہرایا۔

''وَمَنۡ يَّلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ نَصِيۡرًا'' اور جس پر اللہ لعنت کردے (اپنی رحمت سے محروم کردے) تو تم اس کا کسی کو مددگار نہیں پاؤ گے۔ جسے اللہ تعالیٰ دھتکار دے تو اس کے لیے کوئی مددگار نہیں پائے گا جو اس کی سرپرستی کرے، اس کو مشکلات کے بھنور سے نکالے اور اس کا نگہبان اور محافظ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو اپنے حال پر چھوڑ دینے کی انتہا ہے۔ (دیکھیے تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(ا) اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝۲۴ (آل عمران:23,24/3)

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں اللہ کی کتاب (تورات) سے کچھ بہرہ مند کیا گیا تھا، وہ جب کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے (اور ان کے اختلافات کو ختم کرے) تو اُن میں سے ایک گروہ (علم و آگہی کے باوجود) روگرداں ہوجاتا ہے اور وہ (حق و صداقت کو قبول کرنے اور کتاب اللہ کے فیصلے کو ماننے سے) منہ پھیر لیتے ہیں (ان کی روگردانی اور فرار) اس لیے تھا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جہنم کی آگ گنتی کے چند ایام کے علاوہ ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی، اُن کے خودساختہ عقیدوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔ (اور اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی کتاب سے منہ موڑ کر خواہشاتِ نفس کی پیروی میں کبھی کوئی شخص راہ حق نہیں پا سکتا)۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''جبت'' سے مراد جادو اور ''طاغوت'' سے مراد شیطان ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث 4583)

(۲) یہودیوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت ہوئی تو انھوں نے مشرکین مکہ سے رابطہ کر لیا اور اُن سے کہنے لگے کہ تمھارا دین مسلمانوں کے دین سے بہتر ہے۔ یہ سب کچھ اس حسد کی وجہ سے تھا کہ نبوت اور رسالت ہمارے سوا دوسروں کو کیوں مل گئی؟ نیز یہ بات اس لیے بھی کہی کہ مشرکین مکہ ان کا ساتھ دیں، چنانچہ بظاہر اُن کی سازش کامیاب رہی اور مکہ اور اطراف و جوانب کے کفار مسلمانوں کے خلاف جمع ہو کر ٹوٹ پڑے اور مسلمانوں اور شہر مدینہ کو اتنا بڑا خطرہ لاحق ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں سے بچاؤ کے لیے مدینہ کے اردگرد خندق کھودنا پڑی، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حفاظت فرمائی اور اُن کے دشمنوں کو ناکام و نامراد واپس لوٹا دیا۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ خالد)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) دشمنی اور رقابت حسد وبغض کو جنم دیتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہود مدینہ نے مسلمانوں کی اس دشمنی میں احکام الٰہی کو پس پشت ڈال کر مشرکین مکہ سے روابط بڑھائے اور ان کو خوش کرنے کے لیے بتوں کو سجدہ کیا۔ (يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ)

۲) یہ حسد وبغض آگے بڑھا تو مسلمانوں کی عظمت کو گھٹا کر مشرکین مکہ کو بڑھا دیا (وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا)

۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہود کی حق دشمنی کا وبال ان پر ہی پڑا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو گئے، دنیا اور آخرت میں خائب وخاسر ہوئے۔ (وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا)

۴) یہ آیات مسلمانوں کو متنبہ کر رہی ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب سے جڑے رہیں، اس کی تعلیمات پر سنت نبویؐ کے مطابق عمل پیرا ہو جائیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں تو یہود ونصاریٰ ان کا کچھ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بگاڑ نہ سکیں گے۔ اگر انھوں نے ایسا نہ کیا، تو وہ بھی نقصان اٹھائیں گے۔ افسوس کہ آج مسلمانوں کی زبوں حالی اسی وجہ سے ہے۔ اصول کی بات کیا ہے؟ (وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) اللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ (آمین)

مبتلائے درد ہو کوئی عضو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کے ہوتی ہے آنکھ

اہل یہود کا بخل

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾

کیا (یہود کا) حکومت وسلطنت میں کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔

الفاظ

اَمْ لَهُمْ، (کیا واسطے اُن کے)، اَمْ (کیا)، لَهُمْ (لَ۔ هُمْ)، لیے، اُن (کے)، جار، مجرور، (خبر مقدم) هُمْ ضمیر، جمع مذکر۔ نَصِيْبٌ، (حصہ) مبتدا (موخر)۔ مِنَ الْمُلْكِ، (بادشاہت اور سلطنت میں سے)، جار، مجرور۔ فَاِذًا، (پس اُس وقت) حرف جزا، اصل میں یہ اِذَنْ ہے، وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں، یہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ لَا، (نہ)، نافیہ۔ يُؤْتُوْنَ النَّاسَ، (دیتے لوگوں کو)، (اٰتٰی يُؤْتِيْ)، لانا، دینا، اِيْتَاءٌ، مصدر باب افعالٌ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، منصوب، يُؤْتُوْنَ، النَّاسَ (لوگوں کو)۔ نَقِيْرًا، (رائی برابر بھی، پھوٹی کوڑی تک) مفعول۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہودی یہ سمجھتے تھے کہ پیغمبری اور دین کی سرداری ہماری میراث ہے، اور یہ ہر زمانے میں ہمیں ملنی چاہیے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو عار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کار حکومت اور بادشاہت ہمیں ہی مل کر رہے گی۔ یہودیوں کے اس کہنے پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا حکومت و سلطنت میں یہودیوں کا کچھ حصہ ہے؟ مطلب یہ کہ ہرگز ان کا کوئی حصہ نہیں، یہ تو ایسے بخیل ہیں کہ اگر حاکم اور بادشاہ ہو جائیں تو لوگوں کو پھوٹی کوڑی تک ـــــ نہ دیں۔

تفہیم بالقرآن

(۱) یہود کے ذہن کی انتہائی پستی:

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨١﴾ (ال عمران:181/3)

اللہ نے اُن لوگوں کا قول سنا جو کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، اُن کی یہ باتیں بھی ہم لکھ لیں گے اور اس سے پہلے جو وہ پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں، وہ بھی ان کے نامہ اعمال میں ثبت ہیں (جب فیصلے کا وقت آئے گا تو اس وقت) ہم اُن سے کہیں گے کہ لو، اب عذاب جہنم کا مزا چکھو۔

سید مودودی لکھتے ہیں:

[یہ یہودیوں کا قول تھا، قرآن مجید میں جب آیت آئی کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ (البقرہ:245/2) تم میں کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے (غربا و مساکین کی لوجہ اللہ خدمت کرے) تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔]

"قرضِ حسن" سے مراد خالص نیکی کے جذبے سے بے غرضانہ اللہ کی راہ میں مال صرف کرنا ہے، اسے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے۔ (سبحان اللہ! مال بھی اسی کا عطا کیا ہوا ہے، اسی مال میں سے 'قرضِ حسن' کی ترغیب دیتا ہے، اِس اِحسان اور مروت کے ساتھ کہ وہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے، اس محسن آقا کی مروت و احسان کا کیا کہنا!

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس آیت پر یہودیوں نے کہنا شروع کیا کہ جی ہاں! (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ مفلس ہو گئے ہیں اور بندوں سے قرض مانگ رہے ہیں۔ (مختصر حواشی)

قساوتِ قلبی کی انتہا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (البقرہ:74/2)

(یہود کے بارے میں آتا ہے) آخر کار تمھارے دل سخت ہو گئے، پتھروں کی طرح سخت، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے (جبکہ پتھروں کا حال تو یہ ہے) کہ ان میں سے تو کوئی ایسے ہوتے ہیں جس میں سے (ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے) چشمے پھوٹ پڑتے ہیں، کوئی پھٹتے ہیں تو ان میں سے پانی نکل آتا ہے (جو بڑھتے اور پھیلتے ہوئے دریا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں) اور کوئی اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرز کر گر پڑتے ہیں (اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور دریاؤں کی تہ میں جو ریت نظر آتی ہے وہ انھی پتھروں کی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے جو عمارتیں بنانے میں کام آتی ہے)، (یاد رکھو!) اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

کتمان حق اور بخل یہود کا خاصا تھا جو کہ سخت ناپسندیدہ بات ہے۔ غرور اور گھمنڈ کے بعد جو چیز انسانی سیرت کو کھوکھلا کر دیتی ہے وہ بخل ہے جبکہ کتمان حق انسان کو راہ ہدایت سے دور لے جاتا ہے، قرآن اعلان کرتا ہے:

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (النساء:37/4)

جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل (کرنے) کا حکم دیتے ہیں (بخل کی ترغیب دیتے ہیں) اور جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں (وہ مال ہو یا حق بات) وہ (مستحقین پر خرچ نہیں کرتے اور اسی طرح حق و صداقت کو بھی ظاہر نہیں کرتے) اور ہم نے ایسے کفار (ناشکروں) کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَالْغَنِيُّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ (الحدید: 24/57)

اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں، جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

قرآنِ حکیم نے بخل کرنے والے شخص اور سخاوت کرنے والے شخص، دو کردار ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ پہلا شخص قارون ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے ڈھیروں خزانے عطا کر رکھے تھے، مگر غربا و مساکین پر ایک پائی بھی خرچ کرنے کے لیے تیار نہ تھا، بلکہ غرور اور تکبر کا شکار تھا، اس کے عبرتناک انجام کا تذکرہ قرآن اس طرح کرتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ (القصص: 81/28)

(رب قدیر کا فرمان ہے) آخر کار ہم نے اسے اور اس کے گھر کو (خزانوں سمیت) زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد آپ کر سکا۔

دوسرا شخص وہ مومن ہے جس کا شمار ایمان لانے میں ''السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'' میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر ایمان لانے کے ساتھ ہی اس نے اپنی دولت (غلام) مسلمانوں کو آزاد کرانے میں لٹا دی اور اللہ تعالیٰ کی جنت لے لی۔ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو پوری امت کے بہترین شخص ہیں۔ قرآن اس کا ذکر اس طرح کرتا ہے:

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ (اللیل: 92/21-18)

(اور جہنم سے دور رکھا جائے گا) وہ نہایت پرہیز گار جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے، وہ تو صرف اپنے رب برتر کی رضا جوئی کے لیے یہ کام کرتا ہے اور ضرور وہ (رب کریم) بھی اس سے خوش ہوگا۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَا يَجْمَعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

حرص اور بخل دونوں کسی بندہ (مومن) کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوتے۔(نسائی)

بخل اور کتمان حق کو شاعر نے بہت خوب صورت الفاظ کا جامہ پہنایا ہے:

بخل کرتے ہیں، بخیلی کا سبق دیتے ہیں
اور چھپاتے ہیں، بفضل اللہ انھیں جو بھی ملا
ہے بخیلوں کے لیے عذاب ذلت کا
ان کے اس بخل کو کرنے کا، سکھانے کا صلہ

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) دل کی سختی ہو یا دل کا اندھاپن، یہ راہ حق سے دور لے جانے والی باتیں ہیں۔''ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ'' کا حال اوپر گزر چکا ہے۔فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ (الحج:46/22)

۲) آج پوری ''امت مسلمہ'' بصیرت سے محروم ہو چکی ہے اور زوال کا شکار ہے، اسلامی ملک کہلانے والے فساد اور انتشار سے دوچار ہیں، اُن کی صفوں میں اتفاق اور اتحاد نہیں ہے اور یہود و نصاریٰ اس پر خوش ہیں اور انھوں نے مزید وہاں دہشت گردی پھیلا رکھی ہے۔کیا مسلمانوں کا ہی خون سب سے ارزاں ہے؟ ابھی حال ہی میں سیکڑوں فلسطینیوں کو خون میں نہلا دیا گیا اور پوری دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

یہود کا حسد وبغض

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

کیا (یہود) لوگوں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ) سے اس پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے نوازدیا ہے؟ (اگر یہ بات ہے تو انھیں جان لینا چاہیے) کہ ہم نے آلِ ابراھیم کو بھی (اس سے پہلے) کتاب وحکمت (اور نبوت وسلطنت) سے نوازا۔

الفاظ

اَمۡ، (کیا) ہمزہ استفہامیہ کے معنی ہیں۔ یَحۡسُدُوۡنَ، (وہ حسد کرتے ہیں)، اس کا مادہ (ح س د)، حَسَدَ، یَحۡسُدُ حسد کرنا، سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ النَّاسَ، (لوگوں سے) مفعول بہ۔ عَلٰی مَآ، (اوپر اس بات کہ)، عَلٰی حرف جار، مَآ، موصولہ۔ اٰتٰـھُمُ اللّٰهُ، (دیا، ان کو، اللہ تعالیٰ نے)، (اٰتٰی، یُؤۡتِیۡ)، عطا کرنا، دینا، اٰتٰی فعل ماضی ہٖ واحد مذکر، ھُمۡ ضمیر جمع مذکر (مفعول)۔ مِنۡ فَضۡلِهٖ، (فضل اپنے سے [اس اللہ نے])، مِنۡ حرف جار، فَضۡلِهٖ (فَضۡلِ۔ ہٖ)، مضاف، مضاف الیہ۔ فَقَدۡ، (پس تحقیق)، فَ (حرف عطف)، قَدۡ (حرف تحقیق زور بیان کے لیے)۔ اٰتَيۡنَآ، (دی ہم نے) فعل ماضی، جمع متکلم، (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ بطور عزت آتا ہے)۔ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ، (اولادِ ابراہیمؑ کو) مضاف، مضاف الیہ، غیر منصرف ہونے کی وجہ سے ابراہیم کی م پر زبر ہے، (مفعول نمبر ۱)۔ الۡكِتٰبَ، کتاب اللہ، (مفعول نمبر ۲)۔ وَالۡحِكۡمَةَ، (اور حکمت)، اس کا عطف الۡكِتٰبَ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ وَ، اور، عاطفہ۔ اٰتَيۡنٰهُمۡ، (اور دی ہم نے ان کو)، فعل ماضی، جمع متکلم، ھُمۡ ضمیر، جمع مذکر غائب۔ مُّلۡكًا، (بادشاہی) سلطنت، (موصوف)۔ عَظِيۡمًا، (بہت بڑی)، صفت۔

تفسیر

مطلب یہ ہے کہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے بیٹے سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں مدت دراز تک نبوت اور بادشاہی رہی ہے، سیدنا داؤدؑ، سیدنا سلیمانؑ اور دوسرے اولوالعزم پیغمبر ہو گزرے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(جبکہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت تو عروج پر تھی)، اب بنو اسماعیل میں سے (وہ بھی فی الحقیقت سیدنا ابراہیم ہی کی اولاد میں سے ہیں)، خاتم النبیین جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاندان میں سے نبوت ورسالت سے سرفراز کیا گیا ہے، تو یہ (یہود) کیوں حسد کر رہے ہیں۔

(تفسیر دعوۃ القرآن، سیف اللہ خالد)

تفہیم بالقرآن

(۱) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۝ (ص:35,36/38)

(سیدنا سلمان علیہ السلام نے کہا) اے میرے رب، مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو، بلاشبہ تو بہت عطا کرنے والا ہے، ہم نے ہوا کو اُن کے تابع کر دیا، اُدھر چلتی جدھر وہ چاہتے تھے (اور بہت سی باتوں میں شان وشوکت عطا کی)۔

(۲) لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ (المائدہ:70/5)

بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے (اطاعت وفرمانبرداری) کا پختہ عہد لیا اوران کی طرف رسول بھیجے (لیکن ان کا یہ حال تھا کہ) جب بھی کوئی رسول ان کے پاس کوئی ایسا حکم لاتا جو انھیں خوش نہ آتا (ان کے نفس اور مرضی کے خلاف ہوتا) تو بعض انبیا کو جھٹلا دیتے اور بعض (رسولوں) کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیتے۔

(۳) وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (الانعام:34/6)

اور (اے نبی ﷺ) آپ سے پہلے (بھی) بہت سے رسول جھٹلائے گئے تو وہ اس جھٹلائے جانے اور تکلیف پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی (اللہ کا فتح ونصرت کا وعدہ آپ کے ساتھ بھی ہے وہ پورا ہو کر رہے گا) اور بیشک آپ کو رسولوں کے حالات پہنچ چکے ہیں (آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو ان منکرین حق پر کیسی کامیابی اور نصرت عطا فرمائی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

آج کے درس قرآن میں "اَمْ یَحْسُدُوْنَ" میں حسد کا لفظ آیا ہے۔ حسد کیا ہے؟ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

''کسی ایسے شخص سے جو کسی نعمت کا استحقاق رکھتا ہو اور کوئی دوسرا شخص پہلے شخص سے اس نعمت کے زائل اور چھن جانے کی تمنا کرے، حسد کہلاتا ہے۔'' ایک حدیث مبارک میں آتا ہے:

اَلْمُؤْمِنُ یَغْبِطُ وَ الْمُنَافِقُ یَحْسُدُ

مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔

"غبطۃ" (رشک) یہ ہے کہ کسی شخص میں کوئی نعمت دیکھ کر حسد نہ کرنا بلکہ اللہ تعالیٰ سے تمنا رکھنا کہ اسے بھی اس نعمت سے نوازے۔ (امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن)

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حسد سے بچو! حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے یا فرمایا کہ خشک گھاس کو (جلا کر راکھ بنا ڈالتی)۔ (ریاض الصالحین، باب الحسد)

ایسا بھی حدیث مبارک میں آتا ہے کہ دو باتوں میں غبطہ (رشک) بڑا مستحسن (پسندیدہ) ہے کہ ایسا شخص جس کو علم کی دولت سے نوازا گیا ہے اور وہ صبح و شام (اللہ کی رضا کے لیے) اسے پھیلاتا ہے (دعوت و تبلیغ میں مصروف رہتا ہے)، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا ہے اور وہ اسے (اللہ کی رضا کے لیے) غربا و مساکین میں لٹاتا ہے۔

حاسد تجھ پر حسد اگر کرتا ہے
کر صبر کہ وہ خود کار بد کرتا ہے
اپنی پستی کو کر رہا ہے محسوس
اور تیری بلندیوں سے کد کرتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب اہل کتاب برابر نہیں

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾

(اور اہل کتاب میں بھی سب ایک سے نہیں) پس اُن میں سے کوئی تو نبی ﷺ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور کوئی اس سے رکا ہوا ہے (اسے نہیں مانتا) اور (نہ ماننے والوں کے لیے) دوزخ کی بھڑکتی آگ کافی ہے۔

الفاظ

فَمِنْهُمْ. (پس بعض اُن میں سے)، فَ عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے) مِنْ سے حرف جار، هُمْ وہ، ضمیر، جمع مذکر (مجرور)۔ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ. (وہ شخص جو ایمان لایا ساتھ اس کے یعنی نبی ﷺ کے ساتھ)، مَنْ (جو) موصولہ، اٰمَنَ (ایمان لایا) اس کا مادہ (ا م ن)، (آمَنَ يُؤْمِنُ) ایمان لانا، یقین کرنا دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کو رب واحد مان کر اس کے احکام کی تعمیل سنت نبویؐ کے مطابق کرنا، بِهٖ (بِ۔ ہٖ) ساتھ، اُس کے، جار، مجرور، ہٖ کی ضمیر واحد مذکر نبی ﷺ کی طرف جاتی ہے یا کتاب اللہ کی طرف۔ وَمِنْهُمْ. (اور بعض ان میں سے)، وَ اور عاطفہ، مِنْهُمْ جار، مجرور۔ مَنْ صَدَّ. (جو رکا ہوا ہے، یعنی اس کا ایمان نہیں ہے) فعل ماضی، واحد مذکر غائب۔ عَنْهُ (عَنْ۔ هُ)، اس، سے (ایمان سے) جار، مجرور۔ وَكَفٰى. (اور کافی ہے)، فعل ماضی، واحد مذکر، وَ اور (عاطفہ)، (كَفٰى يَكْفِيْ) کفایت کرنا، کافی ہونا، اردو میں معروف لفظ ہے۔ بِجَهَنَّمَ. (دوزخ، جہنم) اسم۔ سَعِيْرًا. (جلانے والی)، اس کا مادہ (س ع ر) ہے، (سَعَّرَ يُسَعِّرُ) بھڑکانا، تَسْعِيْرًا باب تفعیل، سَعِيْرًا (اسم فاعل بروزن فعیل) دوزخ کا شعلہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) بھڑکتی آگ نافرمانوں کے لیے:

وَمَنۡ یَّزِغۡ مِنۡہُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡہُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۲﴾ (سبا:12/34) ''اور جو ہمارے حکم (یعنی رب کے حکم) سے سرتابی کرتا ہے اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے ہیں۔''

(۲) شیطان بھڑکتی آگ کی طرف بلاتا ہے:

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدۡعُوۡا حِزۡبَہٗ لِیَکُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ؕ﴿۶﴾ (فاطر:6/35) ''(اے انسانو!) درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے (وہ راہ حق سے روکتا ہے)، اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو (اور راہ حق پر جم جاؤ اور رب رحیم کی مدد تلاش کرو) وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے تاکہ انھیں گمراہ کرکے دوزخی بنائے۔''

(۳) یتامیٰ کا مال کھانے والوں کا حال:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾ (النسا:10/4) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں، وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

(۴) اللہ اور اس کے رسولﷺ کی نافرمانی ہی جہنم کا باعث ہے:

وَمَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۳﴾ (الفتح:13/48) ''اور اللہ اور رسولﷺ پر جو لوگ ایمان نہ رکھتے ہوں تو ایسے منکرین (کافروں) کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سات تباہ کن چیزوں سے اجتناب کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا ''(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، (۲) جادو کرنا یا سیکھنا، (۳) اس نفس کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کا مال کھانا، (۶) جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) اور پاک دامن بھولی بھالی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عورتوں پر تہمت لگنا۔ (بخاری، کتاب الحدود، رقم الحدیث 2857)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اس سے پہلی آیہ مبارکہ میں یہودیوں کے بخل کی طرف اشارہ تھا اور آیت نمبر 54 میں ان کے حسد و بغض کا ذکر ہے اور حسد، بخل سے بدتر ہے کیونکہ بخل میں تو کسی کا مال نہیں جاتا لیکن حسد و بغض میں دوسروں کے انعامات کے زوال اور ضائع ہونے کی تمنا کی جاتی ہے۔ (اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ)

۲) یہودیوں کو حسد کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بلکہ ان میں سیدنا ابراہیمؑ کے فرزند سیدنا اسحاق علیہ السلام سے انبیا کرامؑ کا سلسلہ مدت دراز تک رہا، سیدنا ابراہیمؑ کے دوسرے فرزند ارجمند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے خاندان میں سے خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو انھیں اس بات پر خوش ہونا چاہیے تھا نہ کہ ناراض۔ (فَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مُّلۡكًا عَظِيۡمًا)

۳) یہودیوں میں سے جنھوں نے دعوت حق کو پہچان کر اسے قبول کر لیا، رب رحیم نے انھیں قبول کر لیا۔ (فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ)

۴) اور جنھوں نے انکار کیا اور ان تمام منکرین (جن وانس) کا حشر اور انجام جہنم ہے اور یہ بھی رب کائنات کا عدل وانصاف ہے۔ (وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيۡرًا)

۵) یہود ونصاریٰ کی مسلمانوں سے دشمنی بہت پرانی ہے اور آج انھوں نے پورے عالم اسلام میں طوفان برپا کر رکھا ہے اور اس وقت دنیا میں مسلمانوں کا خون سب سے ارزاں ہے اور یہ سب کچھ اپنوں ہی کی نااتفاقیوں اور انتشار کا نتیجہ ہے۔ اے اللہ! ہمیں بصیرت عطا فرما!

بعض اُن میں سے ہیں لاتے ہیں جو ایمان اس پر
بعضے ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے ہیں
پس تو منہ موڑتے ہیں جو بھی تو پھر اُن کے لیے
شعلہ زن نارِ جہنم کو ہی بھڑکاتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل کفر کی ناکامی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے (اور خواہشات نفس کے پجاری بن بیٹھے) انھیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کی کھال گل سڑ جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھتے رہیں، اللہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت بھی خوب جانتا ہے۔

الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ. (بلاشبہ جو لوگ کہ)، اِنَّ بلاشبہ حرف مشبہ بالفعل، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، الَّذِيْنَ جن لوگوں (نے)، اسم موصول جمع، اس کا مفرد الّذی ہے۔ كَفَرُوْا. (کفر سے کام لیا)، كَفَرَ. يَكْفُرُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ بِاٰيٰتِنَا. (بِ۔اٰيٰتِ۔نَا) ساتھ، نشانیوں، ہماری (کے) یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے منکر ہوئے، بِ حرف جار، اٰيَةٌ کی جمع آیات (مضاف)، نَا (مضاف الیہ)۔ سَوْفَ. (عنقریب) مضارع کو قریب کے معنی میں کرتا ہے۔ نُصْلِيْهِمْ. (داخل کریں گے ہم ان کو یعنی عدل کرنے والا رب ان کو داخل کرے گا)، اَصْلٰى يُصْلِيْ سے فعل مضارع، جمع متکلم، داخل کرنا، هِمْ (ان کو یعنی کفار کو)، مفعول نمبر ۱۔ نَارًا. (آگ میں) مفعول نمبر ۲۔ كُلَّمَا. (جب بھی)، ظرف زمان۔ نَضِجَتْ. (گل سڑ جائیں گے) فعل ماضی، واحد مونث غائب، اس کا مادہ (ن ض ج)، (نَضِجَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یَنْضَجُ)، اچھی طرح گل سڑ جانا۔ جُلُوْدُھُمْ، (جُلُوْدُ۔ھُمْ)، جسم کے چمڑے، ان کے، مضاف، مضاف الیہ، جِلْدٌ کی جمع جُلُوْدُ۔ بَدَّلْنٰھُمْ، (بَدَّلْنَا۔ھُمْ) ہم بدل دیں گے، اُن کو (یعنی کھالوں کو)، اس کا مادہ (ب د ل)، بَدَّلَ یُبَدِّلُ (تبدیل کرنا)، اس سے جمع متکلم، بَدَّلْنَا (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ عزت وتکریم کے لیے آتا ہے)، ھُمْ (مفعول نمبر۱)، یہ لفظ اردو میں بھی معروف ہے، جیسا کہ تبدیلی، بدلنا۔ جُلُوْدًا، (ایسے چمڑے) جمع، اس کا مفرد جِلْدٌ ہے، مفعول نمبر ۲۔ غَیْرَھَا، (جو اس کے علاوہ ہیں یعنی نئے چمڑے) مرکب اضافی۔ لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ، [تا کہ وہ سب (ہمیشہ) چکھتے رہیں عذاب کا (مزہ)] لِ، لام تعلیل (تا کہ)، یَذُوْقُوا (وہ چکھتے ہیں)، (ذَاقَ، یَذُوْقُ) چکھنا، ذائقہ، ذوق اردو میں معروف ہے، یَذُوْقُوْنَ تھا، لام تعلیل کی وجہ سے ن جمع کا گر گیا، الْعَذَابَ (عذاب) مفعول۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا، (بیشک اللہ ہے، بہت غالب (قدرت) والا، بہت حکمت والا، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم) کَانَ ہے، فعل ماضی، عَزِیْزًا (صیغہ مبالغہ)، بہت غالب، کَانَ کی خبر نمبر۱، حَکِیْمًا (صیغہ مبالغہ)، بہت حکمت والا، کَانَ کی خبر نمبر ۲۔

تفسیر

”اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ“

جن لوگوں نے ہماری آیات سے کفر کیا انھیں ہم یقیناً آگ میں ڈالیں گے، یہاں آیات سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیات بھی ہیں اور انفس وآفاق کی آیات (یعنی نشانیاں) بھی ہیں، ایسے منکرین حق کو ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو ایندھن کے لحاظ سے بہت بڑی اور حرارت کے لحاظ سے بہت شدید ہوگی۔ ”كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ“ جب ان کی کھالیں گل سڑ جائیں گی ”بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ“ ہم اُن کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں اور عذاب ان کے جسم کے ہر مقام تک پہنچ جائے۔

چونکہ وہ کفر اور سرکشی کا بار بار مظاہرہ کرتے ہیں اور یہ کفر وسرکشی اُن کا وصف اور عادت بن گئی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو بار بار عذاب کا مزا چکھائے گا تا کہ اُن کو پورا پور بدلہ مل جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا“ یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ عظیم غلبے کا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مالک ہے، اس کی تخلیق، اس کے امر اور اس کے ثواب و عتاب میں اس کی حکمت جاری و ساری ہے۔ (اور ہر انسان کو اس کے اعمال کے حساب سے سزا یا جزا ملتی ہے)۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ (الحج:25/22) جو شخص بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۲) وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ (الفرقان:19/25) اور جو بھی تم میں سے ظلم کرے اسے ہم سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

رب کریم و قدیر عادل ہے اس کا عذاب بھی عدل پر مبنی ہے:

بے شک اک آگ میں اُن لوگوں کو ہم ڈالیں گے
منکر آیات ہماری کے ہیں جو لوگ ہوئے
پس تو جل جائے گی جو کھال پہلی اُن کی
تو چڑھا دیں گے نئی کھال بدن پر اُن کے
تا کہ چکھتے رہیں اُس نار جہنم کا مزا
بیشک اللہ ہے زبردست حکیم و دانا

اس کے برعکس وہ لوگ جنھوں نے اپنی زندگیوں کو ایمان اور اعمال صالحہ سے آراستہ کیا، اُن کا ذکر اگلی آیت میں آ رہا ہے:

اہل ایمان کی کامیابی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک اعمال کیے، اُن کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اُن کے لیے پاکیزہ جوڑے ہوں گے (نیک مرد کے لیے نیک بیوی، اور نیک عورت کے لیے نیک مرد) اور انھیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

الفاظ

وَالَّذِيۡنَ. (اور وہ لوگ کہ)، وَ (اور) عاطفہ، الَّذِيۡنَ (جو لوگ) اسم موصول، (جمع)، (مبتدا)۔ اٰمَنُوۡا. (ایمان لائے) اس کا مادہ، (ء م ن) اٰمَنَ يُؤۡمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر۔ وَعَمِلُوۡا. (اور عمل کیے)، وَ اور، (عاطفہ)، عَمِلُوۡا (عمل کیے)، عَمِلَ يَعۡمَلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ الصّٰلِحٰتِ. (نیک)، اس کا مفرد صَالِحَةٌ ہے (اسم فاعل، جمع مونث)۔ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ. (ہم انھیں عنقریب داخل کریں گے ایسے باغات میں)، سَ مضارع کے شروع میں آئے تو مستقبل قریب کا معنی دیتا ہے، نُدۡخِلُ. (ہم داخل کریں گے)، فعل مضارع جمع متکلم (جمع کا صیغہ اللہ کے لیے بطور عزت آتا ہے)، هُمۡ (نیک لوگوں کو) مفعول، جَنّٰتٍ (باغوں میں) اس کا مفرد جنّۃٌ ہے۔ تَجۡرِيۡ. (کہ بہتی ہیں)، واحد مونث غائب، اس کا مادہ (ج ر ی) ہے، جَرَىٰ يَجۡرِيۡ (بہنا)۔ مِنۡ تَحۡتِهَا. (نیچے اُن کے یعنی باغات کے)، مِنۡ سے، حرف جار، تَحۡتِ نیچے (ظرف، مضاف)، هَا (باغات) مضاف الیہ۔ الۡاَنۡهٰرُ. (نہریں) نَهۡرٌ اس کا مفرد ہے، تجری کا فاعل ہے۔ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا. (وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے اُن [باغات] میں)، خٰلِدِيۡنَ (ہمیشہ رہنے والے)، خَلَدَ يَخۡلُدُ سے اسم فاعل خَالِدُون اور حالت جری میں خٰلِدِيۡنَ. فِيۡهَاۤ (فِيۡ۔هَاۤ) اُس، میں، (جنت میں) جار، مجرور، اَبَدًا تاکید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ. (لیے اُن کے اُن [باغات میں])، لَهُمۡ (لَ۔هُمۡ) لیے، اُن کے، جار، مجرور (خبر مقدم)، فِيۡهَاۤ (فِيۡ۔هَاۤ) اس، میں (باغات میں)، جار، مجرور۔ اَزۡوَاجٌ. جوڑے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(زوجٌ کی جمع)، مبتدا موخر۔ مُّطَهَّرَةٌ (پاکیزہ) اَزْوَاجٌ کی صفت۔ وَّنُدْخِلُهُمْ، وَ اور (عاطفہ)، نُدْخِلُهُمْ (اور داخل کریں گے ہم اُن کو یعنی اللہ رحیم اُن کو داخل کرے گا)، اَدْخَلَ يُدْخِلُ (داخل کرنا) سے فعل مضارع، جمع متکلم، نُدْخِلُ۔ هُمْ ضمیر جمع (نیک لوگوں کو) مفعول۔ ظِلًّا ظَلِيْلًا. (گھنی چھاؤں میں)، ظِلًّا (سایہ) چھاؤں، (اسم)، ظَلِيْلًا (گھنا، بھرپور) صفت۔

تفسیر

''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' اور جو لوگ ایمان لائے، یعنی جن لوگوں نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ کو رب واحد تسلیم کر کے اِطاعت رسول ﷺ اور حیات طیبہ کی روشنی میں زندگی گزاری، اور پوری زندگی اعمال صالحہ کے سانچے میں ڈھلی رہی۔ ''وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ'' ہم انھیں عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رواں دواں رہیں گی۔ اور وہ باغات اُن کا دائمی اور ابدی مسکن ہوگا، جبکہ ابرار و صالحین کی رفاقت کے لیے نیک جوڑے ہوں گے۔ ''لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ'' اور وہاں خوشگوار اور گھنے سائے ہوں گے ''وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا''۔

تفہیم بالقرآن

(۱) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ (محمد: 15/47)

اُس جنت کا حال جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں کئی نہریں ایسے پانی کی ہیں جو بگڑنے والا نہیں (کبھی اس کے مزے میں فرق نہ آئے گا) اور کئی نہریں دودھ کی ہیں، جس کا ذائقہ نہیں بدلتا اور کئی نہریں (پاکیزہ) شراب کی ہیں، جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہے اور کئی نہریں خوب صاف کیے ہوئے شہد کی ہیں۔

(۲) هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَاۗىِٕكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ (یٰسین: 56/36)

وہ اپنے پاکیزہ جوڑوں کے ساتھ گھنے سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (اللہ تعالیٰ کی یاد میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسرور وشاداں) ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان والوں کے لیے جنت بڑی قیمتی جگہ ہے جس کے سامنے دنیا کے سارے مال ومتاع ہیچ ہیں:

اور مومن جو ہوئے، کام کیے نیکی کے
ایسے باغات میں ہم ان کو کریں گے داخل
بہتی ہیں تحت جن باغوں کے انہار کئی
تا ابد ہوں گے اس لطف و کرم کے حامل

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) کفار کی سزا عبرتناک ہے۔(بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا)

۲) یہ عذاب کفر اور ناشکری کی وجہ سے ہے، انھوں نے رب چاہی زندگی گزارنے کی بجائے من چاہی زندگی گزاری، بلکہ معاشرتی زندگی میں فساد اور انتشار پیدا کیا اور لوگوں پر ظلم وستم ڈھایا، رب قدیر کا عدل ہے کہ انھیں اس کی سزا ملنی چاہیے۔(اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا)

۳) ایمان اور اعمال صالحہ کا انجام کیا ہی عمدہ ہے!(وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ)

۴) جنت کی زندگی ابدی اور دائمی ہے۔(خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا)

۵) جس طرح انسان دنیا میں رفاقت چاہتا ہے، مرد عورت سے شادی کا خواہش مند ہے اور عورت مرد کی ہم نشینی چاہتی ہے، اسی طرح جنت میں اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ اور نیک جوڑوں کا ساتھ رکھا ہے (لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ)

۶) انسان سخت گرمی اور سخت سردی سے گھبرا جاتا ہے، اس لیے جنت خوشگوار اور ٹھنڈے گھنے سائے کی جگہ ہے۔(وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امانتوں کی حفاظت اور قیامِ عدل

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾

مسلمانو! اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں، اہل امانت کے سپرد کیا کرو (امارت و قیادت ہو یا کوئی ذمہ داری اور منصب یا دیگر معاملات، ان لوگوں کو دو جو اس کے اٹھانے کے حق دار ہیں) اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو (امیر ہو یا غریب، اپنا ہو یا پرایا ہمیشہ عدل کو پیش نظر رکھو) اور اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے (جس سے تمھاری دنیا و آخرت سنور جائے) اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے (وہ تمھاری ہر بات کو سنتا ہے اور تمھارے ہر عمل کو دیکھتا ہے)۔

الفاظ

إِنَّ اللّٰهَ. (بیشک، اللہ تعالیٰ)، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، اللّٰهُ سبحانہ و تعالیٰ إِنَّ کا اسم۔ يَأْمُرُكُمْ. (يَأْمُرُ۔ كُمْ)، حکم دیتا ہے، تم کو، أَمَرَ. يَأْمُرُ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب (وہ اللہ حکم دیتا ہے، تم کو)، كُمْ ضمیر جمع مخاطب مسلمانوں کی طرف جاتی ہے (مفعول)۔ أَنْ تُؤَدُّوا. (یہ کہ پہنچا دو) أَنْ (کہ، حرف ناصبہ) مضارع کو نصب (زبر) دیتا ہے، 'ن' جمع کا ہو تو حذف ہو جاتا ہے جیسا کہ تُؤَدُّوْنَ تھا تُؤَدُّوا رہ گیا، (تم پہنچا دو)۔ الْأَمٰنٰتِ. (امانتوں کو)، أَمَانَةٌ کی جمع ہے، (مفعول)۔ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا. (طرف اُن کے حق داروں کے)، إِلَىٰ (طرف) حرف جار، (أَهْلِ۔ هَا)، اہل، ان (کے)، مضاف، مضاف الیہ۔ وَإِذَا. (اور جب)، وَ (اور) عاطفہ، إِذَا (جب) حرف ظرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زمان- حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ ، (تم فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان)، اس کا مادہ (ح ک م) ہے، حَكَمَ يَحْكُمُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر (فیصلہ کرو تم)، بَيْنَ النَّاسِ (لوگوں کے درمیان) مضاف، مضاف الیہ- اَنْ تَحْكُمُوْا ، (یہ کہ فیصلہ کرو)، اَنْ ناصب المضارع، ن جمع کا ہو تو حذف ہو جاتا ہے، تَحْكُمُوْنَ تھا اَنْ کی وجہ سے تَحْكُمُوْا رہ گیا- بِالْعَدْلِ (بِ- الْعَدْلِ) ساتھ، انصاف کے، جار، مجرور- اِنَّ اللّٰهَ ، (تحقیق اللہ تعالیٰ)، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللّٰهَ سبحانہ وتعالیٰ، اِنَّ کا اسم- نِعِمَّا ، (خوب ہے)، اصل میں (نِعْمَ-مَا)، کس قدر اچھا ہے- اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ (اللہ تعالیٰ تمھیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے)- اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ، (بلاشبہ، اللہ تعالیٰ، ہر وقت سننے والا ہے، اور ہر وقت دیکھنے والا ہے)، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللّٰهَ سبحانہ وتعالیٰ، (اسم کان)، فعل ماضی، سَمِيْعًا، سَمِعَ يَسْمَعُ سے صفت مشبہ سَمِيْعًا (خوب سننے والا) کان کی خبر اول، بَصِيْرًا صفت مشبہ (خوب دیکھنے والا، ہر چھوٹی بڑی خبر اس کے علم میں ہے)، كَانَ کی خبر ثانی۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں:

''امانت'' کا لفظ یہاں اپنے محدود مفہوم میں نہیں ہے بلکہ جس طرح آیت: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ (الاحزاب: 72/33) ''کہ ہم نے اِس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا، تو وہ اسے اٹھانے کے تیار نہ ہوئے (اور اُس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھالیا، بلاشبہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے (یعنی اس بارِ امانت کا حامل ہو کر بھی اپنی ذمہ داری محسوس نہیں کرتا اور خیانت کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے)۔

اسی طرح یہاں بھی نہایت وسیع مفہوم میں استعمال ہوا ہے--- تمام حقوق وفرائض خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہوں یا حقوق العباد سے، انفرادی نوعیت کے ہوں یا اجتماعی حیثیت کے، اپنوں سے متعلق ہوں یا بیگانوں سے، مالی معاملات کی قسم سے ہوں یا سیاسی معاہدات سے متعلق، صلح وامن کے دور کے ہوں یا ضرب وحرب کے زمانے کے۔ غرض جس نوعیت اور جس درجے کے بھی حقوق وفرائض ہوں، وہ سب امانت کے مفہوم میں داخل ہیں اور مسلمانوں کو شریعت اور اقتدار کی امانت سپرد کرنے کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد اجتماعی حیثیت سے سب سے پہلے جو ہدایت ہوئی، وہ یہ کہ تم جن حقوق و فرائض کے ذمہ دار بنائے جا رہے ہو، اُن کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا۔

اگر سورۃ کے پچھلے مطالب ذہن میں محفوظ ہیں تو یہ بات سمجھنے میں کوئی زحمت نہیں ہو سکتی کہ اس ہدایت کے اندر یہ تلمیح بھی مضمر ہے کہ یہ امانت جن سے چھین کر تمھیں دی جا رہی ہے۔ انھوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا، جس منصب شہادت پر اُن کو مامور کیا گیا اُس کو انھوں نے چھپایا، جو کتاب ان کی تحویل میں دی گئی، اس میں انھوں نے تحریف کی۔ جس شریعت کا اُن کو حامل بنایا گیا اس میں اُن میں اختلاف پیدا ہوا اور پیدا کیا گیا۔ جن حقوق کے وہ امین بنائے گئے تھے اُن میں انھوں نے خیانت کی۔ جو فرائض اُن کے سپرد ہوئے اُن میں وہ خائن اور چور ثابت ہوئے۔ جو عہد انھوں نے باندھے وہ سب توڑ ڈالے۔ اس وجہ سے (اے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) تمھاری اولین ذمہ داری یہ ہے کہ اس عظیم امانت کی صورت میں جن حقوق و فرائض کے اب تم حامل بنائے جا رہے ہو، اُن کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا (اہل کتاب کی طرح نہ ہو جانا، جو راہ حق سے بھٹک گئے اور گمراہی کے راستے پر چل پڑے)۔

حقوق و فرائض کے لیے امانت کا لفظ ایک تو یہ تصور پیدا کرتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی سپرد کردہ امانتیں ہیں، اس لیے کہ اُن کا عائد کرنے والا اللہ ہی ہے۔ دوسرا یہ کہ ان ساری اَمانتوں سے متعلق ایک دن لازماً امانت سونپنے والے کی طرف سے پرسش ہونی ہے، اگر اُن میں کوئی خیانت ہو گی تو کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچا سکے۔

''وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ'' یہ امانت کے سب سے اہم پہلو کی تفصیل بھی ہے اور اقتدار کے ساتھ جو ذمہ داری وابستہ ہے اُس کی وضاحت بھی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین پر اقتدار بخشا ہے، اُن پر اولین ذمہ داری جو عاید ہوتی ہے، وہ یہی ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے جھگڑوں کو عدل و انصاف کے ساتھ چکائیں۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ قانون کی نگاہ میں امیر و غریب، کالے اور گورے کا کوئی فرق نہ ہو، عدل و انصاف خریدنی و فروختنی چیز نہ بننے پائے۔ اس میں کسی جانب داری، کسی عصبیت، کسی سہل انگاری کو راہ نہ مل سکے، کسی دباؤ، کسی زور و اثر اور کسی خوف و طمع کو اس پر اثر انداز ہونے کا موقع نہ ملے۔

جن کو اللہ تعالیٰ اس زمین میں اقتدار بخشتا ہے، اسی عدل کے لیے بخشتا ہے، اس وجہ سے سب سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑی ذمہ داری اسی چیز کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عادل حکمران کا اجر بھی بہت بڑا ہے اور ظالم حکمران کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ اسی وجہ سے تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ بہت ہی اعلیٰ نصیحت ہے، جو اللہ تعالیٰ تمھیں کر رہا ہے ''اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ'' اس میں کوتاہی نہ ہو۔ آخر میں اپنی صفات سمیع و بصیر کا حوالہ دیا ہے کہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے ''اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا'' کوئی مخفی سے مخفی ناانصافی بھی اس سے مخفی رہنے والی نہیں۔ (تدبر قرآن، جلد دوم)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ (الحشر: 19/59) (اے مومنو!) اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انھیں خود اپنا نفس بھلا دیا (وہ خواہشات نفس کے پیچھے چل کر قعر مذلت میں گر گئے)۔

اور نہ اُن جیسے بنو، بھولے ہیں جو اللہ کو
پھر وہ بھولے خود کو بھی اور ہیں وہی فاسق

یعنی ان لوگوں کو نیکی بدی اور نفع و نقصان کا بھی ہوش نہ رہا۔

(۲) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾ (آل عمران: 105/3) (مومنو!) کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد اختلافات میں مبتلا ہوئے۔

جو لوگ فرقوں میں بٹ گئے وہ حقوق و فرائض کو بھلا کر آپس میں لڑنے بھڑنے میں مصروف ہو گئے اور زندگی کے ارفع و اعلیٰ مقاصد کو انھوں نے پس پشت ڈال دیا۔

(۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ (المائدہ: 8/5) اے ایمان والو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو، کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ (تم ان کے ساتھ بھی ہر حال میں) عدل کرو کہ یہی (شیوۂ انصاف) پرہیزگاری سے قریب تر ہے، اللہ سے ڈر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو، (تمھارے عمل اور ارادے) سے بھی وہ پوری طرح باخبر ہے۔

(۴) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ (الانعام:156/6) اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اسلام کا یہ صاف وشفاف عدل وانصاف دنیا کے کسی اور نظام میں نہیں ملتا۔ (اللہ اکبر!)

تفہیم بالحدیث

1) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ چار باتیں جس شخص میں ہوں خالص منافق ہے اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کا وہ وصف ہوگا (ظاہر ہے کہ یہ کھرا مومن نہیں ہوگا)۔

(۱) جب امانت دار بنایا جائے تو خیانت کرے (مال جائیداد سپرد کی جائے یا کوئی عہدہ اور منصب عطا کیا جائے)۔

(۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (جھوٹ بولنا اپنا وطیرہ بنالے)۔

(۳) جب کوئی عہد و پیماں کرے تو اسے توڑ ڈالے (انفرادی سطح پر عہد و پیمان ہوں یا قومی سطح پر)

(۴) اور جب لڑائی کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے (زبان درازی اس کی خصلت بن جائے)۔

(بخاری، کتاب الایمان باب علامات المنافق)

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اس قاضی اور حاکم کے ساتھ ہوتا ہے۔ (اس رب العزت کی رحمت سے اسے حکمت وبصیرت کی روشنی ملتی رہتی ہے جس سے وہ انصاف کرتا ہے) جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے نفس کے حوالے کردیتا ہے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوجاتا ہے اور اپنا اعمال نامہ خراب کرلیتا ہے)۔

(ابن ماجہ، کتاب الاحکام، رقم الحدیث 2312)

جو بس میں زبان ہو نہ انسان کی
نہ پائے حقیقت وہ ایمان کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ کے احکام کی پاسداری اہل ایمان کا شیوہ ہے کہ کسی اسلامی ریاست کے منصب پر انھیں فائز کیا جائے جو اس کے حق دار ہیں اور اس کا فیصلہ اہل علم ودانش کی مجلس شوریٰ کرے گی ''وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ '' اس کے لیے ملک بھر میں اُن لوگوں کا انتخاب کیا جائے گا جن کو علم دین میں رسوخ کے علاوہ اپنے خاص شعبے میں بھی مہارت ہو مثلاً معاشیات امور داخلہ و خارجہ، عدلیہ، تعلیمی معاملات وغیرہ یعنی ہر وزیر اپنے شعبے سے متعلق مہارت کے علاوہ اسلامی علوم پر بھی دسترس رکھتا ہو اور اس کی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو۔

۲) موجودہ الیکشن میں کئی کمزوریاں اور خامیاں ہیں، اس میں ''جمہوریت'' کے نام پر لوگوں کو گنا جاتا ہے، تولا نہیں جاتا۔ جن میں ایسے لوگ بھی برسر اقتدار آجاتے ہیں جن کا معاشرے میں اثر ورسوخ ہوتا ہے یا مال ودولت سے جیبیں بھری ہوتی ہیں۔ حالانکہ علمی اور دینی لحاظ سے وہ کمزور اور نا اہل ہوتے ہیں۔ پھر مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان دشمنیاں پیدا ہوجاتی ہیں جس میں دنگا وفساد پیدا ہوتا ہے اور یہ سالہا سال تک چلتا ہے۔

۳) اسلام ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے جو حرص وہوس سے ملک وملت کا کوئی عہدہ سنبھالنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کے کندھوں میں بوجھ ڈالتا ہے جو اس کے حق دار ہیں اور دینی اور دنیاوی علوم کے ماہر ہیں۔

۴) افسوس کہ پاکستان میں آج تک اسلامی نظام قائم نہ ہوسکا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے دین دار لوگ مختلف فرقہ بندیوں کا شکار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ فرقہ بندیوں میں بٹے ہوئے لوگ ناپسندیدہ ہیں: اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ (الانعام:159/6) ''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً آپ کا اُن سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اُن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہی اُن کو بتائے گا کہ انھوں نے (دنیا میں) کیا کچھ کیا (حکم کیا تھا اور اس کے خلاف ورزی کیسے کی؟)۔''

۵) یاد رکھیے اسلام میں حق وصداقت کی بات ہی جمہوریت ہے۔ اکثریت کے فیصلوں پر راضی ہوجانا (خواہ وہ گمراہی پر ہوں) کسی طرح بھی درست نہیں ہے، ارشاد ہوتا ہے:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ (الانعام:116/6) ''(اور اے نبیؐ) اگر آپ اُن لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلیں جو زمین میں بستے ہیں تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔''

غور کیجیے کہ سیدنا ابراھیمؑ اپنی مشرک قوم میں توحید کا علم بلند کرنے والے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک پوری قوم کے مقابلے میں محترم اور معزز تھے۔ رب کریم نے انھیں فرمانبردار امت کا لقب دیا۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ (النحل:120/16)

واقعہ یہ ہے کہ ابراھیمؑ اپنی ذات سے ایک پوری امت تھے اللہ کے مطیع فرمانبردار اور یکسو (اپنے رب سے لو لگانے والے) وہ کبھی مشرک نہ تھے۔

-- اسلامی حکومت میں عدلیہ اتنی قوی اور مضبوط ہوتی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر مقدمات کا فیصلہ عدل و انصاف سے کم سے کم وقت پر کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے ''کہ انصاف میں تاخیر انصاف سے انکاری ہے۔''

پھر سیاسی جماعتوں کو ملک میں ہنگامے کھڑے کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس سے راستے بلاک ہو جاتے ہیں، مریضوں اور مسافروں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

-- اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ملک میں بسنے والے ہر شخص کی عزت و آبرو کی حفاظت، تعلیم، صحت، علاج معالجے، روزگار مہیا کرنے کی ضمانت دے۔

-- اس وقت پاکستان مختلف مسائل و مشکلات میں گھرا ہوا ہے، تمام سیاسی جماعتیں مل کر ملک کو بحران سے نکالنے کی سعی و جستجو کریں نہ کہ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو کر مصائب و مشکلات میں اضافہ کریں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واجب الاطاعت کون؟ اختلاف کی صورت میں فیصلہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی (اس رب العزت کے احکام کو دل و جان سے مانو) اور اطاعت کرو رسول کی (اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی، سنتِ نبوی اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں بجالاؤ) اور اُن کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں (حکام، جبکہ وہ تمھیں قرآن وسنت کے مطابق حکم دیں) اگر تمھارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو (فوراً قرآن وسنت میں اس کا حل تلاش کرو) اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح طریقِ کار ہے (تمھارے تمام زندگی کے معاملات سدھر جائیں گے) اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے (دنیا و آخرت میں فوز و فلاح سے ہمکنار ہو جاؤ گے)۔

الفاظ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ. (اے لوگو جو!)، يَا حرف ندا، أَيُّهَا منادی، الَّذِينَ، الَّذِي اس کا مفرد ہے (اسم موصول)۔ آمَنُوا. (ایمان لائے ہو) آمَنَ، يُؤْمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ. (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی) أَطَاعَ، يُطِيعُ (اطاعت کرنا) سے فعل ماضی، جمع مذکر (أَطِيعُوا) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی، وَ اور، عاطفہ، الرَّسُولَ رسول اللہ ﷺ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مفعول)۔ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ، (اور اُن کی، جو تم میں سے صاحب امر ہوں یعنی تمھارے حکام)، اُولِی مضاف، اَلْاَمْرِ مضاف الیہ، (حکام)، مِنْكُمْ (مِنْ۔ كُمْ)، سے، تم، یعنی تم میں سے، جار، مجرور۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ، (پھر اگر تم باہمی اختلاف کرو کسی معاملے میں)، فَاِنْ (فَ۔ اِنْ) پھر، اگر، فَ عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)، اِنْ حرفِ شرط، تَنَازَعْتُمْ (تم باہمی اختلاف کرو)، تَنَازَعَ، یَتَنَازَعُ (باہم جھگڑنا) اس سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ (کسی معاملے میں)، جار، مجرور۔ فَرُدُّوْهُ، (تو پھیر دو اس معاملے کو) فَ، جواب شرط (پس، تو)، رَدَّ، یَرُدُّ سے فعل امر، جمع مذکر رُدُّوْ (پھیر دو، لوٹا دو)، ہٗ ضمیر، واحد مذکر غائب (جھگڑے کو) مفعول۔ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ، (طرف اللہ تعالیٰ کے، اور رسولؐ کے)، اِلَی اللّٰهِ جار، مجرور، وَ عاطفہ، الرَّسُوْلِ اس کا عطف لفظ اللہ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، (اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ پر اور دن آخرت کے)، اِنْ (اگر) حرف شرط، كُنْتُمْ (تم ہو)، كَانَ، یَكُوْنُ ہونا، فعل ماضی، جمع مذکر مخاطب، تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (اگر تم اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو تمھارے لیے لازم ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رجوع کرو)، تُؤْمِنُوْنَ (تم ایمان رکھتے ہو)، اٰمَنَ، یُؤْمِنُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، بِاللّٰهِ اللہ پر، جار، مجرور وَ اور (عاطفہ)، اَلْيَوْمِ (دن)، موصوف، الْاٰخِرِ (آخرت) صفت، اس کا عطف لفظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ہے اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ ذٰلِكَ، یہ بات، اسم اشارہ (مبتدا)۔ خَيْرٌ، (بہت بہتر ہے) اسم تفضیل (خبر)۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ اَحْسَنُ، (اچھا ہے، خوب ہے) اس کا عطف خَيْرٌ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ تَاْوِيْلًا، (انجام کے لحاظ سے)، اس کا مادہ (اول) ہے، تَاْوِيْل (مصدر)، باب تفعیل (انجام، مآل)۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا، (یہ بات بہت اچھی ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے)

تفسیر

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس لیے ضروری ہے کہ اللہ کے احکام جاننے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں سب سے پہلے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ کی زندگی بہترین نمونہ اور اسوہ بنتی ہے۔اللہ کی وحی رسول کے قلب اطہر پر نازل ہوتی ہے اور اس کا یہ پیغام ہوتا ہے "وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" سب سے پہلے مسلمان میں ہوں) اللہ تعالیٰ نے اس آیہ مبارکہ میں "اُولِی الْاَمْر" کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔اس سے مراد لوگوں پر مقرر کردہ حکام اور اصحاب فتویٰ (جو قرآن وسنت پر گہری نظر رکھتے ہیں) کیونکہ لوگوں کے دینی اور دنیاوی معاملات اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے "اُولِی الْاَمْر" کی اطاعت نہیں کرتے مگر اس شرط کے ساتھ کہ "اُولِی الْاَمْر" اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں تو خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری ہرگز جائز نہیں۔یہی وجہ ہے کہ "اُولِی الْاَمْرِ" کی اطاعت کے حکم میں فعل "اَطِیْعُوْ" کو حذف کر دیا گیا ہے اور "اُولِی الْاَمْرِ" کی اطاعت کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں، لہٰذا جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے، وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی نزاعی اور اختلافی مسائل کو قرآن وسنت پر پیش نہیں کرتا وہ حقیقی مومن نہیں بلکہ وہ طاغوت (شیطان اور خواہشات) پر ایمان رکھتا ہے جیسا کہ بعد والی آیت میں اس بات کی وضاحت آگئی۔

"ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا" یعنی تنازعات کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹانا بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سب سے بہتر ہے، سب سے زیادہ عدل وانصاف کا حامل اور لوگوں کی دین ودنیا اور اُن کی عاقبت کی بھلائی کے لیے سب سے اچھا فیصلہ ہے۔(تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

"فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ" پر مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے:

"اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی امر میں شریعت کا حکم معلوم کرنا ہو تو پہلے کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے۔اگر اس میں نہ ملے تو نبیؐ کی سنت کی طرف رجوع کرے، اگر اس میں بھی نہ ملے تو پھر اس کے معلوم کرنے کا راستہ "اِجْتہاد" ہے، اجتہاد کے آداب وشرائط جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور صحابہ کرام رضی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہم کے تعامل (فیصلوں پر غور و فکر) سے معلوم ہوتے ہیں، وہ اصول فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں اور ایسے فطری اور عقلی ہیں کہ کسی معقول آدمی کے لیے اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ قانونِ اسلامی کے مرجع کی حیثیت سے کتاب اللہ کی طرح سنتِ رسول کی حیثیت بھی دائمی اور مستقل ہے، اس لیے کہ فرمایا ہے ''فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ'' [پس (اپنے معاملات) کو اللہ اور رسول ؐ کی طرف لوٹاؤ] ظاہر ہے کہ یہ ہدایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک ہی تک کے لیے محدود نہیں ہوسکتی، اس لیے کہ اس اختلاف کے پیدا ہونے کا غالب امکان تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی تھا اور آیت خود شہادت دے رہی ہے کہ اس کا تعلق مستقبل ہی سے ہے، ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہے جو آپ کے قائم مقام ہوسکتی ہے۔ (تدبر قرآن ج 2، نیز دیکھئے اسلامی قانون کی تدوین)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ (التغابن: 12/64) اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ؐ کی اطاعت کرو (کہ ان کی حیات طیبہ احکام الٰہی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے)۔

(۲) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ (النساء: 80/4) جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی، اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا، تو بہر حال ہم نے آپ کو اُن لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ (النسا: 136/4) اے ایمان والو! ایمان لاؤ (خلوصِ دل سے اللہ کو مانو اور اعمال صالحہ پر سنت کے مطابق گامزن ہو جاؤ) اللہ پر اور اس کے رسول ؐ پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول ؐ پر نازل کی (یعنی قرآن حکیم پر) اور ہر اس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے (یعنی تورات، انجیل، زبور اور صحفِ ابراہیم ؑ وغیرہ۔ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تھیں اور انبیاے کرام علیہم السلام بھی سچے تھے جن پر وہ نازل ہوئیں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿٣٣﴾ (محمد:33/47) اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرلو (بالفاظ دیگر اعمال کے نافع اور نتیجہ خیز ہونے کا سارا انحصار اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر ہے، اطاعت سے منحرف ہو جانے کے بعد کوئی عمل بھی، عمل خیر نہیں رہتا کہ آدمی اس پر کوئی اجر پانے کا مستحق ہو جائے)۔

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر کام میں، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سمع وطاعت بجالائے (اللہ تعالیٰ کے احکام کی سنت نبوی ﷺ کے مطابق پیروی کرے بشرطیکہ اسے کسی معصیت کے کام کا حکم نہ دیا گیا ہو، اور اگر اسے معصیت (گناہ) کے کام کا حکم دیا گیا ہو تو پھر اس میں سمع وطاعت نہیں ہے۔ (بخاری، کتاب الاحکام باب السمع واطاعۃ)

(۲) سیدنا علی رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جہاد کے لیے (جہاد کے لیے مجاہدین کا وہ دستہ جس میں آپ ﷺ شامل نہ ہوئے) بھیجا اور ایک انصاری کو اس کا قائد مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُن کی اطاعت کریں۔ پھر راستے میں امیر کسی وجہ سے لوگوں سے ناراض ہو گیا، تو اس نے پوچھا ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟'' لوگوں نے کہا، ''کیوں نہیں''، اس نے کہا ''تو پھر میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کرو، انھیں آگ لگا دو اور پھر ان میں کود پڑو''، لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں، انھیں آگ لگائی اور جب اس میں کودنے لگے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے ہی کی تھی، کیا پھر ہم (خود ہی) اس میں داخل ہو جائیں؟ وہ اس شش و پنج میں تھے کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر انھوں نے (واپس آکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے، تو پھر اس سے کبھی نہ نکلتے (یاد رکھو!) اطاعت صرف نیکی ہی کے امور میں ہے۔'' (بخاری، کتاب الاحکام، رقم الحدیث 7145)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام نے عالم اسلام کے مسلمانوں کو ایک نظم وضبط میں پرودیا ہے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ) کے لیے واضح اور اصل ہے۔

۲) "وَاُولِی الْاَمْرِ" حکام وقت کی اطاعت کو مشروط کر دیا گیا، اگر وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیں تو انھیں قبول کرلو، اگر ایسا نہ کریں تو رد کر دو (وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ)۔

۳) اور اگر کسی مسئلے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا حل اہل علم اور اہل بصیرت قرآن وحدیث میں تلاش کریں (فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ)۔

۴) ایمان کا لازمی تقاضا ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں قرآن وسنت کو اپنا مرجع قرار دیں تو سارے اختلافات ختم ہو جائیں اور یہ امت دنیا کی سپر پاور بن جائے (اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ)۔

۵) قرآن وسنت کی طرف تمھارا رجوع کرنا ہی تمھارے لیے دنیاوی لحاظ سے بہتر اور آخرت میں بہتر انعام ملنے کی توقع ہے (ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا)۔

اے لوگو کہ جو ایمان ہو لائے رب پر
حکم بردار بنو رب کے، رسول اللہ کے
اپنے اعمال کو ضائع نہیں ہونے دیجو
پس تو وہ لوگ کہ جو رب کے منکر ہیں ہوئے

ایمان کا لازمی تقاضا طاغوت کا یکسر رد ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

(اے نبیؐ) آپؐ نے اُن لوگوں کے حال پر غور کیا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اُن کتابوں پر جو آپؐ سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں (یعنی اللہ کے فیصلے کو چھوڑ کر، خواہش نفس اور ہر اس شیطانی عدالت سے فیصلہ کرائیں جو باطل ہو) حالانکہ انھیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا (طاغوت سے کفر کر کے ہی ایمان و اسلام کی سیدھی اور سچی راہ کو پانا ہے) شیطان انھیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔

الفاظ

اَلَمْ تَرَ. (کیا نہ دیکھا آپ نے) أَ کیا، ھمزہ استفہامیہ، لَمْ (نہ) جازمہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے، حرف علت ہو تو گرا دیتا ہے، رَاٰی يَرٰی (دیکھنا)، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر مخاطب تَرٰی، لَمْ کی وجہ سے تَرَ رہ گیا۔ اِلَی الَّذِيْنَ. (طرف ان لوگوں کے) اِلٰی (طرف)، حرف جار، الَّذِيْنَ (ان لوگوں کے)، اسم موصول، اس کا مفرد الَّذِیْ ہے۔ يَزْعُمُوْنَ. (وہ سب دعویٰ کرتے ہیں)، اس کا مادہ (ز ع م) ہے، زَعَمَ. يَزْعَمُ دعویٰ کرنا سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يَزْعُمُوْنَ زَعْمٌ (مصدر) یہ لفظ قرآن میں قول باطل کے لیے استعمال ہوتا ہے، غلط تخمینہ لگانا (تفسیر المنار)۔ اَنَّهُمْ. (بے شک وہ)، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُمْ ضمیر، جمع مذکر۔ اٰمَنُوْا. (وہ ایمان لائے ہیں)، اٰمَنَ، يُؤْمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ بِمَآ. (بِ۔مَا) ساتھ اس کے، جو، جار، موصولہ۔ اُنْزِلَ. (کہ نازل کیا گیا ہے) اَنْزَلَ يُنْزِلُ سے فعل ماضی مجہول، واحد مذکر غائب، باب افعال بروزن اِنْزَالٌ۔ وَمَآ. (اور جو وحی نازل کی گئی)۔ مِنْ قَبْلِكَ. (آپ سے پہلے یعنی آپ سے پہلے انبیائے کرام پر)،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنۡ سے (حرف جار)، (قَبۡلِ۔كَ)، پہلے، آپؐ سے، مضاف، مضاف الیہ۔ یُرِیۡدُوۡنَ، (وہ ارادہ کرتے ہیں)، اَرَادَ، یُرِیۡدُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (رود) ہے، ارادہ (چاہنا)، اردو میں معروف ہے، باب افعال۔ اَنۡ یَّتَحَاكَمُوۡٓا، (یہ کہ حکم مقرر کریں یعنی فیصلہ کرانے کے لیے باہمی جھگڑے لے جائیں)، اَنۡ (یہ کہ) ناصبۃُ المضارع یعنی مضارع نصب (زبر) دیتا ہے، ن جمع کا ہو تو گر جاتا ہے تَحَاكَمُوۡنَ تھا، اَنۡ یَّتَحَاكَمُوۡٓا رہ گیا، (تَحَاكَمَ، یتحاكَمُ) ایک دوسرے کے خلاف عدالت میں پیش ہونا، تَفَاعُلٌ بروزن تَحَاكُمٌ (اس باب کا خاصا اہتمام ہے)۔ اِلَى الطَّاغُوۡتِ، طرف سرکش کے (خواہشات، شیطان) جار، مجرور۔ وَقَدۡ اُمِرُوۡٓا، (جبکہ) وہ حکم کیے گئے تھے، وَ (اور)، حالیہ، قَدۡ حرف تحقیق (یقیناً)، اَمَرَ، یَأۡمُرُ سے فعل ماضی مجہول جمع مذکر غائب، اُمِرُوۡٓا (وہ حکم دیے گئے)۔ اَنۡ یَّكۡفُرُوۡا بِهٖ، (یہ کہ کفر کریں ساتھ اس کے یعنی طاغوت کے)، اَنۡ (یہ کہ) ناصبہ، (مضارع کو نصب یعنی زبر دیتا ہے، 'ن' جمع کا ہو تو حذف ہو جاتا ہے) جیسا کہ كَفَرَ، یَكۡفُرُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، یَكۡفُرُوۡنَ تھا اَنۡ کی وجہ سے اَنۡ یَّكۡفُرُوۡا رہ گیا۔ وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ، (اور ارادہ کرتا ہے شیطان)۔ اَنۡ یُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا، (کہ انھیں گمراہی میں بہت دور بہکا لے جائے)، اَنۡ (یہ کہ) ناصبہ، (یُضِلَّ۔هُمۡ) گمراہ کرے، اُن کو، ضَلَّ یَضِلُّ (بھٹک جانا گمراہ ہونا)، اور اَضَلَّ، یُضِلُّ (گمراہ کرنا) ضلالت (گمراہی) اردو میں معروف ہے، اِضلال باب افعال اَنۡ کی وجہ سے یُضِلُّ، یُضِلَّ (منصوب) ہوا هُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب (اُن لوگوں کی طرف جاتی ہے جو طاغوت کی پیروی کرتے ہیں)، ضَلٰلًا (سیدھے راستے سے ہٹ جانا) موصوف، بَعِیۡدًا (بہت ہی دور چلے جانا) صفت۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ اس آیت میں منافقین کی حالت کے بارے میں اپنے بندوں پر تعجب کا اظہار فرماتا ہے:

''اَلَّذِیۡنَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا'' جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ وہ اس بات پر ایمان لائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے (یعنی قرآن حکیم) اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھا (یعنی تورات، زبور، انجیل، صحف ابراہیمؑ وغیرہ) بایں ہمہ ''یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاكَمُوۡٓا اِلَى الطَّاغُوۡتِ'' وہ چاہتے ہیں کہ وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فیصلے طاغوت کی طرف لے جائیں۔ ہر وہ شخص جو شریعت الٰہی کے بغیر فیصلے کرتا ہے، طاغوت ہے (خواہشات نفس اور شیطان کے مطابق) اور اُن کا حال یہ ہے کہ ''وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ'' انھیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ طاغوت کا انکار کریں، اُن کا یہ رویہ اور ایمان کیسے اکٹھے ہو سکتے کیونکہ ایمان اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پیروی کی جائے اور اس کے فیصلے کو تہہ دل سے قبول کیا جائے۔ پس جو کوئی مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو چھوڑ کر طاغوت کے فیصلے کو قبول کرتا ہے، وہ جھوٹا ہے (اور نفاق کا شکار ہے) یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ شیطان نے ان کو گمراہ کر دیا ہے (اور وہ راہِ حق سے دور جا پڑے ہیں) ''وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا'' اور شیطان تو چاہتا ہے کہ انھیں بہکا کر راستے سے دور کر دے۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

سید مودودیؒ نے 'طاغوت' کی تشریح میں بڑی اچھی گفتگو کی ہے:

''طاغوت'' سے مراد وہ حاکم ہے جو قانونِ الٰہی کے سوا کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہو، اور وہ نظامِ عدالت ہے جو نہ تو اللہ کے اقتدار اعلیٰ کا مطیع ہو اور نہ اللہ کی کتاب کو آخری سند مانتا ہو، لہٰذا یہ آیت اس معنی میں بالکل صاف ہے کہ جو عدالت ''طاغوت'' کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے پاس اپنے معاملات فیصلے کے لیے لے جانا ایمان کے منافی ہے اور اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان لانے کا لازمی اقتضا یہ ہے کہ آدمی ایسی عدالت کو جائز عدالت تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ قرآن کی رو سے اللہ پر ایمان اور طاغوت سے کفر دونوں لازم ملزوم ہیں (طاغوت سے یکسر کفر سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے) واضح رہے کہ اللہ اور طاغوت دونوں کے آگے بیک وقت جھکنا عین منافقت ہے۔'' (تفہیم القرآن، جلد اول)

تفہیم بالقرآن

(۱) ایمان کی تکمیل کیسے؟

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ (البقرۃ:256/2) (دین اسلام میں صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے) اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، (شیطان اور خواہشات کو رد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر دیا) اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں (اُسے دنیا و آخرت میں سرخرو، سربلند اور فوز و فلاح سے ہمکنار کر دے گا، ان شاء اللہ) اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

(۲) خوش خبری کن کے لیے؟

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿17﴾ (الزمر:17/39) اور وہ لوگ جنھوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا (شیطان اور خواہشات کی بندگی سے بچتے رہے) اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا (بندگی رب کو دستور العمل ٹھہرایا) ان کے لیے خوش خبری ہے (دنیا و آخرت میں فوز و فلاح ہے)۔

(۳) ناکام اور نامراد کون ہیں؟

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿257﴾ (البقرہ:257/2) جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی اور مددگار طاغوت ہیں (شیطان کا ٹولہ ہے) وہ انھیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں (برائیوں اور بے حیائیوں کی طرف لے جاتے ہیں) یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے (اللہ ہمیں اِن سے بچائے۔ آمین)

(۴) بعض اہل کتاب کا حال

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿51﴾ (النسا:51/4)

"کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا (ضد اور ہٹ دھرمی سے) اُن کا حال یہ ہے کہ جبت اور طاغوت کو مانتے ہیں (جادو، فضولیات، لغویات اور شیاطین کی پیروی کرتے ہیں) اور کفار (مشرکین عرب) کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں (نعوذ باللہ)۔"

اے پیغمبرؐ تم نے کیا ڈالی نہیں اُن پر نظر
جو کتابِ آسمانی سے ہوئے ہیں بہرہ ور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مانتے ہیں یہ بتوں کو اور شیطان کو نڈر
کہتے ہیں، مشرک ہیں مسلم سے زیادہ راہ پر

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ایمان اور نفاق میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ طاغوت سے بیزاری اور بغاوت کے بغیر ایمان کو پانا ناممکن ہے، وہ ایمان نہیں بلکہ نفاق ہے اور محض خیال ہے جیسا کہ منافقین کا حال تھا (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا)

۲) ایمان کا لازمی تقاضا ہے کہ صدق دل سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے، جبکہ نفاق میں طاغوت کی پیروی ہوتی ہے اور شیطان کو خوش کیا جاتا ہے (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا)

۳) ایمان کا لازمی تقاضا ہے کہ قرآن اور نبی ﷺ اور سابقہ کتب اور انبیا علیہم السلام کی رسالت کو خلوص دل سے تسلیم کیا جائے (اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ)

۴) افسوس کہ اس وقت اکثر ملکوں کی عدالتوں میں قرآن وسنت کا نظام عدل نافذ نہیں ہے اور پاکستان جس کا حصول ہی اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے ہوا تھا اور جس کے لیے لوگوں نے بے شمار جانی اور مالی قربانیاں دی تھیں، آج 67 برس گزرنے کے باوجود ہماری عدالتیں اسلام کے نظام عدل سے محروم ہیں (وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ [المائدۃ:44/5])۔

آیتوں پر تم ہماری لو نہ اجر قلیل
اور ہم نے جو کتاب اپنی اتاری بالدلیل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منافقین کا طرزِ عمل

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول ﷺ کی طرف تو ان منافقوں کو آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کی طرف آنے سے کتراتے ہیں (یعنی قرآن حکیم اور نبی ﷺ سے فیصلہ کرانے میں پہلوتہی کرتے ہیں)۔

الفاظ

وَاِذَا، (اور جب)، وَ، اور (عاطفہ)، اِذَا (جب) اسم ظرف۔ قِيْلَ لَهُمْ، (کہا جاتا ہے اُن سے یعنی منافقین سے) قَالَ يَقُوْلُ سے، ماضی مجہول، لَهُمْ (لَ۔ هُمْ)، لیے، اُن، یعنی اُن سے جار، مجرور۔ تَعَالَوْا، (آؤ تم) اس کا مادہ (ع ل و) ہے، عَلَا، يَعْلُوْ بلند ہونا، بڑھنا سے محاورے میں آنا مراد ہے، فعل امر، جمع مذکر تَعَالَوْا (آؤ بڑھو)۔ اِلٰى مَآ، (طرف اس بات کے جو)، اِلٰى (طرف) حرفِ جار، مَآ (جو) موصولہ۔ اَنْزَلَ اللّٰهُ، (اُتارا اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآنِ حکیم) فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل)، اَنْزَلَ، يُنْزِلُ، اتارنا، نازل کرنا۔ وَاِلَى الرَّسُوْلِ، (اور طرف رسول کے یعنی رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کو اپناؤ) جار، مجرور۔ رَاَيْتَ، (آپ دیکھیں گے)، (رَاٰى، يَرٰى) دیکھنا، اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، رَاَيْتَ (فاعل)۔ الْمُنٰفِقِيْنَ، (منافقوں کو) مفعول، اس کا مادہ (ن ف ق)، اس کا مصدر النِّفَاق ہے، منافقت، دوغلہ پن، ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ، دعویٰ ایمان کا کرنا اور باطن کفر سے بھرا ہونا۔ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ، (وہ اعراض کرتے ہیں، پہلوتہی کرتے ہیں آپ سے) صَدَّ، يَصُدُّ (اعراض کرنا، پہلوتہی کرنا)، يَصُدُّوْنَ فعل مضارع، جمع مذکر غائب (عَنْ۔كَ) سے، آپ، یعنی آپ سے جار، مجرور۔ صُدُوْدًا، مصدر (اعراض کرنا، رکے رہنا) یعنی کفر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفاق پرڈٹے رہنا۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمن کیلانی لکھتے ہیں:

ہوا یہ تھا کہ ایک یہودی اور ایک منافق (بظاہر مسلمان) کا کسی معاملے میں جھگڑا ہو گیا۔ یہودی چونکہ حق بجانب تھا، لہٰذا اس نے منافق سے کہا کہ چلو اس کا فیصلہ تمھارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرا لیتے ہیں (یعنی یہودیوں کا بھی یہ ایمان ضرور تھا کہ یہ نبی حق ہی کا ساتھ دیتا ہے) مگر منافق اس سے پس وپیش کرنے لگا، اُسے بھی یہ خطرہ تھا کہ آپ ﷺ حق کا ساتھ دیں گے اور فیصلہ میرے خلاف ہو جائے گا، لہٰذا وہ لیت ولعل کرنے لگا اور کہنے لگا کہ یہ مقدمہ تمھارے سردار کعب بن اشرف کے پاس لے چلتے ہیں، جہاں اس منافق کو توقع تھی کہ مکر وفریب اور رشوت سے یہ فیصلہ میرے حق میں ہو سکتا ہے۔ مگر یہودی یہ بات نہ مانا، کیونکہ اسے بھی اپنے اس سردار کے کردار کا پتا تھا اور منافق چونکہ کھل کر یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ جاؤں گا، اس لیے بالآخر یہی طے پایا کہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریقین کی بات سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

اب منافق کہنے لگا کہ چلو، اب یہ مقدمہ سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے جا کر ان کا بھی فیصلہ لیتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اُن دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے اور اُن کے نائب کی حیثیت سے مدینہ منورہ میں مقدمات کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ منافق کا یہ خیال تھا کہ چونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اسلامی حمیت بہت ہے، لہٰذا وہ میرے حق میں فیصلہ دے دیں گے، چنانچہ یہودی اور منافق دونوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر اس مقدمے کا فیصلہ چاہا، پھر اپنے اپنے بیان دیے۔

یہودی نے اپنا بیان دینے کے بعد یہ بھی کہہ دیا کہ ہم یہ مقدمہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے تھے اور انھوں نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ یہ سنتے ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور تلوار لائے اور آتے ہی اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے، اس کے لیے میرے پاس یہی فیصلہ ہے۔ (تسیر القرآن)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) اہل نفاق کا حال

وَإِذَا دُعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ (النور: 48/24) اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں، تا کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے تو اچانک اُن میں کچھ لوگ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔

(۲) اہل ایمان کا حال

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ (النور: 51/24) ایمان والوں کی بات (ایسی ہے) کہ جب وہ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ (رسول ﷺ) اُن کے درمیان فیصلہ کرے (اِس کے سوا اُن کے دلوں میں اور کوئی بات نہیں ہوتی) کہ وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور (دل و جان سے) ہم نے اطاعت کی، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

تفہیم بالحدیث

(۱) اطاعت اور فرمانبرداری ہی کامیابی کا راستہ ہے

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی، سوائے ان کے جنھوں نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا 'یا رسول اللہ! (جنت میں داخلے سے) بھلا کون انکار کرے گا؟' فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے (جنت میں داخلے سے) انکار کیا۔'' (بخاری رقم الحدیث 7280)

(۲) سنت کی تبلیغ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو ترو تازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اُسے یاد رکھا اور پھر میری طرف سے اسے آگے پہنچایا۔'' (صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث 6765)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منافقین اور اُن کے اعمالِ بد

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

پھر (اس وقت اِن منافقوں کا) کیا حال ہوتا ہے جب اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اِن پر کوئی مصیبت آ جاتی ہے، پھر آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے (دوڑے) آتے ہیں کہ ہم نے تو بھلائی اور آپس میں میل ملاپ کے سوا کچھ نہیں چاہا تھا۔

الفاظ

فَكَيْفَ، فَ (پس) عاطفہ، كَيْفَ (کیسے، کیونکر)، حرف استفہام۔ اَصَابَتْهُمْ، (پہنچتی ہے)، اَصَابَ، يُصِيْبُ (پہنچنا) اس سے فعل ماضی، واحد مونث غائب، اَصَابَتْ (پہنچتی ہے)، هُمْ (انھیں)، ضمیر، جمع مذکر، (مفعول مقدم)۔ مُّصِيْبَةٌ، (مصیبت) اردو میں معروف ہے (فاعل موخر)۔ بِمَا، (بسبب اس کے جو)، بِ، حرف جار، (بسبب)، مَا (جو) موصولہ۔ قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ، (آگے بھیجا ہے اُن کے ہاتھوں نے یعنی اعمال)، قَدَّمَ يُقَدِّمُ (آگے بھیجنا) اس سے فعل ماضی، واحد مونث غائب، قَدَّمَتْ، قدم جو آگے اٹھتا ہے۔ اردو میں معروف ہے۔ اَيْدِيْهِمْ (اَيْدِيْ۔ هِمْ) ہاتھوں، اُن کے یعنی جو اعمال آگے بھیجے ہیں، مضاف، مضاف الیہ، اس کا مفرد يَدٌ (ہاتھ)۔ ثُمَّ جَآءُوْكَ، (پھر آتے ہیں آپ کے ہاں)، ثُمَّ (پھر)، حرف عطفہ، (سلسلہ کلام جاری رکھنے کے لیے)، جَآءَ يَجِيْءُ (آنا) جَآءُوا فعل ماضی، جمع مذکر ك آپؐ، ضمیر، واحد مذکر مخاطب۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ، (اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے) حَلَفَ يَحْلِفُ (قسم اٹھانا) اس سے يَحْلِفُوْنَ فعل مضارع، جمع مذکر غائب، بِاللّٰهِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(بِ-اللّٰہِ) ساتھ، اللہ کے یعنی اللہ تعالیٰ کی (قسم اٹھانا)، جار، مجرور-اِنْ نہیں، حرف نفی- اَرَدْنَآ، (ہم نے ارادہ کیا) اَرَادَ، یُرِیْدُ سے فعل ماضی، جمع متکلم- اِلَّآ، مگر (حرف استثنیٰ)- اِحْسَانًا، احسان کا، اَحْسَنَ یُحْسِنُ سے مصدر اِحْسَانًا- وَ، اور (عاطفہ)- تَوْفِیْقًا، اس کا عطف اِحسانًا پر ہے۔

تفسیر

جب منافقین کی منافقت کا راز فاش ہوجاتا تو قسمیں کھا کھا کر یقین دلانے لگتے کہ ہم تو سچے مومن ہیں، ہم تو محض نیک نیتی اور اصلاح حال کے لیے مقدمات فلاں فلاں کے پاس لے جاتے ہیں تا کہ آپس میں میل ملاپ اور صلح وموافقت رہے۔

پھر ہو کیا حال جب پہنچے مصیبت اُن پر
اس کی وجہ سے، جو ہاتھوں نے کمائی ان کے
آویں پھر پاس آپ کے اللہ کی قسمیں کھاتے
کہ اِس اقدام سے تھی محض بھلائی ہو ان کے

منافقین سے حسن وخوبی کے ساتھ دعوت وتبلیغ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾

یہ وہ (منافق ومفسد) لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے، پس آپ اُن سے اعراض برتیں (چشم پوشی فرمائیں اور اُن سے درگزر کریں) اور اُن کو نصیحت فرماتے رہیں اور اُن سے ایسی بات کریں جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُن کے دلوں میں بہت اثر کرنے والی ہو (حسن وخوبی سے دعوت اسلام
اُن تک پہنچاتے رہیں اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑیں)۔

الفاظ

اُولٰٓئِكَ (یہی وہ لوگ ہیں) اسم اشارہ بعید (مبتدا)۔ الَّذِيْنَ (جو کہ) الّذی کی جمع ہے (خبر)۔ يَعْلَمُ اللّٰهُ (جنھیں اللہ جانتا ہے)، عَلِمَ، يَعْلَمُ (جاننا) سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم فاعل)۔ مَا فِيْ (جو کچھ ہے)، مَا جو، موصولہ، فِيْ میں، حرف جار۔ قُلُوْبِهِمْ (اُن کے دلوں میں)، قُلُوْبِ۔هِمْ، مضاف، مضاف الیہ۔ وَ، اور، عاطفہ۔ عِظْهُمْ (نصیحت کیجیے انھیں)، وَعَظَ يَعِظُ سے فعل امر، واحد مذکر، وعظ ونصیحت اردو میں معروف ہے۔ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (اور کہتے رہیے ایسی بات جو اُن کے دلوں میں) قَالَ، يَقُوْلُ (کہنا) سے فعل امر، قُلْ واحد مذکر اَنْتَ (فاعل)، مضمر ہے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر (مفعول) فِيْ حرف جار (اَنْفُسِ۔هِمْ) اُن کے لیے، مضاف، مضاف الیہ۔ قَوْلًا بَلِيْغًا (بات اثر کرنے والی)، قَوْلًا بات، موصوف (مصدر)، بَلِيْغًا صفت (موثر)۔

تفسیر

یعنی اللہ تعالیٰ اِن منافقوں کے نفاق سے پوری طرح آگاہ ہے۔ تو آپ اُن سے درگزر فرماتے رہیں اور انھیں نفاق اور عذاب سے ڈراتے رہیں اور انھیں موثر انداز میں نصیحت فرماتے رہیں، عین ممکن ہے کہ اُن میں سے حق بات کو قبول کرلیں اور اُن کی دنیا وآخرت سنور جائے۔

جو بھی اِن لوگوں کے دل میں ہے، اللہ جانتا ہے
اُن سے اعراض نہ کر، اِن کو نصیحت فرما

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ کے راستے کی طرف بلاتے رہو منافق ہوں یا دوسرے لوگ (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ)

۲) منافق راہ حق سے پہلو تہی کرتے ہیں (رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا)

۳) خطرات میں پڑ جانے کا موجب خود انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے (فَكَيۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ)

۴) منافقین اپنے اہداف و مقاصد کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسموں کو آڑ بناتے ہیں اور چرب زبانی سے کام لیتے ہیں (يَحۡلِفُوۡنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّتَوۡفِيۡقًا)۔

۵) اللہ تعالیٰ دلوں کے نفاق سے خوب آگاہ ہے (اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ)

۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کا مقصد حیات درگزر سے کام لینا اور موثر انداز سے وعظ و نصیحت کرنا ہوتا ہے (فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلًاۢ بَلِيۡغًا)

۷) اس وقت امت مسلمہ اور خاص طور پر پاکستانی نفاق کا شکار ہیں، اسی وجہ سے انتشار اور فساد ہو رہا ہے۔

اے اللہ! ہمیں نفاق سے محفوظ فرما۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرۡ قُلُوۡبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعۡمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے اور ہمارے اعمال کو ریاکاری سے محفوظ فرما آمین!

رسول کی اطاعت اللہ کے حکم سے

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

(لوگو یاد رکھو! رب کریم کا فرمان ہے) ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے (رسول جس بات کا حکم دے، بجالاؤ، جس سے منع کرے، رک جاؤ) اور (اے رسولؐ) اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے آپ پر (آپؐ کی نافرمانی کرکے) ظلم کیا تھا آپ کے پاس (نادم وپشیمان ہوکر) چلے آتے، پھر (خلوص دل سے) اللہ سے (اپنی نافرمانیوں کی) معافی مانگتے اور رسول (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کے لیے معافی طلب فرماتے تو (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی مہربان پاتے۔

الفاظ

وَ، (اور)، مستانفہ، (اس کے بعد نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ مَآ، (نہیں)، نافیہ۔ اَرْسَلْنَا، (بھیجا ہم نے یعنی اللہ تعالیٰ نے) اَرْسَلَ، یُرْسِلُ، بھیجنا سے فعل ماضی، جمع متکلم، (اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ عزت وعظمت کے لیے آتا ہے)۔ اِلَّا، (مگر)، حرف استثنٰی۔ لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، (تاکہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے)، لِ (تاکہ)، حرف تعلیل، یُطَاعَ [اُس (رسول) کی فرمانبرداری کی جائے]، اَطَاعَ، یُطِیْعُ مضارع مجہول، واحد مذکر، بِاِذْنِ اللّٰهِ، اللہ کے حکم سے، بِ (ساتھ)، حرف جار، اَذِنَ، یَأْذَنُ (اجازت دینا) سے، اِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے)، اِذن اسم (مضاف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ، مضاف الیہ۔ وَلَوْ، وَ (اور)، عاطفہ، لَوْ (اگر) شرطیہ۔ اَنَّهُمْ، (اَنَّ۔ هُمْ)، اَنَّ (بلاشبہ)، حرف مشبہ بالفعل، (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، هُمْ (ضمیر، جمع مذکر)۔ اِذْ ظَّلَمُوْٓا، (جب ظلم کرتے ہیں)، اِذْ ظرف زمان، ظَّلَمُوْٓا (وہ ظلم کرتے ہیں) ظَلَمَ، یَظْلِمُ سے سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ اَنْفُسَهُمْ، اَنْفُسَهُمْ (اَنْفُسَ۔ هُمْ) جانوں، اپنی یعنی اپنی جانوں پر، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔ جَآءُوْكَ، (وہ آئیں آپ کے پاس)، جَآءَ، یَجِیْءُ (آنا) اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، جَآءُوْ۔ كَ ضمیر، واحد مذکر مخاطب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم)، (مفعول)۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ، (وہ بخشش

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگیں اُن کے لیے رسول ﷺ)، فَ عاطفہ، (پس) اِسْتَغْفَرَ، یَسْتَغْفِرُ، (اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا) اِسْتِغْفَار باب اِستفعال (خاص کسی بات کی طلب ہونا)، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ (اور اللہ سے بخشش مانگیں اُن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا، (تو [یہ لوگ] اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور بڑا ہی مہربان پاتے)، لَ یقیناً، وَجَدَ یَجِدُ (پانا) سے فعل ماضی، جمع مذکر، وَجَدُوْا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو، تَوَّابًا (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) تَابَ یَتُوْبُ سے اللہ کی صفت مبالغہ، اور رَحِمَ یَرْحَمُ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفت مبالغہ۔

تفسیر

انبیا ورسل کو مبعوث کرنے کی غرض وغایت صرف یہی ہے کہ اُن کی اطاعت کی جائے اور جن کی طرف رسول بھیجا گیا ہے، وہ اس کے تمام احکام کی تعمیل کریں، اُس کے نواہی سے اجتناب کریں (جو رسول منع کرے اس سے رک جائیں) اور وہ اس کی ویسے ہی تعظیم کریں جیسے اطاعت کرنے والا مُطَاع (امیر) کی تعظیم کرتا ہے، اس آیت میں عصمت انبیا علیہم السلام کا اثبات ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے، اُس کے احکام عطا کرنے والے اور اس کی منع کردہ باتوں سے روکنے والے اور وہ خود بھی احکام الٰہی کے پیروکار ہوتے ہیں اور خطاؤں، لغزشوں سے اللہ نے انھیں محفوظ رکھا ہے اس لیے رب کریم نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

''بِاِذْنِ اللّٰهِ'' (اللہ کے فرمان کے مطابق) اس میں رسولوں کی اطاعت اللہ کے حکم سے ہے، اس میں واضح اشارہ کہ انسان اس وقت تک رسول کی اطاعت نہیں کرسکتا جب تک کہ اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم جود وکرم کا ذکر فرمایا ہے اور اُن لوگوں کو دعوت دی ہے جن سے گناہ سرزد ہوئے ہیں کہ وہ اپنے گناہوں کا (صدق دل سے) اعتراف کریں۔ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں، چنانچہ فرمایا ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ '' ''اور اگر یہ لوگ جب انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کے پاس آجاتے۔'' یعنی (صدق دل سے) اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آتے: ''فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا'' یہ خود اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لیے اِستغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا، بڑا ہی مہربان پاتے۔ (منافقین کی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حاضری کا تعلق آپ کی زندگی کے ساتھ مختص تھا، کیونکہ سیاق دلالت کرتا ہے کہ رسول کی طرف سے اِستغفار آپ کی زندگی میں ہی ہوسکتا ہے، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے کچھ نہ مانگا جائے، یہ شرک ہے (بلکہ آپ ﷺ کی سچے دل سے اتباع کر کے اعمال صالحہ کو اپنایا جائے)۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾

(النسا:80/4) جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ ہی کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا، تو بہرحال ہم نے آپ کو اُن لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔

(۲) رسول کے حکم کو مانو اور جس سے روکیں رک جاؤ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ

(الحشر:7/59) جو کچھ رسول ﷺ تمھیں دیں وہ لے لو (اس پر عمل پیرا ہو جاؤ) اور جس بات سے وہ روکیں اُس سے رُک جاؤ اور (ہر حال میں اور ہر جگہ) اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۳) فلاح پانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (النور:31/24) اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ (دنیا وآخرت میں) فلاح پاؤ گے۔

(۴) ہمیشہ سچے دل سے توبہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۗ (التحریم:8/66) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو ایسی توبہ جو خالص (دل) سے ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

(۱) نافرمانی انکار ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ جنت سے محروم رہیں گے جنھوں نے انکار کیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ انکار کون کرے گا؟ ارشاد ہوا جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی (علم وعمل سے کورا رہا) اس نے انکار کیا۔'' (رواہ البخاری، ریاض الصالحین)

(۲) کھانے کے آداب واحکام

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّهَا الْبَرَكَةُ (رواہ مسلم، حوالہ ایضاً)

آپ نے (کھانے کے اختتام پر) انگلیوں کے چاٹنے اور رکابی کے صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ اس کی کس چیز میں برکت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تمھارا کوئی لقمہ گرے تو اس کو صاف کر کے کھالو اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑو اور اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرو بلکہ انگلیوں کو چاٹ لو، تم نہیں جانتے کہ کس حصے میں برکت ہے۔ اطبا نے لکھا ہے کہ انگلیوں میں ایک خاص قسم کا نمک ہوتا ہے جس کو چاٹنے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ!)

(۳) رسول اللہ ﷺ کثرت سے توبہ واستغفار فرماتے:

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (البخاری، ریاض الصالحین باب التوبہ)

اللہ کی قسم، میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔

اِستغفار کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی خطاؤں اور گناہوں پر نادم وپشیمان ہو کر اللہ سے اس کی بخشش اور رحمت کا طلب گار بنے اور توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے اعمال کو سیدھا کر کے اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل کی طرف لوٹے، اُس کے الفاظ اس طرح ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ (حصن حصین)

میں اللہ سے (اپنے تمام گناہوں اور خطاؤں کی) بخشش چاہتا ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (وہ مجھے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

(صدق دل سے) اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا کہ کبھی اس سے کوئی گناہ نہ ہوا ہو۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) انبیاورسل کی بعثت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُن کی اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ کے احکام معلوم کر کے فوز وفلاح سے ہمکنار ہو جائیں (وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ)

۲) گناہوں اور خطاؤں پر ندامت اور پشیمانی ضروری ہے (وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ)

۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایسے گنہگاروں کے لیے آپ کی دعائے خیر اُن کے حق میں موثر ثابت ہوئی اور اس کے بعد ندامت کے آنسو بہا کر توبہ واستغفار کرنا اور اعمال صالحہ اختیار کرنا ہے (وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ)

۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے دروازے تو ہر وقت اور ہر آن کھلے رہتے ہیں (لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا)

۵) اس وقت امت مسلمہ پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہے، اس کا صرف اور صرف حل توبہ و استغفار اور اطاعت وفرمانبرداری کا راستہ ہے۔

عمل مردود ہے سراسر
نہ ہو جس کے لیے حکم پیغمبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

پس (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سر بسر اسے تسلیم کر لیں۔

الفاظ

فَلَا وَرَبِّكَ، (پس قسم ہے آپ کے رب کی)، فَ۔لَا. فَ پس، مستانفہ (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)، لَا، زاید تاکید کے لیے، وَ (قسمیہ) جیسا کہ کہا جاتا ہے واللهِ (اللہ کی قسم!)، رَبِّكَ (رَبِّ۔كَ) آپ کا، رب، مضاف، مضاف الیہ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ، (نہ ایمان لائیں گے [یہ لوگ])، لَا، نافیہ، اٰمَنَ، يُؤْمِنُ (ایمان لانا) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اِيْمَانٌ باب افعال۔ حَتّٰى، (یہاں تک کہ، تاوقتیکہ) ناصبہ [بعد والے لفظ کو نصب (زبر) دیتا ہے]۔ يُحَكِّمُوْكَ، (فیصلہ کرنے والا مانیں آپ کو)، كَ پر نصب حَتّٰى کی وجہ سے ہے۔ فِيْمَا، (فِيْ۔مَا)، (اس بات میں، جو)، فِيْ (جارہ)، مَا (موصولہ)۔ شَجَرَ بَيْنَهُمْ، (جھگڑا پڑے ان کے درمیان)، شَجَرَ يَشْجُرُ بَيْنَ (مابین جھگڑا پیدا ہونا)، هُمْ، ضمیر جمع مذکر، لوگوں کی طرف جاتی ہے۔(بَيْنَ۔ هُمْ)، مضاف، مضاف الیہ۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ، (پھر نہ محسوس کریں اپنے دلوں میں)، ثُمَّ، پھر، حرف عطف، لَا، نہ، نافیہ، يَجِدُوْا، پائیں، محسوس کریں، وَجَدَ يَجِدُ، سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، فِيْ، میں، حرف جارہ، (اَنْفُسِ۔هِمْ)، اپنے دلوں میں، مضاف، مضاف الیہ۔ حَرَجًا، (تنگی) حَرِجَ يَحْرَجُ (تنگ دل ہونا) اس سے اسم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِّمَّا قَضَيْتَ، (اس بات میں جو آپ فیصلہ دیں)، مِّمَّا (مِنْ۔ مَا) سے، جو، یعنی اس بات میں جو مِنْ سے حرف جار مَا، جو موصولہ، قَضَيْتَ، (آپ فیصلہ دیں)، قَضٰى، يَقْضِيْ (فیصلہ دینا) سے ماضی، واحد مذکر غائب قَضَيْتَ، قاضی یعنی حاکم اردو میں معروف ہے۔ وَ اور (عاطفہ)۔ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، (دل وجان سے تسلیم کریں، سربسر راضی ہوں)، سَلَّمَ، يُسَلِّمُ، (ماننا، تسلیم کرنا)، سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يُسَلِّمُوْا اس کا عطف بھی حتّٰى يُحَكِّمُوْكَ پر ہے، اس لیے ن جمع کا گرا ہوا ہے، تَسْلِيْمًا (اچھی طرح مان لینا)، مصدر، باب تفعیل منصوب، (زبر والا)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے درمیان پیدا ہونے والے تمام نزاعات واختلافات میں آپ کو حَکَم نہ مانیں اور پھر ساتھ ہی اُن کے اندر یہ ذہنی تبدیلی نہ واقع ہو جائے کہ وہ آپ کے فیصلے کو بے چون چرا اطمینان قلب کے ساتھ مانیں اور اپنے آپ کو بلا کسی استثنا وتحفظ کے آپ کے حوالے کر دیں، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ہم معنی ہے، اس وجہ سے اس کا حق صرف ظاہری اطاعت سے ادا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے دل کی اطاعت بھی شرط ہے۔

یہاں ''فَلَا وَرَبِّكَ'' کی قسم کا موقع ومحل ملحوظ رہے، اس سے رسول اللہ ﷺ کی ظاہری وباطنی اطاعت کی تاکید ہی مقصود نہیں ہے بلکہ یہ منافقین کی جھوٹی قسم کی، جو آیت نمبر 62 میں مذکور ہے، (ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ) سچی قسم کے ساتھ تردید بھی ہے۔ پھر وَرَبِّكَ کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے لیے التفات خاص کی جو دل نوازی ہے، اس کی بلاغتوں کا اندازہ تو صرف اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں، قلم ان کی تعبیر سے قاصر ہے۔ (تدبر قرآن، جلد دوم)

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

اس آیت کا حکم صرف رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ قیامت تک کے لیے ہے، جو کچھ اللہ کی طرف سے نبی ﷺ لائے ہیں اور جس طریقے پر اللہ کی ہدایت ورہنمائی کے تحت آپ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے عمل کیا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن سند کو ماننے یا نہ ماننے ہی پر آدمی کے مومن ہونے اور نہ ہونے کا فیصلہ ہے۔ حدیث میں اس بات کو نبی ﷺ نے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس طریقے کی تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔ (تفہیم القرآن، ج2)

تفہیم بالقرآن

(۱) حق بات کو سننا اور اطاعت کرنا

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۱ (النور:51/24) ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسولؐ اُن کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ (دل و جان سے) کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۲) اللہ اور رسول کے فیصلے میں اپنا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۳۶ (الاحزاب:36/33) کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اُسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

(۳) حدوں سے تجاوز کرنے والوں کا انجام

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۱۴ (النسا:14/4) اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کرے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

(۴) نافرمانی کا انجام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

(الجن: 23/72) اب جو بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اور ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تفہیم بالحدیث

(۱) خواتین کو مساجد میں آنے کی اجازت

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمھاری خواتین تم سے مساجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو تم انھیں مساجد میں جانے سے منع نہ کیا کرو۔'' یہ حدیث سن کر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے بلال بن عبداللہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم تو انھیں ضرور منع کریں گے تو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں شدید برا بھلا کہا، اتنا برا بھلا کہا کہ میں نے آج تک انھیں کسی کو اتنا برا بھلا کہتے ہوئے نہیں دیکھا اور انھوں نے فرمایا: ''میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو، اللہ کی قسم! ہم انھیں ضرور منع کریں گے۔ (مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب خروج النساء إلی المساجد)

(۲) جنت میں رفاقتِ رسولؐ پانے والے

ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو اپنی جان و مال، اہل وعیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوقِ زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ کے پاس آتا ہوں اور آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں، لیکن جب میں اپنی اور آپؐ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپؐ تو انبیا کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا (یہ سوچتے ہوئے) بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہوں، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسا کی یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (النسا: 59/4)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو لوگ اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت کریں گے وہ (آخرت میں) اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا، صدیقین، شھدا اور صالحین کے ساتھ، اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔

یعنی صحابی رضی اللہ عنہ کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ (ابن کثیر صفحہ 243) رب کریم ہمارے دلوں کو ایمان کی روشنی سے بہرہ ور فرمائیں اور ان ابرار و صالحین کی رفاقت نصیب فرمائیں۔ آمین!

آیہ مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) ایمان کی تکمیل اللہ تعالیٰ کے احکام کو دل و جان سے ماننا اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں پر سر بسر راضی ہو جانا ہے۔ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ)

۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر دل میں ذرا بھی تنگی محسوس ہو تو ایمان میں خلا پیدا ہو جائے گا (ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ)

از رسالت در جہان تکوین ما
از رسالت دین ما آئین ما

رب کا فرمان اور منافقین کا طرز عمل

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

(رب کریم کا فرمان ہے) اگر ہم انھیں (یعنی منافقین کو) حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو (یعنی جنگ میں لڑتے لڑتے راہ حق میں جان دے دو) یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم دیتے کہ اپنے گھروں سے (راہ حق میں ہجرت کر کے) نکل کھڑے ہو، تو (اُن کا حال کیا ہوتا؟ کہ) چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اُس کی تعمیل نہ کرتا، اور اگر وہ اِن باتوں پر عمل کرتے جن کی اُن کو نصیحت کی جاتی ہے، تو یہ اُن کے حق میں بہتر اور (ایمان پر) ثابت قدم رکھنے والا ہوتا (اور دنیا و آخرت میں فوز و فلاح کا باعث ہوتا)۔

الفاظ

وَلَوْ، وَ، اور (عاطفہ)، لَوْ، اگر (حرف شرط)۔ اَنَّا کَتَبْنَا، (ہم لکھ دیتے، فرض کر دیتے)، اَنَّا (بلاشبہ ہم، زور بیان کے لیے) کَتَبَ یَکْتُبُ سے فعل ماضی، جمع متکلم کَتَبْنَا (ہم لکھ دیتے، جمع متکلم کا صیغہ رب تعالیٰ کے لیے عزت وعظمت کے لیے آیا ہے)۔ عَلَیْهِمْ، (عَلٰی۔ هِمْ)، پر، اُن، یعنی اُن منافقین پر، جار، مجرور۔ اَنِ اقْتُلُوْٓا، (یہ کہ اپنے آپ کو قتل کرو یعنی راہ حق میں لڑتے لڑتے جان دے دو)، اَنِ (یہ کہ) قَتَلَ، یَقْتُلُ سے فعل امر، جمع مذکر۔ اَنْفُسَكُمْ، (اَنْفُسَ۔ كُمْ) اپنی، جانوں کو، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔ اَوْ، (یا)، حرف عطف۔ اُخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ، (نکل جاؤ اپنے گھروں سے)، خَرَجَ یَخْرُجُ، سے فعل امر، جمع مذکر اُخْرُجُوْا، مِنْ (سے)، حرف جار، دِیَارِكُمْ (دِیَارِ۔ كُمْ)، گھروں، اپنوں (سے)، دَارٌ مفرد، مضاف، مضاف الیہ۔ مَا فَعَلُوْهُ، (تو وہ ایسا نہ کرتے)، مَا (نہ) نافیہ، فَعَلَ، یَفْعَلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، فَعَلُوْا (کرتے)، هٗ ضمیر (مفعول)، اُس کو یعنی نہ جنگ کرتے اور نہ ہی ہجرت۔ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ، (مگر تھوڑے اُن میں سے)، اِلَّا حرف اِستثنیٰ (مگر)، قَلِیْلٌ، (صفت) بہت تھوڑے، مِنْهُمْ (مِنْ۔ هُمْ)، سے، اُن یعنی اُن میں سے، جار، مجرور۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا، (اور اگر وہ کرتے)، وَ، اور، عاطفہ، (اَنَّ۔ هُمْ) تحقیق، وہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، زور بیان کے لیے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، فَعَلُوْا (وہ کرتے)، فَعَلَ، یَفْعَلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر۔ مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ، (جو کچھ وہ نصیحت کیے جاتے ہیں جن باتوں کی)، مَا (جو)، موصولہ، یُوْعَظُوْنَ (نصیحت کیے جاتے ہیں) وَعَظَ یَعِظُ سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر غائب،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(بِ۔ہٖ)، ساتھ، جن باتوں (کے)، جار، مجرور۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ، (البتہ، بہتر ہوتا واسطے ان کے)، لَ، تو، لَوْ کے جواب میں ہے، كَانَ فعل ماضی، ہوتا، خَيْرًا (بہتر)، کان کی خبر ہے، لَّهُمْ (لَ۔هُمْ)، لیے، اُن کے جار، مجرور۔ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا، اور زیادہ تر (مضبوط) ہوتا، (ایمان پر) ثابت رکھنے میں، وَ اور، عاطفہ، أَشَدَّ زیادہ تر، اسم تفضیل، اس کا عطف خَيْرًا پر ہے، تَثْبِيتًا (ثابت قدم رہنا ایمان پر)، اس کا مادہ (ث ب ت) ہے، ثَبَتَ، يَثْبُتُ (ثابت قدم رہنا، مستقل مزاج ہونا)۔

تفسیر

منافقین دراصل دنیا پرست اور بزدل لوگ تھے اور اسی وجہ سے وہ اللہ کے راستے میں جہاد سے جی چراتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے پہلوتہی کرنا بھی اسی وجہ سے تھا، اگر اُن سے صاف لفظوں میں کہہ دیا جاتا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں تو اُن کے دل کا کھوٹ ظاہر ہو جاتا اور معلوم ہو جاتا کہ وہ درحقیقت مومن نہیں ہیں، اُن کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ منافقانہ رویے کو چھوڑ دیں اور دل سے ایمان لائیں اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کریں (اور اس سلسلے میں ہجرت بھی کرنا پڑے تو لیت ولعل سے کام نہ لیں) یہی وہ طریقہ ہے جس کی پیروی سے اُن کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی، اور وہ اللہ کے فضل کے سزاوار ٹھہریں گے۔ (میزان القرآن، ج 1)

تفہیم بالقرآن

(۱) اللہ کی راہ میں قتال کا حکم دیا گیا ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ (البقرہ:216/2)

لوگو! تم پر قتال (جہاد) فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تم پر شاق گزرتا ہے اور کیا عجب ہے کہ ایک چیز تم کو ناگوار ہو اور وہ (دراصل) تمھارے حق میں بھلی ہو (تمھیں دنیا و آخرت میں سرخرو کردے) اور ہو سکتا ہے تم کو ایک چیز بھلی لگے اور وہ تمھارے حق میں بری ہو (تمھاری دنیا و آخرت برباد ہو جائے) اور (یاد رکھو! تم نہیں جانتے کہ تمھارے لیے خود کیا اچھا اور کیا برا ہے، تو اس انتخاب خیر و شر کو محض اللہ ہی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوالے کر دو کیونکہ) وہی جانتا ہے اور تم بے خبر ہو۔

(۲) اللہ کی راہ میں لڑنے والے اور ہجرت کرنے والے ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ (الانفال:72/8) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے اور جن لوگوں نے (راہ حق میں ہجرت کرنے والوں) کو جگہ دی اور اُن کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی (مخلص دوست) ہیں۔

تفہیم بالحدیث

(۱) مجاہد جنت کے سائے تلے ہیں

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جب کہ وہ دشمن (کفار) کے روبرو تھے، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 1902)

بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنے والوں کے لیے جنت کا راستہ آسان اور قریب ہے۔

(۲) ہجرت کرنے میں اِخلاص ضروری ہے

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اعمال کے (اجروثواب) کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ہی اجرو ثواب ملے گا، تو جس نے اللہ تعالیٰ کی (رضا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے نقش قدم پر) ہجرت کی ہوگی تو (حقیقت میں) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت دنیا کے لیے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے شمار ہوگی۔“

(متفق علیہ، ریاض الصالحین)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک عمل چاہے وہ دیکھنے میں نیک ہو، اُس کا اجر آخرت میں صرف اسی صورت میں ملے گا جبکہ اس میں اللہ کی رضامندی شامل ہو، اگر اس عمل کا محرّک دنیا طلبی ہو اور اسے کسی اپنی دنیاوی غرض پوری کرنے کے لیے انجام دیا گیا ہو تو آخرت میں اس کا کوئی صلہ نہ ملے گا، یہاں تک کہ ہجرت جیسے نیک عمل کا ثواب بھی اخلاص نیت پر ہے۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ اگر تجارت اور شادی بیاہ کے اندر نیت میں اخلاص پیدا کر لیا جائے تو اس پر اجر مرتب ہو جاتا ہے۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) مولانا عبدالماجد دریا بادی اس آیت کی حکمت و بصیرت اس طرح لکھتے ہیں (اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ) ایک معنی میں تو دونوں حکم اب بھی موجود ہیں، یعنی جہاد و قتال اور ترک وطن یا ہجرت اپنے اپنے موقع پر اور تحقّق شرائط (ضرورت پڑنے پر) اب بھی واجب ہیں، مراد یہ ہے کہ اگر یہ احکام خود بھی مقصود بالذات ہوتے اور قتال و ہجرت ہر حال میں فرض ہوتے۔ (تو اکثریت پر شاق گزرتے)

۲) (كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ ----- اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ) یہاں پر عَلَيۡهِمۡ اور مِنۡهُمۡ میں ضمیر، جمع غائب کس کی جانب ہے؟ جائز ہے کہ منافقین کی جانب ہو، لیکن بہتر ہے کہ مطلق انسانوں کی جانب مانی جائے۔ (بحوالہ تفسیر کبیر اور تفسیر ابن کثیر)

۳) (وَلَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ)، (یعنی حکم ماننے سے ایمان میں مضبوطی اور پختگی پیدا ہوتی) یعنی اگر شک، تذبذب، تزلزل (اور نفاق کی راہ چھوڑ کر) اطاعت رسول میں یکسوئی کے ساتھ لگ جائیں تو انھیں ایمان میں ثبات و استقلال اور اس کی برکتیں از خود نصیب ہونے لگیں، ذکر الٰہی منافقین (مدینہ) اور کمزور ایمان والوں کا چل رہا ہے۔

۴) (فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ) یعنی اللہ اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت اگر انھوں نے بہ دل و جان قبول کر لی ہوتی۔

۵) (لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ) یعنی دنیوی و اُخروی، انفرادی و اجتماعی ہر اعتبار سے اُن کے فلاح کی صورت پیدا ہو جاتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶) (وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا) پہلے یہ بتایا کہ احکام دین پر اگر عمل کرتے تو یہ چیز انھی کے کام آتی اور انھی کے حق میں بہتر ہوتی، اب یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ احکام پر عمل کرنے سے خود قوت ایمانی ضعیف سے قوی اور قوی سے قوی تر ہو جاتی ہے، مرشد تھانوی لکھتے ہیں کہ تجربے سے ثابت ہے کہ دین کا کام کرتے رہنے سے اعتقاد و یقین کی باطنی کیفیت کی بھی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ (تفسیر ماجدی)

نفاق کی بجائے ایمان کا راستہ ہی کامیابی کا ضامن ہے

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾

(اللہ کا فرمان ہے کہ اگر یہ منافقین احکام الٰہی پر عمل پیرا ہو جاتے) اور جب وہ ایسا کرتے تو ہم انھیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے اور انھیں سیدھا راستہ دکھا دیتے (کہ وہ فیض یاب اور کامیاب ہو جاتے)۔

الفاظ

وَّاِذًا، (اور اس وقت)، وَ اور، عاطفہ۔ اِذًا حرف جزا، اصل میں یہ اِذَنْ ہے، وقف کی حالت میں نون کو الف میں بدل دیتے ہیں۔ لَّاٰتَيْنٰهُمْ، (تو ضرور دیتے ہم اُن کو)، لَ تاکید کے لیے، اٰتٰی، يُؤْتِيْ (دینا) عطا کرنا، سے فعل ماضی، جمع متکلم، اٰتَيْنَا (ہم عطا کرتے، اللہ رب العزت کے لیے جمع کا صیغہ عزت و عظمت کے لیے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر (اُن لوگوں کو یعنی منافقین کو) مفعول۔ مِّنْ لَّدُنَّآ، (اپنے پاس سے)، مِنْ سے، حرف جار، لَّدُنَّا (ہمارے ہاں سے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے)، لَدُنْ (اسم ظرف)، اس سے پہلے ہمیشہ مِنْ آتا ہے۔ اَجْرًا، (اجر، ثواب) موصوف۔ عَظِيْمًا، (بہت زیادہ) صفت۔ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ، (اور ہم اُن کو ضرور دکھاتے)، لَ تاکید کے لیے، هَدٰى يَهْدِيْ (ہدایت دینا، راہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دکھانا) سے هَدَيْنَا (ہم راہ دکھاتے یعنی رب العزت) فعل ماضی، جمع متکلم، هُمْ ضمیر، جمع مذکر (ان لوگوں کو یعنی منافقین کو) مفعول۔ صِرَاطًا (راستہ)، موصوف۔ مُّسْتَقِيمًا (سیدھا) صفت۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

اگر (ان منافقین) نے اللہ تعالیٰ کے احکام کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہوتا اور نتیجۃً انھیں خیر وصلاح بھی ہو چکتی اور دین میں ثبات واستقامت بھی نصیب ہو چکتی (تو راہ سعادت بھی نصیب ہو جاتی) اور (بے روک ٹوک سیدھے رضائے الٰہی کے مقام، جنت میں داخل ہو جاتے) اور عجب نہیں کہ اسی کی برکت سے دین میں بھی سعی وعمل کی صراطِ مستقیم اُن پر خوب روشن ہو کر رہے۔ (تفسیر ماجدی)

اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف

اطاعت گزار صالحین وابرار کے ساتھ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾

جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے، وہ (روز قیامت) اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاؑ اور صدیقین اور شہدا اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو میسر آئیں، یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے۔

الفاظ

وَمَنْ، (اور جو کوئی)، وَ اور (مستانفہ، نیا جملہ شروع ہوتا ہے)، مَنْ (جو شخص) موصولہ (مبتدا)۔ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ، (اطاعت کریں گے اللہ اور رسول ﷺ کی)، اَطَاعَ، يُطِيعُ (اطاعت کرنا)، سے فعل مضارع، واحد مذکر، مَنْ شرطیہ کی وجہ سے 'ی' حذف ہوئی اور آخر ساکن ہوا، يُطِعِ (اطاعت کرے گا)، اللهَ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ)، مفعول، وَ اور (عاطفہ)، الرَّسُوْلَ (ﷺ) معطوف اس کا عطف لفظ اللہ پر ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ، (تو ان لوگوں کا ساتھ اُن کے ساتھ ہوگا)، فَ تو، شرط کا جواب، اُولٰٓئِكَ ان لوگوں کا، اسم اشارہ (مبتدا)، مَعَ ساتھ، ظرف مکان، الَّذِيْنَ اُن لوگوں کے جن پر، اسم موصول۔ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ، (انعام کیا، اللہ تعالیٰ نے اُن پر)، اَنْعَمَ، يُنْعِمُ (انعام کرنا) سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اللهُ (سبحانہ وتعالیٰ نے انعام کیا اُن پر) اسم فاعل، عَلَيْهِمْ (عَلٰى۔هِمْ) پر، ان یعنی ان پر، جار، مجرور۔ مِّنَ النَّبِيّٖنَ، (انبیا پر) جار مجرور، نَبِيٌّ اس کا مفرد۔ وَ، اور (عاطفہ)۔ الصِّدِّيْقِيْنَ، (صدیقین پر یعنی سچوں پر) اس کا مفرد صِدِّيْقٌ ہے، اس کا عطف بھی النبیّٖین پر ہے۔وَ، اور، عاطفہ۔ الشُّهَدَآءِ، (شہدا پر، اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے)، اس کا مفرد شهيد ہے، اس کا عطف بھی النبیین پر ہے۔ وَالصّٰلِحِيْنَ، (اور صالحین پر) اس کا مفرد صالحٌ ہے، اس کا عطف بھی النبیّٖین پر ہے۔ وَحَسُنَ، (اور اچھے ہیں، اور بہت خوب ہے) حَسُنَ يَحْسُنُ (اچھا دکھائی دینا، بہت خوب ہونا)۔ اُولٰٓئِكَ، اسم اشارہ (حَسُنَ کا فاعل ہے)۔ رَفِيْقًا، (رفاقت، دوستی)، تمیز منصوب (زبر والا) ہے۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ، (یہ فضل ہے)، ذٰلِكَ (اسم اشارہ) مبنی (مبتدا)، الْفَضْلُ (فضل ہے) ذٰلِكَ کی صفت ہے۔ مِنَ اللهِ، (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جار، مجرور۔ وَكَفٰى بِاللهِ عَلِيْمًا، (اور کافی ہے اللہ تعالیٰ)، (كَفٰى، يَكْفِيْ) کافی ہونا، سے فعل ماضی، واحد مذکر كَفٰى بِاللهِ عَلِيْمًا (اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

اہل جنت کو مادی و روحانی ہر قسم کی نعمتوں کے علاوہ صحبت و رفاقت بھی پاکیزہ ترین اور بہترین انسانیت کے بلند ترین مقام پر فائز ہونے والوں کی نصیب ہوگی۔

''وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا'' میں ایک پہلو حیرت کا بھی ہے اور اسی لیے ترجمہ ''کیسے اچھے'' سے کیا گیا ہے۔ (تفسیر ماجدی بحوالہ تفسیر کشاف)

''وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ'' اس اطاعت کا تعلق فرائض و واجبات سے ہے ورنہ اگر فرائض و واجبات کے علاوہ مستحبات، نوافل تطوّعات کا بھی اسی قدر اہتمام ہو جائے تو پھر درجۂ ولایت خود ہی حاصل ہو جائے گا۔

''أُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم'' یعنی باوجود اپنے اعمال میں کمی اور کوتاہی رہ جانے کے اور باوجود بالذات اُن کاملین سے مرتبہ و مقام فروتر ہونے کے انھیں ان کاملین کی معیت اور رفاقت نصیب ہو جائے گی۔ (تفسیر ماجدی)

''النَّبِيِّينَ'' ان کی حیثیت انسانیت کے گل سرسبد کی سی ہے، اور اِن کی پاکیزہ زندگیاں احکام الٰہی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں اور اِن کی اتباع کامیابی و کامرانی کا راستہ ہوتا ہے، نبوت وہبی ہوتی ہے یعنی اللہ وھاب کی طرف سے ملتی ہے اور کسبی نہیں ہوتی ہے یعنی کوشش اور قوت سے نہیں ملتی ہے۔

''الصِّدِّيقِينَ'' یعنی بات کے کھرے اور معاملے کے سچے، ایسے کہ سچائی اور حق پسندی گویا کہ ان کی فطرت میں رچ گئی اور ان کی طبیعت کا جزو بن گئی ہے، ایمان کے ہر جزو سے اُن کی تصدیق کامل ہوتی ہے، ریب و شک کے حدود سے بالاتر۔ (تفسیر قرطبی بحوالہ تفسیر ماجدی)

''الشُّهَدَاءِ'' شہید وہ ہے جو دین کی محبت میں اپنی جان تک سے دریغ نہ کرے اور عمل سے ثابت کردے کہ جس چیز پر وہ ایمان لایا تھا، وہ اسے اس قدر عزیز تھی کہ اس کی خاطر اس نے اپنی جان تک قربان کردی لیکن محاورہ قرآنی میں یہ لقب مقتولین فی سبیل اللہ تک محدود نہیں بلکہ ہر وہ شخص اس طبقہ میں آجاتا ہے جو اپنے قول و عمل سے دین کے ساتھ اپنی انتہائی شیفتگی اور محبت کی شہادت دیتا ہے۔ (تفسیر المنار بحوالہ تفسیر ماجدی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''الصّٰلِحِيْنَ'' وہ افرادامت جو پورے دیندار اور متبع شریعت ہوتے ہیں اور جن کی صالحیت ان کے اعمال سے نمایاں ہوتی ہے۔ (حوالہ ایضاً)

''ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ'' یعنی تمام مومنین کو جو کاملین کی معیت ورفاقت نصیب ہوئی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا، اُن کے اعمال کا ثمرہ نہ ہوگا۔ (حوالہ ایضاً)

تفہیم بالقرآن

(۱) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ (الحدید: 19/57) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (احکام الٰہی کی اتباع رسول میں پیروی کی) وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

(۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ (الفاتحہ: 5,6/1) (اے اللہ!) ہمیں سیدھے راستے پر چلا، اُن لوگوں کے راستے پر جن پر آپ نے انعام فرمایا۔

تفہیم بالحدیث

(۱) ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات بسر کیا کرتا تھا اور آپؐ کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضروریات کا اہتمام کر دیا کرتا تھا، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کچھ مانگ لو'' میں نے عرض کی، (اے اللہ کے رسولؐ!) میری درخواست یہی ہے کہ مجھے جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو جائے، آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی اور سوال'' میں نے عرض کی کہ دوبارہ بھی یہی التماس ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر کثرت سجود (یعنی فرائض نمازوں ونوافل) کے ساتھ اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔ (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث 489)

(۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپؐ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک (اعمال میں) اُن سے نہیں مل سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی۔''

(بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث 6169)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) رب کریم کے احکام پر خلوص کے ساتھ عمل پیرا ہونے پر ہی اجر وثواب مرتب ہوتا ہے، اس میں جہاد اور ہجرت جیسے اعمال سرفہرست ہیں۔

۲) نفاق کا راستہ چھوڑ کر ایمان کا راستہ اختیار کرنا کامیابی وکامرانی کی راہ ہے۔

۳) جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع رسول میں پیروی کرتے ہیں ان کی رفاقت جنت میں انبیا، صدیقین وشہدا اور صالحین کے ساتھ ہوگی اور یہ کیا ہی اچھی رفاقت ہے۔

۴) اے اللہ! مجھے اور میرے قارئین کو ایمان اور عمل صالح کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ابرار وصالحین کی رفاقت سے بہرہ ور فرما۔ آمین۔

جو کوئی مانتا ہے حکم رحمٰن حکم رسولؐ
تو وہ ان نیک ترین بندوں میں شامل ہوگا
انبیاء اور کہ صدیق و شہید و صالح
جن پر اللہ نے خاص اپنا ہے انعام کیا
جس کسی کو بھی رفاقت یہ میسر آئی
مرتبہ کیسا ملا اس کو یہ کیسا انعام
اس پر اللہ تعالیٰ کا ہے یہ فضل و کرم
علم میں کافی ہے اللہ علیم العلام

اہل ایمان کے لیے جنگی تدابیر

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! (اپنے دشمنوں کے) مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہو (کبھی سستی اور غفلت اختیار نہ کرو) پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر (جیسے بھی حالات ہوں فہم وفراست اور جنگی تدابیر کو کام میں لاؤ)

الفاظ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اے لوگو جو ایمان لائے ہو)، يَا حرف ندا، اَيُّهَا (اَیُّ۔ هَا) مضاف، مضاف الیہ، (منادیٰ)، الَّذِيْنَ (جو) اسم موصول، اٰمَنُوْا (ایمان لائے ہو)، اٰمَنَ، يُؤْمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر۔ خُذُوْا حِذْرَكُمْ (تم لے لو اپنے بچاؤ کا سامان)، اَخَذَ، يَأْخُذُ (لینا) سے فعل امر، جمع مذکر، خُذُوْا لے لو، حِذْرَكُمْ (حِذْرَ۔ كُمْ) بچاؤ، اپنے، یعنی اپنے بچاؤ کا سامان حِذْر (مصدر، بچاؤ)، مضاف، كُمْ (تم، اپنے)، مضاف الیہ۔ فَانْفِرُوْا (پس نکلو)، فَ عاطفہ، نَفَرَ يَنْفِرُ سے فعل امر، جمع مذکر اِنْفِرُوْا (نکلو تم)۔ ثُبَاتٍ (متفرق) اس کا مفرد ثُبَةٌ۔ اس کا معنی گروہ اور جماعت کے ہیں۔ اَوِ (یا) عاطفہ۔ انْفِرُوْا (نکلو تم) فعل امر، جمع مذکر۔ جَمِيْعًا (اکٹھے ہو کر) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (زبر والا) ہے۔

تفسیر

گذشتہ آیات میں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور اس کے ثمرات کا بیان تھا۔ موجودہ آیات میں جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے تا کہ اطاعت رسول کرنے والے اللہ کے دین کو سر بلند کرنے کے لیے اپنے جان و مال سے فریضہ جہاد ادا کریں۔

اسلام اور کفر کی پندرہ سالہ کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی، معرکہ بدر میں مسلمانوں کو بے مثال کامیابی حاصل ہوئی اور غزوہ اُحد میں (مسلمانوں نے اطاعت ونظم کی خلاف ورزی) کے باعث نقصان اٹھایا اور کفار کا پلڑا بھاری رہا، جس سے کفار اور یہود ونصاریٰ کے حوصلے اس قدر بلند ہوئے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو ختم کرنا ناممکن کام نہیں، لہٰذا اب ایک فریق ہمیشہ کے لیے سرنگوں ہو جائے۔ اس بنا پر اہل مکہ اور یہود نے مدینہ کے چاروں جانب سازشوں کے جال بننا شروع کر دیے، جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ رضی اللہ عنہم کو گشت کے لیے بھیجا کرتے تھے تاکہ کفار کی نقل وحرکت کا بروقت علم ہو سکے۔ انھی حالات میں یہ حکم نازل ہوا کہ مسلمانو! ہر وقت چاک وچوبند رہو اور اپنا اسلحہ پکڑے رکھو۔ مراد یہ ہے کہ اسلحہ اس قدر قریب اور تیار ہونا چاہیے کہ ہنگامی حالت میں وقت ضائع کیے بغیر دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔ پھر جنگ کے بارے ہدایات دیں کہ حالات کے مطابق تم گوریلا جنگ کرو یا منظم طریقے کے ساتھ، جماعت کی صورت میں حملہ آور ہو۔ تمھیں ہر طرح میدان کارزار میں اُترنے کے لیے آمادہ وتیار رہنا چاہیے، اسی سے جنگ کے متعلق قوموں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مضبوط دفاع ہی قوموں کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ (فہم القرآن، میاں محمد جمیل حفظ اللہ)

www.kitabosunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ (الانفال: 60/8)

(مسلمانو!) تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت وقوت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لیے مہیا رکھو (اور آج کل ٹینک وغیرہ) اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان کے علاوہ دوسرے دشمنوں کو خوف زدہ کرو جنھیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔

(۲) میدان جنگ میں بھی باخبر رہو:

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ (النسا: 102/4) اور (اے نبیؐ) جب آپ مسلمانوں کے درمیان ہو اور (حالت جنگ میں) آپ انھیں نماز پڑھانے کھڑے ہوں، تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور اپنا اسلحہ لیے رہے (قریب ترین اسلحہ اتار کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیں) اور جب وہ سجدہ کرلیں (یعنی اپنی نماز مکمل کرلیں) تو وہ (گروہ) پیچھے چلا جائے اور دوسری جماعت آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور (یہ وہ گروہ ہے جو دشمن کے مقابلے میں کھڑا تھا) اب یہ گروہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ بھی چوکس رہے اور اپنا اسلحہ لیے رہے (قریب ترین اسلحہ اتار کر رکھ دیں) کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو، تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلم قبیلہ کے چند لوگوں پر سے گزر ہوا جو تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے (گویا کہ یہ جہاد کے لیے مشق وتمرین تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسماعیل کی اولاد تیر اندازی کرو یقیناً تمھارے آبا بھی تیر انداز تھے، لہٰذا تم بھی تیر اندازی کرو، میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے مقابلہ کرنا چھوڑ دیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم تیر اندازی کیونکر کریں جبکہ آپ ﷺ اُن کے ساتھ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تیر اندازی کرو، میں سبھی کے ساتھ ہوں۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اس آیۃ مبارکہ میں مسلمانوں کو دشمنوں سے مقابلے کے لیے بہترین ہدایات دی گئی ہیں۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا کی تعلیم ہے تو دوسری طرف کوشش، اپنے بچاؤ کے لیے ساز وسامان اور جدید اسلحہ سے لیس اور مستعد رہنے کی بھی تلقین ہے۔ ''حذر'' کے معنی میں ہی بیداری، تیار رہنے اور خطرے کے مقابلے میں چاق وچوبند رہنے، مستعد اور ہوشیار رہنے اور ساز وسامان سے آراستہ رہنے کی ساری باتیں مضمر ہیں۔

۲) ''فَانْفِرُوْا'' میں دشمن کی طرف پیش قدمی کا مفہوم ہے، مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ اگر تمھیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دشمن کے برے ارادوں کی خبر ہو جائے کہ وہ تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو اُس وقت تم پوری طرح کمر بستہ ہو کر بزدلی کا نہیں، بہادری کا ثبوت دو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ دشمنوں کا مقابلہ پیش قدمی سے کیا اور اکثر و بیشتر اللہ کی رحمت سے فتح یاب ہو کر واپس لوٹے، اور رب کریم کی اہل ایمان کو یہ خوشخبری بھی ہے کہ:

''بارہا ایسا ہوا ہے کہ (اہل ایمان کا) ایک قلیل گروہ اللہ کے اِذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا، اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے (دیکھیے البقرہ 249/2)''

''پھر جب تمھارا عزم (جہاد یا اور کسی نیک کام) پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسا کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسی پر بھروسا کرتے ہیں، (یاد رکھو!) اللہ تمھاری مدد پر ہو تو (دنیا کی) کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں اور وہ تمھیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کر سکتا ہو؟ پس جو سچے مومن ہیں اُن کو اللہ پر ہی بھروسا رکھنا چاہیے۔ (دیکھیے آل عمران:160/2)

۳) ''فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا'' میں اس طرف اشارہ ہے کہ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں راہنمائی ملے گی، اس کو اختیار کرو۔

۴) تمھیں میدان جنگ میں بھی رب کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہیے:

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

۵) افسوس کہ اس وقت تمام اسلامی ملکوں کی زبوں حالی پر آنسو بہانے کے سوا کچھ نہیں رہ گیا، یہ نتیجہ ہے قرآن حکیم کی زریں تعلیمات سے بے خبری کا اور اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لاعلمی کا، تمہارے اسلاف اور تم میں کیا نسبت ہے:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منافقین کی دوغلا پالیسی

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾

اور تم میں کوئی (منافق) بھی ہے جو جہاد سے جی چراتا ہے اور اگر جنگ میں تم پر کوئی مصیبت آن پڑے تو کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ نے بڑا احسان کیا کہ میں اُن (مجاہدین) کے ساتھ نہ تھا۔

الفاظ

وَ، (اور) مستانفہ (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)۔ اِنَّ مِنْكُمْ، (اور تحقیق تم میں سے کوئی)، اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل، مِنْكُمْ (مِنْ۔ كُمْ) سے، تم یعنی تم میں سے، جار، مجرور۔ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ، (ضرور [قصدًا] دیر کرتا ہے [جہاد کے لیے] نکلنے میں)، لَ تاکید یہ، مَنْ موصولہ (اسم موخر اِنَّ کا) لَيُبَطِّئَنَّ لَ تاکید یہ ن ثقلیہ ضرور کا معنی دیتا ہے، باب تفعیل اس کا مادہ (ب ط ع)، (بَطُؤَ، يَبْطُؤُ)، آہستہ چلنا، تاخیر کرنا۔ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ، (پھر اگر تمھیں پہنچے کوئی مصیبت)، فَ (پھر)، عاطفہ، اِنْ (اگر) حرف شرط، اَصَابَتْكُمْ (پہنچے تمھیں) اس کا مادہ (ص و ب)، اَصَابَ، يُصِيْبُ (پہنچنا) اس سے فعل ماضی، واحد مونث غائب، اَصَابَتْ۔ كُمْ (پہنچے، تمھیں)، ضمیر، جمع مذکر (مفعول)، اس سے، مُصِيْبَةٌ، تکلیف مصیبت (فاعل)۔ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ، (تو وہ کہتا پھرتا ہے، تحقیق اللہ نے انعام کیا مجھ پر)، قَالَ، يَقُوْلُ (کہنا) فعل ماضی، واحد مذکر غائب، قَدْ (تحقیق) حرفِ تحقیق، اَنْعَمَ يُنْعِمُ، (انعام کرنا)، اَنْعَمَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اِنْعَامٌ باب افعال، اللہ سبحانہ تعالیٰ (فاعل تمام امور کا مالک) عَلَيَّ (عَلٰى۔ يَّ) پر، مجھ یعنی مجھ پر جار، مجرور۔ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا، (جبکہ نہیں تھا میں اُن کے ساتھ حاضر)، اِذْ (جب) ظرف زمان (مبنی)، لَمْ (نہیں) حرف جازمہ، اَكُنْ کی ن پر جزم دی ہے، كَانَ، يَكُوْنُ (ہونا) سے مضارع مجزوم، مَعَهُمْ (مَعَ۔ هُمْ) اُن کے ساتھ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مضاف مضاف الیہ، شَهِيدًا (حاضر، موجود) شَهِدَ يَشْهَدُ سے صفت مشبہ اَكُنْ کی خبر ہے۔

تفسیر

اس آیہ مبارکہ میں مسلمانوں میں اُن منافقین کے کردار کا تذکرہ ہے جو جہاد سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ چند لوگ ایسے ہیں جو دیدہ دانستہ اور حیلوں بہانوں سے جہاد پر نکلنے میں دیر کرتے ہیں اور پیچھے رہ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اگر اس سفر جہاد میں مسلمانوں کو کچھ تکلیف پہنچے تو بڑے خوش ہوتے ہیں اور اُن میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں پیچھے رہ گیا، ورنہ مجھے وہ دکھ اٹھانا پڑتا جو دوسرے مسلمانوں نے اٹھایا ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام)

پھر اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے اُسے
کہتا ہے فضل الٰہی نے بچایا ہے اسے
کہ میں ان لوگوں کے جتھے میں نہ تھا وقت قتال
ورنہ ہر حال میں اس وقت نہ ٹلنا تھا اُسے

تفہیم بالقرآن

(۱) اہل ایمان کو تنبیہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ (آل عمران:156/3)

اے ایمان والو! اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جو کفر کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور (منافق ہیں) جو اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو سفر یا جہاد میں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جان دے دیتے ہیں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ "اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے تاکہ اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دلوں میں ان کے لیے حسرت واندوہ کا سبب بنا دے، ویسے (حقیقت تو یہ ہے کہ) زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور شہادت کی موت تو گھر بیٹھے رہنے سے کہیں بہتر ہے) اور جو کچھ تم کر رہے ہو،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اسے (ہر وقت اور ہر لمحہ) دیکھ رہا ہے (اور تمھارے اعمال اور نیتوں سے باخبر ہے)۔

(۲) موت کو ٹال کر تو دکھاؤ؟

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ (ال عمران:168/3)

(یہ منافقین) تو وہ لوگ ہیں جو خود تو (جہاد میں) نکلنے کی بجائے (گھر) بیٹھے رہے اور اُن کے جو بھائی بند (فی سبیل اللہ) لڑنے گئے اور مارے گئے (شہادت کی موت سے سرفراز ہوئے) اُن کے متعلق انھوں نے کہہ دیا (یعنی منافقین نے، جو نہ گئے تھے) کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے، (آپ ان سے کہیے) اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو خود تمھاری موت جب آئے اسے ٹال کر دکھا دینا (وہ تو بند قلعوں میں بھی وقت مقررہ پر آجاتی ہے)

منافقین کا رویہ اور جہاد

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو (تمھیں جنگ میں فتح و کامرانی نصیب ہو اور مال غنیمت ملے) تو یہ (منافقین کا ٹولہ) اس طرح کہتا ہے کہ گویا تمھارے اور اس کے درمیان محبت کا تو کوئی تعلق تھا ہی نہیں —— کہ کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیتا (مجھے بھی خوب خوب مال غنیمت مل جاتا)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَلَئِنْ، (اور گر)، وَ (عاطفہ، جملے میں ربط کے لیے)، لَ تاکیدیہ، اِنْ حرف شرط۔ اَصَابَکُمْ، (پہنچے تمھیں) اَصَابَ یُصِیْبُ (پہنچنا، ملنا)، اَصَابَ فعل ماضی، واحد مذکر، کُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب (مفعول)۔ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰہِ، (فضل اللہ تعالیٰ کا یعنی فتح)، فَضْلٌ (فاعل)، مِّنَ اللّٰہِ، جار مجرور۔ لَیَقُوْلَنَّ، (تو وہ ضرور کہے گا)، لَ تاکیدیہ، یَقُوْلَ واحد مذکر غائب، ن ثقیلہ (ضرور)۔ کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ مَوَدَّۃٌ، (گویا کہ، نہ تھی، تمھارے درمیان اور اس کے درمیان کوئی دوستی)، کَاَنْ (گویا کہ)، اصل میں کَاَنَّ تھا، عموماً تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، لَمْ (نہ) حرف جازمہ، تَکُنْ (تھی) تَکُنْ کی ن پر جزم دی ہے، بَیْنَکُمْ (بَیْنَ۔ کُمْ) درمیان، تمھارے، مضاف، مضاف الیہ، وَ اور (عاطفہ)، بَیْنَہٗ (بَیْنَ۔ ہٗ) درمیان، اس کے، مضاف، مضاف الیہ، (تَکُنْ کی خبر مقدم)، مَوَدَّۃٌ (دوستی، رفاقت) تَکُنْ کا اسم موخر۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا، (کاش کہ میں ہوتا اُن کے ساتھ، تو حاصل کرلیتا، کامیابی، بہت بڑی)، یٰا (حرف تنبیہ)، لَیْتَ حرف مشبہ بالفعل، (برائے تمنی، اور خواہش)، ی ضمیر، کُنْتُ (میں ہوتا) کَانَ یَکُوْنُ (ہونا) اس سے فعل ماضی، واحد متکلم، مَعَھُمْ (مَعَ۔ھُمْ) ساتھ، اُن کے (یعنی مسلمانوں کے)، مضاف، مضاف الیہ، فَاَفُوْزَ (تو میں کامیابی حاصل کرلیتا)، فَ سببیہ، فَازَ یَفُوْزُ سے مضارع واحد متکلم، اَفُوْزُ، فَوْزًا کامیابی، (مصدر)، موصوف، عَظِیْمًا بہت بڑی، صفت، صفت اور موصوف مل کر (مفعول مطلق ہوا)۔

تفسیر

اگر مسلمانوں کو فتح و کامرانی نصیب ہو اور غنیمت کا مال ہاتھ لگے تو (منافقین) حسرت سے کہتے ہیں کہ اگر ہم بھی ان میں شامل ہوتے تو ہمارا کام بھی بن جاتا۔ یہ جملہ وہ اس انداز سے ادا کرتے جیسے پہلے اُن کا اور مسلمانوں کا کوئی تعلق تھا ہی نہیں، اس سے قبل کی آیہ مبارکہ اور اس آیہ مبارکہ میں انھیں محض دنیاوی تکلیف اور دنیاوی مفادات ہی کا احساس ہوتا ہے۔ جہاد میں نکلنے سے جان کا خوف ہوتا ہے اور مال غنیمت حاصل کرنے سے دنیاوی طور پر فائدہ ہوتا ہے، اُخروی زندگی یا اُخروی رضائے الٰہی سے انھیں کبھی غرض نہیں ہوتی اور یہی بات اُن کے نفاق پر جمے رہنے، اللہ پر اور اس کے احکام پر عمل پیرا نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے کی دلیل ہے جو سراسر اُن کے لیے نقصان اور خسارے کا باعث ہے۔

تفہیم بالقرآن

(۱) مسلمانو! تمھاری کامیابیوں اور تمھاری تکالیف پر منافقین کا حال؟

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ (آل عمران:120/3)

مسلمانو! اگر تمھیں کوئی بھلائی ملتی ہے (تو ان منافقین کو) تکلیف ہوتی ہے اور اگر تم پر مصیبت آتی ہے، تو وہ خوش ہوتے ہیں، اگر تم صبر سے کام لو، اور تقویٰ اختیار کرو (ہر وقت اللہ کو یاد کرو اور اس سے ڈرتے رہو) تو اُن کی کوئی سازش تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، جو کچھ یہ (منافقین) کر رہے ہیں اللہ اس پر حاوی ہے۔

(۲) بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمَا ۙ ﴿۱۳۸﴾ (النسا:138/4)

(اے نبیؐ) ان منافقین کو یہ مژدہ سنا دیجیے کہ (اس چند روزہ زندگی کو جیسے بھی گزار لو) بالآخر (آخرت میں) اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ان آیات میں منافقین کے نفاق کو آشکارا کیا گیا ہے کہ مومنین کو جب کوئی مصیبت پیش آتی ہے یعنی میدان جنگ میں کسی شکست کا سامنا ہوتا ہے تو منافقین اپنی بے تعلقی اور علیحدگی پر جھٹ اپنی مسرت وفخر کا اعلان کرنے لگتے ہیں کہ خوب ہوا جو ہم شریک نہ تھے ورنہ ہم بھی اس بلا میں پھنستے اور مسلمانوں کو جب فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے تو رشک کرنے لگتے ہیں کہ کاش! مال غنیمت ہمارے حصے میں بھی آتا۔

۲) اس کے برعکس اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جنگ میں شامل ہونا انھیں ہر طرح فوز وفلاح سے ہمکنار کرتا ہے۔ یا تو وہ جہاد میں شہید ہو کر دائمی اور ابدی زندگی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں یا پھر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کامیابی وکامرانی سے غازی بن کرلوٹتے ہیں۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت، نہ کشور کشائی

جہاد کی ترغیب

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۷۴﴾

(یہ دنیا پرست منافقین ہیں جن کا گزشتہ آیات میں ذکر آیا، اس کے برعکس) جولوگ آخرت کے لیے دنیا کی زندگی قربان کر چکے ہیں (یعنی مسلمان اور سچے اہل ایمان) انھیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں (دشمن سے) لڑیں (اور کبھی تذبذب اور سستی میں نہ پڑیں) اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے (اللہ کی رضا کے لیے شہید ہو جائے) یا غلبہ پائے (غازی بن کرلوٹے) ہم اسے ضرور اور عنقریب اجر عظیم سے نوازیں گے۔

الفاظ

فَلْيُقَاتِلْ، (پس چاہیے کہ لڑیں) ف، مستانفہ (تفصیل کے لیے)، لام امر، (پس چاہیے) قَاتَلَ يُقَاتِلُ سے فعل امر، واحد مذکر غائب، مُقَاتَلَه باب مُفاعَلَه (خاصہ مشارکت)، (لڑیں، دشمن کے خلاف ڈٹ جائیں)۔ فِي سَبِيلِ اللهِ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں)، فِي (میں)، حرف جار،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ مضاف، مضاف الیہ۔ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ (وہ لوگ کہ بیچتے ہیں)، الَّذِيْنَ (وہ لوگ)، اسم موصول، يَشْرُوْنَ (بیچتے ہیں)، شرٰی يَشْرِی (خریدنا اور بیچنا دونوں معنی میں آتا ہے) یعنی اُن کو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو آخرت کے لیے دنیا کی زندگی قربان کر چکے۔ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ (دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں)، اَلْحَيٰوةَ (زندگی) موصوف، الدُّنْيَا صفت، (مفعول)، بِالْاٰخِرَةِ 'بِ' کے معنی بدلے، جار، مجرور۔ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اور جو اللہ کی راہ میں لڑے)، وَ اور (مستانفہ)، مَنْ (جو)، شرطیہ جازمہ، (بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے، جیسا کہ يُقَاتِلْ کی لام پر ہے)، يُّقَاتِلْ (لڑے) فعل مضارع مجزوم، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کی راہ میں)، فِيْ حرف جار، (عموماً بعد والے حرف کو زیر دیتا ہے جیسا کہ سبیل کی لام کے نیچے زیر دیا ہے)، سَبِيْلِ اللّٰهِ مضاف، مضاف الیہ۔ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ، (پھر مارا جائے [شہید ہو] یا غلبہ پائے [غازی بن کر لوٹے])، فَ پس، (عاطفہ)، يُقْتَلْ (قَتَلَ، يَقْتُلُ يُقْتَلُ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب) یہ مجزوم اس لیے ہے کہ اس کا عطف يُقَاتِلْ پر ہے)، اَوْ یا، (حرف عاطفہ)، يَغْلِبْ غلبہ پالے (اس کا عطف بھی يُقَاتِلْ پر ہے)۔ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (پس عنقریب دیں گے ہم اجر عظیم)، فَ پس، جواب شرط، سَوْفَ عنقریب (حرف استقبال)، نُؤْتِيْهِ (اٰتٰی يُؤْتِيْ) سے فعل مضارع، جمع متکلم، اللہ رب العزت کے لیے یہ صیغہ آیا ہے) اس میں نَحْنُ فاعل (مضمر)، ہٖ (اُسے)، ضمیر (مفعول)، اَجْرًا (موصوف)، عَظِيْمًا (صفت)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

گذشتہ (آیت نمبر 72 اور آیت نمبر 73) کے حوالے سے یہ منافقین تو صرف اُس جنگ کے غازی بننا چاہتے ہیں جس میں نکسیر بھی نہ پھوٹے اور مال غنیمت بھی بھرپور ہاتھ آئے۔ اللہ کے دین کو ایسے نام نہاد غازیوں کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے وہ اٹھیں جو آخرت کے لیے اپنی دنیا تج کر چکے ہوں۔ جو لوگ دنیا کو تج کر صرف آخرت کی کامیابی کے لیے جہاد کریں گے وہ مارے جائیں یا فتح مند ہوں، دونوں صورتوں میں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔ (تدبر قرآن، ج2)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) مجاہد اور غیر مجاہد برابر نہیں

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(النسا:95/4) مسلمانوں میں سے وہ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے، اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے اگرچہ (ایمان کی حالت میں) ہر ایک کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ (ہر حال میں اور یقیناً) بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

مظلوم کی فریادرسی اور جہاد

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ڻ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

اور (مسلمانو!) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے اور بے بس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر (جہاد نہیں کرتے) جو (ظلم سے عاجز آ کر رب کریم کے حضور) عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے جہاں کے باشندوں نے ظلم پر کمر باندھ لی ہے، نجات دلا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی بنادے اور کسی کو ہماری مددگاری کے لیے کھڑا کردے۔

الفاظ

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اور کیا ہو گیا ہے تمھیں کہ نہیں لڑتے اللہ کے راستے میں)، وَ (اور) عاطفہ، مَا (کیا)، استفہامیہ، (مبتدا)، لَكُمْ (لَ ـ كُمْ) تم کو، جار مجرور، لَا (نہیں) نافیہ، تُقَاتِلُوْنَ (تم لڑتے ہو)، قَاتَلَ، يُقَاتِلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، فِيْ (میں) حرف جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کی راہ میں)، مضاف، مضاف الیہ۔ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ [(اُن لوگوں کی خاطر) جو کمزور ہیں] وَ اور، عاطفہ، (ض ع ف) اس کا مادہ ہے، ضَعُفَ، يَضْعُفُ (کمزور ہونا)، مُسْتَضْعَفِيْنَ (اسم فاعل جمع مذکر، کمزور لوگ یعنی مظلوم لوگ) باب استفعال ہے، ضعیف اردو میں مستعمل ہے۔ مِنَ الرِّجَالِ (مردوں میں سے)، مِنْ سے، حرف جار، الرِّجَالِ (مرد جمع)، اس کا مفرد رَجُلٌ ہے۔ وَالنِّسَآءِ (اور عورتوں میں سے) جمع، وَ اور، (عاطفہ) اس کا مفرد اِمْرَاَةٌ ہے اور اس کا عطف الرِّجَالِ پر ہے اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، کسی لفظ کو پہلے لفظ کے تابع کرنا عطف کہلاتا ہے۔ وَالْوِلْدَانِ (اور بچوں میں سے)، اس کا مفرد، وَلَدٌ ہے اور اس کا عطف بھی الرِّجَالِ پر ہے۔ الَّذِيْنَ (وہ جو) اسم موصول، جمع۔ يَقُوْلُوْنَ (کہتے ہیں) قَالَ، يَقُوْلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر۔ رَبَّنَآ (اے ہمارے رب)، [رَبَّ ـ نَآ] رب، ہمارے، مضاف، مضاف الیہ، اس میں، یا حرف ندا محذوف ہے۔ اَخْرِجْنَا (نکال ہم [کمزوروں کو]) اَخْرَجَ يُخْرِجُ (نکالنا)، اس سے فعل اَمر اَخْرِجْ (اے رب! تو نکال)، نَا (ہمیں، مضاف الیہ)۔ مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا (اس شہر سے، بستی سے جس کے باشندے ظالم ہیں)، مِنْ (سے) حرف جارہ، هٰذِهِ (اس)، مجرور، الْقَرْيَةِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بستی، شہر، موصوف، الظَّالِمِ (ظالم ہیں، اسم فاعل اور صفت)، اَهْلُهَا (اَهْلُ۔هَا) باشندے، اس بستی، مضاف، مضاف الیہ۔ وَاجْعَلْ لَّنَا (اور اے رب! کر دے ہمارے لیے)، وَ اور، عاطفہ، جَعَلَ، يَجْعَلُ سے فعل امر، اِجْعَلْ، لَنَا (لَ۔نَا)، لیے، ہمارے، جار، مجرور۔ مِنْ لَّدُنْكَ (اپنی طرف سے)، مِنْ سے حرف جار، لَدُنْ (اسم ظرف) پاس سے، كَ ضمیر واحد مخاطب، رب العزت کی طرف جاتی ہے، مضاف، مضاف الیہ۔ وَلِيًّا (حمایتی)، صفت مشبہ۔ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (اور اے رب! کر دے واسطے ہمارے اپنے پاس کوئی مددگار) یہ اِجْعَلْ کا مفعول ہے۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

اشارہ ہے اُن مظلوم، بچوں، عورتوں اور مردوں کی طرف جو مکہ میں اور عرب کے دوسرے قبائل میں اسلام قبول کر چکے تھے مگر نہ ہجرت پر قادر تھے اور نہ اپنے آپ کو ظلم سے بچا سکتے تھے۔ یہ غریب طرح طرح سے تختۂ مشق ستم بنائے جا رہے تھے اور دعائیں مانگتے تھے کہ کوئی انھیں اس ظلم سے بچائے۔
(تفہیم القرآن ج 1)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) وطن کی محبت فطری بات ہے مگر ظالموں نے اس قدر پریشان کر دیا تھا کہ وہ رب کریم سے دعا مانگ رہے تھے کہ وہ اُن کی حمایت ونصرت کے لیے باہر سے لوگ بھجوا دے۔

۲) وطن اسی وقت تک اہل ایمان کے لیے وطن کی حیثیت رکھتا ہے جب تک اس کے اندر دین وایمان کے لیے امن ہے اور جب اُس میں عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے تو وہاں دن کا امن اور راتوں کا سکون برباد ہو جاتا ہے اور وہاں کے باشندے اُسے چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

۳) ایمان اس قدر قیمتی متاع ہے کہ اس کے مقابلے میں تمام تکالیف ہیچ نظر آتی ہیں، استقامت پر لازوال اجر مرتب ہوتا ہے۔

۴) عالم اسلام کے مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ دنیا کے کسی حصے میں مسلمانوں پر ظالموں کے ظلم سہتے دیکھیں تو دنیا بھر سے مجاہدین کی فوجیں اُن کی مدد کو پہنچیں ورنہ وہ مجرم ٹھہریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵) اس وقت کشمیر، فلسطین، شام، مصر، عراق اور بنگلہ دیش میں مسلمانوں پر جو بیت رہی ہے اور دنیا بھر کے مسلمان خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں، روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشان، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

اہلِ ایمان اور اہلِ کفر کے درمیان خطِ امتیاز

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾

جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنھوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں (شیطان اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جھوٹے معبودوں کے لیے) پس (اے مومنو!) تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو (فتنہ کی جو صورت بھی ہو اس کا مقابلہ عزم و عزیمت سے کرو) بلاشبہ شیطان کا فریب (بھی شیطان کی طرح) بودا اور کمزور ہے۔

الفاظ

اَلَّذِيْنَ (وہ لوگ)، اسم موصول، اس کا مفرد الذی ہے۔ اٰمَنُوْا (وہ ایمان لائے)، اس کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مادہ (ء م ن) ہے، اٰمَنَ، یُؤمِنُ سے ماضی، جمع مذکر غائب۔ یُقَاتِلُوْنَ، (وہ لڑتے ہیں، جنگ کرتے ہیں)، اس کا مادہ، (ق ت ل) ہے قَاتَلَ، یُقَاتِلُ سے یُقَاتِلُون فعل مضارع، جمع مذکر غائب، باب مفاعلة بروزن مقاتلہ، اس کا خاصہ مشارکت ہے یعنی ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (مومن! اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں)، فِیْ حرف جار، سَبِیْلِ اللّٰہِ، مضاف، مضاف الیہ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا، (اور جنھوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا)، وَ اور، عاطفہ، کَفَرَ یَکْفُرُ سے جمع مذکر غائب کَفَرُوْا۔ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ، (وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے)، فِیْ میں، حرف جار، سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ مضاف، مضاف الیہ فَقَاتِلُوْٓا، (مومنو! پس تم لڑو)، فَ پس (حرف عطف)، کلام میں ربط کے لیے، قَاتَلَ، یُقَاتِلُ سے فعل امر، جمع مذکر قَاتِلُوْٓا۔ اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ، (شیطان کے دوستوں سے)، مضاف، مضاف الیہ (مفعول) ولی (دوست) مفرد، جمع اَوْلِیَآءَ۔ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا، [بلاشبہ شیطان کا مکر، فریب، ہے (بودا) نہایت کمزور]، اِنَّ یقیناً، حرف مشبہ بالفعل، کَیْدَ الشَّیْطٰنِ شیطان کا مکروفریب، مضاف، مضاف الیہ، کَانَ ہے، فعل ماضی ناقص، ضَعِیْفًا (کمزور، بودا) صفت مشبہ کَانَ کی خبر ہے۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں اللہ کا دوٹوک فیصلہ ہے، اللہ کی راہ میں اس غرض کے لیے لڑنا کہ زمین پر اللہ کا دین قائم ہو، یہ اہل ایمان کا کام ہے اور جو واقعی مومن ہے، وہ اس کام سے کبھی باز نہ رہے گا اور 'طاغوت' کی راہ میں اس غرض کے لیے لڑنا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کے باغیوں کا راج ہو، یہ کافروں کا کام ہے اور کوئی ایمان رکھنے والا یہ کام نہیں کر سکتا۔

"یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں کمزور ہیں" یعنی بظاہر شیطان اور اُس کے ساتھی بڑی تیاریوں سے اٹھتے ہیں اور بڑی زبردست چالیں چلتے ہیں لیکن اہل ایمان کو نہ اُن کی تیاریوں سے خوف زدہ ہونا چاہیے اور نہ اُن کی چالوں سے، آخر کار اُن کا انجام ناکامی ہے۔ (تفہیم القرآن، ج 1)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) کفار کی چال سراسر ناکام ہے

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ (المومن:26/40) اور کفار کی چال تو سراسر ناکام ہے۔

(۲) چال میں آنے والے تو کفار ہی ہیں

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ (الطور:42/52) یا وہ چال چل رہے ہیں (تو یاد رکھو) جنھوں نے کفر کیا وہی چال میں آنے والے ہیں۔

مکی زندگی میں جہاد کے لیے صبر - مدنی زندگی میں ترغیب

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

(اے رسولؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جن کو حکم دیا گیا تھا کہ (چند دن) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو (یعنی مکی زندگی میں صبر و استقامت سے کام لو) اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو (وہ اس پر راضی رہے) پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو ایک گروہ اُن میں (ایسا کمزور اور بودا نکلا کہ) وہ لوگوں سے ڈرنے لگا جیسے کوئی اللہ سے ڈرتا ہے یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُس سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا، کیوں نے ہمیں کچھ اور مہلت دی؟ ان سے کہیے، دنیا کا سرمایۂ زندگی بہت تھوڑا ہے (یہ تو چند روزہ ہے) اور آخرت (کی نعمت) پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے (ہمیشہ رہنے والی ہے) وہاں تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی تمھاری حق تلفی نہ ہوگی (اور اللہ کے یہاں تم کو امید سے زیادہ اجر ملے گا)۔

الفاظ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ. (کیا نہیں دیکھا آپؐ نے ان لوگوں کی طرف)، اَ کیا ہمزہ استفہامیہ، لَمْ (نہیں) جازمہ (بعد والے لفظ پر جزم دیتا ہے، حرف علت ہو تو گر جاتا ہے، تَرٰى سے اَلَمْ تَرَ (کیا نہیں دیکھا آپؐ نے)، اِلٰى (طرف) حرف جار، الَّذِيْنَ (ان لوگوں کو جو)، اسم موصول جمع مذکر۔ قِيْلَ لَهُمْ. (کہا گیا اُن سے)، قَالَ يَقُوْلُ سے ماضی مجہول، جمع مذکر لَهُمْ (لَ۔هُمْ)، اُن، کو۔ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ. (تم روکے رکھو، اپنے ہاتھوں کو) اس کا مادہ (ک ف ف) كَفَّ يَكُفُّ سے فعل امر، جمع مذکر، يَدٌ کی جمع اَيْدِىَ، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ. (اور تم قائم کرو نماز)، وَ اور (عاطفہ)، اَقَامَ، يُقِيْمُ سے فعل امر، جمع مذکر، الصَّلٰوةَ (نماز)، مفعول۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (اور دیتے رہو تم زکوٰۃ)، وَ اور (عاطفہ)، اس کا مادہ (ء ت ی) آتى، يُؤْتِيْ سے اٰتُوا فعل امر، جمع مذکر، الزَّكٰوةَ (مفعول)۔ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ. [پھر جب لکھ دیا گیا (فرض کر دیا گیا) اُن پر لڑنا]، فَ (مستانفہ)، لَمَّا (جب)، اسم ظرف، كَتَبَ يَكْتُبُ سے ماضی مجہول، كُتِبَ (لکھا گیا)، عَلَيْهِمْ (عَلٰى۔هِمْ) اُن، پر، جار، مجرور، اَلْقِتَالُ (لڑنا)۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ. [تب ایک فریق (گروہ) ان میں سے ڈرتا تھا لوگوں سے]، اِذَا (حرف) ظرف زمان، (اسی وقت) فَرِيْقٌ (ایک گروہ، مبتدا)، مِّنْهُمْ (مِنْ۔هُمْ) اُن میں، سے، جار، مجرور، يَخْشَوْنَ (وہ لوگ ڈرتے تھے) خَشِيَ يَخْشٰى سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، النَّاسَ (لوگوں سے)۔ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ. (اللہ سے

www.KitaboSunnat.com

ڈرنے کی مانند)، كَ حرف جارہ (مانند)، (بعد والے لفظ پر زیر دیتا ہے)، خَشْيَةِ اللهِ، مضاف، مضاف الیہ۔ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً، یا (اس سے بھی زیادہ) ڈرنا، اَوْ (یا)، حرف عطف، اَشَدَّ (اس سے زیادہ) اسم تفضیل، خَشْيَةً (زیادہ ڈرنا)۔ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ، (انھوں نے کہا، اے ہمارے رب! کیوں فرض کیا ہم پر لڑنا)، وَ (اور) عاطفہ، قَالَ، يَقُوْلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر، لِمَا (کیوں، حرف استفہام)، كَتَبْتَ (تو نے فرض کیا) كَتَبَ يَكْتُبُ سے ماضی، واحد مذکر حاضر، (عَلَى۔نَا) پر، ہم، یعنی ہم پر، جار، مجرور، اَلْقِتَالَ (جنگ کو، جہاد کو) مفعول۔ لَوْلَا اَخَّرْتَنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ، (اے رب! کیوں نہ مہلت دی تو نے ہمیں ایک مدت قریب تک یعنی چند دن)، لَوْلَا کیوں نہ، لَوْ حرف شرط، لَا، نافیہ، (اَخَّرْتَ۔نَا) اے رب! تو نے مہلت دی ہمیں، اَخَّرَ، يُؤَخِّرُ سے فعل ماضی، واحد مذکر حاضر، نَا (ہمیں) مفعول، کسی بات کو موخر کرنا، تاخیر سے آنا اردو میں معلوم ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ، (کہہ دیجیے فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے)، قَالَ، يَقُوْلُ سے فعل امر، واحد مذکر قُلْ، مَتَاعُ (فائدہ)، مصدر، (مضاف)، الدُّنْيَا (مضاف الیہ)، مضاف، مضاف الیہ مل کر (مبتدا) قَلِيْلٌ (معمولی، تھوڑا سا) خبر۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى، (اور آخرت بہت بہتر ہے اُس کے لیے جس نے تقویٰ اختیار کیا)، وَّ اور، (عاطفہ)، اَلْاٰخِرَةُ (آخرت)، مبتدا، خَيْرٌ (بہتر ہے)، خبر، (لِّ۔مَنِ) حرف جار، موصولہ، اتَّقٰى (جو اللہ سے ڈر گیا، تقویٰ اختیار کیا) فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اس کا مادہ (و ق ی)، اِتَّقٰى، يَتَّقِيْ (اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہوں سے بچتے ہوئے نیک راستہ اختیار کرنا) مُتَّقِيْ وہ شخص جو تقویٰ کا راستہ اختیار کرتا ہے، باب افتعال ہے۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا، (اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا، دھاگے برابر)، وَ اور (عاطفہ)، لَا (نہ)، نافیہ، ظَلَمَ يَظْلِمُ فعل ماضی مجہول، جمع مذکر حاضر، تُظْلَمُوْنَ (تم پر ظلم کیا جائے گا)، اَنْتُمْ (فاعل) مضمر ہے فَتِيْلًا (دھاگے برابر، کھجور کی گٹھلی کے اوپر کا باریک چھلکا)، مصدر۔

تفسیر

"اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ" یہاں پر بطور تعجب بتایا جا رہا ہے (کیا آپ ﷺ نے اُن لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جن کو کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکی زندگی میں جناب خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام قبول کرنے والوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے گئے۔ آپ ﷺ خود بھی صبر وعزیمت کے ساتھ ایمان واسلام پر ثابت قدم رہے اور صحابہ کرام ؓ کو بھی استقامت وعزیمت کا درس دیتے رہے۔ مسلمان اہل مکہ کے خلاف جہاد وقتال کی اجازت چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابھی اس بات کی اجازت نہ ملی تھی بلکہ اقامتِ صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کا حکم تھا، اس وقت نہ تو باجماعت نماز کا حکم تھا اور نہ ہی زکوٰۃ کا باقاعدہ نصاب مقرر ہوا تھا بلکہ کثرت سے اللہ کی یاد اور غربا ومساکین، بیوگان اور یتامیٰ کی خدمت کا عمومی حکم تھا کہ اس سے اصلاح نفس اور خدمت خلق کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہجرت مدینہ کا حکم ہوا، اور مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈال دی گئی تو نظم وضبط سے فرائض کی پابندی ہونے لگی۔ اُدھر انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ قائم ہوا اور دشمنوں کے خلاف جہاد وقتال کا بھی حکم آ گیا۔ کھرے اور سچے مسلمان تو اس کے لیے کمربستہ ہو گئے اور کچھ ایسے لوگوں کا گروہ بھی تھا جن کا ایمان ابھی مضبوط نہ ہوا تھا۔ وہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسے کوئی اللہ سے ڈر رہا ہے بلکہ اُن کی بزدلی اور پست ہمتی انتہا کو پہنچ گئی اور کہنے لگے ''اے اللہ! تو نے ہم پر جہاد وقتال کیوں فرض کردیا ہے، کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی مہلت اور دی ہوتی۔ آپ ؐ اِن سے کہہ دیجیے کہ اس دنیا کا سرمایہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں تو اُن کے لیے آخرت میں لازوال اجر وثواب ہے اور وہاں رائی برابر بھی حق تلفی نہیں ہونے والی۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) قرآن حکیم میں جہاں جہاد وقتال کا حکم ہے وہاں 'فی سبیل اللہ' بھی ساتھ ہی مذکور ہے جو اس کا امتیازی وصف ہے۔

۲) ایمان والے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلب گار ہوتے ہیں جبکہ کفار خواہشات حرص وہوس اور شیطان کے آلہ کار بنتے ہیں، جبکہ ہر شیطان کا لشکر خائب وخاسر ہوتا ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حزب اللہ کا لشکر ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑲ (المجادلہ:19/58)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴) اسلام کا سیاسی، اقتصادی، معاشی اور معاشرتی نظام، اسلامی ریاست سے مضبوط و مستحکم ہوتا ہے، اہل ایمان کبھی بزدلی اور پست ہمتی کا شکار نہیں ہوتے۔

۵) افسوس کہ پاکستان کو بنے گذشتہ 67 برس کا طویل عرصہ بیت چکا ہے، مگر اسلامی نظام کا خواب آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

موت سے فرار ہرگز نہیں

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

(اے جہاد سے ڈرنے والو!) موت تو جہاں کہیں بھی ہو گے تمھیں آ کر رہے گی (اس کا وقت اور جگہ اٹل اور یقینی ہے) خواہ تم کیسے ہی مضبوط قلعوں میں ہو (ان منافقین کا حال تو یہ ہے کہ) اگر انھیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے (یہ مال غنیمت وغیرہ اللہ نے ہماری قسمت میں لکھا تھا) اور اگر انھیں کوئی نقصان پہنچتا ہے (یہ شکست اور ناکامی وغیرہ) تو اس کا ذمہ دار آپ ﷺ کو ٹھہراتے ہیں، آپ کہیے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے (کہ وہی خالقِ خیر وشر ہے اور اس کا رسول ﷺ ہر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تدبیر اس کے حکم سے کرتا ہے جس سے کبھی حوصلہ افزائی اور کبھی آزمائش مراد ہوتی ہے) آخر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات اُن کی سمجھ میں نہیں آتی۔

الفاظ

اَیۡنَ مَا، (جہاں کہیں)، اَیۡنَ شرطیہ ظرف مکان، مَا موصولہ، اَیۡنَ مَا جازم بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے اور ن جمع کا ہو تو گر جاتا ہے جیسا کہ تَکُوۡنُوۡا کان گرا ہے۔ تَکُوۡنُوۡا، (تم ہو گے) اس کا مصدر (ک و ن) ہے کَانَ یَکُوۡنُ سے مضارع، جمع مذکر مخاطب۔ یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ، (پائے گی تمھیں موت)، اس کا مادہ (درک)، اَدۡرَكَ یُدۡرِكُ (پانا)، یُدۡرِكۡ فعل مضارع، مجزوم دَرۡكٌ (مصدر)، جاننا، اردو میں معروف ہے، کُمۡ ضمیر، جمع مذکر مخاطب (مفعول مقدم)، اَلۡمَوۡتُ (موت) فاعل۔ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَةٍ، (خواہ، ہو تم، مضبوط قلعوں میں)، وَ اور (عاطفہ)، لَوۡ اگر، شرطیہ، کُنۡتُمۡ تم ہو، کَانَ یَکُوۡنُ (ہونا) سے فعل ماضی، جمع مذکر مخاطب، فِیۡ حرف جار، بُرُوۡج (قلعے) اس کا مفرد بُرۡجٌ ہے، (موصوف)، مُّشَیَّدَةٍ (مضبوط) صفت۔ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ حَسَنَةٌ، [اگر پہنچے اُن کو (یعنی منافقین) کو کوئی بھلائی]، وَ اور عاطفہ، اِنۡ اگر، حرف شرط جازمہ، تُصِبۡهُمۡ پہنچے انھیں، اَصَابَ یُصِیۡبُ سے فعل مضارع، واحد مونث، مجزوم بوجہ اِنۡ، هُمۡ انھیں، ضمیر جمع مذکر مفعول (مقدم)، حَسَنَةٌ بھلائی، (فاعل موخر)۔ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ، (تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے)، قَالَ یَقُوۡلُ سے فعل مضارع مجزوم، هٰذِهٖ (یہ) اسم اشارہ (مبتدا)، مِنۡ حرف جار، (عِنۡدِ اللّٰهِ) اللہ کی طرف سے، مضاف، مضاف الیہ۔ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَةٌ، (اگر پہنچے ان کو کوئی تکلیف)، وَ اور، عاطفہ، اِنۡ اگر حرف شرط، اَصَابَ یُصِیۡبُ پہنچنا سے فعل مضارع مجزوم، واحد مونث، مصیبت اس تکلیف کو کہتے ہیں جو انسان کو پہنچتی ہے، اردو میں معروف ہے، هُمۡ انھیں (مفعول)، سَیِّئَةٌ (برائی، تکلیف) فاعل موخر۔ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ، (تو کہتے ہیں کہ یہ آپؐ کی طرف سے ہے)، قَالَ یَقُوۡلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، آخر سے 'ن' جواب شرط کی وجہ سے گر گیا، هٰذِهٖ یہ، اسم اشارہ (مبتدا)، (عِنۡدِكَ)، آپؐ کی طرف سے، مضاف، مضاف الیہ (خبر)۔ قُلۡ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ، (آپؐ کہیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے)، قُلْ آپ کہیے، فعل امر، واحد مذکر، کُلٌّ سب کچھ مبتدا مرفوع، مِّنْ سے حرف جار، عِنْدِ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے، مضاف، مضاف الیہ۔ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا، (پھر کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ کوئی بات اُن کی سمجھ میں نہیں آتی)، فَ پس (مستانفہ)، مَا کیا، استفہامیہ (مبتدا)، لِ حرف جار، هٰٓؤُلَآءِ یہ (اسم اشارہ جمع)، الْقَوْمِ (لوگ، جماعت)، لَا نہ، نافیہ، يَكَادُوْنَ (قریب ہے)، كاد، يكاد سے فعل مضارع ناقص، جمع مذکر غائب، افعال مقاربۃ میں سے ہے، يَفْقَهُوْنَ (وہ سمجھیں)، فَقِهَ يَفْقَهُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، حَدِيْثًا، (بات کو) مفعول بہ۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں:

اب یہ اُن منافقین کے خوف کی علت بھی واضح فرمائی ہے اور اس عقیدے کو بھی بیان فرمایا جو اس خوف کا واحد علاج ہے۔ فرمایا کہ موت سے کسی کو مفر نہیں ہے، جس کی موت جس گھڑی، جس مقام اور جس شکل میں لکھی ہے وہ آ کے رہے گی۔ آدمی مضبوط سے مضبوط قلعوں کے اندر چھپ کے بیٹھے، وہاں بھی موت اس کو ڈھونڈ ھ لے گی، اِس وجہ سے اُس سے ڈرنا اور بھاگنا بے سود ہے۔ آدمی پر جو فرض جس وقت عاید ہوتا ہے اس کو عزم و ہمت سے ادا کرے اور موت کے مسئلے کو اللہ پر چھوڑے۔ اس کے باوجود آدمی کے لیے یہ بات تو جائز نہیں کہ وہ تدابیر اور احتیاطوں سے گریز اختیار کرے، اس لیے کہ اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو آزمائے (یعنی دشمن کے مقابلے میں تیر و تفنگ کو کام میں نہ لائے، بیمار ہو جائے تو دوا دارو نہ کرے) لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ وہ یہ گمان رکھے کہ وہ اپنی تدابیر سے اپنے آپ کو موت سے بچا سکتا ہے۔

پھر منافقین کی ایک اور حماقت کی طرف بھی اشارہ فرمایا، جس کو اُن کی اس بزدلی کی پرورش میں بڑا دخل تھا، وہ یہ کہ حق و باطل کی اس کشمکش کے دوران میں نرم و گرم حالات پیش آ رہے تھے، وہ اِن سب کو اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتے تھے بلکہ کامیابیوں کو تو اللہ کی طرف سے سمجھتے تھے، لیکن کوئی مشکل یا کوئی آزمائش پیش آ جائے تو اسے پیغمبر ﷺ کی بے تدبیری سے محمول کرتے کہ یہ (نعوذ باللہ) مدبر لیڈر نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس وجہ سے غلط اندازے اور غلط فیصلے کرتے ہیں جس کے نتائج غلط نکلتے ہیں۔

چنانچہ سورۂ آلِ عمران میں یہ بات گزر چکی ہے کہ منافقین نے 'اُحد' کی شکست کی ساری ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالنے کی کوشش کی کہ انھی کی بے تدبیری سے یہ شکست پیش آئی (حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے ہوا کہ جس درہ کی حفاظت کے لیے آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی مناسب تعداد کو مقرر فرمایا تھا، مالِ غنیمت کے حصول کے لیے ان میں سے اکثر نے وہ جگہ چھوڑ دی اور دشمن نے اسی درے سے حملہ کر دیا) اس سے یہ بات صاف نکلتی ہے کہ یہ لوگ نہ تو یہ مانتے تھے کہ کائنات میں صرف اللہ ہی کی مشیت کارفرما ہے اور نہ یہ مانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوتا ہے۔ بظاہر تو آپؐ کی رسالت کا اقرار کرتے لیکن باطن میں اُن کا یہی خیال چھپا ہوا تھا کہ آپؐ سارے کام اپنی رائے اور تدبیر سے کرتے ہیں، اُن کے اس واہمے کی تردید کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ اُن پر واضح فرما دیجیے کہ کامیابی ہو یا ناکامی، دکھ ہو یا سکھ، اُن میں سے کوئی چیز بھی میری طرف سے نہیں ہے بلکہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔اس لیے بھی کہ میں کوئی کام اللہ کے حکم کے بغیر نہیں کرتا اور اس لیے بھی کہ مصرف حقیقی اس کائنات کا اللہ وحدہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہی ہے، اُس کی مشیت کے بغیر نہ اس دنیا میں کسی کو دکھ پہنچ سکتا ہے نہ سکھ، لیکن اِن لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ کسی بات کو سمجھنے کے پاس ہی نہیں پھٹکتے۔ (تدبر قرآن ج 2)

تفہیم بالقرآن

(۱) موت کا وقت مقرر

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ (آل عمران:145/3) ''کوئی ذی روح، اللہ کے اِذن کے بغیر نہیں مر سکتا۔''

(۲) موت کی جگہ متعین ہے

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ (آل عمران:154/3) ''(منافقین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں) اگر (قیادت کے) اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے، آپؐ اُن سے کہہ دیجیے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی، وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔"

(۳) ہر نفس کے لیے موت اٹل ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (الانبیاء:35/21) "ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔"

(۴) ہر جان نے فنا ہونا ہے سوائے رب جلیل وکریم کی ذات کے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ (الرحمٰن:26,27/55)

"ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب جلیل وکریم ہی کی ذات باقی رہنے والی ہے۔"

تفہیم بالحدیث

(۱) دنیا کی زندگی مسافر کی سی ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری اور دنیا کی مثل ایک مسافر کی سی ہے جو ایک درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے پھر اس درخت کو چھوڑ کر روانہ ہو جاتا ہے (یعنی اس کا سفر اور زادراہ آخرت کی طرف بڑھتا ہے)۔ (ترمذی، کتاب الزہد رقم الحدیث:2377)

(۲) دنیا اور آخرت کا مقابلہ

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر دیکھے کہ کتنا (پانی) انگلی کے ساتھ لگا ہے (سمندر سے مراد آخرت کا ابدی اور لازوال گھر ہے اور انگلی کے ساتھ جو پانی لگا ہے وہ دنیا کی مختصر ترین اور کم سے کم زندگی ہے)۔ (ترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث 2323)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) میدان جہاد میں شہادت کی موت گھر میں بستر کی موت سے بدرجہا بہتر ہے اور موت تو بہر حال آتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں ہے (يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط)

۲) اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی اور اپنی لغزشوں اور ناکامیوں پر پردہ ڈال کر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا نفاق کی علامت ہے۔ (وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط)

۳) حقیقت میں فتح وشکست، موت وحیات سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کے نشان ہیں۔ (قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط)

۴) جو قوم عقل وفکر کو پس پشت ڈال دے اور خواہشات نفس کی پجاری بن جائے وہ قابل مذمت ہے۔ (فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا)

کلبۂ افلاس میں، دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت
موت ہے ہنگامہ آرا قلزمِ خاموش میں
ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں
نَے مجالِ شکوہ ہے، نَے طاقت گفتار ہے
زندگانی کیا ہے، اک طوقِ گلو افشار ہے

شامتِ اعمال

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

(اے انسان!) تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت اور رحمت سے ہوتی ہے اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے کسب وعمل کا نتیجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، اے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ ؐ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔

الفاظ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ. جو پہنچتی تجھ کو، کوئی بھلائی، مَآ (جو)، اسم شرط موصولہ (مبتدا)، اَصَابَ يُصِيْبُ (پہنچنا، نازل ہونا)، اِصَابَةً باب افعال، كَ ضمیر واحد مخاطب (مفعول مقدم)، مِنْ (سے) جار، حَسَنَةٍ (نیکی)، مجرور۔ فَمِنَ اللهِ، (تو [وہ] اللہ کی طرف سے ہے)، فَ پس، جواب شرط، مِنْ (جار)، اللهِ سبحانہ وتعالیٰ (مجرور)۔ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ، (اور جو پہنچے تجھ کو کوئی برائی [تکلیف])۔ فَمِنْ نَّفْسِكَ، (تو وہ تیرے اپنے کسب وعمل کا نتیجہ ہے)۔ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا، (اور ہم نے بھیجا ہے آپ کو، لوگوں کے لیے رسول بنا کر)، وَ اور (مستانفہ)، اَرْسَلْنَا (اَرْسَلَ، يُرْسِلُ) بھیجنا سے فعل ماضی، جمع متکلم، (ہم نے بھیجا ہے، رب العزت کے لیے جمع کا صیغہ عزت وعظمت کے لیے آیا ہے)، كَ (آپ کی)، ضمیر مذکر، مخاطب، مفعول، (رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے)، لِلنَّاسِ (لِ۔ النَّاسِ)، لیے، لوگوں یعنی نسل انسانیت کے لیے، جار، مجرور، رَسُوْلًا رسول (حال)۔ وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا، (اور کافی ہے اللہ تعالیٰ، گواہ)، وَ اور (مستانفہ، نیا جملہ) كَفٰى، يَكْفِيْ، کافی ہونا، بِ زائدہ (جار)، اللهِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مجرور، فاعل، دنیا کا ہر کام بنانے والا)، شَهِيْدًا (گواہ) تمیز، رسول برحق ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

تفسیر

حافظ عبدالسلام حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں برائی اور بھلائی کا ایک ـــــ قانون بیان فرمادیا کہ بھلائی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے اس کا بھیجنے والا بھی گو اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے مگر اس کا سبب تمھارے گناہ ہوتے ہیں، اس لیے سلف صالحین کا عام قاعدہ تھا کہ جب کوئی اجتہادی رائے پیش کرتے تو کہتے، اگر یہ صحیح ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اسی کی توفیق سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہماری طرف سے اور اس میں شیطان کا عمل دخل ہے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر) اور اس سے قبل (آیت نمبر 78) "حَسَنَةٌ" اور "سَيِّئَةٌ" دونوں کو "مِنْ عِنْدِ اللّٰه" (اللہ کی طرف سے) قرار دیا ہے کہ دونوں چیزیں اسی نے پیدا کی ہیں، لیکن (آیت نمبر 79 میں) سبب اور کسب کی مناسبت سے برائی کی نسبت انسان کی طرف کر دی ہے۔ لہٰذا ان آیات میں کوئی تعارض نہیں ہے (بحوالہ تفسیر رازی) تفسیر موضح القرآن میں ہے "بندے کو چاہیے کہ نیکی اللہ کا فضل سمجھے اور تکلیف کو اپنی خطا اور تقصیر خیال کرے۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبد السلام)

تفہیم بالقرآن

(۱) مصائب کا سبب گناہ ہیں

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ (الشوریٰ: 30/42) "(یاد رکھو!) تم لوگوں پر جو مصیبت بھی آئی ہے، تمھارے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے اور (تمھارے) بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔"

(۲) بیماری اور شفا

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ (الشعراء: 80/26) "اور جب میں (اپنی کوتاہیوں) سے بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ (رب العزت اپنی رحمتوں سے) مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔"

(۳) کرتوتوں کا وبال

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ (النحل: 34/16) "(ظالموں کے) کرتوتوں کی خرابیاں آخر کار اُن کے دامن گیر ہو گئیں اور وہی چیز اُن پر مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے (یعنی اللہ کے عذاب نے اُن کے گناہوں کے سبب انھیں گھیر لیا)۔"

(۴) برائی کے نتائج

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ (الزمر: 51/39) "اپنی کمائی کے برے نتائج انھوں نے بھگتے اور ان لوگوں میں سے جو ظالم ہیں وہ عنقریب اپنی کمائی کے برے نتائج بھگتیں گے، اور وہ عاجز کرنے والے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔"

(۵) اللہ نے انسان کو اختیار دیا ہے

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۞ (الدھر: 3/76) "رب کریم کا فرمان ہے (ہم نے انسان کو سوجھ بوجھ عطا کی) اور اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔"

(۶) کامیاب کون ہوا؟

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۞ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۞ (الشمس: 9,10/91) "یقیناً کامیاب ہوا وہ جس نے (کوشش سے) اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا (شرک و کفر سے بچا کر اللہ کی یاد میں بسا لیا) اور ناکام ہوا وہ جس نے اسے خاک میں ملا دیا (خواہشات نفس کا پجاری بن کر کفر و بدعت میں مبتلا ہو گیا)۔"

(۷) کوشش کا ثمرہ کیا ہے؟

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۞ (بنی اسرائیل: 19/17) "اور جو آخرت کا خواہش مند ہو اور اس کے حصول (ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی تگ و دو کرتا رہے) کے لیے اس جیسی سعی کرنی چاہیے اور وہ مومن بھی ہو (اس پر استقامت اختیار کرے اور اللہ کی مدد بھی تلاش کرتا رہے) تو ایسے شخص کی سعی مشکور ہو گی (ان شاء اللہ ثمر آور ہو گی)۔"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا میرا وضو ہو، نالہ میری دعا ہو

رسول کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۞

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(عمل کے لیے کس بات کی ضرورت؟) جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی (اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے) اور جو منہ موڑ گیا، تو بہرحال ہم نے آپ کو اُن لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔

الفاظ

مَنْ، (جس نے) شرطیہ، جازمہ (مبتدا)۔ یُّطِعِ، اَطَاعَ یُطِیْعُ سے یُطِعِ اطاعت کرنا، فعل مضارع مجزوم، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے زیر آتی ہے۔ الرَّسُوْلَ، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مفعول۔ فَقَدْ، (پس بیشک)، فَ جواب شرط، قَدْ حرف تحقیق۔ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ [اس نے (درحقیقت) اللہ کی اطاعت کی]، اَطَاعَ فعل ماضی، واحد مذکر، ھُوَ فاعل مضمر ہے... اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مفعول)۔ وَمَنْ تَوَلّٰی، (اور جو کوئی منہ موڑ لے)، اس کا مادہ (و ل ی)، تَوَلّٰی فعل ماضی، واحد مذکر، باب تفعل۔ فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ، (تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو)، فَ پس، جواب شرط، مَا نہیں، نافیہ، اَرْسَلَ، یُرْسِلُ بھیجنا، فعل ماضی، جمع متکلم، فاعل نَحْنُ مضمر ہے، (اللہ رب العزت)، كَ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو)۔ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا، [اوپر اُن (لوگوں کے) نگہبان] جار، مجرور، حَفِيْظًا بروزن فعیل بمعنی فاعل (نگران، نگہبان)۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہُ اللہ لکھتے ہیں:

جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے گویا کہ اللہ کی اطاعت کی، پھر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کو دل چھوٹا کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ نے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ خود شروع نہیں کیا، یہ تو رب العزت نے آپ ﷺ کو پوری انسانیت کی طرف اپنا پیغام دینے والا بنا کر بھیجا اور کھڑا کیا ہے۔ لوگ آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیں تو یہ اُن کی خوش نصیبی ہے، اگر یہ انکار کر دیں تو آپ کو بھیجنے والا اللہ شہادت دیتا ہے کہ آپ اُس کے سچے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کی شہادت تمام شہادتوں سے بڑھ کر ہے، کوئی گواہی اس کی گواہی سے بہتر اور معتبر نہیں ہو سکتی۔ اُس کی گواہی کے بعد کسی گواہی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر نگہبان اور دربان بنا کر نہیں بھیجا اور نہ آپ سے سوال ہوگا کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے یہ لوگ کافر اور مشرک کیوں رہے، آپ کا کام تو بات سمجھانا اور پہنچانا ہے اور یہ فرض آپ کما حقہ پورا کر رہے ہیں۔ (فہم القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) اتباع رسول اور اللہ کی محبت

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (ال عمران:31/3) ''(اے نبیؐ) لوگوں سے کہہ دیجیے، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (سنت نبویؐ کے مطابق زندگی گزارو) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔''

(۲) مخالفت رسولؐ ... تباہی و بربادی کا راستہ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ (النسا:115/4) ''جو ہدایت واضح ہونے کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنوں کے علاوہ دوسرے راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیتے ہیں اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور بری ہے لوٹنے کی جگہ۔''

(۳) رسول کا ہر حکم اور عمل واجب الاتباع

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر:7/59) ''جو کچھ رسولؐ تمھیں دے وہ لے لو اور جس بات سے وہ روکیں رک جاؤ۔''

(۴) رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(الاحزاب:40/33)''(لوگو)، محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے، وہ سراپا خیر ہے، وہ ہمیشہ نیکیوں کا حکم دیتا ہے۔

۲) اُس نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکری کرے، ایمان کا راستہ اختیار کرے یا کفر کی راہ چلے، شکر کرنے والوں کا وہ قدر دان ہے اور اُن کو دنیا وآخرت میں جزا دیتا ہے اور ناشکری کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں سزا ملتی ہے، اور یہ انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نا ناری ہے

۳) دنیا میں اللہ کے رسول پیغام حق پہنچانے کے لیے آتے ہیں۔ وہ من وعن اس پیغام کو پہنچاتے ہیں۔ وہ لوگوں کے اعمال کے پاسبان نہیں ہوتے اور نہ جبراً راہ حق پر چلانے کے ذمہ دار۔

۴) اِن نیک سرشت لوگوں کی اپنی زندگیاں اطاعت الٰہی کے سانچے میں ڈھلی ہوتی ہیں۔

منافقین کی حیلہ سازیاں اور قرآن کی روشن ہدایات

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ ۡ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) منافقوں کا حال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ’ہم اطاعت کرتے ہیں‘ مگر جب آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو اُن میں سے ایک گروہ راتوں کو جمع ہو کر آپ ﷺ کی باتوں (یعنی تبلیغ حق) کے خلاف مشورہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (علیم وخبیر) اُن کی یہ ساری سرگوشیاں لکھ رہا ہے، لہٰذا آپ ﷺ اُن سے اعراض کریں، اللہ پر بھروسا رکھیں (اور آپ ﷺ اور آپ کے رفقا رضی اللہ عنہم اپنے مشن کو جاری وساری رکھیں) اور وہی بھروسے کے لیے کافی ہے (اور جو اس پر بھروسا رکھتا ہے وہ اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے)۔

الفاظ

وَ، اور (مستانفہ) نیا جملہ ہے۔ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ، [وہ (منافق) کہتے ہیں کہ (ہمارا کام تو فرمانبرداری ہے]، قَالَ، يَقُوْلُ مضارع، جمع مذکر غائب، هُمْ فاعل مضمر، طَاعَةٌ، مبتدا محذوف کی خبر ہے، (یعنی ہمارا کام اطاعت کرنا ہے)۔ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ، (پھر جب وہ نکلتے ہیں آپؐ کے پاس سے)، فَ (پس)، عاطفہ، اِذَا (جب)، شرطیہ ظرفیہ، بَرَزُوْا اس کا مادہ (ب رز بَرَزَ، يَبْرُزُ (نکلنا، الگ ہونا) سے جمع مذکر غائب، بَرَزُوْا، مِنْ (سے)، حرف جار، (عِنْدِكَ) آپ کے پاس سے، مضاف، مضاف الیہ۔ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ، (رات کو مشورہ کرتا ہے، ایک گروہ اُن میں سے)، (بَيَّتَ يُبَيِّتُ) رات کو مشورہ کرنا، کسی کے خلاف منصوبہ بندی کرنا، باب تفعیل متعدی، اس فعل سے ماضی، واحد مذکر غائب، طَآئِفَةٌ، ایک گروہ، (مِّنْ۔هُمْ) اُن میں سے، جار، مجرور۔ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ، (خلاف اس [بات] کے جو آپؐ کہتے ہیں)، غَيْرَ (خلاف اُس بات کے)، مفعول بہ (مضاف)، الَّذِيْ (جو)، اسم موصول، (مضاف الیہ)، تَقُوْلُ، قَالَ يَقُوْلُ سے فعل مضارع، واحد مذکر حاضر یعنی ان منافقین کی تمام باتیں آپ کی دعوت وتبلیغ کے خلاف ہوتی ہیں۔ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ، (اور اللہ لکھتا ہے جو رات کو مشورہ کرتے ہیں)، وَ اور، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مبتدا)، كَتَبَ، يَكْتُبُ (لکھنا)، فعل مضارع، واحد مذکر، مَا (جو)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موصولہ، یُبَیِّتُوْنَ (رات کو مشورہ کرتے ہیں)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ، (چنانچہ آپ اعراض کریں اُن سے)، فَ (پس)، حرف عطف، (جملے میں ربط پیدا کرنا ہے)، اَعْرَضَ، یُعْرِضُ، منہ پھیرنا، نظر انداز کرنا سے فعل امر واحد مذکر (آپؐ منہ پھیر لیجیے)، عَنْهُمْ (اِن سے یعنی منافقین سے)، جار، مجرور۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، (اور آپؐ بھروسا کریں اللہ پر)، وَ اور، عاطفہ، تَوَكَّلَ، يَتَوَكَّلُ (بھروسا کرنا) اس سے فعل امر واحد مذکر، تَوَكَّلْ آپؐ بھروسا کیجیے، باب تفعل (لازم خاصہ) اہتمام کا مفہوم ہے، عَلَى اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ پر)، جار، مجرور۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا، (اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز)۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"منافق کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سامنے جی حضوری اور بعد میں اس کے الٹ بات کرتا ہے، یہی عادت آپ کے دور کے منافقوں کی تھی، رسول اللہ ﷺ کے رعب اور مسلمانوں کے ماحول سے مرعوب ہو کر ظاہری رکھ رکھاؤ کے لیے آپ ﷺ کے سامنے آتے تو ایسے الفاظ اور انداز اختیار کرتے کہ جن سے آپ ﷺ کو یقین ہو جائے کہ یہ واقعتاً مخلص لوگ ہیں لیکن جونہی آپ ﷺ کی محفل سے باہر جاتے، بالخصوص رات کے وقت خفیہ میٹنگوں میں مشورے کرتے کہ اسلام سے کس طرح چھٹکارا پائیں اور آپ ﷺ کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے؟ اِن خفیہ مجالس کو طشت از بام کر کے بتایا جا رہا ہے کہ جو کچھ یہ منافقین کرتے اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے لکھ رہا ہے اور کراماً کاتبین اُن کے ایک ایک لفظ اور تمام حرکات کو ضبط تحریر میں لا رہے ہیں، قیامت کے روز مکمل ریکارڈ اُن کے سامنے رکھ دیا جائے گا، یہاں نہایت بلیغ انداز میں منافقوں کو ایسی حرکات سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ (اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو سمجھایا گیا ہے کہ آپ ایسی باتوں کے پیچھے پڑنے کے بجائے درگزر سے کام لیں، کیونکہ صاحب عزیمت لوگ، سفلہ مزاج لوگوں کی عادات سے صرفِ نظر ہی کیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور اپنا دعوت و تبلیغ کا فریضہ (ہمت اور استقامت سے) سرانجام دیتے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی پوری حفاظت کرنے والا اور کارساز ہے اور اُن کی سازشیں ناکام بنانے والا ہے۔" (فہم القرآن)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) اہل ایمان کا اللہ ہی پر بھروسا ہوتا ہے

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ (التغابن: 13/64) ’’ایمان لانے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے۔‘‘

(۲) اللہ پر بھروسا ہی کافی ہے

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (الطلاق: 3/65) ’’جو اللہ پر بھروسا کرے اس کے لیے وہ کافی ہے۔‘‘

دل بیدار: فاروقی، دل بیدار: کراری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

قرآن یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

پھر کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب اور معنیٰ) میں غور وفکر نہیں کرتے؟ (اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے؟) اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا، تو اس میں بہت کچھ اختلاف بیانی پائی جاتی (لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی ساری باتوں، اسلوب بیان صدق وصداقت میں اول سے آخر تک، کامل طور پر ہم آہنگ اور یکساں ہیں)۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ، [کیا پھر نہیں وہ تدبر (غور و فکر) کرتے قرآن میں]، اَ ہمزہ، استفہامیہ، فَ عاطفہ، لَا نافیہ، تَدَبَّرَ، يَتَدَبَّرُ (غور و فکر کرنا)، يَتَدَبَّرُوْنَ فعل مضارع، جمع مذکر غائب، تَدَبُّرٌ باب تفعل، الْقُرْاٰنَ (قرآن حکیم)، مصدر، (مفعول)، قَرَاَ، يَقْرَاُ، قِرَاءَةً وَ قُرْاٰنًا، اَلْقُرْاٰن (اسم معرفہ) قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی کتاب جو خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی اور جس کو بہت زیادہ پڑھا جائے۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، (اور اگر ہوتا یہ غیر اللہ کی طرف سے تو وہ پاتے اس میں اختلاف بہت زیادہ)، وَ، اور، مستانفہ، (نیا جملہ)، كَانَ، ہوتا، فعل ماضی، ناقص، مِنْ، سے، عِنْدِ سے (مضاف)، غَيْرِ اللّٰهِ غیر اللہ کی طرف، وَجَدَ، يَجِدُ (پانا)، لَ لَوْ کے جواب میں ہے، وَجَدَ يَجِدُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، وَجَدُوْا (تو پاتے اس میں)، اخْتِلَافًا اختلاف، (موصوف)، كَثِيْرًا (صفت)۔

تفسیر

منافقین ہی کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ لوگ قرآن کریم کو غور سے سنتے اور اس کے معانی و مضامین میں تدبر کرتے تو انھیں معرفتِ تامہ حاصل ہو جاتی کہ رسول اللہ ﷺ برحق ہیں اور جو دین لے کر آئیں وہ بھی برحق ہے اور اُس نفاق سے نجات مل جاتی جس نے اُن کے دلوں کو فاسد اور اُن کے افکار کو متعفن بنا رکھا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن برحق ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا کلام ہے۔ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو اس میں اِختلاف اور تعارض ہوتا لیکن اس میں ایسی کوئی بات نہیں، سیکڑوں غیبی امور سے متعلق تفاصیل ہیں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ اُن کی تصدیق و تائید ہوتی جا رہی ہے۔ اس لیے منافقین کو اپنا نفاق چھوڑ کر اس قرآن پر ایمان لے آنا چاہیے، ورنہ اس نفاق کی سزا روزِ قیامت انھیں بھگتنی پڑے گی۔

[تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ڈاکٹر محمد لقمان السلفی]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) قرآن سیدھی راہ دکھاتا ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل:9/17)''بلاشبہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی اور سچی ہے۔''

(۲) یہ قرآن میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے؟

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (محمد:24/47) ''کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا اُن کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟''

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) جب تک سچے دل اور سچی زبان سے ایمان کا اقرار نہ ہو اُس وقت تک وہ قابل قبول نہیں ہے، اسلام میں نفاق کی کوئی راہ نہیں ہے (يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ)

۲) منافقین میں سے کچھ لوگ رات کو خفیہ محفلیں جماتے اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کی پلاننگ کرتے (بَيَّتَ طَآئِفَةٌ)۔

۳) اللہ تعالیٰ لطیف وخبیر اُن کی تمام باتوں کو خوب جانتا ہے اور روز قیامت یہ راز کھل جائے گا۔(وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ)

۴) اہل ایمان کو دعوت حق کو ہر حال میں جاری وساری رکھنا چاہیے اور اللہ ہی پر کامل بھروسہ رکھنا چاہیے، وہی اُن کے لیے بہترین سہارا ہے (وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا)۔

۵) قرآن حکیم حق وصداقت کی کتاب ہے، جو نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر رب کریم کی طرف سے اُتاری گئی اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے:

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی، نہ صاحبِ کشاف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

افواہوں کے بارے میں ہدایت

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

اور جب اِن (منافقوں) کو کوئی امن یا خوف کی اطلاع ملے تو اس کو (بلاتحقیق) مشہور کر دیتے ہیں اور اگر (بجائے اسے شہرت دینے کے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے ذمہ دار لوگوں تک پہنچاتے تو اُن میں سے جو لوگ تحقیق کرنے والے ہیں وہ اُس کی حقیقت کو جان لیتے، اور مسلمانو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب اپنی کمزوریوں کے باعث شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

الفاظ

وَاِذَا، وَ اور (عاطفہ)، اِذَا جب، ظرفِ زمان (مستقبل کے لیے)۔ جَآءَهُمْ، جَآءَ (آتی ہے کوئی خبر) فعل ماضی، واحد مذکر، هُمْ (اُن منافقین کے ہیں)، مفعول۔ اَمْرٌ، (کوئی خبر) مصدر۔ مِّنَ الْاَمْنِ، (امن کی کامیابی کی)، مِنْ حرف جار، اگلے لفظ کے ساتھ ملانے کے لیے 'ن' پر زبر ہے۔ اَوِ الْخَوْفِ، (یا خوف کی، ناکامی کی)، اَوِ عاطفہ، خَافَ يَخَافُ سے مصدر مجرور اَلْخَوْفِ (مصدر) اس کا عطف الْاَمْنِ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ اَذَاعُوْا بِهٖ، (پھیلاتے ہیں اُس خبر کو)، اس کا مادہ (ذ ی ع)، اَذَاعَ يُذِيْعُ (پھیلانا، مشہور کرنا)، بِهٖ (بِ۔ ہٖ) ساتھ، اُس بات (جو انھوں نے سنی) جار، مجرور۔ وَلَوْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَدُّوْهُ. [اور اگر وہ پھیرتے اُس (خبر کو)]، وَ (عاطفہ)، لَوْ اگر، حرف شرف غیر جازم، رَدُّوْهُ (پھیرتے اُس کو یعنی خبر کو) رَدَّ يَرُدُّ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، ہٗ ضمیر خبر کی طرف جاتی ہے (مفعول) اِلَى (طرف)، حرف جار۔ الرَّسُوْلِ. (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، مجرور۔ وَ (اور)، عاطفہ۔ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ. (اور اپنے ذمہ دار لوگوں کی طرف)، اِلٰى (طرف) جارہ، اُولِى (والے) مضاف، حالتِ جر جبکہ حالت رفع میں اُولُوا ہوتا، الْاَمْرِ ذمہ دار لوگ (مضاف الیہ)، مِنْهُمْ (مِنْ۔ هُمْ) اُن میں سے، جار، مجرور۔ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ. (جو لوگ تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت کو جان لیتے)، (لَ۔ عَلِمَهُ) تو ضرور ''لام'' لَوْ کے جواب میں ہے، عَلِمَ فعل ماضی، واحد مذکر (جان لیتے)، ہٗ اُس خبر کو، ضمیر (مفعول)، الَّذِيْنَ اسم موصول، اس کا مفرد الذی ہے، وہ لوگ عَلِمَ کا فاعل، يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ (جو تحقیق کرتے اس کی) اس کا مادہ (ن ب ط) ہے، (اِسْتَنبط۔ يَسْتنبِطُ) دریافت کرنا، تحقیق کرنا، اِسْتِخْرَاج باب اِستفعال يَسْتَنْۢبِطُوْنَ، وہ تحقیق کرتے، فعل مضارع، جمع مذکر ہٗ ضمیر خبر کی طرف جاتی ہے، (مفعول)، مِنْهُمْ (مِنْ۔ هُمْ)، اُن، میں سے، جار، مجرور۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ. (اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی)، وَ اور (مستانفہ)، لَوْلَا (اور اگر نہ ہوتا)، فَضْلُ اللّٰهِ (فضل اللہ تعالیٰ کا) مضاف، مضاف الیہ (مبتدا)، عَلَيْكُمْ (عَلٰى۔ كُمْ) تم پر، جار، مجرور، وَ (اور)، عاطفہ، رَحْمَتُهٗ (رَحْمَةُ۔ ہٗ)، اس کی، رحمت مضاف، مضاف الیہ، رَحْمَتُهٗ اس کا عطف فَضْلُ اللّٰهِ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا. (تو تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے)، لَاتَّبَعْتُمْ (ضرور پیروی کرتے تم) لَ، لَوْ، لَا کے جواب میں ہے، اِتَّبَعْتُمْ (تم پیروی کرتے)، اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ (پیروی کرنا) فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، اِتِّبَاع باب افتعال (باب کا خاصہ اہتمام کرنا ہے)، الشَّيْطٰنَ (شیطان مردود) مفعول، اِلَّا (مگر) حرف استثنیٰ، قَلِيْلًا (تھوڑے) مستثنیٰ منصوب۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اِسْتنباط'' کا اصل مفہوم کنواں کھود کر اُس سے پانی نکالنا اور کسی پوشیدہ چیز کو ظاہر کرنا ہے، اپنے اسی مفہوم سے ترقی کر کے کسی بات کی تہہ کو پہنچنے اور اس کی حقیقت کو پانے کے معنی میں یہ استعمال ہوا ہے، منافقین چونکہ ملت کے خیر خواہ نہیں تھے اور اس وجہ سے افواہیں پھیلانے کے معاملے میں بڑے چابک دست تھے، امن یا خطرے کی جو بات اُن تک پہنچتی آن کی آن میں جنگل کی آگ کی طرح اُن کے ذریعے لوگوں میں پھیل جاتی۔ جماعتی زندگی میں افواہیں عام حالات میں بھی بڑے خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہیں اور جب حالات جنگ کے ہوں، جیسے کہ اُس وقت تھے تب تو اُن کی خطرناکی دو چند ہو جاتی ہے۔

منافقین اِن افواہوں سے یوں تو مختلف فوائد اٹھانے کی کوشش کرتے لیکن خاص طور مسلمانوں، بالخصوص کمزور مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کے لیے یہ اُن کا خاص حربہ تھا، بعض مرتبہ وہ اِس طرح کی افواہوں سے مسلمانوں کے اندر غلط قسم کا اطمینان بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتے کہ بے جا تشویش کی طرح، غلط اطمینان بھی ایک خطرناک چیز ہے۔

فرمایا کہ اگر یہ اللہ، رسولؐ اور ملت کے خیر خواہ ہوتے تو اُن کے لیے صحیح طریقہ یہ تھا کہ اس طرح کی جو باتیں اُن کے علم میں آتیں، اُن کو عوام میں سنسنی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے اکابرین کے سامنے پیش کرتے تا کہ اُن کے اندر جو لوگ معاملات کی گہری سوجھ بوجھ رکھتے ان (افواہوں کا) موقع و محل تعین کرتے اور اُن کے باب میں صحیح پالیسی اختیار کرتے۔

''وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ'' کی آیہ مبارکہ میں یہ اشارہ نکلتا ہے کہ اب بھی ان کے سنبھل جانے کا موقع ہے، یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ ابھی اُس نے ان کو شیطان کے پیچھے بگ ٹٹ چل کھڑے ہونے کے لیے چھوڑ نہیں دیا ہے، ویسے ہے یہ بھی شیطان کی راہ۔

اس آیت سے اسلام میں سیاسی نظام کی اہمیت وعظمت واضح ہوتی ہے کہ عوام کو اجتماعی نفع و ضرر کے معاملات میں مرجع و معتمد اپنے اولوالامر کو بنانا چاہیے، بطور خود اس طرح کی چیزوں کو عوام میں پھیلانا جائز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ اس طرح اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اسلام میں اولوالامر کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین اور دنیا کی ایسی سوجھ بوجھ رکھنے والے ہوں کہ پیش آنے والے حالات و معاملات میں شریعت و مصلحت کے تقاضوں کے مطابق قدم اٹھا سکیں۔ (تدبر قرآن، ج2)

تفہیم بالقرآن

(۱) بلا تحقیق بات کرنا ندامت کا باعث ہے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾ (الحجرات: 6/49) ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اُس کی (خوب) تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو دانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔''

(۲) بے بنیاد افواہوں اور جھوٹے الزامات کی سزا

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ (النور: 4/24) ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، انھیں اسی (80) درے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔''

[یہاں تہمت سے مراد زِنا کی تہمت ہے اور یہی حکم پاکدامن مردوں پر بھی زنا کی تہمت لگانے کا ہے، شریعت کی اصطلاح میں تہمت تراشی کو ''قذف'' کہتے ہیں۔ (مختصر حواشی تفہیم القرآن)]

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرتا پھرے۔

(مسلم شریف، کتاب المقدمہ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) افواہیں پھیلانا منافقین کا حربہ ہے۔

۲) خبروں کی تحقیق کیے بغیر انھیں نشر کر دینا دشمن کے ساتھ شامل ہونے کے مترادف ہے۔

۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس خبر کو لے جانا سب سے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ﷺ کی رہبری ہوتی ہے۔

۴) اُس کے بعد صاحبان امر ہیں جنھیں فہم وبصیرت حاصل ہوتی ہے، وہ معاملات کا پورا ادراک رکھتے ہیں اور انھیں استنباط کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔

۵) شیطان تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ یہ معاشرہ انتشار کا شکار ہو جائے اور لوگوں میں بے چینی اور بدامنی پھیلے اور عوام کی اکثریت تو اس بات کی پروا نہیں کرتی۔

تیری قندیل ہے تیرا دل
تو آپ ہے اپنی روشنائی

جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اللہ کی راہ میں جہاد کریں، آپ پر اپنے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں، البتہ اہل ایمان کو لڑنے کے لیے اکسایئے، بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سزا سب سے سخت ہے۔

الفاظ

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ (پس آپؐ جہاد کریں اللہ کی راہ میں)، فَ (پس، عاطفہ)، قَاتِلْ آپ جہاد کیجیے، فعل امر، واحد مذکر، قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَہ باب مفاعلہ (خاصہ مشارکت آپس میں لڑنا)، فِیْ میں، حرف جارہ، سَبِیْلِ اللّٰہِ (اللہ کی راہ میں) مضاف، مضاف الیہ۔ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ (آپ پر اپنے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں)، لَا نہیں، نافیہ، تُكَلَّفُ اس کا مادہ (ک ل ف) ہے، كَلَّفَ یُكَلِّفُ (زیادہ بوجھ ڈالنا) ہمت سے بڑھ کر تکلیف دینا، اِلَّا مگر، حرف حصر، نَفْسَكَ (نَفْس۔كَ)، مضاف، مضاف الیہ (اے نبیؐ، آپ کو اپنی ذات کے علاوہ کسی اور کے لیے مکلف نہیں کیا گیا)۔ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ [اور اہل ایمان کو (جہاد کے لیے) رغبت دلائیے]، وَ اور (عاطفہ)، حَرِّضِ فعل امر، واحد مذکر، (ترغیب دینا، اکسانا) تَحْرِیْضًا (ترغیب) باب تفعیل، الْمُؤْمِنِیْنَ (اہل ایمان کو) مُؤْمِنٌ مفرد (مفعول)۔ عَسَى اللّٰہُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے)، عَسٰی فعل جامد، جس کے معنیٰ توقع اور خواہش کے ہیں، اگر اس لفظ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو معنیٰ ہوں گے، اللہ سے امید ہے، (امام راغبؒ) اَنْ (ناصبہ بعد والے حرف پر زبر دیتا ہے)، یَّكُفَّ (روک دے)، بَاْسَ (عذاب، لڑائی) مفعول، الَّذِیْنَ (ان لوگوں کی) اسم موصول، كَفَرُوْا (جنھوں نے کفر کیا) كَفَرَ یَكْفُرُ، کفر کرنا فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِیْلًا (اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے سخت ہے)، وَ اور، مستانفہ، (نیا جملہ شروع ہوتا ہے)، اللّٰہُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مضاف)، اَشَدُّ (زیادہ سخت ہے) شَدَّ یَشُدُّ سے اسم تفضیل، (خبر)، بَاْسًا (تمیز)، اس لیے منصوب ہے، وَ اور (عاطفہ)، اَشَدُّ اس کا عطف پہلے اشدُّ پر ہے، وَّاَشَدُّ تَنْكِیْلًا اس کا مادہ (ن ک ل) نَكَلَ یَنْكُلُ (عبرتناک سزا دینا)، تَنْكِیْلًا (عبرتناک سزا دینے والا ہے)، باب تفعیل۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

گذشتہ آیت میں منافقین کی پھیلائی ہوئی غلط خبروں کی تحقیق کرنے کی تلقین کا ذکر ہوا، موجودہ آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ان منافقین کے ساتھ ہونے یا نہ ہونے کی پروا نہ کریں، آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ خود جہاد کے لیے نکلیں اور دوسرے مومنوں کو بھی ترغیب دیں، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''جو شخص مشرکوں پر حملہ کرتا ہے، تو کیا وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔'' انھوں نے جواب دیا: 'نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مبعوث کیا اور ان سے فرمایا: ''فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ'' اور جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے ''وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ'' اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (البقرہ:195/2) اس کا تعلق تو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے (اور نہ کرنے) سے ہے۔

(مسند احمد، رقم الحدیث 281/4، بحوالہ تفسیر القرآن الکریم حافظ عبدالسلام بن محمد السلام حفظ اللہ)

تفہیم بالقرآن

(۱) اے نبی ﷺ! مومنوں کو جہاد کی ترغیب دلایئے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ (انفال: 65/8) ''اے نبی ﷺ! مومنوں کو جنگ پر اُبھاریے، اگر تم میں سے بیس (20) آدمی صابر (اہل ایمان) ہوں تو وہ دو سو (200) (کفار پر) غالب آئیں گے اور اگر سو آدمی (اہل ایمان) ہوں تو منکرین حق میں سے ہزار (1000) پر بھاری رہیں گے کیونکہ وہ (منکرین) ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے (اہل ایمان تو شوق شہادت سے سرشار ہوتے ہیں)۔''

(۲) عہد توڑنے والے کفار کو زبردست ضربیں لگاؤ

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

(الانفال: 57/8) ''(عہد شکن لوگوں کو) اگر تم انھیں لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسی سزا دو کہ جو اُن کے پیچھے ہیں وہ بھی دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انھیں عبرت ہو (آئندہ تم پر حملے سے باز رہیں)۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے اور یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ حقیقتاً کون اس کے راستے میں زخمی ہوا تو وہ زخمی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا، اس کا رنگ خون جیسا ہوگا مگر اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ (مسلم، کتاب الامارہ)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی دل میں جہاد کا خیال لایا تو وہ منافقت کی ایک قسم پر فوت ہوا۔ (مسلم، کتاب الامارہ)

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

نیکی کا صلہ

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

جو شخص کسی اچھی بات کی سفارش کرے گا، اس کے لیے ثواب کا حصہ ہے اور جو کسی برائی کی سفارش کرے گا، وہ اس میں سے گناہ کا حصہ پائے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (اور اسے ہر بات کا خوب علم ہے)۔

الفاظ

مَنْ، (جو) اسم شرط جازم (بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے)، مبتدا۔ يَّشْفَعْ، (سفارش کرے) شَفَعَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَشْفَعْ (سفارش) مَنْ کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم شَفَاعَةً حَسَنَةً (سفارش اچھی بات کی)۔ شَفَاعَةً، موصوف۔ حَسَنَةً، صفت، (مرکب توصیفی)۔ يَّكُنْ لَّهٗ، (ہو گا واسطے اس کے)، كَانَ يَكُوْنُ سے فعل مضارع مجزوم، بوجہ جواب شرط، لَهٗ (لَ۔ هٗ)، لیے، اُس کے، يَكُنْ کی خبر (مقدم)۔ نَصِيْبٌ، (حصہ) يَكُنْ کا اسم (موخر)۔ مِنْهَا، (مِنْ۔ هَا) اس میں سے، جار، مجرور، هَا ضمیر مونث شفاعةٌ کی طرف راجع ہے۔ وَمَنْ يَّشْفَعْ، (اور جو کوئی سفارش کرے)، وَ اور (عاطفہ)، مَنْ (جو) شرطیہ جازمہ۔ شَفَاعَةً، (سفارش) مصدر (موصوف)۔ سَيِّئَةً، (بری)، صفت۔ يَّكُنْ لَّهٗ، (ہو گا واسطے اس کے)، كان، يَكُوْنُ سے فعل مضارع مجزوم، بوجہ جواب شرط۔ كِفْلٌ، (حصہ)۔ مِنْهَا، (مِنْ۔ هَا) اس میں سے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا، (اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے)، وَ اور (مستانفہ، نیا جملہ)، كَانَ (ہے) فعل ماضی ناقص، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اسم كان کا ہے، عَلٰى حرف جارہ، كُلِّ (مضاف)، شَيْءٍ (مضاف الیہ)، مُّقِيْتًا (قدرت رکھنے والا، نگہبان) اَقواتٌ (اسم جمع)، خوراک، روزی، اُردو زبان میں قوت لا یموت محاورہ استعمال ہوتا ہے یعنی اتنی روزی انسان کو ملے جس سے زندگی بحال رہے۔

تفسیر

جہاد کے لیے مسلمانوں کو ابھارنا اور دین کی نشر و اشاعت کی تبلیغ کرنا بھی جہاد ہے۔ جہاد کے دوران پیدا ہونے والے ضمنی مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے جہاد کی ترغیب اور دین کی تبلیغ کو اچھی سفارش اور کوشش کو جہاد کا حصہ شمار کیا ہے، کیونکہ ترغیب دلائے بغیر اس فریضے کو کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں۔ تبلیغ اور ترغیب کو سورۃ الفرقان کی آیت 56 میں "جہاد کبیر" قرار دیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔

(ابو داؤد، باب الامر والنهر)

اُسے مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں سفارش کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اس میں رسول اللہ ﷺ اور نیکی کی سفارش کرنے والے ہر شخص کو تسلی اور مسلسل ملنے والی جزائے خیر کی خوشخبری دی گئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ وہ خود بھی حتی المقدور اس پر عمل کرنے والا ہو، سفارش کی بنیادی طور دو اقسام ہیں... نیکی اور خیر کے لیے کسی کو آمادہ اور تیار کرنا، اس کے مقابلے میں برائی کی سفارش اور اس کی ترغیب دینا، نیکی اور خیر کے کام میں سفارش اور تبلیغ پر مسلسل اور برابر ثواب ملتا رہتا ہے جبکہ برائی پر آمادہ کرنا یا اس کی سفارش اور ترغیب دینے والا اس کے گناہ میں حصہ دار ٹھہرایا گیا ہے اور تنبیہ کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی پر نگران ہے، سفارش کے مطابق ہر شخص جزا وسزا پائے گا۔ لہٰذا سفارش سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے، غلط سفارش کسی مجرم کی رہائی کے لیے ہو یا کسی نا اہل کو منصب دلانے کی خاطر ہو، جائز نہیں کیونکہ مجرم کی سفارش کرنے سے جرائم کی حوصلہ افزائی اور مظلوم پر مزید ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ جس قوم میں یہ سلسلہ عام ہو جائے اس کا تباہی کے گھاٹ اترنا یقینی ہو جاتا ہے، جہاں تک کسی نا اہل آدمی کو نوکری اور منصب دلانے کا معاملہ ہے، اس سے حقدار کا حق تلف ہونے کے ساتھ آہستہ آہستہ پورا نظام ہی بگاڑ اور کمزوری کا شکار ہو جائے گا۔ نا اہل اور کرپٹ شخص جتنے بڑے منصب پر ہو گا اتنا ہی ملک وملت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی سفارش قبول کرنے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ ایسی سفارش کرنے سے منع کیا ہے۔ (فہم القرآن، میاں محمد جمیل حفظہ اللہ)

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور بنو عمیق کے دو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، اُن میں سے ایک نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ نے جو علاقے آپ کے سپرد کیے ہیں اُن پر ہمیں بھی والی بنائیں، دوسرے شخص نے بھی عہدے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم یہ عہدے کسی مطالبہ کرنے اور اس کا لالچ رکھنے والے کو نہیں سونپتے۔'' (رواہ مسلم، کتاب الامارۃ)

(۲) آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''جس کسی نے نیکی کے کام کی رہنمائی کی، اُس کو نیکی کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملے گا۔ (رواہ مسلم، کتاب الامارۃ)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ کی راہ میں لڑنا بہت بڑا اجر ہے اور منافقین کی پرواہ کیے بغیر رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کو اپنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانیں اس راہ میں کھپا دینی چاہیے (فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ)

۲) نیک اور بھلے کاموں میں سفارش کرو اور خود بھی کرتے رہو جبکہ برے اور بدی کے کاموں سے رُک جاؤ اور سفارش بھی نہ کرو، دونوں باتوں کے اجر وعقاب دنیا اور آخرت میں ثبت ہو جاتے ہیں (مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ)۔

نماز، روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں

توحید اور معاد

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

(یاد رکھو!) تم سب کا معبود اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم سب کو قیامت کے دن ضرور جمع کرے گا، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے؟

الفاظ

اَللّٰهُ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مبتدا)۔ لَآ، نہیں (حرف نفی، قطعی نفی کرتا ہے)۔ اِلٰهَ، (معبود)، لَا کا اسم۔ اِلَّا، (مگر)، حرف استثنا۔ هُوَ، (وہ)، ضمیر منفصل، لَا کی (خبر)، یعنی اللہ کے سوا قطعی کوئی معبود نہیں ہے۔ لَيَجْمَعَنَّكُمْ، (وہ ضرور جمع کرے گا تمھیں)، لَ تاکید کے لیے، اور قسم کا معنی بھی دیتا ہے، جَمَعَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَجۡمَعُ يَجۡمَعَنَّ جمع کرنا، مضارع، واحد مذکر نون ثقیلہ زور بیان کے لیے يَجۡمَعَنَّ (وہ ضرور جمع کرے گا)، كُمۡ ضمیر جمع مذکر مخاطب (تم سب کو) مفعول)۔ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ (قیامت کے دن)، اِلٰى (طرف) حرف جار، يَوۡمِ (دن)، ظرف مکان (مضاف)، الۡقِيٰمَةِ (قیامت) مضاف الیہ۔ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ (نہیں ہے، کچھ بھی شک اس میں)، لَا نہیں، (حرف نفی، قطعی نفی کرتا ہے)، رَيۡبَ (شک)، لَا کا اسم (مصدر)، فِيۡهِ (فِيۡ ۔ هِ) اس میں، جار، مجرور۔

وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا (اور اللہ سے بڑھ کر بات میں سچا کون ہے؟)، وَ (اور) مستانفہ، نیا جملہ، مَنۡ کون (استفہامیہ)، مِنَ اللّٰهِ [اللہ تعالیٰ سے (بڑھ کر)]، جار، مجرور، حَدِيۡثًا (بات میں سچا)، تمیز کی وجہ سے منصوب (زبر والا) ہے۔

تفسیر

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تمام مخلوقات کا معبود صرف اللہ ہے، اس کے بعد اس نے قسم کھا کر کہا ہے کہ وہ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کو ضرور جمع کرے گا اور ان سب کا پورا پورا محاسبہ کیا جائے گا، نیز سچی بات یہ ہے کہ اسلام دشمن عناصر جتنی بھی کوششیں کر سکتے ہیں، کر دیکھیں وہ اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی اللہ کے قانون کو بدل سکتے ہیں۔

تمام قسم کے لوگ (روز اول سے روز آخر تک) منافقین، کافر، مشرکین اور مسلمان سب کے سب اللہ کے حضور اکٹھے کر لیے جائیں گے اور رائی رائی کا حساب کتاب ہوگا، کامیاب لوگوں کو جنت کی خوشخبری اور ناکام لوگوں کو دوزخ کی خبر سنا دی جائے گی۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابو نعمان، سیف اللہ خالد، ج 1)

تفہیم بالقرآن

(۱) سب قوموں کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے

وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ (یٰسین: 32/36) ''(رب جہاں کا فرمان ہے) اور ان سب کو ایک روز (میدان حشر میں) ہمارے سامنے حاضر ہونا ہے۔''

(۲) اگلے پچھلے ایک مقررہ وقت جمع ہونے والے ہیں

قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۵۰﴾ (الواقعہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(50,49/56) ''اے نبیؐ، ان لوگوں سے کہیے، یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن جمع کیے جانے والے ہیں، جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے۔''

(۳) اس دن سب سے زندگی کے بارے میں سوال کیا جائے گا

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الحجر:92,93/15) ''(رب کریم کا فرمان ہے) تو قسم ہے تیرے رب کی، ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو (زندگی کا حساب کتاب دو)۔''

(۴) نیکی اور بدی کا ذرہ ذرہ سب سامنے آجائے گا

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ (الزلزال: 7,8/99) ''(لوگو! یاد رکھو) روز قیامت پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اسے پا لے گا (ذرہ کی حقیقت ہی کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ترازو میں وہ بھی تل جاتا ہے، سبحان اللہ)۔''

تفہیم بالحدیث

(۱) مفلس کون ہے؟

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا: ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال و متاع نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزے، زکوۃ (حج) وغیرہ سے آئے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ برائیاں بھی ہوں گی کہ فلاں کو گالی دی ہے، فلاں پر تہمت لگائی ہے، فلاں کا مال کھایا ہے، فلاں کا خون بہایا ہے اور فلاں کو مارا پیٹا ہے، پس اس کی بعض نیکیاں فلاں کو اور بعض نیکیاں فلاں کو دے دی جائیں گی، اب اگر اس کی سب نیکیاں ختم ہوگئیں اور ادائیگی باقی رہی تو پھر اُن سب کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ! (رواہ مسلم، ریاض الصالحین، باب تحریم الظلم)

(۲) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ وَالِدَيْهِ

''ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

لوگوں نے عرض کیا، اپنے ماں باپ کو بھلا کون گالی دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اس طرح کہ کوئی شخص دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دے اور جواب میں وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دے، تو گالیاں دلوانے کا سبب یہ خود ہوا، گویا کہ اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔

(لغات الحدیث، علامہ وحید الزمان)

غور کیجیے کہ افلاس مالی لحاظ سے ہو تو بھی یہ پریشان کن بات ہے لیکن اس سے کہیں بڑھ کر روحانی اور اخلاقی طور پر افلاس ہو تو ایسے افراد اور قومیں دنیا اور آخرت میں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، اس سے بڑا نقصان کوئی نہیں ہے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ (الحج:11/22) ''اس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی، یہ تو صریح خسارہ ہے۔''

مرد مومن کی نشانی، کوئی مجھ سے پوچھے
موت جب آئے گی اُس کو تو وہ خنداں ہوگا

منافقین واضح گروہ ہیں

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ⑧⑧

مسلمانو! تمھیں کیا ہو گیا ہے تم منافقوں کے معاملے میں دو گروہ بن رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کے برے اعمال کی وجہ سے انھیں کفر کی طرف پھیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ کیا تم چاہتے ہو، انھیں ہدایت دو جنھیں اللہ نے گمراہ کر دیا؟ یاد رکھو جسے اللہ گمراہ کر دے، اس کے لیے تم سیدھی راہ نہیں پا سکتے۔

الفاظ

فَمَا. فَ مستانفہ، (نیا جملہ)، مَا (کیا)۔ لَكُمْ. (لَ. كُمْ) تم، کو، جار، مجرور، اسم استفہام، (مبتدا)۔ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ. [منافقوں کے (بارے میں) دو گروہ ہو گئے ہو]، فِي (میں) حرف جار، منافق کی جمع، الْمُنٰفِقِيْنَ حالت جری میں ہے، [فِئَتَيْنِ (دو گروہ) ہو گئے]، فِئَةٌ اس کا مفرد ہے۔ وَاللهُ. (اور اللہ تعالیٰ)، وَ حالیہ۔ اَرْكَسَهُمْ. (الٹ دیا انھیں، پھیر دیا انھیں) اس کا مادہ (ر ک س)، رَكَسَ، يَرْكُسُ (الٹا، پھیرنا، بے ترتیب کرنا، خراب کرنا)، اِرْكَاسًا، باب افعال، هُمْ، ضمیر جمع (مفعول)۔ بِمَا. (بہ سبب ان اعمال کے جو)، بِ بسبب حرف جارہ، مَا (جو) حرف مصدریہ۔ كَسَبُوْا. (انھوں نے کمائے) كَسَبَ، يَكْسِبُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب (كَسَبُوْا)۔ اَتُرِيْدُوْنَ. (کیا، تم چاہتے ہو؟)، أَ کیا، ہمزہ استفہام، اَرَادَ، يُرِيْدُ، (چاہنا) فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔ اَنْ تَهْدُوْا. (یہ کہ تم ہدایت دو)، اَنْ تَهْدُوْا، اَنْ کی وجہ سے آخر سے نون گر گیا۔ مَنْ اَضَلَّ اللهُ. (جسے گمراہ کیا اللہ نے)، مَنْ (جسے) موصولہ، اَضَلَّ يُضِلُّ (گمراہ کرنا) سے فعل ماضی، واحد مذکر، اَضَلَّ، لام کا لام میں اِدغام ہوا۔ وَمَنْ. وَ (اور)، مستانفہ، مَنْ جو۔ يُّضْلِلِ. گمراہ کرے، مَنْ، شرط جازم (جزم دیتا ہے)۔ يُّضْلِلِ کی دوسری لام پر جزم ہے۔ فَلَنْ تَجِدَ. (تو ہرگز نہیں پائیں گے)، فَ جواب شرط، لَنْ (ہرگز)، ناصبہ (بعد والے لفظ کو زبر دیتا ہے)، (وَجَدَ، يَجِدُ) پانا، تَجِدَ فعل مضارع مذکر حاضر منصوب، بوجہ لَنْ ہے۔ لَهٗ. (لَ. هٗ) لیے، اس کے، جار، مجرور۔ سَبِيْلًا. (کوئی راہ)، مفعول بہ۔

تفسیر

اس آیت کا شانِ نزول درج ذیل حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ احد کی طرف نکلے تو کچھ لوگ (منافقین) آپ ﷺ کو چھوڑ کر مدینہ واپس آ گئے۔ان واپس ہونے والوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دو گروہ ہو گئے، ایک کہتا تھا کہ ہم ان سے (بھی) لڑائی کریں گے اور دوسرا کہتا تھا کہ ہم ان سے لڑائی نہ کریں گے، اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری کتاب التفسیر بحوالہ تیسیر القرآن، عبدالرحمن کیلانی)

ان منافقوں نے واپس جا کر اپنی منافقت کا ثبوت مہیا کر دیا۔اب اگر تم (مسلمانو!) یہ چاہو کہ ہمیں ان سے لڑائی نہ کرنی چاہیے، شاید کہ وہ راہ راست پر آ جائیں تو یہ بات تمھارے بس میں نہیں، اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے منافقین واجب القتل ہیں کیونکہ حقیقتاً ان کے ارادے یہ ہیں کہ تمھیں بھی اپنے جیسا بنا کر چھوڑیں۔ (حوالہ ایضاً)

تفہیم بالقرآن

يَآيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنۃ: 1/60) ''اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ، تم اُن کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ یقیناً انھوں نے اُس حق سے انکار کیا جو تمھارے پاس آیا۔

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) توحید اور معاد (آخرت) کا گہرا تعلق ہے۔ (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)

۲) وہ دن ہے جس کے بارے میں قطعی کوئی شک نہیں ہے، حرف لَا نے شک وشبہ کی قطعی نفی کر دی ہے (لَا رَيْبَ فِيْهِ ط) اور رب کریم کی شہادت نے اس کی مزید توثیق کر دی ہے (وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا)۔

۳) مسلمانوں میں اعمال اور خیالات میں اتحاد اور اخلاص ضروری ہے (فَمَا لَكُمْ)، میں مسلمانوں کو زبردست تنبیہ ہے۔ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴) جو لوگ کفر اور نفاق میں ضد اور ہٹ دھرمی اختیار کر جاتے ہیں اور کسی طرح راہ راست اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں، ان کو کفر و نفاق میں دھکیل دیا جاتا ہے، اور جنھیں اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے انھیں بھلا کون ہدایت دے سکتا ہے (وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ .... وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا)

اے اللہ! ہمیں کفر اور نفاق سے محفوظ رکھ۔ آمین!

تقدیر اُمم کیا ہے کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

مسلمانو! منافقین کو اپنا دوست نہ بناؤ

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾

(مسلمانو! یہ منافق تو یہ) چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہو گئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ، تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ (نعوذ باللہ عقیدہ اور عمل برابر ہو جائے) پس تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست (راز دار) نہ بناؤ یہاں تک کہ (وہ اپنی دوستی کا یہ ثبوت دیں کہ وہ اپنا طور طریقہ چھوڑ کر) اللہ کی راہ میں ہجرت کریں، پھر اگر وہ (راہ ایمان اور ہجرت سے) منہ موڑیں، (تو وہ تمھارے دشمن ہیں) تو انھیں پکڑو اور قتل کرو (وہ جو تمھارے خلاف معاندانہ کارروائیوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں عملاً حصہ لیں) اور (آئندہ بھی) ان میں سے (کسی کو) نہ اپنا دوست بناؤ اور نہ مددگار۔

الفاظ

وَدُّوْا، (وہ منافق چاہتے ہیں)، وَدَّ، یَوَدُّ سے جمع مذکر غائب۔ لَوْ، (کاش کہ) یہاں لیت کا معنی دیتا ہے (حرف تمنا)۔ تَکْفُرُوْنَ، (تم کفر کرو اے مسلمانو!)، کَفَرَ، یَکْفُرُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔ کَمَا کَفَرُوْا، (جس طرح، کہ انھوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے یعنی منافقین نے)، کَفَرُوْا فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ فَتَکُوْنُوْنَ سَوَآءً، [پھر ہو جاؤ تم اور (وہ منافقین) برابر]، فَ (عاطفہ) کَانَ، یَکُوْنُ سے جمع مذکر حاضر تَکُوْنُوْنَ، سَوَآءً (برابر) کان کی خبر منصوب۔ فَلَا، (پس، نہ)، فَ (پس گذشتہ جملے کا جواب)، لَا نہ (ناھیہ جازمہ)۔ تَتَّخِذُوْا، (تم بناؤ اے مسلمانو!) فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا جازمہ کی وجہ سے 'ن' گر گیا۔ مِنْهُمْ، (اُن میں سے یعنی منافقین میں سے)، جار، مجرور۔ اَوْلِيَآءَ، [(کسی کو) دوست]، اس کا مفرد وَلِیٌّ ہے (مفعول)۔ حَتّٰی، (یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں یعنی منافقین)، حَتّٰی ناصبہ (بعد والے لفظ پر زبر دیتا ہے، ن جمع کا ہو تو وہ گر جاتا ہے)۔ يُهَاجِرُوْا، (وہ ہجرت کریں یعنی منافقین) اس کا مادہ (ھ ج ر)، هَاجَرَ، يُهَاجِرُ (ہجرت کرنا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنا اور دوسری جگہ آباد ہونا)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب حتیٰ کی وجہ سے 'ن' جمع کا گر گیا۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کے راستے میں، ہجرت صرف اللہ کے لیے اور اللہ کے راستے میں ہوتی ہے)، فِيْ (میں)، حرف جار، سَبِيْلِ راستہ، (مضاف)، اللّٰه، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مضاف الیہ)۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا، (پھر اگر وہ پھر جائیں یعنی ہجرت نہ کریں)، فَ (پھر)، عاطفہ، اِنْ (اگر)، حرفِ شرط جازمہ (وَلّٰی يُوَلِّیْ) منہ پھیرنا، روگردانی کرنا سے، تَوَلَّوْا فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ فَخُذُوْهُمْ، (تو اے مسلمانو! تم ان منافقین کو پکڑو جبکہ اُن کا رویہ معاندانہ ہو)، فَ (پس) جواب شرط، (اَخَذَ، يَأْخُذُ) پکڑنا، اس سے فعل امر، جمع مذکر، خُذُوْا۔ هُمْ (انھیں)، ضمیر، جمع مذکر یعنی منافقین کو (مفعول)۔ وَاقْتُلُوْهُمْ، (اور اُن کو قتل کرو، سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے)، وَ اور (عاطفہ)، قَتَلَ، يَقْتُلُ سے فعل امر جمع مذکر اُقْتُلُوْا۔ هُمْ (ضمیر، جمع مذکر منافقین کی طرف جاتی ہے) مفعول۔ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ، (جہاں کہیں تم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کو پاؤ)، حَيۡثُ (حرف، جہاں، جس جگہ ظرف مکاں)، وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ [تم اُن (منافقین) کو پاؤ]، (وَجَدَ، يَجِدُ) پانا سے وَجَدۡتُمۡ فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، وَجَدۡتُمُوۡهُمۡ بولنے میں سہولت کے لیے ضمیر متصل سے پہلے (و) کا اضافہ کیا گیا، هُمۡ، ضمیر جمع مذکر، (مفعول)۔ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ، [اور نہ تم بناؤ اُن میں سے (کسی کو)]، لَا (ناصبہ، زبر دینے والا، ن جمع کا گرا دیتا ہے)، تَتَّخِذُوۡا (تم بناؤ)، هُمۡ (ضمیر جمع مذکر، مفعول)۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا، (دوست اور نہ مددگار)، وَلِيٌّ (دوست)، نَصِيۡرًا (مددگار)، اس کا عطف، ولیًّا پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں ذکر ہو رہا ہے اُن منافقین کا جو بلا کسی عذرِ معقول کے، محض اپنے رشتوں اور قرابتوں یا جائیداد و املاک کی محبت میں ہجرت سے گریزاں تھے اور مدینہ میں دار الاسلام قائم ہو جانے کے باوجود، اب تک بدستور دار الکفر یا دار الحرب میں پڑے ہوئے تھے، ان لوگوں کے پاس چونکہ کوئی عذر شرعی موجود نہیں تھا، اس وجہ سے اُن کا نفاق واضح تھا، لیکن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ، جو اُن کے ساتھ رشتہ داریاں اور قرابتیں یا خاندانی اور قبائلی نسبتیں رکھتے تھے، ان کے معاملے میں بہت نرم تھے۔ اُن کی خواہش تھی کہ ان کو نہ صرف ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے بلکہ ان کے ساتھ ربط ضبط بھی قائم رکھا جائے، آہستہ آہستہ یہ لوگ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں گے۔

قرآن نے اس خیال کے لوگوں کو تنبیہ کی کہ جو لوگ اس طرز پر سوچ رہے ہیں، غلط سوچ رہے ہیں، اب یہ منافقین اسلام کی طرف بڑھنے والے نہیں ہیں، انھوں نے اسلام کی طرف جو قدم بڑھایا تھا، دنیا کی محبت میں انھوں نے اپنے اٹھائے ہوئے قدم کو پھر پیچھے ہٹا لیا ہے جس کی سزا میں اللہ نے اپنی سنت کے مطابق اُن کو پھر کفر میں دھکیل دیا جس میں وہ پہلے تھے۔

جو لوگ اللہ کی سنت اور اُس کے قانون کی زد میں آچکے ہوں وہ اب راہِ راست پر نہیں آسکتے، کوئی لاکھ چاہے ان کو راہ ملنی ناممکن ہے۔

فرمایا کہ تم ان کی ہدایت کی توقع رکھتے ہو اور اُن کا حال یہ ہے کہ وہ تمھیں بھی اسی کفر میں واپس لے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانے کی آرزو رکھتے ہیں جس میں وہ خود ہیں۔ اس وجہ سے جب تک وہ ہجرت نہ کریں، اُس وقت تک تم اُن کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو، یہ ہجرت ہی اُن کے ایمان واسلام کی کسوٹی ہے، اگر وہ اس سے گریز کرتے ہیں (اور عملاً کفار کے ہمنوا ہیں) تو تم اُن کو دشمن اور دشمنوں کا ساتھی سمجھو (اور جب وہ کفار کے ساتھ مل کر سازشیں کریں) تو انھیں جہاں پاؤ گرفتار کرو اور قتل کرو۔ (تدبر قرآن ج 2)

تفہیم بالقرآن

(۱) منافقین اور کفار کو دوست نہ بناؤ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ (المائدہ: 57/5)

''اے ایمان والو! تمھارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمھارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ہے (نعوذ باللہ) انھیں اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بناؤ، اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔''

(۲) یہود ونصاریٰ سے دوستی نہ کرو، وہ تو آپس میں دوستی قائم کیے ہوئے ہیں

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ (المائدہ: 51/5)

''اے اہل ایمان! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور اگر تم میں سے کوئی اُن کو اپنا دوست بناتا ہے تو (جان لو) اس کا شمار بھی پھر انھی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔''

(۳) زبردست تنبیہ

لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ (آل عمران: 28/3) ''مومن، اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بنائیں، جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، البتہ اُن کے ظلم وستم سے بچنے کے لیے کوئی تدبیر کر سکتے ہو (یاد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھو!) اللہ تمھیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے آخر تمھیں اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے۔''

(۴) محض دنیا کی عزت کی خاطر دوستی نہ رکھو!

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال: 7,8/99) ''کیا (اہل ایمان) عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ (تو جان لو) عزت تو ساری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔''

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) منافقین کو شیاطین کا سہارا ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے افکار وعقائد کو بدل دیں۔(وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ)

۲) اہل ایمان کو کفار و منافقین سے جگری اور گہری دوستی سے منع کیا گیا ہے۔(فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ)

جہاں تک حسن اخلاق کا تعلق ہے وہ تو سیرت طیبہ ﷺ کا روشن باب ہے، جسے کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح سیاسی اور معاشی معاہدات بھی ہوسکتے ہیں، افکار واعمال کی تمام تعلیمات پر اہل ایمان کو اپنے دین پر پختہ رہنے کی تاکید ہے۔

۳) ہجرت فی سبیل اللہ کا ایمان سے تعلق ہے اور اس کا ظاہری اعمال سے بھی واسطہ ہے۔(حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا)

۴) تخریب کار اور سازشی لوگ اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہیں، ان کا تعاقب ضروری ہے(خُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ)

۵) نفاق وکفر تو ایمان واسلام کی ضد ہے جس کا کبھی جوڑ اور اکٹھ نہیں ہوسکتا۔

لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝ (الکافرون: 6/109) پر غور کر لیجیے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صلح کا ہاتھ بڑھانے والوں سے جنگ نہ کرو

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾

(مسلمانو! جو منافق تمھارے خلاف کھلی سازشیں کریں ان سے جہاد و قتال ضروری ہے) البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمھارا معاہدہ ہے (معاہدے کی پابندی مسلمان کا شیوہ ہے) اس طرح وہ منافق بھی مستثنیٰ ہیں جو تمھارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں، نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے، اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمھاری طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمھارے لیے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی ہے (اس لیے کہ مسلمان بدرجہ اولیٰ صلح پسند اور امن کا داعی ہے)

الفاظ

إِلَّا الَّذِينَ، (مگر وہ لوگ کہ)، إِلَّا حرف استثنیٰ، الَّذِينَ اسم موصول مفرد الَّذِي۔ يَصِلُونَ، (جاملیں)، وَصَلَ، يَصِلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔ إِلَىٰ قَوْمٍ، (طرف اس قوم کے)، إِلَىٰ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرف جار، قَوْمٍ مجرور۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ، (کہ درمیان تمھارے اور درمیان اُن کے) بَيْنَ، مضاف (ظرف)، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب، مضاف الیہ، بَيْنَهُمْ (اُن کے درمیان)، بَيْنَ مضاف، (ظرف)، هُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب، مضاف الیہ، خبر مقدم۔ مِّيثَاقٌ، (عہد و پیماں) اسم آلہ وَثَقَ، يَثِقُ (مضبوطی سے باندھنا) مبتدا موخر۔ اَوْ، (یا) حرف عطف۔ جَآءُوْكُمْ، (آئیں وہ تمھارے پاس)، جَاءَ يَجِيْءُ (آنا)، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ، (کہ رک گئے سینے ان کے)، اس کا مادہ (ح ص ر) ہے، حَصِرَ يَحْصَرُ (تنگ ہونا)، اس سے فعل ماضی، واحد مونث غائب، حَصِرَتْ، صُدُوْرُهُمْ (صُدُوْرُ۔ هُمْ)، سینے، ان کے مضاف، مضاف الیہ، هُمْ (ضمیر)، جمع مذکر۔ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ، (اس بات سے کہ لڑیں تم سے)، اَنْ (یہ کہ) ناصبہ، قَاتَلَ يُقَاتِلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اَنْ کی وجہ سے ن، جمع کا گر گیا، (مفعول)، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب۔ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ، (یا وہ لڑیں قوم اپنی سے)، اَوْ (یا)، حرف عطف (جملے میں ربط کے لیے) اس کا عطف پہلے يُقَاتِلُوْا پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ، (اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ)، وَ (اور)، عاطفہ، لَوْ (اگر)، حرف شرط، شَآءَ يَشَآءُ چاہنا، اللّٰهُ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ، جس کو ہر معاملے میں قدرت حاصل ہے۔ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ، [تو وہ مسلط کر دیتا انھیں (یعنی منافقین کو) تم پر]، لَ حرف تاکید، سَلَّطَ يُسَلِّطُ (مسلط کرنا) سَلَّطَ فعل ماضی، واحد مذکر، هُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب، (منافقین کی طرف جاتی ہے)، عَلَيْكُمْ (عَلٰى۔ كُمْ) تم (مسلمانوں) پر، جار، مجرور۔ فَلَقٰتَلُوْكُمْ، (پس وہ منافقین تم سے لڑتے)، فَ عاطفہ، (قَاتَلَ يُقَاتِلُ) جنگ کرنا، لڑائی کرنا، قِتَال جنگ، باب مفاعلہ، مُقَاتَله۔ كُمْ، ضمیر، جمع مذکر مخاطب۔ فَاِنِ، (پس اگر)، فَ پس، عاطفہ، اِنْ اگر حرف جازم۔ اعْتَزَلُوْكُمْ، (وہ تم سے الگ ہو جائیں، یعنی لڑنے سے باز رہیں) اس کا مادہ (ع ز ل) ہے، اعْتَزَلُوْا (تم سے الگ ہو جائیں)، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب۔ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ، (پس نہ لڑیں تم سے، صلح کی طرف قدم بڑھائیں)، فَ (عاطفہ)، لَمْ (جازمہ)، يُقَاتِلُوْا (نہ لڑیں) ن جمع کا گر گیا ہے۔ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ، (اور ڈالیں، طرف تمھاری، صلح، یعنی تمھاری طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھائیں)، وَ اور، (عاطفہ)، اَلْقَوْا (وہ ڈالیں)، اس کا مادہ (ل ق ی) اَلْقٰى، يُلْقِيْ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، اَلْقَوْ، اِلَيْكُمُ (اِلٰى۔ كُمْ) طرف، تمھاری (یعنی مسلمانوں کے) جار، مجرور،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السَّلَمَ (سلامتی صلح کا) یعنی تمھاری طرف صلح وآشتی کا ہاتھ بڑھائیں۔

فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا. (تو اللہ نے تمھارے لیے اُن پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی)، فَ عاطفہ، (جملے میں ربط کے لیے)، جَعَلَ (بنایا)، جَعَلَ يَجْعَلُ سے فعل ماضی، واحد مذکر، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے، لَكُمْ (لَ۔ كُمْ) واسطے، تمھارے، عَلَيْهِمْ (عَلَىٰ۔ هِمْ) اوپر، ان کے، جار، مجرور، سَبِيلًا (کوئی راستہ)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

اب یہ ان لوگوں کا حکم بیان ہو رہا ہے جو سابقہ آیۂ مبارکہ کے حکم کے مطابق اخذ وقتال سے مستثنیٰ ہیں، یہ دو قسم کے لوگ ہیں:

ایک وہ جو کسی ایسی قوم و قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ صلح ہے، ایسے لوگوں کی جان بخشی محض معاہدے کے احترام میں کی گئی، اس لیے کہ معاہدے کے قیام تک ان کے کسی فرد کو گرفتار یا قتل کرنا عہد شکنی ہوتی ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ کافر ہے یا منافق۔

دوسرے وہ لوگ جو اپنی کمزوری اور پست ہمتی کی وجہ سے مسلمانوں کے پاس جانبداری کی درخواست لے کر آئیں، نہ وہ اپنی قوم اور قبیلے کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہوں اور نہ مسلمانوں میں شامل ہو کر اپنی قوم سے جنگ کے لیے آمادہ ہوں، ان کو مہلت دیے جانے کی یہ مصلحت واضح فرمائی کہ ایسے کمزور لوگوں کی طرف سے یہ غیر جانبداری کا رویہ بھی غنیمت ہے۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ اللہ ان کو جرأت دے دیتا تو یہ کھلم کھلا دشمن بن کر تم سے جنگ کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔ تو جب تک یہ تم سے تعرض (یعنی لڑنے سے) کرنے سے کنارہ کش ہیں، تم سے جنگ نہ کریں، تمھارے ساتھ صلح جویانہ روش رکھیں تم بھی ان کے خلاف کوئی اقدام نہ کرو (یقیناً اسلام صلح و امن کا داعی ہے)۔

تفہیم بالقرآن

(۱) دشمن صلح وصفائی چاہے تو تم بھی اس بات کو پسند کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱

(الانفال:61/8)

''(اورا ے نبیؐ) اگر دشمن صلح وسلامتی کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہوجایئے، اوراللہ پر بھروسا کیجیے، یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

(۲) صلح ہر حال میں بہتر ہے۔

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۲۸ (النساء:128/4)

''صلح بہرحال بہتر ہے، نفس تو تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہوجاتے ہیں، لیکن اگر تم لوگ احسان و مروت سے پیش آؤ اور تقویٰ و پرہیزگاری کی راہ اختیار کرو تو یقین رکھو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمھارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا (سبحان اللہ! وہ بڑا ہی قدر دان ہے)۔''

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) کفار ومنافقین کے ساتھ فوجی و بین الاقوامی معاہدوں کا احترام کرنا چاہیے۔ (بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ)

۲) جنگوں میں ان لوگوں سے لڑائی مول نہ لو جو غیر جانب داری کا اعلان کرتے ہیں۔ (حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ)

۳) صلح کی خواہش اور جنگ بندی کی درخواست کو نہ ٹھکراؤ کیونکہ اسلام صلح پسند دین ہے اور جنگ تو انتہائی مجبوری اور استثنائی کیفیت کی راہ ہے۔ (فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ... فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا)

۴) اسلام امن وسلامتی کا داعی ہے اور مسلمان تو وہ ہے جس کی تعریف حدیث مبارکہ میں اس طرح آتی ہے:

''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ''

حقیقی مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اور مومن کی تعریف اس سے بھی بڑھ کر ہے:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمَنَهُ النَّاسُ''

اور حقیقی مومن وہ ہے جس سے نسلِ انسانیت امن وسلامتی پا جائے۔

یا اللہ، ہمیں اس کا مصداق بنا دیجیے۔آمین!

اور یہی ہمارے اسلاف کا طرزِ عمل تھا

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقتِ بیباک
عدل اُس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک
شجرِ فطرت مُسلم تھا حیات سے نمناک
تھا شجاعت میں وہ اِک ہستی فوق الادراک

بدترین منافقین کا گروہ

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾

(اے مسلمانو!) ان کے علاوہ کچھ اور منافقوں سے تمھیں واسطہ پڑے گا جو چاہتے ہیں کہ تم سے امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں، مگر فساد کا کوئی موقع پائیں، تو اس میں کود پڑیں گے، ایسے لوگ اگر غیر جانبدار نہ رہیں، نہ تمھارے ساتھ صلح کا رویہ رکھیں اور لڑائی سے بھی اپنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ نہ روکیں تو تم انھیں پکڑو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کردو، (یہ فتنہ پرداز اور فسادی ہیں) ان لوگوں کے خلاف ایسی کارروائی کا ہم نے تمھیں پورا اختیار دیا ہے۔

الفاظ

سَتَجِدُوْنَ، (عنقریب تم پاؤ گے) 'س' فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں لے آتا ہے، تَجِدُوْنَ اس کا مادہ (وج د) وَجَدَ، یَجِدُ بروزن ضَرَبَ یَضْرِبُ فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔ اٰخَرِیْنَ، (کچھ اور لوگوں کو)، یہ اُخریٰ کی جمع ہے بحالت نصب۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْکُمْ، (جو چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے)، اَرَادَ، یُرِیْدُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اَنْ (یہ کہ) ناصبہ ہے فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، 'ن' جمع کا ہو تو گر جاتا ہے، یَّاْمَنُوْ اس کا مادہ (ء م ن) ہے، یَّاْمَنُوْ (امن میں رہیں)، ن گر گیا، کُمْ ضمیر، جمع مذکر حاضر۔ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ، [اور امن میں رہیں، اپنی قوم سے (بھی)]، وَ اور (عاطفہ)، یَاْمَنُوْا (امن میں رہیں)، سابقہ اَنْ کا اس پر اثر ہوا، (قَوْمَ۔ هُمْ) قوم، اپنی سے، مرکب اضافی، اس کی جمع اقوام ہے۔ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ، (جب وہ لوٹائے جاتے ہیں کسی فتنے کی طرف)، کُلَّمَا (جب کبھی)، کُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے، اس کے بعد عام طور پر فعل ماضی آتا ہے، رُدُّوْا (لوٹائے جائیں) فعل ماضی مجہول، جمع مذکر غائب، اِلَى الْفِتْنَةِ (طرف کسی فتنے کے) جار، مجرور۔

اُرْكِسُوْا فِيْهَا، (تو اس میں اندھا دھند، الٹے منہ گر پڑتے ہیں یعنی مسلمانوں کے خلاف کود پڑتے ہیں)، اِرْكَاسٌ سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب، (فِيْ۔ هَا) میں، اس، جار، مجرور اس فتنے میں کود پڑتے ہیں۔ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ، (پھر اگر وہ نہ کنارہ کش رہیں تم سے، یعنی لڑائی سے باز نہ آئیں)، فَ (پس)، عاطفہ، اِنْ (اگر) حرف شرط، لَمْ (نہ)، حرف نفی جحد ہے، بعد والے مضارع کو جزم دیتا ہے، یَعْتَزِلُوْكُمْ (وہ کنارہ کش رہیں تم سے)، اِعْتَزَلَ، یَعْتَزِلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، لَمْ کی وجہ سے 'ن' گر گیا، کُمْ (تم سے)، ضمیر، جمع مذکر مخاطب۔ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ، [اور (نہ) پیش رفت کریں تمھاری طرف صلح کی]، وَ اور (عاطفہ)، یُلْقُوْا (پیش کریں)، اَلْقٰی، یُلْقِیْ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، گذشتہ لَمْ کی وجہ سے، اس سے بھی 'ن' جمع کا گرا ہوا ہے، (اِلَى۔ كُمْ) طرف،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھاری، جار، مجرور، السَّلَمَ (سلامتی، صلح)۔ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ ۔ [اور (نہ) روکیں تم سے اپنے ہاتھ]، اس کا مادہ (ک ف ف) كَفَّ يَكُفُّ (روکنا) سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا عطف بھی لَمْ پر ہے اور ن جمع کا گرا ہوا ہے، اصل میں يَكُفُّوْنَ تھا، (اَيْدِيَ۔ هُمْ) ہاتھوں، اپنے (کو)، مضاف، مضاف الیہ (مفعول بہ)۔ فَخُذُوْهُمْ ۔ [تو تم (ایسے منافقوں) کو پکڑو]، اَخَذَ يَأْخُذُ سے فعل امر، جمع مذکر هُمْ ضمیر جمع مذکر (مفعول بہ)۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ۔ (تم قتل کرو ان کو)، وَ اور، عاطفہ، قَتَلَ يَقْتُلُ فعل امر، جمع مذکر، هُمْ ضمیر جمع مذکر، (مفعول بہ)۔ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۔ (جہاں کہیں بھی تم اُن کو پاؤ)، حَيْثُ (ظرف مکان) ث پر ہمیشہ پیش آتی ہے، ثَقِفْتُمُوْهُمْ (تم ان کو پاؤ)، اس کا مادہ (ث ق ف) ہے، ثَقِفَ يَثْقَفُ (پانا) سے فعل ماضی، جمع مذکر، هُمْ ضمیر، جمع مذکر (مفعول)۔

وَاُولٰٓئِكُمْ ۔ وَ (اور)، عاطفہ، اُولَآءِ (یہی لوگ)، اسم اشارہ، برائے جمع مذکر، (مبتدا)، كُمْ (حرف خطاب)، مشارٌ الیہ (یہی لوگ)۔ جَعَلْنَا لَكُمْ ۔ [(کہ) بنایا ہم نے تمھارے لیے]، جَعَلَ يَجْعَلُ سے فعل ماضی، جمع متکلم، (جمع کا صیغہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے بطور عزت کے آیا ہے)، (لَ۔ كُمْ) لیے، تمھارے، جار، مجرور۔ عَلَيْهِمْ ۔ (عَلٰى۔ هِمْ)، ان، پر، جار، مجرور۔ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۔ (غلبہ، واضح)، سُلْطٰنًا (حجت، برہان)، موصوف، مُّبِيْنًا (واضح گرفت، غلبہ) صفت، صفت موصوف کی اعرابی حالت یکساں ہوتی ہے۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

''ایسے منافقین بدترین قسم کے منافق ہیں جو ڈھنڈورا تو اپنی امن پسندی کا پیٹیں اور جب داؤ لگ جائے تو اسلام دشمنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں، اُن کی امن پسندی کی تین ہی صورتیں ممکن ہیں، ایک یہ کہ مسلمانوں سے صلح کرلیں، دوسرے یہ کہ لشکر کفار میں شامل نہ ہوں اور تیسرے یہ کہ اگر مجبوراً شامل ہونا ہی پڑے تو پھر اپنے ہاتھ روکے رکھیں یعنی عملاً لڑائی میں شامل نہ ہوں، اور اگر یہ تینوں باتیں نہ پائی جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اُن کی نیت میں فتور ہے اور وہ امن پسندی کی آڑ میں دھوکہ دے کر مسلمانوں سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے منافقوں کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے انھیں قتل کر کے ختم کرو، دوسرے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کافروں سے جنگ بعد میں کرو۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) مسلمان بے بسی کی حالت میں ہوں تو دوسرے مسلمانوں پر جہاد ضروری ہے

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ (النسا:75/4)

”آخر مسلمانو! تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ یا اللہ! ہم کو اس بستی سے نکال جس میں ظالموں کا راج ہے، ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی پیدا کر دے اور ہمارا اپنے پاس سے کوئی مددگار کھڑا کر دے۔“

(۲) اہل ایمان کو جہاد کے لیے ترغیب دینا

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴿٨٤﴾ (النساء:84/4)

”پس (اے نبی ﷺ) آپ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کریں، آپ ﷺ پر اپنے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں اور آپ ﷺ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیں، امید ہے اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اللہ بڑا زور آور اور سخت سزا دینے والا ہے۔“

(۳) عہد شکن اور دغاباز لوگوں سے لڑنے کی اجازت ہے

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ (الانفال:56,57/8)

”جن لوگوں سے آپ ﷺ نے عہد کیا اور وہ اپنا عہد ہر بار توڑ دیتے ہیں اور اللہ سے بھی نہیں ڈرتے، اگر آپ ﷺ انھیں لڑائی میں پائیں تو انھیں ایسی سزا دیں کہ جو ان کے پیچھے ہیں وہ بھی دیکھ کر بھاگ جائیں اور اس سے انھیں عبرت ہو۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۴) جہاد تو فرض ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ (البقرہ:216/2)

''مسلمانو! تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے جو تمھیں گراں محسوس ہوتا ہے، ہوسکتا ہے تمھیں کوئی چیز ناپسند ہو مگر وہ تمھارے لیے بہتر ہو، اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بہتر نہ ہو، اصل میں حقیقت اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے ہو (عالم الغیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے)۔''

تفہیم بالحدیث

1- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ جَلَّ، قَالَ: "الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِيْ (بخاری، رقم الحدیث:2782)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد ہوا: نماز کو وقت پر ادا کرنا، پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا'' پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا'' اگر میں کوئی اور بات پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کرتے جاتے۔

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہ:

لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

اللہ کے راستے میں صبح کے وقت ایک مرتبہ یا شام کے وقت ایک مرتبہ نکلنا (یعنی جہاد کے لیے) دنیا اور مافیہا سے کہیں بہتر ہے۔ (بخاری رقم الحدیث:2792)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) منافقین کا ہدف ہمیشہ دوغلا پن ہوتا ہے، وہ مسلمانوں کو باور کراتے ہیں (کہ ہم تمھارے ساتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں) اور جب اپنی قوم یعنی کفار کے پاس جاتے ہیں تو (کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں)۔
(يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ؕ)

۲) منافقین جب اصل روپ میں آتے ہیں تو اُجاگر ہوتے ہیں۔ (كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ)

۳) مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ان کا شیوہ ہوتا ہے، تو ایسے لوگوں کو پکڑنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ اسلامی معاشرہ صاف ستھرا ہو جائے۔ (فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ؕ)

۴) اسلامی حکومت موذی اور سازشی منافقین کی سرکوبی کا پورا اختیار رکھتی ہے۔ (وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا)

پھر اگر باز نہ اس فتنہ گری سے آئیں
جانبِ صلح نہ ہاتھ اپنا بڑھا پائیں وہ
اور روکیں نہ وہ ہاتھ اپنے کسی طور سے بھی
تو انھیں پکڑو، کرو قتل، جہاں ہاتھ آئیں وہ

مومن کا قتل اور دیت کے احکام

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ؕ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ تَوۡبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۹۲﴾

کسی مومن کا کام نہیں کہ وہ دوسرے مومن کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے، جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے اسے چاہیے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے، البتہ مقتول کے وارث خون بہا معاف کر سکتے ہیں اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم کا شہری ہو لیکن مسلمان ہو تو پھر کوئی خون بہا نہیں ہے بلکہ صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے، اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد ہو جس کے ساتھ تمھارا معاہدہ ہو تو قاتل کے ذمے خون بہا ہے جو وہ مقتول کے وارثوں کو دے گا اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرے گا، جسے یہ میسر نہ ہو کہ مومن غلام کو آزاد کرا سکے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، اس گناہ پر توبہ کا یہی طریقہ ہے اور یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ خوب جانتا اور حکمت والا ہے۔

الفاظ

وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ يَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ [اور نہیں ہے (لائق) کسی مومن کے یہ (بات) کہ وہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے]، وَ اور، (مستانفہ)، مَا نافیہ، لِ حرف جار، مُؤۡمِنٍ اسم فاعل، اَنۡ (ناصبہ)، يَقۡتُلَ فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اِلَّا مگر حرف استثنیٰ، خَطَـًٔا (مستثنیٰ مِنۡهُ غلطی سے) مفعول مطلق۔

وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ ۔ [جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو غلطی سے تو (اس کے لیے) آزاد کرنا ہے ایک گردن مومن کی]، وَ (اور)، عاطفہ، مَنۡ (جو) اسم موصول، قَتَلَ قتل کرے، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، مُؤۡمِنًا (مومن کو) مفعول مطلق، فَتَحۡرِيۡرُ (تو آزاد کرنا ہے)، فَ جواب شرط، تَحۡرِيۡرُ (مصدر)، رَقَبَةٍ (گردن) موصوف، مُّؤۡمِنَةٍ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مومن کی)، صفت۔

وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ [اور اس کی دیت (یعنی خون بہا) سونپی جائے گی اس کے وارثوں کو مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں (یعنی وارث)]، وَ اور، (عاطفہ)، دِيَةٌ (دیت)، اس کا عطف تَحْرِيرُ پر ہے، (موصوف)، مُسَلَّمَةٌ (سونپی جائے گی) صفت، إِلَّا (مگر)، حرف استثنٰی، أَنْ (یہ کہ) ناصبۃ المضارع، (فعل مضارع کو زبر دیتا ہے)، يَصَّدَّقُوا (وہ معاف کر دیں)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔

فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ [پھر اگر ہو وہ مومن (مقتول) ایسی قوم میں سے جو دشمن ہے تمھاری]، فَ (پس) عاطفہ، إِنْ (اگر) حرف شرط، كَانَ (ہونا)، فعل ماضی ناقص، هُوَ اس کا اسم مضمر ہے، مِنْ سے، حرف جار، قَوْمٍ (قوم)، مجرور (خبر)، عَدُوٍّ (دشمن ہے)، لَّكُمْ (لَ۔ كُمْ) تمھارے، لیے، جار، مجرور، وَ (حالیہ)، اس حال میں کہ، (هُوَ) وہ، (مبتدا)، مُؤْمِنٌ (مومن ہے) اسم فاعل۔

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ [تو صرف ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے (دیت نہیں)]، فَ (پس) جواب شرط، تَحْرِيرُ (آزاد کرنا ہے)، رَقَبَةٍ ایک غلام کا، مُّؤْمِنَةٍ (مومن کا)، موصوف، اور صفت۔

وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ [اور اگر وہ ہو ایسی قوم سے کہ تمھارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی عہد و پیمان]، وَ اور (عاطفہ)، كَانَ ہو، فعل ماضی ناقص، مِنْ حرف جار، قَوْمٍ مجرور، بَيْنَكُمْ (بَيْنَ۔ كُمْ) درمیان، تمھارے، مضاف، مضاف الیہ (خبر مقدم)، وَ اور (عاطفہ)، بَيْنَهُمْ (بَيْنَ۔ هُمْ) درمیان، ان کے، مضاف، مضاف الیہ، مِّيثَاقٌ (کوئی معاہدہ، عہد و پیمان) مبتدا موخر۔

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ [تو قاتل کے ذمے دیت ہے جو وہ مقتول کے وارثوں کو دے گا]، فَ جواب شرط، دِيَةٌ (دیت)، مُّسَلَّمَةٌ (وہ سونپی جائے گی)، إِلَىٰ أَهْلِهِ (اس کے وارثوں کو)۔

وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرے گا) وَ (اور)، عاطفہ، تَحْرِيرُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(آزاد کرنا ہے) رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (ایک مومن غلام کا)۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، [پھر جو نہ پائے (غلام) تو روزے رکھنے ہیں دو مہینے لگاتار]، فَ پس، (عاطفہ)، مَنْ (جو)، حرف شرط، (مبتدا)، لَّمْ (نہ)، وَجَدَ (پانا) وَجَدَ يَجِدُ سے فعل مضارع، لَمْ کی وجہ سے يَجِدْ کی دال پر جزم ہے، فَصِيَامُ (تو روزے رکھنے ہیں)، مبتدا، صَوْمٌ اس کا مفرد، شَهْرَيْنِ (دو ماہ) اس کا مفرد شَهْرٌ ہے شهرين تثنیہ موصوف، مُتَتَابِعَيْنِ (متواتر)، (ت ب ع) اس کا مادہ ہے، اس سے اسم فاعل مُتَتَابِعٌ اور تثنیہ مُتَتَابِعَيْنِ (صفت)۔

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ، [(یہ کفارہ) توبہ (کا قبول کرنا) ہے اللہ کی طرف سے]، تَوْبَةً (توبہ کا قبول کرنا) مصدر، مِنْ جار، اللّٰهِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مجرور)۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا، (اور ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا)، وَ اور، مستانفہ، كَانَ (ہے) فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، عَلِيْمًا بہت علم والا، اسم مبالغہ كان کی خبر نمبر 1، حَكِيْمًا بہت حکمت والا، اسم مبالغہ كان کی خبر نمبر 2۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

”کافروں اور منافقوں (سے قتال) اور جنگ کا حکم گذشتہ آیات میں گزر چکا ہے“ لیکن مومن کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر جنگ یا کسی ہنگامی کیفیت میں مومن، مومن کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو اس کی سزا کا ذکر ہے۔

(قابل غور بات یہ ہے) کہ اسلام میں انسانی شرف اور اس کی جان کی حرمت کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے کہ جس نے ایک انسان (ناحق) قتل کیا گویا کہ وہ پوری انسانیت کا قاتل ٹھہرا، اس کی تفصیل ”المائدہ کی آیت نمبر 32 میں بیان کی گئی ہے۔

اس سے پہلی آیات میں منافقوں اور کفار کو حالت جنگ میں قتل کرنے کا حکم ہوا تھا، لیکن مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، اگر غلط فہمی کی بنیاد پر مومن کو قتل کر دیا جائے جسے ”قتل خطا“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا ہے، جس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں ٹریفک حادثات باہمی لڑائی جھگڑا جس میں دونوں طرف سے ارادہ قتل شامل نہ ہو، جنگ کے دوران مسلمانوں کا اپنوں کے ہاتھوں قتل ہونا شامل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو واقعات پیش آئے۔

ان میں سے ایک واقعہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ''قبیلہ جہنیہ'' کی سرکوبی کے لیے بھیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور وہ شکست سے دوچار ہوئے۔ میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر ایک شخص پر قابو پایا تو اس نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' پڑھا، میرے ساتھی نے اسے چھوڑ دیا، لیکن میں نے آگے بڑھ کر اسے نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا۔ جب ہم رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو اس واقعہ کی اطلاع پہلے پہنچ چکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تو نے اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے اسلحہ سے ڈر کر کلمہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ'' تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا'' کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے کلمہ دل سے پڑھا ہے یا اسلحہ کے خوف سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کاش میں آج اسلام قبول کرتا (اور یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا)۔ [فہم القرآن بحوالہ مسلم شریف]

دوسرا واقعہ اس طرح ہے:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حزیمہ کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انھوں نے انھیں اسلام کی دعوت دی تو انھیں ''اَسْلَمْنَا'' ہم مسلمان ہوئے کہنا نہ آیا اور وہ ''صَبَأْنَا، صَبَأْنَا'' ہم بے دین ہو گئے، ہم بے دین ہو گئے، کہنا شروع کر دیا، سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چند کو قتل کر دیا اور چند کو قیدی بنا لیا اور ہم میں ہر ایک کو ایک قیدی دیا، ایک دن آیا کہ خالد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری کیا کہ ہر کوئی اپنے قیدی کو قتل کر دے تو میں نے کہا اللہ کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ ہی دوسرا کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر معاملہ ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا:

اے اللہ! میں خالد بن ولید کے کیے پر تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

(رواہ البخاری، کتاب المغازی، بحوالہ فہم القرآن)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس پر یہ حکم نازل ہوا کہ اگر کسی مومن کو غیر ارادی طور پر قتل کر دیا جائے تو اس کی سزا ایک غلام آزاد کرنا اور اس کی دیت اس کے وارثوں کو دینا ہے، اِلَّا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ اگر مقتول مومن دشمن قوم کا ہو تو پھر صرف ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر مقتول مومن ایسی قوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہو جس کے ساتھ مسلمانوں کا بقائے باہمی کا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو دیت (خون بہا) دینے کے ساتھ ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ غلام نہ ملنے یا اس کے آزاد کرنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں قاتل کو متواتر دو مہینے کے روزے رکھنا ہوں گے۔ توبہ کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے احکام کی حکمت جاننے والا ہے، یاد رہے روزے رکھنے کے دوران شرعی عذر کے بغیر ناغہ کرنے والے کو ازسرنو روزوں کی گنتی کا آغاز کرنا اور تعداد پوری کرنا ہوگی۔ گویا کہ روزے متواتر رکھنے کا حکم ہے۔ (فہم القرآن)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) انسانی جان کی عزت وحرمت کو اسلام نے قائم رکھا ہے اور ناحق قتل کو نوع انسان کا قاتل قرار دیا ہے۔ (دیکھیے المائدہ:32)۔

۲) قتل اور ایمان کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا)

۳) سہو اور خطا کا اسلام میں نکلنے کا راستہ ہے، کسی مومن کے غیر ارادی قتل پر ایک غلام کو آزاد کرنا، اس کی دیت وارثوں کو دینا، جس کا فیصلہ عدلیہ کرے گی کیونکہ یہ وقت اور مہنگائی کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ (وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ..... وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ)

۴) وارث چاہیں تو اس تاوان کو معاف کر کے آخرت میں اجر عظیم کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ (إِلَّا أَنْ يَّصَّدَّقُوا ؕ)

۵) دیت دینے اور غلام آزاد نہ کرنے پر مسلسل اور متواتر روزے رکھنے سے نجات کے راستے کو بند نہیں کیا گیا۔ رب کریم کی بخشش اور رحمت قابل توجہ ہے، وہ کس قدر مہربان آقا ہے۔ (فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ز تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ)

مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مسلماں کہ ہے
اُس کی آذانوں سے فاش سرِّ کلیم و خلیل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مومن کا قتلِ عمد اور اُس کی سزا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

الفاظ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ۔ (اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو جان بوجھ کر) وَ (اور)، عاطفہ، مَنْ (جو)، موصولہ، (مبتدا)، قَتَلَ يَقْتُلُ (قتل کرنا)، سے فعل مضارع مجزوم، بوجہ مَنْ واحد مذکر غائب، مُؤْمِنًا (مومن کو) اسم فاعل، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، مُّتَعَمِّدًا (جان بوجھ کر)، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ۔ (تو اس کی سزا ہے، جہنم، وہ ہمیشہ رہے گا اس میں)، فَ (پس) جزائیہ جَزَآءُ مضاف، ہٗ مضاف الیہ (مبتدا)، جَهَنَّمُ (جہنم) خبر، غیر منصرف اس لیے م پر ایک پیش ہے)، خٰلِدًا (ہمیشہ رہے گا)، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، فِيْهَا (فِيْ۔هَا) میں، اس، یعنی اس میں، جار، مجرور، هَا کی ضمیر جہنم کی طرف ہے (وہ مجرم رہے گا)۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ ۔ (غضبناک ہوا، اللہ اس پر، اس نے اس پر لعنت کی یعنی رحمت سے محروم ہوا)، وَ (اور)، عاطفہ، غَضِبَ اللّٰهُ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ، غضبناک ہوا)، غَضِبَ، يَغْضَبُ (غضناک ہونا)، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل، وہ قادر مطلق ہے)، عَلَيْهِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(عَلَیۡ۔ہِ) اس، پر، ہ کی ضمیر مجرم کی طرف ہے، جار، مجرور، وَ (اور)، عاطفہ، (لَعَنَ۔ہٗ) اس پر لعنت کی (یعنی اللہ کی رحمت سے وہ مجرم محروم ہو گیا)۔

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا [اور اس نے تیار کر رکھا ہے (اس مجرم کے لیے) بہت بڑا عذاب]، وَ (اور)، عاطفہ، اَعَدَّ یعِدُّ (تیار کرنا)، سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اَعَدَّ (اس نے تیار کر رکھا ہے)، لَهٗ (لَ۔ہٗ) لیے، اس کے (مجرم کے)، جار، مجرور، عَذَابًا (عذاب)، موصوف، عَظِیۡمًا (بہت بڑا)، صفت، موصوف مل کر مفعول ہوا۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

''یہاں پر (مومن کے) قتل عمد کے جرم میں جو سزا بیان ہوئی ہے وہی سزا ہے جو کٹر کافروں کے لیے قرآن میں بیان ہوئی ہے۔ اس آیت کو پڑھ کر ہر مسلمان کا دل لرز اٹھتا ہے۔ اس سزا کی سنگینی کی علت سمجھنے کے لیے اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سب سے بڑا حق اس کی جان کا احترام ہے، کوئی مسلمان اگر دوسرے مسلمان کی جان لے لیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ حقوق العباد میں سے اس نے سب سے بڑے حق کو تلف کیا ہے جس کی تلافی واصلاح کی بھی اب کوئی شکل باقی نہیں رہی، اس لیے کہ جس شخص کے حق کو اس نے تلف کیا ہے وہ دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور حقوق العباد کی اصلاح کے لیے تلافی مافات ناگزیر ہے۔

پھر اس کا ایک اور پہلو بھی بڑا اہم ہے، وہ یہ کہ ایک ایسے مسلمان کا قتل کا معاملہ ہے، جو دار الکفر اور دار الحرب میں گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے اسلامی شریعت کے ان تحفظات سے بھی محروم تھا جو دار الاسلام میں ایک مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں، اپنے دین اور اپنے نفس کے معاملے میں اس کو اگر کسی سے خیر کی امید ہو سکتی تھی تو وہ مسلمانوں ہی سے ہو سکتی تھی، اب اگر کوئی مسلمان ہی اس کو قتل کر دے اور وہ بھی عمداً اور ایسی جگہ پر جہاں اس کو اسلامی قانون کی حفاظت بھی حاصل نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ نہ ایسے مقتول سے بڑھ کر کوئی مظلوم ہو سکتا ہے اور نہ ایسے قاتل سے بڑھ کر کوئی ظالم! (تدبر قرآن، ج 2)

پھر غور کیجیے کہ ایسے قاتل پر کس قدر سنگین سزائیں اکٹھی کر دی گئی ہیں، کہ کوئی شخص کسی مسلمان کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی (وہ رب العزت کی رحمت سے محروم ہو جائے گا) اور قیامت کے دن اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے، اتنی سخت سزائیں یکجا کرنے سے اس گناہ کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تفہیم بالقرآن

نسل انسانیت کے ایک نفس کا قتل کتنا بڑا جرم ہے چہ جائیکہ مومن کا قتل:

(۱) كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۭ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۭ (المائدہ: 32/5)

''(رب قدیر کا فرمان ہے) جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی (ناحق قتل کرنے والا برائی کی بنیاد رکھتا ہے، وہ نسل انسانیت کا دشمن اور کسی انسان کی جان بچانے والا نیکی کی بنیاد رکھتا ہے، وہ نسل انسانیت کا محسن ہے)۔''

(۲) وَلَا تَقْتُلُوا ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۭ (بنی اسرائیل: 33/17) ''اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا (ہاں قصاص لینا جائز ہے کہ اس سے معاشرے میں امن اور سکون قائم ہوتا ہے)۔''

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا'' (بخاری رقم الحدیث 2871)

(۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت لوگوں میں سب سے پہلے ناحق خون بہانے ہی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا'' (مسلم، رقم الحدیث 6864)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایت اندیشہ و کمال و جنوں

دوست اور دشمن میں تمیز کرو

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمھاری طرف سلام کرنے میں پہل کرے اسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں (تحقیق کے بغیر کوئی فتویٰ نہ لگاؤ) اگر تم دنیوی فائدہ چاہتے ہو تو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے پاس تمھارے لیے بہت سے اموال غنیمت ہیں، آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے بتلا رہ چکے تھے (یعنی ایمان کی دولت سے محروم تھے) پھر اللہ نے تم پر فضل کیا (اللہ کی رحمت سے تم مسلمان ہوئے) لہٰذا تحقیق سے کام لو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (جو ظاہر کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے اور جو چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ، (اے لوگو! جو ایمان لائے ہو)، يَآ (اے)، حرف ندا، اَيُّهَا منادی، هَا تنبیہ کے لیے آتا ہے، الَّذِيْنَ (وہ لوگ)، اسم موصول، جمع مذکر، الَّذِی مفرد ہے، اٰمَنُوْٓا (ایمان لائے ہو)، فعل ماضی، جمع مذکر، اٰمَنَ يُؤْمِنُ (ایمان لانا)۔

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، (جب تم سفر کرو اللہ کے راستے میں)، اِذَا (جب)، ظرف زمان، ضَرَبْتُمْ (تم سفر کرو)، ضَرَبَ يَضْرِبُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر (تم نکلو، تم سفر کرو)، فِيْ (میں)، حرف جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کے راستے میں)، مضاف، مضاف الیہ۔ فَتَبَيَّنُوْا ، (تو تحقیق کرو)، فَ (تو) اِذَا کا جواب ہے، تَبَيَّنُوْا فعل امر، جمع مذکر حاضر، باب تفعل۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ ، (اور نہ تم کہو اس شخص کو جو تم سے علیک سلیک کرے)، وَ (اور)، عاطفہ، لَا تَقُوْلُوْا (نہ کہو) قَالَ، يَقُوْلُ فعل نہی، جمع مذکر، لِمَنْ (لِ۔ مَنْ) اس، کو، (ل) جار، مَنْ، اسم موصول (مجرور)، اَلْقٰى، يُلْقِيْ (ڈالے یعنی کہے)، اِلَيْكُمُ (اِلٰى۔ كُمْ) طرف، تمہارے، السَّلٰمَ (علیک سلیک)، مفعول۔ لَسْتَ مُؤْمِنًا ، [(کہ) نہیں ہے تو مومن]، لَيْسَ فعل ماضی ناقص سے لَسْتَ واحد مذکر حاضر (اسم انت مضمر ہے)، مُؤْمِنًا (مومن) لَيْسَ کی خبر ہے۔

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ، (تم طلب کرتے ہو سامان حیاتِ دنیا کا)، اس کا مادہ (ب غ ی) ہے اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ (چاہنا) تَبْتَغُوْنَ (چاہتے ہو تم) فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، عَرَضَ (اسباب، مال ومتاع، عارضی سامان) مفعول، الْحَيٰوةِ حیات، موصوف، الدُّنْيَا دنیا، صفت۔

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ، (تو اللہ کے ہاں غنیمتیں ہیں بہت سی)، فَ (پس) علت بیان کرنے کے لیے، عِنْدَ (مضاف) ظرف مکان، اللّٰهِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، مضاف الیہ (خبر مقدم)، مَغَانِمُ (غنیمتیں) غَنِيْمَةٌ مفرد، (موصوف)، كَثِيْرَةٌ (صفت) صفت موصوف مل کر (مبتدا) موخر ہے۔

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ ، (اسی طرح تھے تم اس سے پہلے)، كَ حرف جار، ذٰلِكَ اسم اشارہ، (مجرور) جار، مجرور (خبر مقدم)، كُنْتُمْ (تھے تم)، كَانَ يَكُوْنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، مِّنْ (سے)، حرف جار، قَبْلُ (اس سے پہلے) ظرف۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا. [پھر اللہ نے احسان کیا تم پر (تمھیں ہدایت سے نوازا) چنانچہ تم تحقیق کر لیا کرو]، فَ پس، (عاطفہ)، مَنَّ (اس نے احسان کیا یعنی ہدایت دی) مَنّ، يَمُنُّ (احسان کرنا) سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے، (فاعل، وہی ہادی مطلق ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا. (یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات سے خوب خبردار ہے جو تم عمل کرتے ہو)، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے اور کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اَللّٰهَ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اسم، بِمَا (بِ۔مَا) ساتھ اس بات کے، (حرف جار)، مَا جو، موصولہ، تَعْمَلُوْنَ (تم عمل کرتے ہو)، عَمِلَ يَعْمَلُ سے تَعْمَلُوْن فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔

تفسیر

ابتدائے اسلام میں ''اسلام علیکم'' کا لفظ مسلمانوں کے لیے شعار اور علامت کی حیثیت رکھتا تھا اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دیکھ کر یہ لفظ اس معنی میں استعمال کرتا تھا کہ میں تمھارے ہی گروہ کا آدمی ہوں، دوست اور خیر خواہ ہوں، میرے پاس تمھارے لیے سلامتی اور عافیت کے سوا کچھ نہیں ہے، لہٰذا تم مجھ سے دشمنی کرو اور نہ میری طرف سے عداوت اور ضرر کا اندیشہ رکھو۔ جس طرح فوج میں ایک لفظ شعار کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے اور رات کے وقت ایک فوج کے آدمی ایک دوسرے کے پاس گزرتے ہوئے اسے اس غرض کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ مخالف فوج کے آدمیوں سے ممیز ہوں۔ اسی طرح سلام کا لفظ بھی مسلمانوں میں ''شعار'' کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، خصوصیت کے ساتھ اس زمانہ میں اس 'شعار' کی اہمیت اس وجہ سے اور بھی زیادہ تھی کہ اس وقت عرب کے نومسلموں اور کافروں کے درمیان لباس، زبان اور کسی دوسری چیز میں کوئی نمایاں امتیاز نہ تھا جس کی وجہ سے ایک مسلمان سرسری نظر میں دوسرے مسلمان کو پہچان سکتا ہو۔

لیکن لڑائیوں کے مواقع پر ایک پیچیدگی یہ پیش آتی تھی کہ مسلمان جب کسی دشمن گروہ پر حملہ کرتے اور وہاں کوئی مسلمان اس لپیٹ میں آجاتا تو وہ حملہ آور مسلمانوں کو یہ بتانے کے لیے کہ وہ بھی ان کا دینی بھائی ہے 'السلام علیکم' یا 'لا الٰہ الا اللہ' پکارتا تھا، مگر مسلمانوں کو اس پر شبہ ہوتا تھا کہ یہ کوئی کافر ہے جو محض

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جان بچانے کے لیے حیلہ کر رہا ہے، اس لیے بسا اوقات وہ اسے قتل کر بیٹھتے تھے اور اس کی چیزیں غنیمت کے طور پر لوٹ لیتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہر موقع پر نہایت سختی کے ساتھ سرزنش فرمائی، مگر اس قسم کے واقعات برابر پیش آتے رہے۔ آخر کار قرآن مجید میں اس پیچیدگی کو حل کیا گیا۔ آیت کا منشا یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے، اس کے متعلق تمھیں سرسری طور پر فیصلہ کر دینے کا حق نہیں ہے بلکہ اچھی طرح تحقیق کر لینی چاہیے (کہ کہیں ایسا نہ ہو ایک مومن بے گناہ تمھارے ہاتھ سے مارا جائے)۔ (تفہیم القرآن، ج 1)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو، فولاد ہے مومن

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) کسی بھی انسان کا ناحق قتل شریعت اسلامیہ میں بہت بڑا گناہ ہے چہ جائیکہ بندہ مومن کا ناحق قتل! اس کی قرآن حکیم میں بہت بڑی سزا سنائی گئی کہ ایسا مجرم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں سزا کا حقدار ٹھہرے گا اور عذاب عظیم اس کا مقدر ہوگا۔

۲) اس آیت میں ایمان اور مومن کی جان کا اللہ تعالیٰ کے یہاں قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ!)

۳) حالت جنگ میں بھی مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، جو لوگ میدان جنگ میں بھی ایمان و اسلام کا اعلان کریں، ان پر ہاتھ اٹھانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

۴) اسلام میں جنگ سیم و زر کے لیے نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور کلمہ حق کو بلند کرنے کے لیے لڑی جاتی ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جان و مال سے جہاد کرنے والے فضیلت میں آگے ہیں

لَا یَسۡتَوِی الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ غَیۡرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالۡمُجٰهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۹۵﴾

مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے، اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر (مومن اور مخلص مسلمان) کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے (اس کی رحمت اور بخشش کا کیا ٹھکانا، سبحان اللہ!) مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے (اور یہی انصاف اور احسان کا تقاضا اور معاوضہ ہے)

الفاظ

لَا یَسۡتَوِی الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ، [نہیں برابر ہو سکتے (وہ جو ہیں) بیٹھ رہنے والے مومنون میں سے]، لَا (نہیں) نافیہ، یَسۡتَوِی (برابر ہو سکتے) اس کا مادہ (س و ی)، اِسۡتَوٰی یَسۡتَوِی (برابر ہونا درجہ اور فضیلت میں)، اَلۡقٰعِدُوۡنَ [(وہ جو ہیں) بیٹھ رہنے والے]، اَلۡقَاعِدُ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جمع ہے حالتِ رفعی ہے اور لَا يَسْتَوِي کا فاعل ہے، مِنَ (سے)، حرف جار، الْمُؤْمِنِينَ (اہل ایمان) المومن اس کا مفرد ہے حالت جری ہے۔ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ، [اور نہ یہ (مومن) کوئی عذر رکھتے ہیں، یعنی جہاد میں نکلنے کے لیے]، غَيْرُ (حرف) نہ یہ، أُولِي (والے حرف)، حالتِ رفعی، أُولُو اور حالت نصبی اور جری أُولِي آیا ہے۔

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، [اور (جو) جہاد کرنے والے ہیں اللہ کے راستے میں]، وَ (اور) عاطفہ، الْمُجٰهِدُوْنَ (جہاد کرنے والے)، اَلْمُجَاهِدُ مفرد ہے اس کا عطف، اَلْقَاعِدُوْنَ پر ہے، فِيْ (میں)، حرف جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کے راستے میں)، مضاف اور مضاف الیہ۔

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، (اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ)، بِ حرف جار، اَمْوَالِ (مالوں) جمع، اس کا مفرد مال، (مضاف)، هِمْ (اپنے) ضمیر، جمع مذکر، (مضاف الیہ)۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً، [اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو (جو جہاد کرتے ہیں) اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر]، فَضَّلَ اللّٰهُ (اللہ نے فضیلت دی ہے)، فَضَّلَ يُفَضِّلُ فضیلت عطا کرنا سے ماضی، واحد، مذکر غائب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل، ہر بات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے)، بِاَمْوَالِهِمْ، بِ حرف جارہ، (اَمْوَالِ۔هِمْ) (اپنے مالوں، اس کا مفرد مال ہے، مضاف، مضاف الیہ (اَنْفُسِ۔هِمْ) اپنی جانوں، اس کا مفرد نفس ہے۔ مضاف، مضاف الیہ، عَلَى الْقٰعِدِيْنَ (بیٹھ رہنے والوں پر) عَلَى (پر) حرف جار، الْقٰعِدِيْنَ اس کا مفرد القاعد ہے، دَرَجَةً (درجہ اور فضیلت) مفعول مطلق۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، [اور سب سے، اللہ نے وعدہ کیا ہے بھلائی (جنت) کا]، وَ (اور، عاطفہ)، كُلًّا [سب (اہل ایمان) سے]، مفعول بہ (مقدم) وَعَدَ، يَعِدُ (وعدہ کرنا) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (فاعل، حاکم مطلق)، الْحُسْنٰى (بھلائی کا) یعنی جنت کا اسم تفضیل۔

وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا، (اور اللہ نے فضیلت دی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بلحاظ اجر عظیم کے)، وَ اور (عاطفہ)، فَضَّلَ يُفَضِّلُ (فضیلت دینا) فَضَّلَ، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اللّٰهُ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، (فاعل، حاکم مطلق)، الْمُجٰهِدِيْنَ (مجاہدوں) مفعول حالتِ نصبی، عَلَى (پر) حرف جارہ، الْقٰعِدِيْنَ (حالتِ جری) القاعد اس کا مفرد ہے، اَجْرًا (موصوف)، عَظِيْمًا (صفت)۔

تفسیر

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا، انھوں نے بیان کیا کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آیت کے یہ الفاظ لکھوائے (اس لیے کہ وہ کاتب وحی تھے) ''لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ'' آپ ﷺ جس وقت لکھوا رہے تھے، اس وقت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کرنے لگے ''اے اللہ کے رسول! اگر مجھ میں جہاد کرنے کی استطاعت ہوتی تو میں ضرور جہاد کرتا، انھوں نے یہ بات اس لیے عرض کی تھی کہ وہ نابینا تھے، چنانچہ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی کا نزول شروع فرما دیا۔ اس وقت آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی، مجھے اس قدر بوجھ محسوس ہوا کہ میں ڈرنے لگا کہ کہیں میری ران ٹوٹ نہ جائے، جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی (تو معلوم ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ الفاظ بھی نازل فرما دیے ہیں ''غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ'' ''کوئی عذر نہ رکھنے والے'' یعنی کسی معذوری کے بغیر۔ (بخاری کتاب الجہاد، رقم الحدیث:2832)

معلوم ہوا کہ جس شخص کی نیت جہاد کی ہو مگر اسے کوئی تکلیف ہو اور وہ کسی عذر پر جہاد میں شریک نہ ہو سکے، تو اسے مجاہدین کے برابر ثواب ملتا ہے جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مدینہ میں رہنے کے باوجود کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم نے جس قدر بھی سفر کیا اور جتنی وادیاں بھی طے کیں وہ تمھارے ساتھ تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! وہ تو مدینہ میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(ہاں) اگرچہ وہ مدینہ میں ہیں لیکن انھیں کسی عذر نے جہاد میں شرکت سے روکا ہے۔'' (بخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث ۴۴۲۳)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عناصر اُس کے ہیں روح القدس کا ذوق جمال
عجم کا حسن طبیعت، عرب کا سوزِ دروں

جہاد میں حصہ لینے والوں کے مغفرت اور رحمت

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾

(عملی طور پر جہاد میں حصہ لینے والوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ تو بڑا ہی معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

الفاظ

دَرَجٰتٍ، (درجے ثواب)، اس کا مفرد دَرَجَةٌ ہے، حالت نصب اور حالت جر میں ت کے نیچے دو زیریں ہوتی ہیں۔ مِّنْهُ، (مِّنْ۔ هٗ) جار، مجرور، هٗ کی ضمیر، واحد مذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً، وَ اور (عاطفہ)، مَغْفِرَةً (بخشش)، وَ اور (عاطفہ)، رَحْمَةً (رحمت) ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، (اور ہے اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا)، وَ (اور)، عاطفہ، كَانَ عربی میں فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، كَانَ کا اسم ہے، غَفُوْرًا (بہت بخشنے والا) كَانَ کی خبر اوّل ہے، رَّحِيْمًا (نہایت رحم کرنے والا) کان کی خبر ثانی ہے اور غَفُوْرًا رَّحِيْمًا مبالغے کے صیغے ہیں اور خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

تفسیر

مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور بیٹھے رہے ہیں (یعنی جہاد میں شریک نہیں ہوئے ہیں) وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُن لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر باعتبار درجے کے فضیلت دی ہے اور یوں تو اللہ کا یہ وعدہ ہر نیک، صالح، مسلمان اور مومن کے لیے ہے، وہ مہربان آقا کسی بھی اخلاص سے کیے ہوئے عمل کو ضائع نہیں فرماتا، مگر جان و مال سے جہاد کرنے والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اُن مجاہدین کے لیے تیار کر رکھا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، دو درجات کے درمیان فاصلہ ایسا ہے جیسا کہ زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ (بحوالہ: مختصر زبدۃ التفسیر، امام شوکانیؒ)

تفہیم بالقرآن

(۱) جہاد اور جنت کا راستہ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ (آل عمران: 142/3) ''(مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے نہ جہاد کرنے والوں کو آزما کر دوسروں سے ممتاز کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو (جہاد اور صبر حصولِ جنت کی راہ کو آسان بنا دیتے ہیں)۔''

(۲) ہجرت اور جہاد بخشش کا سامان

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ (النحل: 110/16) ''وہ لوگ کہ (جو ایمان لانے کی وجہ سے) ستائے گئے تو انھوں نے گھر بار چھوڑ دیے ہجرت کی، اللہ کی راہ میں سختیاں جھیلیں اور صبر سے کام لیا، ان کے لیے یقیناً تیرا رب غفور و رحیم ہے۔''

(۳) انتہائی نفع بخش تجارت جس میں قطعی خسارا نہیں ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ (الصف: 11/61) ''اے ایمان والو! کیا میں تمھیں ایسی تجارت بتاؤں جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھیں ایک دردناک عذاب سے بچائے تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم (اس حقیقت کو) جانو۔"

(۴) ہلکے ہو یا بوجھل (یعنی نہتے ہو یا مسلح) جہاد کے لیے نکلو

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ (التوبہ: 41/9) "(مسلمانو!) نکلو خواہ نہتے ہو یا مسلح اور اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو (زندگی کا ارفع و اعلیٰ مقصد ہے)۔

آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت

(۱) قرآن و حدیث میں جہاد کی بڑی فضیلت آئی ہے، جہاد فی سبیل کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے دین کو سربلند کرنا اور اللہ کی زمین میں فتنہ و فساد کو مٹانا ہے۔

(۲) قرآن حکیم کے یہ الفاظ کتنے درد بھرے اور رقت آمیز ہیں "آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں (ان پر ظلم و ستم اس قدر ڈھایا گیا کہ پریشانی کے عالم میں فریاد کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ہم کو اِس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔ (النسا: 75/4) اگرچہ اس آیہ مبارکہ کا شان نزول اس وقت مکہ اور دوسرے قبائل کے ان مسلمانوں کے بارے میں ہے جو کفار کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بن رہے تھے، مگر قرآن کی ہدایات ابدی ہیں۔ آج کشمیری، فلسطینی اور کئی دوسری ریاستوں کے مسلمانوں کی چیخ و پکار عالم اسلام کے مسلمانوں کو پہنچ رہی ہیں اور سالہا سال سے ان پر مظالم توڑے جا رہے ہیں مگر افسوس کہ خاموش تماشائی کی طرح ان سارے واقعات کو دیکھا جا رہا ہے:

وائے ناکامی، متاعِ کارواں جاتا رہا!
کارواں کے دل سے اِحساسِ زیاں جاتا رہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہجرت اور اس کے احکام

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

جو لوگ (طاقت و وسعت کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کر رہے تھے، وطن اور مال کی محبت میں رکے ہوئے تھے) وہ اپنے حق میں برا کر رہے تھے، جب فرشتے ان کی جان قبض کریں گے تو ان سے پوچھیں گے ''تم کس حال میں تھے؟'' وہ کہیں گے ''ہم اپنے ملک میں بے بس تھے۔'' فرشتے کہیں گے: ''کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم بھی دوسری جگہ (یعنی اُس جگہ) ہجرت کر جاتے؟'' ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ انھوں نے عملاً مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ بھی دیا) جو بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ، [تحقیق وہ لوگ کہ جان قبض کرتے ہیں فرشتے ان کی دراں حالانکہ وہ ظلم کرنے والے ہیں اپنی جانوں پر] اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، الَّذِيْنَ وہ لوگ، اسم موصول، اس کا مفرد الَّذِيْ ہے، تَوَفّٰىهُمْ (جان قبض کرنے لگتے ہیں) اس کا مادہ (و ف ی) ہے، تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى (جان قبض کرنا، روح قبض کرنا)، الْمَلٰٓئِكَةُ (فرشتے)، اس کا مفرد مَلَكٌ ہے، ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (جنھوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر) ظَلَمَ يَظْلِمُ (ظلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا)، اصل میں ظَالِمِیْنَ تھا، ظَالِمِیْ رہ گیان گر گیا (اضافت کی وجہ سے)، مضاف، اَنْفُسِهِمْ (اپنی جانوں پر)، مضاف الیہ۔

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ. [(تو فرشتے) پوچھتے ہیں کس (حال) میں تم تھے]، قَالَ، يَقُوْلُ (کہنا) سے قَالُوْا ماضی، جمع مذکر غائب، (فِيْ۔مَ) جار، استفہامیہ، اصل میں مَا تھا ثقالت کی وجہ سے مَا کا الف حذف ہوا، كُنْتُمْ (تم تھے)۔

قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ. (کہا ان لوگوں نے، تھے ہم کمزور زمین میں)، قَالُوْا (کہا اُن لوگوں نے)، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، كُنَّا (تھے، ہم) كَانَ يَكُوْنُ سے فعل ماضی ناقص، جمع متکلم، مُسْتَضْعَفِيْنَ (کمزور، ناتواں)، اس کا مادہ (ض ع ف) ہے، اِسْتَضْعَفَ، يَسْتَضْعِفُ (کمزور ہونا) باب استفعال، اس سے اسم مفعول مُسْتَضْعَفِيْنَ (ناتواں کمزور)، فِي الْاَرْضِ (زمین، میں) جار، مجرور۔

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا. [کہا (اُن فرشتوں نے) کیا نہ تھی اللہ کی زمین کشادہ کہ تم ہجرت کرتے اس میں]، قَالُوْٓا کہا انھوں نے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اَ کیا، همزہ استفہامیہ؟ لَمْ نہ، نفی جازمہ، تَكُنْ (تھی)، تَكُوْنُ تھا، لَمْ کی وجہ سے واؤ حذف ہوئی اور نون ساکن ہوگئی، اَرْضُ اللّٰهِ (اللہ کی زمین) مضاف، مضاف الیہ، وَاسِعَةً (وسیع، کشادہ)، خبر، فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا [پس تم ہجرت کرتے، اُس (سرزمین) میں]، اس کا مادہ (ھ ج ر) هَاجَرَ يُهَاجِرُ [ہجرت کرنا، اللہ کی رضا کے لیے نیا وطن اختیار کرنا]، مُهَاجِرٌ (اسم فاعل) ہجرت کرنے والا جمع مُهَاجِرِيْن، (فِيْ۔هَا) اس میں، جار مجرور، هَا کی ضمیر نئے وطن کی طرف جا رہی ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. [چنانچہ یہ لوگ ہیں (کہ) اُن کا ٹھکانا جہنم (ہے) اور وہ بہت بری ہے پھرنے کی جگہ]، فَ (نتیجہ کے لیے)، اُولٰٓئِكَ یہ لوگ ہیں، اسم اشارہ (مبتدا)، مَاْوٰىهُمْ (اِن کا ٹھکانا) اس کا مادہ (اوی) ہے، اَوٰى، يَاْوِيْ (پناہ دینا) اسم ظرف مَاْوٰى (پناہ، ٹھکانا) مضاف، هُمْ (اِن کا) ضمیر، جمع مذکر غائب، مضاف الیہ، جَهَنَّمُ (جہنم) مونث سماعی، وَ اور، مستانفہ، سَآءَتْ (وہ بری جگہ ہے)، مَصِيْرًا (لوٹنے کی جگہ، پھرنے کی جگہ)، صَارَ، يَصِيْرُ (پھرنا، لوٹنا) اسم مصدر مَصِيْرًا، لوٹنے کی جگہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ جب نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور ایک چھوٹا سا خطہ عرب کی سرزمین میں ایسا بہم پہنچ گیا جہاں ایک مومن کے لیے اپنے دین وایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن نہ تھا، تو عام حکم دے دیا گیا کہ جہاں جہاں جس جس علاقے اور جس جس قبیلے میں اہل ایمان کفار سے دبے ہوئے ہیں اور اسلامی زندگی بسر کرنے کی آزادی نہیں رکھتے، وہاں سے وہ ہجرت کریں اور مدینہ کے دارالاسلام میں آجائیں۔ اس وقت جو لوگ ہجرت کی قدرت رکھتے تھے اور پھر صرف اس لیے اٹھ کر نہ آئے کہ انھیں گھر بار، اعزہ واقارب اور اپنے مفادات اسلام کی بہ نسبت عزیز تر تھے، وہ سب منافق قرار دیے گئے اور جو لوگ حقیقت میں بالکل مجبور تھے اُن کو ''مُسْتَضْعَفِيْنَ'' میں شمار کیا گیا جس کا ذکر سورۃ النساء کی آیت نمبر 97 میں آتا ہے:

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ

یعنی جب ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے باغیوں کا غلبہ تھا اور اللہ تعالیٰ کے قانونِ شرعی پر عمل کرنا ممکن نہ تھا تو وہاں رہنا کیا ضروری تھا؟ کیوں نہ اس جگہ کو چھوڑ کر کسی ایسی سرزمین کی طرف منتقل ہو گئے جہاں اللہ تعالیٰ کے قانون پر چلنا آسان ہوتا۔ (تفہیم القرآن ج 1)

کہتے ہیں پھر وہ فرشتے کہ زمین اللہ کی
کیا نہ تھی واسطے ہجرت کے فراخ اور کھلی
سو ہے ان لوگوں کے ہی واسطے گھر دوزخ کا
اور پہنچے ہیں جہاں یہ ہے جگہ سب سے بری

تفہیم بالقرآن

(۱) ہجرت اور جہاد کرنے والے رتبہ میں آگے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ⑳ (التوبہ:20/9) ''اللہ کے ہاں تو انھی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہیں۔''

(۲) ہجرت کے لیے اللہ کی زمین فراخ اور وسیع ہے

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ (النساء:100/4)

''اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور بسر اوقات کے لیے بڑی گنجائش پائے گا۔''

ہجرت کرنے میں مجبوروں کو معافی

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ ﴿٩٨﴾ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾

ہاں جو مرد، عورتیں اور بچے واقعی بے بس (اور مجبور ہیں) اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے، بعید نہیں کہ اللہ انھیں معاف کر دے، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔

الفاظ

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، [مگر حقیقت میں کمزور وہ ہیں]، اِلَّا (مگر) حرف استثنا، الْمُسْتَضْعَفِيْنَ (کمزور) مُسْتَضْعَفٌ اس کا مفرد ہے (مفعول)، حالت نصبی میں ہے۔ مِنَ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ. [مردوں سے اور عورتوں (سے) اور بچوں (سے)]، مِنَ سے، حرف جار، الرِّجَالِ (مرد) اس کا مفرد رَجُلٌ ہے، مجرور، وَ اور، عاطفہ، النِّسَآءِ (عورتیں)، اس کا مفرد اِمْرَأَةٌ ہے، اس کا عطف الرِّجَال پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، وَالْوِلْدَانِ (اور بچے)، وَ اور، عاطفہ، اَلْوِلْدَانِ اس کا مفرد وَلَدٌ اس کا عطف بھی الرِجَال پر ہے۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا. [کہ وہ نہیں کر سکتے کوئی تدبیر اور نہیں پاتے کوئی راہ]، لَا نہ، (نافیہ)، يَسْتَطِيْعُوْنَ طاقت رکھتے، اِسْتَطَاعَ. يَسْتَطِيْعُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، حِيْلَةً (تدبیر)، حَالَ. يَحُوْلُ سے مصدر (مفعول بہ)، وَ اور، (عاطفہ)، لَا (نہ) نافیہ، يَهْتَدُوْنَ (وہ راہ پاتے) اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، سَبِيْلًا (کسی راستے کی کہ ہجرت کر سکیں)۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ. [پس یہی وہ لوگ ہیں، امید ہے کہ اللہ معاف فرما دے انھیں]، فَ (پس)، مستانفہ (نیا جملہ)، اُولٰٓئِكَ (یہی وہ لوگ ہیں)، اسم اشارہ بعید زورِ بیان کے لیے، نزدیک کا معنیٰ بھی آتا ہے (مبتدا)، عَسَى اللّٰهُ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ) عَسٰى افعال مقاربہ میں سے ہے، جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو یقین کا معنیٰ دیتا ہے، اَنْ (کہ) ناصبہ (بعد والے حرف کو زبر دیتا ہے، جیسا کہ و پر زبر ہے)، يَعْفُوَ. عَفَا يَعْفُوْ سے فعل مضارع منصوب (معاف فرمائے اللہ تعالیٰ) عَنْهُمْ (عَنْ. هُمْ)، انھیں، جار، مجرور۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا. [اور ہے اللہ تعالیٰ نہایت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا]، وَ اور (عاطفہ)، كَانَ (ہے) فعل ماضی، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم) کان ہے، عَفُوًّا عَفَا. يَعْفُوْ (معاف کرنا) سے مبالغہ کا صیغہ، عَفُوًّا (بہت زیادہ معاف کرنے والا، کان کی خبر اول)، غَفُوْرًا. غَفَرَ يَغْفِرُ (بخشنا سے مبالغہ کا صیغہ غَفُوْرًا (بہت زیادہ بخشنے والا کان کی خبر دوم)۔

تفسیر

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

آیت نمبر 98 میں ان لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا جو واقعی بے بس اور مجبور تھے اور ہجرت نہیں کر سکتے تھے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''میں اور میری والدہ ان لوگوں میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا۔'' (بخاری، باب التفسیر، رقم الحدیث 4588)

اُن لوگوں میں ابن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام وغیرہ بھی شامل تھے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ کفار کے پنجے سے نجات کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث 4598)

آیت نمبر 99 ''فَأُولَٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنۡ يَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ ؕ'' اللہ تعالیٰ کے لیے ''عَسَی'' کا لفظ یقین کے لیے ہوتا ہے، اس لیے اگر کوئی شخص واقعی ہجرت نہیں کرسکتا (اُس کی نیت اور ارادہ صاف ہے) وہ کفار کی قید میں ہے، یا اسے راستے کا علم نہیں، یا اس کے پاس زادِ راہ نہیں، غرض کوئی بھی صحیح عذر ہے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امید کے انداز میں بات کرنے میں حکمت بھی ہے کہ بندے بے خوف نہ ہو جائیں (اور اپنے مہربان رب سے اس کی رحمت اور بخشش کی آرزو اور تمنا کرتے رہیں)۔ [تفسیر القرآن الکریم]

آیاتِ مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) ہجرت اور جہاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل ایمان کو بھی ہجرت کا حکم ہوا، تاکہ مسلمان اکٹھے ہو کر قوت بن کر دشمنوں کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔

۲) روئے زمین میں جہاں بھی مسلمان آباد ہوں اور وہاں امن اور چین کی فضا ہو تو حکم ہے کہ جس علاقے اور خطے میں مسلمان پریشان ہوں تو انھیں اس امن والے حصے میں ہجرت کرنی چاہیے کیونکہ ساری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اس لیے مکہ اور اس کے گردونواح میں جہاں مسلمان پریشان تھے، انھیں مدینہ منورہ ہجرت کا حکم ہوا۔

۳) ہجرت میں وطن سے بے وطن اور گھر بار چھوڑنے کی بہت بڑی قربانی ہے، مگر اس پر اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

۴) کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور اس لیے ہجرت نہ کرنا نفاق ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی سزا ہے۔

۵) ہجرت کرنے میں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو کفر کی سرزمین میں مجبور اور بے بس پڑے ہیں، عالم اسلام

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ ایسے مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد کریں اور انھیں کافروں کے پنجہ استبداد سے نجات دلائیں جیسا کہ کشمیری اور فلسطینی مسلمان ہیں۔

مردوں اور عورتوں سے اور کہ بچوں میں سے
حیلہ بھی کر نہیں سکتے ہیں، وہ بے بس ہیں
نہیں جانتے رستہ کوئی جانے کو کہیں
سو ہے امید کہ رب اُن کو معافی دیدے
بیشک اللہ تعالیٰ ہے عفو اور غفور
درگزر کرتا ہے معذوری میں بندوں کے قصور

ہجرت کے فوائد وثمرات

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾

اور (دیکھو) جو کوئی اللہ کی راہ میں (اپنا گھر بار چھوڑ کر) ہجرت کرے گا وہ زمین میں (رہائش کے لیے) وسیع جگہ (اور کسبِ معاش کے لیے) بڑی کشادگی پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے اور پھر اسے (راہ ہی) میں موت آ جائے، تو اس کا اجر اللہ کے حضور ثابت ہو گا (وہ اپنی نیت کے مطابق اپنی کوشش کا اجر ضرور پائے گا) اور اللہ تو (ہر حال میں) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. (اور جو شخص ہجرت کرے اللہ کے راستے میں)، وَ اور (مستانفہ، نیا کلام)، مَنْ جو شخص، شرطیہ موصولہ جازمہ، یُّهَاجِرْ کی رُ پر جزم دی ہے۔ هَاجَرَ یُهَاجِرُ (ہجرت کرنا، اللہ کی رضا کے لیے اپنا وطن چھوڑ کر نئی جگہ آباد ہونا)، (مبتدا)، فِیْ میں، حرف جار، سَبِیْلِ اللّٰهِ، اللہ کے راستے میں، مضاف، مضاف الیہ۔

یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً. (وہ پائے گا، زمین میں جگہ وسیع اور بڑی کشادگی)، یَجِدْ وہ پائے گا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اس کا عطف یُهَاجِرْ پر ہے، اس لیے اس پر بھی جزم ہے، فِیْ میں، حرفِ جار، الْاَرْضِ زمین، مجرور، مُرٰغَمًا (پناہ) اس کا مادہ (ر غ م) ہے، مراغماً منصوب (اسم ظرف) پناہ مُراغَمًا، كَثِیْرًا رہائش کے لیے جگہ، وَّسَعَةً، وَسِعَ یَسَعُ سے مصدر سَعَةً وسعت اور فراخی۔

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف یعنی ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین پر عمل کر سکے)، وَ اور، عاطفہ (جملے میں ربط کے لیے)، مَنْ شرطیہ، جازمہ، خَرَجَ یَخْرُجُ سے فعل مضارع مجزوم مَنْ کی وجہ سے، مِنْۢ بَیْتِهٖ (اپنے گھر سے) مِن حرف جار (بَیْتِ۔ ہٖ) مضاف، مضاف الیہ، مرکب اضافی، مُهَاجِرًا مہاجر بن کر، اسم فاعل حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اِلَى اللّٰهِ (اللہ کی طرف)، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، رَسُوْلِهٖ (مرکب اضافی) اس کا عطف لفظ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ہے۔

ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ. [پھر (راہ ہی) میں اسے موت]، ثُمَّ حرف عطف، اَدْرَكَ، یُدْرِكُ فعل مضارع مجزوم بوجہ عطف، ہٗ ضمیر، واحد مذکر مہاجرا کی طرف جاتی ہے، الْمَوْتُ موت، فاعل۔

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ. (پس تحقیق ثابت ہو گیا، اس کا اجر اللہ پر)، فَ پس، جواب شرطیہ، وَقَعَ، یَقَعُ (ثابت ہونا) وَقَعَ، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (اَجْرُ۔ ہٗ) اجر، اس کا (یعنی مہاجرہ)، عَلَى اللّٰهِ (اللہ پر)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، [اللہ تو (ہر حال میں) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے]، وَ اور (مستانفہ)، كَانَ فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے، لفظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَانَ کا اسم ہے، اس لیے مرفوع ہے، غَفُوْرًا، غَفَرَ يَغْفِرُ اسم مبالغہ بہت بخشنے والا كَانَ کی خبر اول ہے، رَّحِيْمًا، رَحِمَ، يَرْحَمُ سے اسم مبالغہ بہت زیادہ رحم کرنے والا، كَانَ کی خبر ثانی ہے۔

تفسیر

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

'مُرٰغَمًا' یہ اسم ظرف ہے اور 'مَوْضِعُ رَغْمِ الْاَعْدَاءِ' دشمنوں کی ناک خاک آلود ہونے کی جگہ، جس سے دشمن ذلیل ہو۔

'مُرٰغَمًا' کے معنی جائے قیام اور جائے پناہ بھی آتے ہیں۔ جائے قیام کو مُرٰغَمًا اس لیے فرمایا کہ تمام دشمنوں کی ناک کو خاک آلود کر دیتی ہے۔ (بحوالہ تفسیر قرطبی)

اس آیت میں اگرچہ ان لوگوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جو مکہ اور دوسرے مقامات پر دارالکفر میں زندگی بسر کر رہے تھے اور ہجرت نہیں کر رہے تھے، لیکن یہ آیت عام ہے اور متعدد احادیث میں ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے اور وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو ذلیل وخوار کرے گا اور اس کی طرف سے بڑی وسعت بھی ملے گی۔

'وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ' اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو خلوص نیت سے ہجرت کرتے ہیں مگر راستے میں ان کا وقت آخر آ جاتا ہے تو ان کا اجر اللہ پر ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ اصل مدار خلوص نیت پر ہے جیسا کہ مشہور حدیث ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری رقم الحدیث) تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ چنانچہ خالد بن حزام رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، انھیں ایک سانپ نے ڈس لیا تو ان کے بارے میں یہ آیت اُتری ''وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ''

[ابن ابی حاتم: رقم الحدیث 327/4]

ہجرت کے معنی ہیں دارالحرب سے دارالسلام کی طرف منتقل ہونا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں فرض تھی اور اس کی فرضیت تا قیامت باقی ہے، جس ہجرت کو رسول اللہ ﷺ نے ''لَا هِجْرَةَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ الْفَتْحِ ''(یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے) فرما کر منسوخ فرمایا ہے، وہ مکہ یا کسی بھی جگہ سے مدینہ کی طرف ہجرت تھی۔

اسی طرح اہلِ بدعت کی آبادی سے بھی ہجرت کرنی چاہیے۔

امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ''کسی شخص کے لیے ایسے مقام پر رہنا جائز نہیں جہاں سلف صالحین کو گالیاں دی جاتی ہوں۔''

علی ہذا القیاس جس علاقے میں حلال روزی نہ ملتی ہو، یا دین میں فتنے کا خوف ہو وہاں سے بھی ہجرت کرنی چاہیے۔ (بحوالہ تفسیر قرطبی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَنَا بَرِیٌٔ مِنْ کُلِّ مُسْلِمٍ یُقِیْمُ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ '' (ابوداود، رقم الحدیث 2645)

''میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہو (پھر وہ ہجرت نہ کرے)۔''

تفہیم بالقرآن

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (البقرہ:218/2) ''جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا (ہجرت کی) اور جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے جائز امیدوار ہیں، اور اللہ اُن کی لغزشوں کو معاف کرنے اور اپنی رحمت سے انہیں نوازنے والا ہے۔''

(۲) ہجرت کرنے والے اوران کی مدد کرنے والے دوست ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ (انفال:72/8) ''جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور اُن کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں۔''

(۳) ہجرت اور شہادت کی فضیلت

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ (الحج:58/22) ''اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر شہید کر دیے گئے یا فوت ہو گئے، اللہ ان کو اچھا رزق دے گا اور یقیناً اللہ ہی بہترین رازق ہے۔''

(۴) ہجرت کرنے والوں کے لیے دنیا و آخرت کا ثواب

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (النحل:41/16) ''جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں اُن کو دنیا ہی میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔

یہ اشارہ ہے اُن مہاجرین کی طرف جو کفار مکہ کے نا قابل برداشت مظالم سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ (مختصر خواشی، سید مودودیؒ)

تفہیم بالحدیث

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

صُومُوا تَصِحُّوا وَسَافِرُوا تَغْنَمُوا (الطبرانی فی الاوسط، رقم الحدیث 174/8) ''روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے اور ہجرت کرو غنی ہو جاؤ گے۔''

اس طرح بھی الفاظ آتے ہیں:

(۲) وَاغْزُوْا تَغْنَمُوْا وَهَاجِرُوْا تُفْلِحُوْا ''اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، مالدار ہو جاؤ گے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔ (بحوالہ تفسیر السراج المنیر الخطیب الشربینی رحمۃ اللہ علیہ)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ہجرت اور جہاد اہل اسلام کے لیے کامیابی کی راہیں ہیں، دنیا میں مسلمانوں نے انھی راہوں سے سربلندیاں اور سرفرازیاں حاصل کی ہیں۔

۲) جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرتا ہے، اس کا یہ سفرِ مبارک اسے دنیا و آخرت میں سرخرو کرتا ہے۔

۳) مسلمانوں کے لیے عظمت رفتہ حاصل کرنے کا صرف اور صرف یہی حل ہے۔

۴) آج دنیا میں یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کے لیے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے، مسلمان کیوں نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی قوتوں کو مجتمع کر کے ان کے خلاف جہاد کے لیے اٹھتے:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

نمازِ قصر کے احکامات

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾

(مسلمانو!) اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز کو قصر کرو (اور خصوصاً) جبکہ تمھیں اندیشہ ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے (تو پھر جس طرح ممکن ہو نماز ادا کرلو، کیونکہ اللہ کی یاد سے ہی کامیابی آسان ہے)، (اور یاد رکھو) کفار کھلم کھلا تمھاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔

الفاظ

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ ۔ اور جب تم سفر کرو زمین میں۔

وَ (اور) مستانفہ (نیا جملہ)، إِذَا (جب)، ظرفِ زمان، ضَرَبْتُمْ (چلو، سفر کے لیے)، ضَرَبَ يَضْرِبُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، فِي الْأَرْضِ (زمین میں) جار، مجرور۔

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ

تو نہیں تم پر کوئی گناہ یہ کہ تم قصر کرو نماز۔

فَ (پس) شرط کے جواب میں، لَيْسَ (نہیں)، فعل ماضی (افعال ناقصہ میں سے کہلاتا ہے)، عَلَيْكُمْ (عَلٰی۔ كُمْ) تم پر، لَيْسَ کی خبر ہے، (مقدم ہے)، جُنَاحٌ (گناہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَیْسَ کا (اسم موخر ہے) اَنْ (یہ کہ)، ناصبہ المضارع، تَقْصُرُوْا (تم قصر کرو) قَصَرَ یَقْصُرُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اَنْ کی وجہ سے ن جمع کا گر گیا ہے، مِنَ الصَّلٰوۃِ (نماز میں سے)، جار، مجرور۔

اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط

اگر تم ڈرو، اس بات سے کہ تمھیں مصیبت میں ڈال دیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔

اِنْ (اگر) حرفِ شرط جازم، خَافَ یَخَافُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر خِفْتُمْ، اَنْ ناصبہ، فعل مضارع نصب (زبر) دیتا ہے، یَفْتِنَکُمْ، فَتَنَ یَفْتِنُ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، مضارع منصوب بوجہ اَنْ، کُمْ (تمھیں)، ضمیر، جمع مذکر (مفعول)، الَّذِیْنَ (وہ لوگ)، اس کا مفرد الَّذِیْ، اسم موصول، کَفَرُوْا (جنھوں نے کفر کیا) فعل ماضی، جمع مذکر غائب۔

اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۔ یقیناً کافر ہیں تمھارے دشمن کھلم کھلا۔

اِنَّ (بلاشبہ) حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، الْکٰفِرِیْنَ (کفار)، اِنّ کا اسم، کَانُوْا (ہیں) کَانَ یَکُوْنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، لَکُمْ تمھارے لیے، (لَ۔ کُمْ) جار، مجرور، عَدُوًّا مُّبِیْنًا (دشمن، کھلم کھلا) عَدُوًّا موصوف اور مُبِیْنًا اس کی صفت ہے، صفت موصوف مل کر کانُوا کی خبر ہے۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

"اس آیۂ مبارکہ میں اگرچہ سفر کے ساتھ (قصر کرنے کا) دشمن کے اندیشے کا بھی ذکر ہے، تاہم سنتِ رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر طرح کے سفر میں نماز، قصر کی جا سکتی ہے، رہی یہ بات کہ کتنے فاصلے کو سفر کہہ سکتے ہیں، اس میں بھی اگرچہ اختلافات موجود ہیں، تاہم ہمارے لیے یہ امر کافی اطمینان کا باعث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "کوئی عورت ایک رات بھی محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔"
(بخاری، بحوالہ کتاب العمرہ، باب حج النساء)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گویا اتنی مسافت جہاں سے ایک انسان پیدل رات کو اپنے گھر واپس نہ پہنچ سکتا ہو وہ سفر کہلائے گا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دورِ خلافت میں ایک عورت کے سفر پر محمول کرتے ہوئے اس دور کے نو میل کی مسافت کو سفر قرار دیا تھا جو آج کل کے پیمانے کے لحاظ سے 25 کلومیٹر بنتا ہے، یعنی ایک کمزور انسان پیدل ایک دن میں 25 کلومیٹر جانے کا اور اتنا ہی آنے کا، کل 50 کلومیٹر مسافت طے نہیں کر سکتا، لہٰذا اتنی مسافت پر سفر کا اطلاق ہوگا۔ سفر میں اگر قصر نہ کی جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، تاہم قصر کرنا ہی افضل ہے (کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعایت اور انعام ہے اور اس کے انعام کو قبول کرنا چاہیے، تاکہ شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں)۔ (تیسیر القرآن)

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

زمانۂ امن کے سفر میں قصر نماز یہ ہے کہ جن اوقات کی نماز چار رکعتیں فرض ہیں (ظہر، عصر اور عشا) ان میں دو رکعتیں پڑھی جائیں، یعنی ظہر، عصر اور عشا کی نمازوں میں صرف دو، دو رکعتیں پڑھی جائیں، چونکہ مغرب کی نماز کا نصف نہیں ہو سکتا ہے اس لیے وہ پوری نماز ادا کی جائے گی اور فجر کی نماز دو رکعت پڑھی جائیں گی جبکہ سنتوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

حالت جنگ میں

حالت جنگ میں قصر کے لیے کوئی حد مقرر نہیں، جنگی حالات جس طرح بھی اجازت دیں، نماز پڑھی جائے۔ جماعت کا موقع ہو تو جماعت سے پڑھو ورنہ فرداً فرداً ہی سہی قبلہ رُخ نہ ہو سکتے ہو تو جدھر بھی رخ ہو، سواری پر بیٹھے ہوئے اور چلتے ہوئے بھی پڑھ سکتے ہو۔ رکوع وسجدہ ممکن نہ ہو تو اشارہ ہی سہی، ضرورت پڑے تو نماز ہی کی حالت میں چل بھی سکتے ہو، کپڑوں کو خون لگا ہوا ہو تب بھی مضائقہ نہیں۔ ان سب آسانیوں کے باوجود اگر ایسی پرخطر حالت ہو کہ کسی طرح نماز نہ پڑھی جا سکے تو مجبوراً موخر کی جائے، جیسا کہ جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔

سفر میں سنت نماز

نبی ﷺ کے عمل سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آپ سفر میں فجر کی سنتوں اور عشا کے وتر کا التزام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے مگر باقی اوقات میں صرف فرض پڑھتے تھے، سنتیں پڑھنے کا التزام آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ نفل نمازوں کا جب موقع ملتا تھا، پڑھ لیا کرتے تھے، حتیٰ کہ سواری پر بیٹھے ہوئے بھی پڑھتے رہتے تھے؟ اسی بنا پر سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے لوگوں کو سفر میں فجر کے سوا دوسرے اوقات کی سنتیں پڑھنے سے منع کیا ہے۔

حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیشہ سفر میں قصر کیا ہے اور کسی معتبر روایت میں یہ منقول نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے سفر میں کبھی چار رکعتیں پڑھی ہوں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفروں میں رہا ہوں اور کبھی نہیں دیکھا کہ انھوں نے قصر نہ کیا ہو، اسی کی تائید میں ابن عباس اور دوسرے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مستند روایات منقول ہیں۔ (تفہیم القرآن)

قصر کی حد کتنے دن؟

اگر کوئی مسافر کسی علاقے میں متردّد ٹھہرے کہ آج جاؤں گا یا کل تو نماز قصر کرتا رہے مثلاً کوئی شخص تجارت کی غرض سے کسی شہر گیا، اس کا اندازہ تھا کہ ہفتہ عشرہ میں فارغ ہو جائے گا مگر اسے پندرہ بیس دن ٹھہرنا پڑا تو وہ قصر نماز ہی ادا کرے گا۔ (مسلم، رقم الحدیث 496)

سفر میں نمازوں کو اکٹھا کرنا

سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب دن کے وقت سفر کا ارادہ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشا کی نماز کو اکٹھا فرماتے تھے۔ (مؤطا امام مالک کتاب النداء للصلاتی)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

(۱) چونکہ ہجرت بغیر سفر کے ناممکن تھی، اس لیے ہجرت کے احکام کے ساتھ سفر میں نماز قصر کا حکم بیان کرنا مناسب ہوا کہ مسلمان جب سفر میں ہوں تو چار رکعت والی نمازیں دو رکعت پڑھیں۔

(۲) یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے اس تخفیف کے باوجود فضیلت اور ثواب میں کمی نہیں فرمائی بلکہ ہجرت اور جہاد کے مواقع پر اس کے درجات مزید بلند ہو جاتے ہیں۔ ایک تو جہاد اور ہجرت کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثواب اور دوسرے نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی یاد کی فضیلت۔

(۳) میدان جنگ میں عین توپوں اور راکٹوں کی گھن گرج میں بھی نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی یاد تمھیں فوز و فلاح سے ہمکنار کرتی ہے۔

(۴) کفار کھلم کھلا تمھاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔

(۵) ہنود و یہود آج پورے عالم اسلام میں فتنہ و فساد پھیلانے میں مصروف ہیں۔ مسلمانو! ہوش کے ناخن لو، جس رب نے ماضی میں تمھیں عزت و شوکت عطا کی ہے آج بھی وہی رب تمھیں سربلندی اور سرفرازی عطا کر سکتا ہے، کاش کہ تم اس کے مطیع اور فرمانبردار بن جاؤ۔ تمھارے اسلاف کا حال تو یہ تھا:

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

میدان جنگ میں نماز اور احتیاطی تدابیر

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا۟ فَلْيَكُونُوا۟ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا۟ فَلْيُصَلُّوا۟ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا۟ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ
مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا
حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ مسلمانوں کی فوج کے ساتھ ہوں اور نماز میں ان کی امامت کریں تو چاہیے کہ اُن میں سے ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے جبکہ اپنے ہتھیار ساتھ لیے ہوئے ہو، جب یہ گروہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز ادا نہیں کی، آگے آئے اور آپؐ کے ساتھ نماز ادا کرے، انھیں بھی چاہیے کہ وہ اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں، کافر تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تاکہ وہ تم پر یکبارگی پل پڑیں، ہاں اگر بارش کی وجہ سے ہتھیار پہننے میں تکلیف محسوس کرو تو انھیں اتار دینے میں کوئی حرج نہیں، پھر بھی اپنے بچاؤ کا پورا خیال رکھو، اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے یقیناً رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الفاظ

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن میں ہوں پھر آپ قائم کریں ان کے لیے نماز۔

وَ اور (عاطفہ، سلسلہ کلام)، اِذَا (جب) ظرف زمان، كُنْتَ (آپؐ ہوں)، كَانَ يَكُوْنُ سے فعل ماضی، واحد مذکر حاضر، فِيْهِمْ (فِيْ۔هِمْ) ان، میں (یعنی مسلمان مجاہدین میں)، جار، مجرور، فَاَقَمْتَ (آپؐ قائم کریں) ف، عاطفہ، اَقَامَ، يُقِيْمُ سے فعل ماضی، واحد مذکر حاضر، باب افعال،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَهُمُ (لَ۔هُمُ) اُن، کے لیے، جار، مجرور، الصَّلٰوةَ (نماز)، مفعول۔

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ

تو چاہیے کہ کھڑی ہو ایک جماعت ان میں سے آپؐ کے ساتھ۔

فَ (تو) شرط کے جواب میں ہے، لام امر ہے (چاہیے)، تَقُمْ (کھڑی ہو)، قَامَ يَقُوْمُ سے فعل مضارع، مجزوم، واحد مونث غائب، طَآئِفَةٌ (مجاہدین کا ایک گروہ)، فاعل، مِّنْهُمْ (مِّنْ۔هُمْ) اُن میں سے، جار، مجرور، مَّعَكَ (مَّعَ۔كَ) جو آپؐ کے ساتھ ہیں، مَعَ (ساتھ) ظرف مکان، كَ (آپؐ کے) مضاف الیہ۔

وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ۔ چاہیے کہ (ساتھ) لے لے وہ اپنے ہتھیار۔

وَ (اور)، لْيَاْخُذُوْٓا چاہیے کہ ساتھ لے لے، لام امر ہے، اَخَذَ يَاْخُذُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يَاْخُذُوْا، لام امر کی وجہ سے اس کا 'ن' جمع کا گر گیا، اصل میں يَاْخُذُوْنَ تھا، (اَسْلِحَتَ۔هُمْ)، ہتھیار، اپنے، مضاف، مضاف الیہ، (مفعول)، اسلحہ کا لفظ اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ۔

پھر جب وہ (پہلا گروہ) سجدہ کر لے تو وہ ہو جائے آپؐ کے پیچھے یعنی دشمن کے سامنے۔

فَ (پس) عاطفہ جملے میں ربط کے لیے، اِذَا (جب)، ظرف زمان، سَجَدُوْا (سجدہ کر لے)، سَجَدَ يَسْجُدُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، فَلْيَكُوْنُوْا (تو وہ ہو جائے)، ف شرط کے جواب میں، كَانَ يَكُوْنُ سے يَكُوْنُوْا فعل مضارع مجزوم، (ہو جائے)، مِنْ (سے) حرف جار، وَرَآءِ (پیچھے) ظرف مکان، مجرور (مضاف)، كُمْ (آپ کے) مضاف الیہ۔

وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا

اور چاہیے کہ آئے گروہ دوسرا (کہ) اس نے نماز نہیں پڑھی۔

وَ (اور) عاطفہ، لْتَاْتِ (آئے) لام امر، تَاْتِ، اَتٰى يَاْتِيْ سے واحد مونث غائب، لام اَمر کی وجہ سے اس سے 'ی' حذف ہو گئی، تَاْتِيْ تھا، طَآئِفَةٌ (گروہ، جماعت) فاعل اور موصوف ہے، اُخْرٰى صفت ہے، لَمْ يُصَلُّوْا (کہ) اس نے نماز نہیں پڑھی، لَمْ (نہیں) حرف جازم، ن جمع کا ہو تو گر جاتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے يُصَلُّوْا (نماز پڑھی) لَمْ کی وجہ سے آخر کا نون گر گیا، مَعَكَ مَعَ (ساتھ) ظرف مکان، (مضاف) كَ (آپ ﷺ ضمیر مخاطب)، مضاف الیہ۔

فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ

تو وہ (گروہ) نماز پڑھے آپؐ کے ساتھ اور چاہیے کہ وہ (بچاؤ) کرے اپنا اور ہتھیار لیے رہیں اپنے۔

فَ (پس) عاطفہ، لام امر، يُصَلُّوْا (نماز پڑھیں)، فعل مضارع مجزوم، جمع مذکر غائب 'ن' جمع کا حذف ہوا، مَعَكَ (آپؐ کے ساتھ)، مَعَ (ساتھ) ظرف (مضاف) كَ (آپؐ)، مضاف الیہ، وَ اور، عاطفہ، لْيَاْخُذُوْا (لیے رکھیں)، اَخَذَ يَاْخُذُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، لام امر کی وجہ سے اس کا 'ن'، جمع کا گرا ہوا ہے، (حِذْرَ۔ هُمْ) بچاؤ، اپنا، مضاف، مضاف الیہ، وَ اور، عاطفہ (اَسْلِحَتَ۔هُمْ) خیال رکھیں، اپنے اسلحہ کا، مضاف، مضاف الیہ۔

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

چاہتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، کاش کہ تم غافل ہو جاؤ اپنے اسلحہ سے اور اپنے سامان سے۔

(وَدَّ، يَوَدُّ) چاہنا اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب وَدَّ، الَّذِيْنَ (وہ لوگ)، اسم موصول جمع مذکر، (كَفَرَ، يَكْفُرُ) کفر کرنا فعل ماضی، جمع مذکر غائب كَفَرُوْا، لَوْ (کاش) حرف، (غَفَلَ يَغْفُلُ) غافل ہونا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تَغْفُلُوْنَ، عَنْ (سے) حرف جار، (اَسْلِحَتِ۔ كُمْ) اسلحہ اپنے سے، مضاف، مضاف الیہ، وَ اور، عاطفہ، (اَمْتِعَتِ۔ كُمْ) سامان، اپنے (سے) مَتَاعٌ اس کا مفرد، مضاف، مضاف الیہ۔

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً

تاکہ وہ تم پر پل پڑیں (حملہ کریں) یکبارگی۔

فَ پس، عاطفہ، يَمِيْلُوْنَ (وہ حملہ کریں، پل پڑیں، ٹوٹ پڑیں)، مَالَ يَمِيْلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، عَلَيْكُمْ (عَلٰى۔ كُمْ)، تم پر، جار، مجرور، مَّيْلَةً وَّاحِدَةً (حملہ کرنا، یکبارگی)، مَّيْلَةً موصوف، وَّاحِدَةً صفت، (مفعول)۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ

اور نہیں کوئی گناہ تم پر اگر ہو تمھیں تکلیف بارش (کی وجہ سے)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَا نہیں، (نافیہ)، وَ اور (مستانفہ، نیا جملہ)، جُنَاحَ (گناہ)، عَلَيْكُمْ (عَلٰی۔ کُمْ) تم پر، جار، مجرور، اِنْ كَانَ (اگر ہو)، اِنْ، حرف شرط كان فعل ماضی، بِكُمْ (تمھیں)، اَذًى (تکالیف)، مصدر، مِّنْ مَّطَرٍ (بارش کی وجہ سے)، جار مجرور۔

اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى۔ یا ہو تم بیمار۔

اَوْ یا (حرف عطف)، كَانَ يَكُوْنُ (ہونا) سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، كُنْتُمْ، كَانَ کا اسم، اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى (یا ہو تم بیمار) اَوْ یا (حرف عطف)، كُنْتُمْ (كان، يكون) فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى (بیمار) كان کی خبر ہے۔

اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ۔ یہ کہ تم نیچے رکھ دو اپنے ہتھیار۔

اَنْ (یہ کہ) وَضَعَ يَضَعُ (رکھنا) اَنْ کی وجہ سے ن، جمع کا گر گیا، اصل تَضَعُوْنَ تھا، (اَسْلِحَةَ۔ كُمْ)، ہتھیار، اپنے مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔

وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ۔ اور تم خیال رکھو بچاؤ کی (تدابیر کا)۔

وَ (اور) عاطفہ، خُذُوْا (اختیار کرو)، اَخَذَ يَأْخُذُ سے فعل امر، جمع مذکر، (حِذْرَكُمْ)، بچاؤ، اپنا، مضاف، مضاف الیہ۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

بلاشبہ اللہ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لیے عذاب رسوا کن۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا اسم ہے، (اَعَدَّ يُعِدُّ) تیار کرنا، اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (خاصہ متعدی)، لِلْكٰفِرِيْنَ (کافروں کے لیے) حالت جری، عَذَابًا (عذاب)، موصوف، مُهِيْنًا (رسوا کن)، صفت، صفت اور موصوف مل کر اَعَدَّ کا مفعول ہوئے۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں نماز خوف کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، اس کی جو صورتیں ممکن ہیں (حالات کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطابق ہیں)، احادیث میں اس کی چھ سات صورتیں مذکور ہیں،''وہ صورتیں اس طرح بنتی ہیں کہ مقتدی جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کی ہے تو آیا وہ دوسری رکعت خود موقع ملنے پر ادا کرے گا یا نہیں؟ یا اگر کرے تو کیسے کرے گا اور نماز مغرب جس کی قصر نہیں ہو سکتی اس کی صورت کیا ہو گی؟ اور غالباً یہ طریقہ صرف اس ہنگامی حالت کے لیے ہے جبکہ معرکہ کارزار گرم نہ ہوا ہو، کیونکہ معرکہ گرم ہونے کی صورت میں تو جماعت کا موقع ہی نہیں آتا۔ جیسا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ سمیت اکثر مسلمانوں کی نمازِ عصر قضا ہو گئی جو آپ ﷺ نے اور مجاہدین نے سورج غروب ہونے کے بعد قضا کے طور پر ادا کی، پھر اس کے بعد نماز مغرب ادا کی۔ (بحوالہ، بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

دراصل نماز خوف کے طریق کار کا انحصار بہت حد تک جنگی حالات پر ہے، اگر جماعت کا موقع ہی میسر نہ آئے تو انسان اکیلا بھی پڑھ سکتا ہے، سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے اور اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ گویا کہ جنگی حالات میں کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے اس میں بہتری کا اختیار دیا گیا ہے اور یہ بات بھی بڑی ضروری ہے کہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلانا نہ چاہیے (کیونکہ کامیابی صرف اور صرف رب العزت کی یاد ہی میں مل سکتی ہے)۔

مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ''اللہ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے حضر میں چار، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔ (بحوالہ مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا، مشرکوں نے کہا: ان مسلمانوں کی ایک نماز ہے جسے وہ اپنے باپ اور بیٹوں سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں اور وہ عصر کی نماز ہے، لہٰذا تم اپنے اسباب جمع کرو اور اس وقت یکبارگی ان پر حملہ کر دو۔ اتنے میں جبریلؑ امین نازل ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے دو حصے کریں، ایک حصے کو نماز پڑھائیں اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل اُن کے پیچھے کھڑا رہے اور اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پہنے رہیں، پھر دوسرا حصہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھے اور پہلے حصے والے اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پہن لیں، اس طرح ہر گروہ کی ایک ایک رکعت اور نبی اکرم ﷺ کی دو رکعتیں ہوں گی۔ (ترمذی، ابواب التفسیر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب کوئی پوچھتا کہ ہم نماز خوف کیسے پڑھیں؟ تو وہ کہتے کہ ''امام آگے بڑھے، کچھ لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کریں، امام انھیں ایک رکعت پڑھائے، باقی لوگ ان کے اور دشمنوں کے درمیان کھڑے رہیں، نماز نہ پڑھیں۔ جب یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں تو سرک کر پیچھے چلے جائیں اور جنھوں نے نماز نہیں پڑھی، اب وہ لوگ آ جائیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، امام تو اپنی نماز (دو رکعت) سے فارغ ہو گیا، اب یہ دونوں گروہ باری باری ایک ایک رکعت پوری کر لیں تو ان کی بھی دو دو رکعت ہو جائیں گی اور اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو پاؤں پر کھڑے کھڑے، پیدل یا سواری پر رہ کر نماز ادا کر لیں، منہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔ امام مالک کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ، بخاری، کتاب التفسیر)

(۴) آیت مذکورہ میں صرف دو صورتوں میں ہتھیار اتارنے کی اجازت ہے، پہلی یہ کہ بارش ہو رہی ہو، کپڑے اور ہتھیار بھیگ رہے ہوں، دوسری یہ کہ کوئی شخص بیماری کی وجہ سے ہتھیار بند رہنے کا متحمل نہ ہو۔ ان دو صورتوں کے علاوہ ہتھیار اتارنے کی اجازت نہیں، اس لیے آخر میں تاکیدی طور پر دوبارہ، سہ بارہ اس حکم کو دوہرایا۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

(۱) ''خُذُوْا حِذْرَكُمْ'' کے الفاظ بڑے وسیع مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں، اس کا معنی ہوشیار اور چوکنا رہنا، مسلح رہنا اور اپنے بچاؤ کے تمام ذرائع اختیار کیے رکھنا ہے، مثلاً مورچوں کی حفاظت کرنا اور ان میں پناہ پکڑنا، لڑائی سے پہلے سامان جنگ تیار رکھنا، دشمن کی نقل وحرکت سے باخبر رہنا اور اس کا مداوا سوچنا، بے خبری میں دشمن کے حملے کے لیے تیار رہنا سب کچھ ''خُذُوْا حِذْرَكُمْ'' کے مفہوم میں سما جاتا ہے۔

(۲) دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلحۂ جنگ ہر مجاہد کی انفرادی ملکیت ہوتا تھا مگر آج اسلحۂ جنگ مہیا کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ لٰہذا اسلحۂ جنگ کے تیار کرنے والے کارخانوں، اسلحہ کے ذخائر اور دشمن سے ان کا بچاؤ بھی ''خُذُوْا حِذْرَكُمْ'' میں شامل ہے۔ غرض قوم وملک کا تحفظ، افرادِ فوج کے تحفظ کی تدابیر آلاتِ جنگ کا تحفظ، لڑائی کے منصوبوں کو صیغہ راز میں رکھنا سب کچھ اس حکم میں داخل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، آج دشمن سب سے پہلے اسلحے کے محفوظ ذخائر کو یا اسلحہ ساز فیکٹریوں کو اچانک حملے کے ذریعے تباہ کر دیتا ہے، ان سب امور کی طرف مسلمانوں کو اس آیت میں متوجہ کیا گیا ہے۔

(تیسیر القرآن)

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

میدان جنگ میں اللہ کی یاد

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

(مسلمانو!) جب تم نمازِ خوف ادا کر لو (حالت جنگ میں تم نے کس قدر بے اطمینانی سے نماز پڑھی) تو اب کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھو (کہ اس سے دلوں کو اطمینان و استقامت نصیب ہوتی ہے)۔ جب دشمن کی طرف سے اطمینان ہو جائے (لڑائی ختم ہو جائے اور خوف جاتا رہے) تو (معمول کے مطابق) نماز قائم کرو، بلاشبہ نماز مسلمانوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے (کہ اس سے زندگیوں میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے اور اپنی منزل واضح رہتی ہے)۔

الفاظ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ۔ پھر جب تم نماز خوف ادا کر لو۔

فَ (پھر)، عاطفہ، اِذَا (جب) ظرفیہ، قَضَيْتُمُ (ادا کر لو)، قَضٰى، يَقْضِىْ (پورا کرنا، ادا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا) سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، قَضَيْتُمُ، الصَّلٰوةَ (نماز) مفعول۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

''تو اب کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھو''

فَ (تو) شرط کے جواب میں، اُذْكُرُوا (یاد رکھو)، ذَكَرَ، يَذْكُرُ (یاد رکھنا) اس سے فعل امر، جمع مذکر اُذْكُرُوا، اللّٰهَ (اللہ تعالیٰ کو)، اسم مفعول، قِيٰمًا (کھڑے) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، وَ اور، (عاطفہ)، قُعُوْدًا (بیٹھے)، قاعِد کی جمع (مکسّر)، اس کا عطف قِيٰمًا پر ہے، وَ اور (عاطفہ)، جُنُوْبِكُمْ (اپنے پہلو کے بل لیٹے)، (جُنُوْبِ. كُمْ)، مضاف، مضاف الیہ۔

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

''جب دشمن کی طرف سے اطمینان ہو جائے تو نماز قائم کرو''

فَ (تو) پس، (عاطفہ)، اِذَا (جب) ظرفیہ، اطْمَاْنَنْتُمْ (تم کو اطمینان ہو جائے)، اس کا مادہ (ط م ن) ہے، اِطْمَئَنَّ، يَطْمَئِنُّ (اطمینان ہونا) سے اِطْمَأْنَنْتُمْ فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، (اطمینان نفس اردو میں استعمال ہوتا ہے)، فَاَقِيْمُوا (پس قائم کرو)، فَ شرط کے جواب میں (اَقَامَ، يُقِيْمُ) قائم کرنا، سے فعل امر، جمع مذکر، اَقِيْمُوْا، الصَّلٰوةَ (نماز)، مفعول۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

''بلاشبہ نماز مسلمانوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے''

اِنَّ (بلاشبہ)، حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، (کلام میں زور پیدا کرتا ہے)، عَلٰى (پر)، حرف جار، الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلْمُؤْمِنُ کی جمع، اسم فاعل حالت جر، كِتٰبًا (لکھی ہوئی، فرض بات)، كَتَبَ، يَكْتُبُ سے كِتابًا (مصدر) موصوف، مَّوْقُوْتًا (وقت مقررہ) صفت، (اسم مفعول)۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

''فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ'' عَلٰى جُنُوْبِكُمْ کے لفظی معنی ہیں، اپنے پہلوؤں پر، یا اپنی کروٹوں پر، اردو محاورہ میں مراد لیٹنے سے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ'' مطلب یہ ہوا کہ نماز میں تخفیف تو ہوگئی، باقی ذکر الٰہی میں کوئی تخفیف نہیں ہے، یہاں تک کہ عین قتال کے وقت بھی ذکر الٰہی تو جاری رہ ہی سکتا ہے، محققین نے کہا ہے کہ احکام شریعت کا اتباع بجائے خود ذکر الٰہی ہے۔

''فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ'' الصَّلٰوةَ سے یہاں مراد وہی نمازِ خوف ہے جس کی شکل وصورت مخصوص ہے، عام نماز کی حالت سے ہٹی ہوئی ہے، اس نماز کے لیے لفظ قَضَيْتُمُ ارشاد فرمانا اس کی دلیل ہے کہ یہ بظاہر، ناکمل، ناتمام نماز بھی عند اللہ ادا ہو جاتی ہے (اور خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ اسے بھی قبول فرمالیتا ہے)۔

''فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ'' یعنی جب سفر اور خوف کی حالتیں ختم ہو جائیں۔

''فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ'' یعنی اصلی قاعدہ کے مطابق اور پوری شرائط کے مطابق نماز قائم کرو۔ [جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي'' نماز اس طرح پڑھو جیسا کہ مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔'']

صلوۃِ اصلی کے لیے یہاں لفظ اقامت استعمال ہوا ہے، اس کی دلیل ہے کہ إِقَامَتِ الصَّلٰوةَ سے مراد نماز کا اس کے جملہ شرائط ہی کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔

''إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا'' یہاں نماز کی صفت یہ بیان ہوئی کہ وہ علاوہ فرض ہونے کے پابندیِ وقت کے لحاظ سے فرض ہے، اس لیے سوائے حالت معذوری کے اسے وقت سے ہٹا دینا جائز نہ ہوگا۔ (تفسیر ماجدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) مسلمانو! نمازوں کی حفاظت کیا کرو

حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ ﴿۲۳۸﴾ (البقرۃ: 238/2)

''اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو خصوصاً ایسی نماز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہو، اور اللہ سبحانہ کے آگے (سب مل کر) اس طرح کھڑے ہو، جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں (مفسرین نے اسے نماز عصر کہا ہے)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۲) اقامت صلوٰۃ اور اللہ تعالیٰ کی معیت ورفاقت

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (المائدہ:12/5) ''(اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور کہا) اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کا ساتھ دیا اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہے، تو میں تمھارے گناہ دُور کردوں گا اور تمھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن میں نہریں رواں دواں ہوں گی۔

تفہیم بالحدیث

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

جنگ میں نماز اسی وقت ہی ادا کی جاسکتی ہے جب موقع ملے، اس دوران بھی اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔ پھر جب حالات معمول پر آجائیں تو نماز بھی معمول کے مطابق پڑھی جائے اور نمازوں کے اوقات کا بھی خیال رکھا جائے۔ احادیث کی رو سے نمازوں کے اوقات درج ذیل ہیں:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے اور عصر کا وقت (سایہ برابر ہونے سے لے کر) دھوپ میں زردی آنے تک ہے، اور نماز مغرب کا وقت (سورج غروب ہونے سے لے کر) شفق غائب ہونے تک ہے اور عشا کا وقت [شفق (سرخی جو آسمان پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے) غائب ہونے سے لے کر ٹھیک آدھی رات تک ہے] اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد بحوالہ تیسیر القرآن)

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمر اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو، اس لیے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ (مواقیت الصلوٰۃ، باب الابراد بالظہر، حوالہ ایضاً)

(۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی جب نماز فجر سے فارغ ہوکر مسجد سے نکلتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔ (بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حوالہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایضاً)

(۴) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے عشا کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا، پھر فرمایا "اگر میری امت پر یہ بات شاق نہ ہوتی تو عشا کی نماز کا اصل وقت یہی ہے۔(بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، حوالہ ایضاً)

(۵) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج چڑھنے تک نماز پڑھنے سے منع کیا، اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک۔(بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، حوالہ ایضاً)

(۶) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے یا اس وقت سویا ہوا ہو (یعنی نماز کے وقت) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آتے ہی ادا کر لے۔

(بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، حوالہ ایضاً)

(۷) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی خوشنودی نماز کو اول وقت ادا کرنے میں ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا اللہ کی طرف سے معافی ہے۔(ترمذی، حوالہ ایضاً)

مسلمانوں ہمت نہ ہارو

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾

(مسلمانو!) اور کفار کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو (کوتاہی و سستی نہ کرو) اگر تم کو (جنگ میں) تکلیف پہنچتی ہے تو انھیں بھی (ویسے ہی) تکلیف پہنچتی ہے جیسے تم کو پہنچتی ہے لیکن (تمھاری کامیابی یہ ہے) کہ تم اللہ سے (ایسی ایسی) امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ (تمھارا رنج والم، دکھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درد، امیدیں اور ارمان وغیرہ) وہ سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

الفاظ

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۔ "اور نہ تم ہمت ہارو (دشمن) قوم کی تلاش میں"

وَ اور، مستانفہ، نیا جملہ)، لَا (نہ)، ناھیہ جازمہ، تَهِنُوا (تم ہمت ہارو)، اس کا مادہ (و ہ ن) ہے، (وَهَنَ يَهِنُ) سست ہونا، کمزور ہونا، اس سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، تَهِنُوا، لَا ناھیہ جازمہ کی وجہ سے ن جمع کا حذف ہوا، فِي (میں) حرف جارہ، ابْتِغَاءِ (ڈھونڈنے، تلاش کرنے میں)، اس کا مادہ (ب غ ی) [اِبْتَغٰى، يَبْتَغِيْ] ڈھونڈنا، تلاش کرنا، باب افتعال، اس باب کا وصف طلب اور تلاش ہے (مضاف)، الْقَوْمِ سے مراد دشمن اور کفار ہیں (اسم جنس) مضاف الیہ۔

إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ

اگر ہو تم تکلیف اٹھاتے تو بلاشبہ وہ (بھی) تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم تکلیف اٹھاتے ہو"

إِنْ (اگر)، حرف شرط، تَكُونُوا (تم ہو)، كَانَ يَكُونُ سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، تَأْلَمُونَ (تم تکلیف اٹھاتے ہو) اَلَمٌ مصدر سے مضارع، جمع مذکر حاضر تَأْلَمُونَ. فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ (پس بیشک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں) رنج والم اردو میں استعمال ہوتا ہے، فَ جواب شرط، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے اور کلام میں زور پیدا کرتا ہے (بلاشبہ، بیشک)، هُمْ (وہ) إِنَّ کا اسم ہے، يَأْلَمُونَ (وہ تکلیف اٹھاتے ہیں) فعل مضارع جمع مذکر غائب، كَمَا تَأْلَمُونَ (جیسا کہ تم تکلیف اٹھاتے ہو)، كَمَا (جیسا کہ) حرف، تَأْلَمُونَ فعل مضارع، جمع مذکر حاضر۔

وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ

"اور تم امید رکھتے ہو اللہ سے جو کچھ کہ نہیں امید رکھتے وہ (کفار)"

وَ اور، تَرْجُونَ (تم امید رکھتے ہو) اس کا مادہ (ر ج و) رَجَا يَرْجُوْ (امید رکھنا)، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تَرْجُونَ، مِنَ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ سے) مِنَ جارہ، اللّٰهِ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مجرور)، مَا جو (موصولہ)، لَا نہ (نافیہ)، يَرْجُونَ فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا.

''اور ہے اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا بڑی حکمت والا۔''

وَ اور مستانفہ، كَانَ فعل ماضی، لفظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَانَ کا اسم ہے، عَلِيْمًا (بہت جاننے والا)، اسم مبالغہ، کان کی خبر ا، حَكِيْمًا اسم مبالغہ کان کی خبر ۲، علیم وحکیم اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔

تفسیر

عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی لکھتے ہیں:

''یعنی اپنے دشمن کفار کو طلب کرنے، اُن کے خلاف جہاد کے لیے کمر بستہ رہنے اور ان کے مقابلے کے لیے تیار رہنے میں کمزوری اور سستی کا مظاہرہ نہ کرو، کیونکہ دل کی کمزوری بدن کی کمزوری کو دعوت دیتی ہے اور یہ کمزوری دشمن کے مقابلے میں شجاعت و ہمت کو پست بنا دیتی ہے۔ تمھیں چاہیے کہ دشمن کے خلاف جنگ میں چست و ہوشیار رہو اور قوت و طاقت کا مظاہرہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ نے اُن امور کا ذکر فرمایا جو اہل ایمان کے دلوں کے لیے تقویت وقوت کا باعث بنتے ہیں۔

اول: جس درد و الم، مشقت، تھکاوٹ اور زخموں وغیرہ کا تمھیں سامنا کرنا پڑتا ہے انھی چیزوں کا سامنا تمھارے دشمنوں کو بھی کرنا پڑتا ہے، اس لیے انسانی مروت اور اسلامی شجاعت وشہادت کے شایان نہیں کہ تم ان کے مقابلے میں زیادہ کمزوری کا مظاہرہ کرو جبکہ تمھیں اور ان کو برابر کی تکالیف کا سامنا ہے۔

دوم: اللہ تعالیٰ سے جو امید اور آرزو تم رکھتے ہو، وہ امید اور آرزو کفار نہیں رکھتے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ثواب کے حصول اور اس کے عذاب سے نجات کے امیدوار رہتے ہو جبکہ کفار شہرت اور دنیا کے طلب گار رہتے ہیں۔ یہ بڑا نمایاں فرق ہے، اس لیے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کے درمیان یہ فرق رکھا اور اپنے علم وحکمت کے ذریعے ان کے مابین تفریق کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات عَلِيْمًا حَكِيْمًا، مومنوں کے دلوں کے لیے روشنی کا سامان فراہم کرتی ہیں۔

(تفسیر السعدی)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) نماز خوف (حالت جنگ) میں جو کمی رہ جاتی اسے ذکر الٰہی سے پورا کیا جاتا ہے اور یہی ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت وکامیابی کا سامان بنتا ہے کیونکہ بارہا ایسا ہوا کہ ایک قلیل گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا اور اللہ تو صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے (دیکھیے البقرہ: 249/2)

۲) نماز اتنی اہم عبادت ہے کہ اسے سفر وحضر، صحت اور بیماری، تکلیف وراحت یہاں تک کہ میدان جنگ میں بھی ادا کرنا اسے ضروری قرار دیا گیا کہ اس سے دلوں کو استقامت ملتی ہے۔

۳) قرآن حکیم کی بلند اور پاکیزہ تعلیمات، مسلمانوں کا اخلاقی اور ایمانی مورال ہمیشہ بلند رکھتی ہیں۔

۴) افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی قیمتی اور زریں ہدایات پر غور وفکر کرنا اور ان پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے، یہی سبب ہے کہ وہ اس دنیا میں ذلت وخواری کا شکار ہیں، آیئے عظمت رفتہ کو پانے کے لیے ہم قرآن کی طرف رجوع کریں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

حق پر مبنی فیصلے

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ‌ؕ وَلَا تَكُنۡ لِّـلۡخَآٮِٕنِيۡنَ خَصِيۡمًا ۙ ﴿۱۰۵﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ آپؐ پر نازل کی تاکہ آپؐ وحی کی روشنی میں لوگوں کے درمیان فیصلے کریں اور آپؐ (اور آپؐ کے امتی) خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں نہ جھگڑیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ

"تحقیق ہم نے نازل کی کتاب (قرآن حکیم) حق کے ساتھ"

إِنَّ تحقیق، بلاشبہ حرف مشبہ بالفعل، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، نَا ضمیر جمع غیر منفصل (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے عزت و عظمت کے طور پر ضمیر آتی ہے)، إِنَّ کا اسم نَا، أَنزَلْنَآ (ہم نے اتارا، نازل کیا یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے)، اس کا مادہ (ن ز ل) أَنزَلَ يُنزِلُ سے فعل ماضی، جمع متکلم، إِلَيْكَ (إِلَى۔كَ) طرف، آپ ﷺ کے، جار، مجرور، الْكِتٰبَ (کتاب، قرآن حکیم) كَتَبَ، يَكْتُبُ سے الْكِتَاب مصدر (مفعول)۔

بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

"حق کے ساتھ تا کہ آپ فیصلہ کریں، درمیان لوگوں کے"

بِالْحَقِّ (بِ۔الْحَقِّ) حق کے ساتھ، جار، مجرور، لِتَحْكُمَ (لِ۔تَحْكُمَ) تا کہ آپ فیصلہ کریں، لِ لام تعلیل مضارع کو نصب (زبر) دیتا ہے، حَكَمَ يَحْكُمُ سے فعل مضارع، واحد مذکر حاضر، لِ کی وجہ سے منصوب ہے، م پر زبر ہے۔

بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ "اس علم کے ساتھ جو آپ کو اللہ نے سکھایا ہے"

(بِ۔مَا) حرف جار، ما موصولہ، أَرَىٰ، يُرِي (دکھانا، علم عطا کرنا)، بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ (اللہ نے آپ کو علم عطا کیا ہے)۔

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا

"اور نہ ہوں، آپ خیانت کرنے والوں کی خاطر جھگڑنے والے"

وَ اور، مستانفہ، (نیا جملہ)، لَا نہ، ناھیہ، تَكُنْ (ہوں) كَانَ يَكُوْنُ سے فعل مضارع نہی، تَكُنْ، لِّلْخَآئِنِيْنَ (خیانت کرنے والوں کے لیے)، لِ لیے (حرف جارہ، خَانَ، يَخُوْنُ (خیانت کرنا)، اس سے اسم فاعل، جمع مذکر (حالت جری میں) خَآئِنِيْنَ (خیانت کرنے والے)، خَصِيْمًا (جھگڑا کرنے والا) خَصَمَ، يَخْصِمُ سے فعیلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ خَصِيْمًا (کثرت سے جھگڑا کرنے والا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

علامہ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس نے اپنے بندے اور رسول پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی یعنی بوقت نزول اس کتاب کو شیاطین کے باطل وسوسوں سے محفوظ و مامون رکھا، بلکہ یہ کتابِ عظیم حق کے ساتھ نازل ہوئی اور حق پر ہی مشتمل ہے، اس کی خبریں سچی اور اس کے اوامر ونواہی عدل پر مبنی ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ (الانعام:115/6)

''اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہوئیں۔''

اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتا ہے کہ اس نے اس کتاب کو اس لیے نازل فرمایا تاکہ اس کتاب کے احکام کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ایک دوسری آیت میں رب کریم کا فرمان ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (النحل:44/16)

''ہم نے آپ ؐ کی طرف قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ (ان لوگوں کے لیے) نازل کیا گیا ہے، آپ ؐ انھیں واضح کر دیں۔''

(آیت نمبر 105 سورۃ النساء) میں اس امر کا پتا چلتا ہے کہ یہ آیت مبارکہ لوگوں کے آپس کے اختلافات اور نزاعی مسائل کے فیصلے حل کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہو اور سورۃ النحل کی آیہ مبارکہ تمام دین، اس کے اصول وفروع کی تبیین (وضاحت) کے بارے میں نازل ہوئی ہو، یہ بھی ہوسکتا ہے (سورۃ النحل کی آیت نمبر 44 اور سورۃ النساء کی آیت 105) میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرنا، ان کی جان ومال، عزت وآبرو، عقائد اور حقوق نیز زندگی کے دیگر تمام مسائل واحکام کی قرآن کے مطابق فیصلے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

''بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ'' اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق ''یعنی آپ ﷺ اپنی خواہشات کے مطابق فیصلہ نہ کریں بلکہ اس وحی اور علم کے مطابق فیصلہ کریں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے، اس کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ۙ (النجم:3,4/53) ''ہمارا رسول (ﷺ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خواہش سے نہیں بولتا بلکہ (ان کا ہر کلام) وحی کے مطابق ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔"

یہ آیہ مبارکہ اس امر کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان تمام احکام میں معصوم اور محفوظ ہیں جو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو پہنچائے، نیز اس امر کی دلیل ہے کہ فیصلہ کرنے کے لیے علم اور عدل شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ "یہ فیصلے اللہ کی ہدایات کے مطابق ہوں۔" اور یہ نہیں فرمایا: بما رائیت "جو آپ نے دیکھا اور جو آپ کی رائے ہے۔" اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لیے "کِتَابُ اللّٰہ" کو میزان قرار دیا گیا اور ان فیصلوں کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھی گئی، ظلم و جور کی ضد ہے اور آیت کے آخری حصے میں واشگاف الفاظ میں کہا گیا:

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا "اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنیے" یعنی جس کی خیانت کے بارے میں آپ ﷺ کو علم ہے کہ اس کا دعویٰ ناحق ہے یا وہ کسی کے حق کا انکار کر رہا ہے، اس کی حمایت میں جھگڑا نہ کریں، خواہ وہ علم رکھتے ہوئے اس خیانت کا ارتکاب کر رہا ہو یا محض ظن و گمان پر۔

گویا کہ آیہ مبارکہ کے اس حصے سے پتا چلتا ہے کہ کسی باطل معاملے میں جھگڑنا اور اس کی حمایت کرنا ناجائز ہے، ہاں ایسے شخص کی حمایت کی جا سکتی ہے جو کسی ظلم میں معروف نہ ہو بلکہ اس کا معاملہ حق پر مبنی ہو۔ (تفسیر سعدی)

اللہ سے بخشش طلب کرتے رہو

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾

اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

الفاظ

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ "اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہیں"

وَ (اور) عاطفہ، اِسْتَغْفِرِ (بخشش طلب کریں)، اِسْتَغْفَرَ، يَسْتَغْفِرُ سے فعل امر، واحد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکر، آگے ملانے کے لیے ’ر‘ کے نیچے زیر آئی ہے، اِسْتَغْفِرِ اللّٰہَ (اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں)۔

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے‘‘

اِنَّ (بلاشبہ) حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، لفظ اللّٰہُ سبحانہ وتعالیٰ اِنَّ کا اسم ہے، کَانَ (ہے)، غَفُوْرًا (بے حد بخشنے والا)، غَفَرَ یَغْفِرُ سے مبالغے کا صیغہ غَفُوْرًا اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، رَحِیْمًا (نہایت مہربان)، رَحِمَ یَرْحَمُ سے مبالغے کا صیغہ رَحِیْمًا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، کان کی خبر نمبر 2 ہے۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں: ’’وَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ‘‘ بظاہر خطاب رسول اللہ ﷺ سے ہے لیکن اس میں عتاب کا رخ اُن مسلمانوں کی طرف ہے جو منافقین کی حمایت کرتے تھے، اس طرح کے خطاب، جیسا کہ ہم اس کتاب (تفسیر تدبر قرآن) میں متعدد مقامات پر واضح کر چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بحیثیت امت وکیل کے ہوتے ہوئے بات آپ کو مخاطب کر کے کہی جاتی ہے لیکن مقصود یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ حرکتیں (خیانت کی) کر رہے ہیں وہ ان سے باز آئیں، اس اسلوب میں یہ بلاغت بھی ہوتی ہے کہ ان لوگوں سے ایک قسم کی بے التفاتی و بے پروائی کا اظہار ہو جاتا ہے جن کو سرزنش کرنا مقصود ہوتا ہے، گویا وہ لائق خطاب نہیں، اس وجہ سے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کر کے جو بات فرمائی تھی وہ فرما دی، اس بات کی وضاحت قرآن حکیم کی اگلی آیت سے بھی ہو جاتی ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾

(النساء:107/4) ’’اور آپ ﷺ اُن لوگوں کی طرف داری میں نہ جھگڑیں جو اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں، اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بددیانت اور گناہ گار ہو۔‘‘ (تدبر قرآن)

سید مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جو شخص دوسروں کے ساتھ خیانت کرتا ہے وہ دراصل سب سے پہلے خود اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ (مختصر حواشی)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) قرآنِ حکیم کی بنیادی تعلیم لوگوں کے درمیان عدل وانصاف سے فیصلے کرنا ہے۔

۲) نظامِ عدل اپنوں اور غیروں میں، دوستوں اور دشمنوں، اور خود اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو وہ بھی دی جائے گی۔

''اے ایمان والو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو اور (دیکھو!) کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ کہ یہ بات تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو اور (یادرکھو!) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (دیکھیے المائدہ:8/5)

دوسری جگہ اس طرح فرمایا: اے ایمان والو، انصاف کے علمبردار اور اللہ کے واسطے گواہ بنو اگرچہ تمھارے انصاف اور تمھاری گواہی کی زد خود تمھاری اپنی ذات پر یا تمھارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو، فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور (یادرکھو) اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔
(دیکھیے النساء:134,135/4)

۳) خائن لوگوں کا دفاع اور ان کی حمایت ممنوع ہے، اس خیانت کے مرتکب خواہ اپنے ہی لوگ کیوں نہ ہوں، اس میں کسی طرح کی رورعائت جائز نہیں۔

۴) اگر خطائیں سرزد ہوتی ہیں تو رب تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، لہٰذا سچے دل سے اس کے حضور مغفرت کا طلب گار رہنا بندہ مومن کی عادت ہے، اور ہمیشہ عدل کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا:

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بیباک
عدل اس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک
شجرِ فطرتِ مسلم تھا حیا سے نمناک
تھا شجاعت میں وہ اک ہستی فوق الادراک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خائن لوگوں کی طرفداری نہ کیجیے

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ۝۱۰۷

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کی طرفداری میں نہ جھگڑیں جو اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں، اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بڑا خائن اور گنہگار ہو۔

الفاظ

وَلَا تُجَادِلْ (اور نہ آپ جھگڑا کریں)، وَ اور (عاطفہ)، جَادَلَ، يُجَادِلُ سے فعل نہی، واحد مذکر، لَا کی وجہ سے تجادِلْ کا لام ساکن ہے۔

عَنِ الَّذِيْنَ (اُن لوگوں کی طرف سے جو)، عَنِ سے، حرف جار، الَّذِيْنَ (وہ لوگ جو) اسم موصول، جمع مذکر، الّذی اس کا مفرد ہے۔

يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ (خیانت کرتے ہیں، اپنے آپ سے)، اس کا مادہ (خ و ن) ہے، (خَانَ، يَخُوْنُ) دھوکہ دینا، غداری کرنا، اس سے اِخْتَانَ يَخْتَانُ (خیانت کرنا) باب افتعال اور فعل مضارع، جمع مذکر غائب يَخْتَانُوْنَ، (اَنْفُسَ۔هُمْ) اپنے نفسوں سے، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا

''تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا، اُس شخص کو جو ہے خائن، گنہگار''

اِنَّ حرف ناصب (بعد والے اسم کو زبر دیتا ہے اور جملے میں زور پیدا کرتا ہے) اللهَ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ (اسم)، لَا (نہیں)، نافیہ، يُحِبُّ (پسند کرتا ہے)، اَحَبَّ، يُحِبُّ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، مَنْ (جو) موصولہ كَانَ (ہے) خِيَانَةٌ مصدر سے مبالغے کا صیغہ، خَوَّانًا (بڑا خائن)،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَانَ کی خبر نمبر ۱، اَثِيْمًا، اِثْمٌ (گناہ)، اَثِمَ، يَاْثَمُ (گناہ کا ارتکاب کرنا)، اَثِيْمٌ (صفت مشبہ بروزن فعیلٌ) گنہگار كَانَ کی خبر نمبر ۲۔

تفسیر

"وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ"

"اور آپ ﷺ اُن لوگوں کی طرف سے مت جھگڑیں جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں"

(اَلْاِخْتِيَان) اور (اَلْخِيَانَة) جرم، ظلم اور گناہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور اس میں اس شخص کی طرف سے جھگڑنا بھی شامل ہے جو کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہے جس پر کوئی حد یا تعزیر لازم آتی ہو۔ اس شخص سے جو خیانت وغیرہ صادر ہوئی ہو، اس کی مدافعت میں یا اس کو شرعی سزا سے بچانے کے لیے اس کی ضمانت میں کسی قسم کا جھگڑا نہ کیا جائے۔

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝۱۰۷" کیونکہ اللہ تعالیٰ خائن اور مرتکب جرائم (گنہگار) کو پسند نہیں فرماتا۔ (تفسیر السعدی، شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

اِن (خائن) لوگوں سے مراد وہی چور انصاری خاندان کے لوگ ہیں، جنھوں نے محض خاندانی تعصب کی بنا پر چور کی حمایت کی، پھر آپ ﷺ کے سامنے چور کے مجرم نہ ہونے کے متعلق قسمیں بھی کھائی تھیں اور سارا الزام بے گناہ یہودی کے سر تھوپ دیا تھا اور مجرم کے گناہ دو تھے، ایک چوری دوسرے اس یہودی کو موردِ الزام ٹھہرانا۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) خائن قیامت کے روز اپنی خیانت کے ساتھ پیش ہوگا

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۱ (آل عمران:161/3)

"کسی نبی کا یہ کام نہیں ہوسکتا کہ وہ خیانت کر جائے (اس کی شان اور عظمت سے یہ بات بعید ہے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو کوئی خیانت کرے (تو اس کا وبال اسی پر ہوگا) اور وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو جائے گا، پھر ہر متنفس کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔''

(۲) خائن کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ (الانفال:58/8)

''اگر کبھی آپ ﷺ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو اس کے معاہدے کو علانیہ اس کے آگے پھینک دو (معاہدے کی توثیق نہ کرو اور نہ کوئی ذمہ داری اٹھاؤ) یقیناً اللہ تعالیٰ خائنوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔''

(۳) اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا

وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾ (یوسف:52/12)

''جو خیانت کرتے ہیں اُن کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ پر نہیں لگاتا۔''

(۴) وہ خالق و مالک ہر چھپی خیانت سے آگاہ ہے

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ (المومن:19/40)

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نگاہوں کی خیانت تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں۔''

(۵) عدل سے کام لینا اہل ایمان کی خوبی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ (المائدہ:8/57)

''اے ایمان والو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو، کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ، عدل کیا کرو، یہ بات تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے (تمھاری پرہیز گاری کا اس عدل سے پتا چلے گا)۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نیتوں سے بھی آگاہ ہے

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾

(خائن لوگ) انسانوں سے اپنی حرکات (مکروفریب) چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے نہیں چھپا سکتے (جو نیتوں سے بھی آگاہ ہے) وہ تو اس وقت بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اُس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے سارے اعمال پر محیط ہے (وہ لوگ اور اُن کے تمام اعمال، اس کے قبضہ قدرت میں ہیں، جس کا ریکارڈ اس کے ہاں درج ہے)۔

الفاظ

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ ''وہ چھپا سکتے ہیں (اپنی حرکات) لوگوں سے''

اس کا مادہ (خ ف ی) ہے، اِسْتَخْفٰى، يَسْتَخْفِىْ (چھپانا خیانت کا)، باب استفعال، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب يَسْتَخْفُوْنَ، مِنَ (سے) حرف جار، النَّاسِ (لوگ) مجرور۔

وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ''اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے نہیں چھپا سکتے''

وَ اور، عاطفہ، لَا (نہیں) نافیہ، يَسْتَخْفُوْنَ (چھپا سکتے) فعل مضارع، جمع مذکر غائب، مِنَ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ سے) جار، مجرور۔

وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ

''وہ (رب تو) اس وقت بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاف مشورہ کرتے ہیں''

وَ (اور) حالیہ، هُوَ (وہ) ضمیر منفصل واحد مذکر، (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے)، مَعَهُمْ (مَعَ-هُمْ) ساتھ، اُن کے، مضاف، مضاف الیہ، إِذْ (جب) ظرف زمان، يُبَيِّتُوْنَ (وہ رات کو مشورہ کرتے ہیں)، اس کا مادہ (ب ی ت)، بَيَّتَ، يُبَيِّتُ [(خائن لوگ) راتوں کو کسی کے خلاف خیانت کا مشورہ کرتے ہیں، منصوبہ بندی کرنے والے ہیں]، مَا (اس چیز کا کہ) اسم موصول، لَا يَرْضٰى (نہیں وہ راضی ہوتا، یعنی اللہ تعالیٰ)، فعل مضارع منفی، رَضِيَ يَرْضٰى (راضی ہونا)، مِنَ الْقَوْلِ [(ان کی) اس بات سے] جار، مجرور، (یعنی جرم تو اپنا ہے کسی اور شخص کو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں جو سراسر ناحق ہے)۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا

''یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے سارے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے''

وَ اور (مستانفہ)، كَانَ (ہے)، فعل ماضی، اللّٰهُ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ كَانَ کا اسم، بِمَا (بِ-مَا)، ساتھ اس بات کے، جو، ب، جارہ، مَا موصولہ، يَعْمَلُوْنَ [(جو) وہ عمل کرتے ہیں، خیانت کرنے والے] فعل مضارع، جمع مذکر غائب، مُحِيْطًا (گھیرنے والا، احاطہ کرنے والا) اَحَاطَ، يُحِيْطُ سے اسم فاعل، مُحِيْطًا، واحد مذکر، كَانَ کی خبر ہے۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

''يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ'' خلق کے سامنے ذلت ورسوائی سے شرماتے ہیں۔

''لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور بطور مجرم ہونے سے نہیں شرماتے۔

''يُبَيِّتُوْنَ'' خائن لوگ، اپنے شخص کو بچانے کے لیے رات کو مشورہ کرتے ہیں کہ اس طرح اس الزام کو فلاں شخص کے نام ناحق جڑ دیں گے اور نبی ﷺ کو اپنی چرب زبانی سے بتا دیں گے، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو وحی کے ذریعے خبردار کر دیا کہ آپ ﷺ ایسے خائن لوگوں کی کبھی طرفداری نہ کریں۔

''وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا'' اس رب العالمین کے احاطۂ علم سے کون سی کارروائی مخفی رہ سکتی ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) خائن لوگوں کا دفاع حرام ہے، خواہ یہ اپنے ہوں یا غیر، اس سے اسلام کی عالمگیر صداقت کا پتا چلتا ہے۔

۲) اسلامی حکومت کو مظلوم کا حامی ہونا چاہیے نہ کہ ظالم کا، کیونکہ عدل وانصاف کو قائم کرنا اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور وہ جہاں والوں پر مہربان ہے اور رسول اللہ ﷺ کو اس نے ''پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے'' اس لیے اسلام کی کھری اور سچی تعلیمات بھی تا قیامت پوری نسل انسانیت کے لیے ہیں۔

۴) خیانت سے ہر قسم کی خیر وبرکت اٹھ جاتی ہے۔ یہ ایسا معاشرتی روگ ہے کہ اس سے انسانی شرف و کمال ضائع ہو جاتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں زبردست خلا پیدا ہوتا ہے۔ اگر عدلیہ اس کی مرتکب ہو تو لوگوں میں انصاف رخصت ہو جاتا ہے۔ اگر تجارت اور لین دین میں خیانت پیدا ہو جائے تو کاروباری ساکھ جاتی رہتی ہے۔ اگر سیاست میں خیانت پیدا ہو جائے تو حکومت بہت جلد کمزور ہو جاتی ہے اور اگر شادی بیاہ میں خیانت آ جائے تو خاندان اور گھروں کا ڈھانچہ تباہ وبرباد ہو جاتا ہے، جیسا کہ آج کل جگہ جگہ ان باتوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

۵) خائن لوگ رات کی تاریکی میں سازشوں کے منصوبے بناتے ہیں اور ہمارا خالق ومالک دلوں کے چھپے راز سے بھی آگاہ ہے۔ ایسے لوگ اگر دنیا کی عارضی زندگی میں بچ نکلے تو یاد رکھیں آخرت کے دائمی عذاب سے کیسے چھٹکارا پا سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا نظام، عدل اور انصاف پر مبنی ہے۔

۶) خیانت اور فریب کی ضد امانت داری اور تقویٰ ہے اور اسے اختیار کرنے سے انسان شرف وکمال کی بلندیوں کو چھونے لگتا ہے اور یہی دین کا مقصود ہے:

دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مسلمانو!) مجرموں کی پشت پناہی نہ کیجیے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

ہاں، تم لوگوں نے ان مجرموں (خیانت کار، منافقین) کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کرلیا، مگر قیامت کے روز اُن کے لیے اللہ سے کون جھگڑا کرے (جہاں ہر فیصلہ عدل سے سنا دیا جائے گا) اور آخر وہاں ان کا کون وکیل ہو گا؟

الفاظ

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ "(ہاں!) تم وہی لوگ ہو"

هٰٓا حرف تنبیہ (چوکس کرنا)، اَنْتُمْ (تم یہ) ضمیر، جمع مذکر حاضر (مبتدا)، هٰٓؤُلَآءِ (وہی لوگ)، اسم اشارہ جمع (خبر)۔

جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ "جھگڑے کئے تم نے (ان خیانت کار اور مجرموں) کی طرف سے"

اس کا مادہ (ج د ل) جَادَلَ، يُجَادِلُ (جھگڑنا) سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر، جٰدَلْتُمْ باب مفاعلہ، (اس باب کا خاصہ مشارکت باہم جھگڑنا)، عَنْهُمْ (عَنْ۔هُمْ)، ان کی طرف سے، یعنی خیانت کاروں کی طرف سے، جار، مجرور۔

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا "دنیا کی زندگانی میں"

فِي (میں) حرف جار، الْحَيٰوةِ (زندگانی) موصوف، الدُّنْيَا (دنیا)، صفت (مجرور)۔

فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

"بھلا پھر کون جھگڑا کرے گا اللہ سے (ان خیانت کاروں کی طرف سے) قیامت کے دن"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَ (پھر) آیت کے پہلے حصے کا جواب، مَنْ (کون)، حرف استفہام (مبتدا)، يُّجَادِلُ اللّٰهَ (جھگڑا کرے گا، اللہ سے) جَادَلَ، يُجَادِلُ فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے)، عَنْهُمْ (عَنْ۔هُمْ) ان کی طرف سے، جار، مجرور، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (قیامت کے دن)، يَوْمَ ظرف زمان، (مضاف)، الْقِيٰمَةِ (مضاف الیہ)، (خبر)۔

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ''یا کون ہوگا اُن کی طرف سے وکیل؟''

اَمْ (یا) حرف عطف، مَّنْ (کون)، استفہامیہ، يَّكُوْنُ (ہوگا)، كَانَ يَكُوْنُ (ہونا) سے فعل مضارع ناقص کہلاتا ہے، عَلَيْهِمْ (اُن کی طرف سے) جار، مجرور، وَكِيْلًا (وکیل، ضامن)۔

تفسیر

فرض کیا، اس دنیا کی زندگی میں تم نے خیانت کار اور منافقین کی غلط حمایت میں جھگڑا کر کے انھیں عار اور فضیحت سے بچالیا، مگر روزِ جزاوسزا، رب قدیر کے حضور کون سی چیز انھیں بچائے گی؟ اور کون اُن کا وکیل یا ضامن بن سکے گا؟ اس روز ان کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں اور جسم کا ہر ہر عضو اُن کے کرتوتوں پر گواہی دیں گے، بھلا کون اُن کی حمایت میں بولے گا؟ اُس روز اللہ اُن کو اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی برحق ہے اور حق کو ظاہر کرنے والا ہے۔

اس آیہ مبارکہ میں نیکی اور بدی میں واضح طور پر خطِ امتیاز کھینچ دیا گیا ہے۔ نیک اعمال پر اجر وثواب مرتب ہوتا ہے، جبکہ برے اعمال عذاب کا مستحق بنا ڈالتے ہیں۔ پس جس شخص کو اس کے نفس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے وہ اپنے آپ سے پوچھے ''تو نے سستی اور کوتاہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترک کر دیا تو اس کے عوض تو نے کون سا نفع حاصل کیا؟ اور کتنا اُخروی ثواب ہے جو تجھے حاصل ہونے سے رہ گیا؟ اور اللہ کے حکم کو ترک کرنے کے نتیجے میں کتنی بدبختی، محرومی، ناکامی اور خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔''

اسی طرح جب اس کا نفس شہوات محرمہ (ناجائز خواہشات) کی طرف بلائے تو وہ اس سے مخاطب ہو کر کہے ''فرض کیا کہ جس ناجائز اور غلط چیز کی تو نے خواہش کی اور اس کے پیچھے چل پڑا، اس کی لذت تو ختم ہو جائے گی مگر یہ لذت اپنے پیچھے اتنے غم والم، حسرتیں اور مایوسیاں، محرومیاں اور پریشانیاں چھوڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے گی کہ ان کا کچھ حصہ بھی عقلمند شخص کو ان لذتوں کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

یہی وہ سب سے بڑی چیز ہے جس میں تدبر بندے کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے، یہی حقیقی عقلمندی کی خصوصیت ہے، اس شخص کے لیے جو عقلمندی کا دعویٰ کرتا ہے مگر وہ عقلمند نہیں ہوتا، کیونکہ وہ ظلم و جہالت کی وجہ سے دنیا کی لذت و راحت کو ترجیح دیتا ہے خواہ اس پر کیسے ہی نتائج مرتب ہوں۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

سچ ہے:

بڑے موذی کو مارا، نفس امّارہ کو گر مارا

تفہیم بالقرآن

(۱) روزِ قیامت نفسا نفسی کا عالم ہوگا

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ (عبس: 34-37/80) ''(روز قیامت کسی کی حمایت تو درکنار قریبی رشتے بھی بھول جائیں گے) اُس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا، اُن میں سے ہر شخص پر اس روز ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔''

(۲) روز قیامت انسانی جسم کے اعضا بھی بول اٹھیں گے

اگر کوئی شخص اپنے جرم سے انکاری ہوگا تو اللہ تعالیٰ جسمانی اعضا کو قوت گویائی عطا فرمائے گا جو اس کے خلاف شہادت فراہم کریں گے اور وہ تعجب سے کہے گا:

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ (حٰم السجدۃ: 21,22/41) ''تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟' (اعضا) جواب دیں گے ''ہمیں اسی اللہ نے گویائی دی ہے جس نے سب چیزوں کو بولنا سکھایا، اسی (رب قدیر) نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو، تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمھیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمھارے اپنے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیں گی، بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمھارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے (یہی بات انسان کو تباہی و بربادی سے ہمکنار کر دے گی۔)''

اللہ کی بخشش بے پناہ

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾

(یاد رکھو!) جو شخص کوئی برائی کرے، یا اپنے نفس پر ظلم کر جائے (پھر اپنے کیے پر نادم ہو جائے) پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے بخشش کا طلب گار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

الفاظ

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ

''اور جو شخص کوئی برا عمل کرے یا ظلم کرے اپنی جان پر''

وَ اور (مستانفہ)، مَنْ (جو) اسم شرط، جازمہ (اس کے بعد والے حرف پر جزم آتی ہے)، جیسا کہ يَعْمَلْ کی لام پر ہے، عَمِلَ يَعْمَلُ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، سُوْٓءًا (برائی)، مفعول، اَوْ (یا)، حرف عطف، ظَلَمَ، يَظْلِمُ (ظلم کرنا) سے فعل مضارع مجزوم بوجہ مَنْ نَفْسَهٗ (نَفْسَ۔ هٗ)، اپنے نفس (پر) مضاف، مضاف الیہ (مرکب اضافی)، (مفعول)۔

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ''پھر وہ بخشش کا طلب گار ہو، اللہ تعالیٰ سے''

ثُمَّ (پھر) حرف عطف، يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ (وہ بخشش کا طلبگار ہو، اللہ تعالیٰ سے)، اِسْتَغْفَرَ، يَسْتَغْفِرُ (بخشش مانگنا)، يَسْتَغْفِر، فعل مضارع، واحد مذکر مجزوم، اس کا عطف يَعْمَلْ پر ہے، باب استفعال (اس کا خاصہ طلب ہے)، يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ (اگلے لفظ سے ملانے کے لیے ر کے نیچے زیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے)۔

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ''تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا پائے گا''

وَجَدَ، يَجِدُ (پانا) سے فعل مضارع مجزوم، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے 'د' کے نیچے زیر آتی ہے، يَجِدِ اللّٰهَ (وہ پائے گا اللہ تعالیٰ کو)، (غَفَرَ، يَغْفِرُ) بخشنا، معاف کرنا، غَفُوْرًا (بہت بخشنے والا)، اسم مبالغہ، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام (اسم مفعول نمبر ا)، رَّحِيْمًا، رَحِمَ، يَرْحَمُ (رحم کرنا) اسم مبالغہ رَحِيْمًا (بہت رحم کرنے والا) اسم مبالغہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام (اسم مفعول نمبر ۲)۔

تفسیر

جو شخص اپنی خطاؤں اور غلطیوں پر نادم و پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور صدق دل سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس مہربان رب کو بخشنے والا، معاف کرنے والا پاتا ہے۔ نہ صرف وہ اپنے بندوں کو معاف فرماتا ہے بلکہ مستقبل میں انھیں مزید اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

''وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ'' اس پر صاحب تفسیر حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

''حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور جود و احسان کی خبر دے رہا ہے کہ جس نے اس سے توبہ کر لی اور اس کی طرف رجوع کر لیا (اپنے عقائد و اعمال کو صدق دل سے درست کر لیا) خواہ وہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، حق تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اور اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عفو و بردباری، اپنے جود و کرم اور اپنی وسیع رحمت و مغفرت کی خبر دی ہے کہ جس نے کوئی گناہ کیا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور اللہ تعالیٰ سے (صدق دل سے) معافی چاہی تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا، گو اس کے گناہ آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں سے بھی بڑے کیوں نہ ہوں۔

(تفسیر ابن کثیر، بحوالہ تفسیر ابن جریر)

تفہیم بالقرآن

(۱) اللہ تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو جاؤ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ (الزمر:53/39)

''(رب کریم کا فرمان ہے) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بندوں کو سنا دیجیے کہ وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے (اس کی عظمت وشان پر نگاہ تو کرو) وہ بخشنے والا، مہربان ہے۔''

(۲) توبہ کے بعد اصلاح لازمی امر ہے

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾

(المائدہ:39/5)

''پھر ظلم کرنے کے بعد جو شخص (سچی) توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے (صراط مستقیم پر چل پڑے) تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

سید مودودیؒ نے اس آیت پر بڑی اچھی بات کہی ہے:

''اس آیت کا مطلب یہ نہیں کہ ایسے ظالم مثلاً چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کٹنے کے بعد جو شخص توبہ کر لے اور اپنے نفس کو چوری سے پاک کر کے اللہ کا صالح بندہ بن جائے، وہ اللہ کے غضب سے بچ جائے گا (یہی أَصْلَحَ کا مفہوم ہے)۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) خیانت اگر جرم ہے تو خائن لوگوں کی حمایت بھی بہت بڑا جرم ہے، جس کا محاسبہ آخرت میں ہوگا۔

۲) اپنی خطاؤں اور گناہوں کے بعد بندوں پر لازم ہے کہ ندامت اور شرمساری کے آنسو بہا کر رب کریم کے حضور صدق دل سے توبہ کر لیں تو وہ مہربان اور بخشنے والا آقا انھیں معاف کر دیتا ہے۔

۳) صدق دل سے توبہ کے بعد اپنی اصلاح ضروری ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر توجہ دی جائے، مثلاً کوئی شخص صوم وصلوٰۃ کی پابندی سے غافل رہا ہے تو وہ اس کا پابند ہو جائے، والدین کی خدمت سے لاپرواہ رہا ہے تو وہ اس کا پابند ہو جائے، کسی شخص کے مال اور جائیداد پر ناحق قبضہ کیا ہوا ہے تو وہ اسے لوٹا دے وغیرہ۔

۴) اللہ تعالیٰ کو اخلاص نیت پسند ہے، اخلاص کے ساتھ اس کے حضور توبہ واستغفار کرتا رہے اور اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مغفرت کا امیدوار رہے:

اور جس نے توبہ و اصلاح کی بَعد قُصور
تو قبول اللہ توبہ اس کی کرے گا ضرور
بخشنے والا وہ اور مہربان رب غفور
اس کی رحمتیں ہم پہ ہر لمحہ ضرور

اعمال کے محاسبے کا قانون

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے (وہ کسی دوسرے کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا، یہی عدل کا تقاضا ہے) اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے (وہ سب کے حالات سے باخبر ہے اور اس کے قوانین عدل اور حکمت پر مبنی ہیں)۔

الفاظ

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا ''اور جو شخص کماتا ہے گناہ''

وَ اور (عاطفہ)، مَنْ (جو کوئی)، مَنْ شرطیہ جازمہ، كَسَبَ يَكْسِبُ (کمانا، کرنا) جیسا کہ اردو میں کہا جاتا ہے کسب حلال (حلال رزق کی کمائی) مَنْ کی وجہ سے يَكْسِبْ کی ب، مجزوم ہے، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اِثْمًا (گناہ) مفعول۔

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ''تو بلاشبہ وہ کماتا ہے اسے اپنے ہی خلاف''

فَ پس، تو، جواب شرط، اِنَّ (بلاشبہ) اس کے ساتھ مَا کا اضافہ کلمہ حصر کا معنی دیتا ہے، اس کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ صرف اور صرف ہوگا، يَكْسِبُهٗ (وہ کماتا ہے اسے یعنی گناہ کو)، يَكْسِبُ فعل مضارع، واحد مذکر غائب، ہٗ ضمیر گناہ کی طرف جاتی ہے (مفعول)، عَلٰی (پر) حرف جار، (نَفْسِہٖ۔ ہٖ) نفس، اپنے (پر) مضاف، مضاف الیہ، یعنی اس کا وبال صرف اور صرف اس کے اپنے نفس پر ہوتا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ''اور اللہ خوب جاننے والا، نہایت حکمت والا ہے''

وَ اور، مستانفہ، (مستقل جملہ)، كَانَ (ہے) فعل ماضی، اللّٰهُ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا اسم ہے، عَلِيْمًا (خوب جاننے والا)، عَلِمَ، يَعْلَمُ (جاننا) اسم مبالغہ عَلِيْمًا، کان کی خبر نمبر ا، حَكِيْمًا (خوب حکمت والا) حَكَمَ يَحْكُمُ (فیصلہ دینا)، حَكِيْمًا اسم مبالغہ، کان کی خبر نمبر ۲، (جس رب کے فیصلے حکمت سے پُر ہیں)۔

تفسیر

''اور جو شخص گناہ کرتا ہے اُس کا بوجھ اسی پر ہے، اس میں ہر قسم کا چھوٹا بڑا گناہ شامل ہے، جو کوئی کسی برائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی دنیاوی اور اُخروی سزا صرف اسی کے لیے ہے، یہ سزا کسی اور کی طرف منتقل نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ (الانعام: 164/6)

''(روز قیامت) کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔''

مگر جب کسی معاشرے میں برائیاں غالب آ جائیں اور اس معاشرے میں بسنے والے لوگ انھیں روکنے اور مٹانے کی کوششیں نہ کریں تو اُن کا عذاب عام ہو جاتا ہے اور اُن کے گناہ میں سب شامل ہو جاتے ہیں، سب مجرمین کی صف میں آ جاتے ہیں اور سب عذاب کی زد میں آ جاتے ہیں، سوائے ان نیک لوگوں کے جو برائی کے خلاف جدوجہد کرتے رہتے ہیں، اللہ انھیں اپنی رحمت سے بچا لیتا ہے۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اللہ نے بچا لیا اور پوری قوم غرق کر دی گئی۔

اس آیہ مبارکہ میں عدل و حکمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کسی دوسرے کے گناہ کی سزا نہیں دیتا اور نہ کسی کو اس کے جرم سے بڑھ کر سزا دیتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

یعنی وہ رب العزت علم کامل اور حکمت تامہ کا مالک ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ علم اور انتہا کی حکمت ہے کہ اسے ہر شخص کے گناہ کا علم ہے، اس کے گناہ کا داعیہ کیا تھا اور اس کے گناہ پر کیا سزا مرتب ہوگی، اس کی توبہ واستغفار میں کس قدر خلوص تھا، وہ رب قدیر تو ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، (سبحان اللہ!) (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) لوگو! جو لوگ تم سے پہلے گزر گئے ان کے اعمال ان کے لیے اور تمھارے اعمال تمھارے لیے

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾ (البقرہ:141/2)

''وہ کچھ لوگ تھے جو گزر چکے، ان کے (اعمال) کی کمائی ان کے لیے تھی اور تمھارے (اعمال) کی کمائی تمھارے لیے ہے، تم سے ان کے اعمال کے متعلق سوال نہ ہوگا۔''

(۲) روز محشر عزیز واقارب بھی ایک دوسرے سے بھاگ جائیں گے

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ (عبس:34-37/80)

''اس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا، اُن میں سے ہر شخص کو اس دن ایسا وقت آ پڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا (اور وہ خود بھی بے بسی اور سراسیمگی کی کیفیت میں ہوگا)۔''

(۳) نہ دوستی کام آئے، نہ رشوت اور سفارش ہی چلے

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (البقرہ:254/2)

''(وہ ایسا دن ہے) جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش ہی چلے گی۔''

(۴) اس دن سلامتی والا دل (اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت سے ماموردل ہی) فائدہ دے گا۔

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ (الشعراء 88,89/26)

''اس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا نہ اولاد۔ بجز اس کے کوئی شخص قلب سلیم لیے ہوئے اللہ کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور حاضر ہو۔"

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! "اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب آخرت سے) ڈرایئے۔" تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا "اے قریش کے لوگو! تم اپنی ذمہ داری خود اٹھاؤ، میں اللہ کے ہاں تمھارے کچھ بھی کام نہیں آؤں گا، اے نبوعبدمناف! میں اللہ کے ہاں تمھارے کچھ بھی کام نہیں آؤں گا اور اے فاطمہ بنتِ محمد ﷺ! میرے مال میں سے جو چاہتی ہو، مجھ سے (اس دنیا میں) سوال کر لے، میں اللہ کے ہاں تمھارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ (رواہ البخاری، کتاب التفسیر)

(۲) سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر کسی کے ساتھ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا، اللہ اور اس شخص کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، پھر وہ دیکھے گا اس نے کیا عمل کیے ہیں، وہ آدمی دیکھے گا تو سامنے آگ ہوگی، جو بھی تم میں سے استطاعت رکھتا ہے اسے آگ سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے، خواہ اسے اس آگ سے بچنے کے لیے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ و خیرات میں دینا پڑے .... جو یہ بھی نہ پائے تو وہ کلمۂ خیر (کوئی اچھی بات) زبان سے نکالے (جس سے کسی بھائی کو روشنی اور ہدایت مل جائے۔) (رواہ البخاری، کتاب التوحید)

بے گناہ پر الزام لگانا

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿١١٢﴾

پھر جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے تو بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔

الفاظ

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ''اور جو شخص کرتا ہے کوئی خطا یا گناہ''

وَ اور (عاطفہ)، مَنْ (جو) شرطیہ جازمہ، كَسَبَ يَكْسِبُ (کرنا، کمانا) فعل مضارع، واحد مذکر غائب يَكْسِبْ، جازمہ بوجہ مَنْ، خَطِيْٓـئَةً (کوئی خطا)، مفعول بہ، اَوْ (یا) حرف عطف، اِثْمًا (گناہ) اس کا عطف خَطِيْٓـئَةً پر ہے۔

ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا ''پھر وہ الزام لگاتا ہے اس کا یعنی گناہ کا کسی بے گناہ پر''

ثُمَّ (پھر) حرف عطف، يَرْمِ (وہ الزام لگاتا ہے)، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اس کا مادہ (ر م ی) ہے رَمٰی يَرْمِیْ (پھینکنا، الزام دینا)، بِهٖ (بِ۔ ہٖ) اس گناہ کا، جار، مجرور، ہٖ کا مرجع گناہ کی طرف ہے، بَرِيْٓـئًا (کسی بے گناہ پر)، اس کا مادہ (ب ر ء) ہے (بَرَأَ، يَبْرِئُ)، بری ہونا، چھٹکارا پانا، اس سے اسم فاعل بَرِئٌ (بے گناہ، بری شخص) اور مفعول بہ منصوب۔

فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ''تو یقیناً اس نے اپنے ذمے لے لیا بہتان اور کھلا گناہ''

فَ جواب شرطیہ، قَدِ حرف تحقیق، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے د کے نیچے زیر آئی، اِحْتَمَلَ (اٹھایا، ذمہ لیا)، باب افتعال (خاصہ اہتمام)، اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ (اٹھانا، اپنے سر لینا)، اس کا مادہ (ح م ل) ہے، بُهْتَانًا (بہتان) اسم منصوب، مفعول بہ، اِثْمًا مُّبِيْنًا (کھلا گناہ)، اِثْمًا گناہ (مفعول) موصوف، مُبِيْنًا (کھلا) صفت یعنی صریح گناہ۔

تفسیر

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

اور جو کوئی کسی قصور یا گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے تو اس نے اپنے جرم کو کئی گنا بڑھا دیا۔

توبہ نہ کرنا، اپنی جگہ پر نادم و منفعل نہ ہونا، تلافی و کفارہ اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کرنا، یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جرائم بجائے خود کیا کم ہیں؟ چہ جائیکہ اپنا گناہ الٹا کسی بے گناہ کے سر تھوپ دیا جائے، قرآنی اخلاقیات میں یہ جرم ضمیر و اخلاق کی انتہائی پستی کا نمونہ ہے اور اس لیے لازمی طور پر اس پر گرفت بھی سخت رکھی گئی ہے۔ (تفسیر ماجدی)

آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) اور جو شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو حقیقت میں وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے، اس لیے کہ ہر انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عقل و شعور اور فہم و فراست سے نوازا ہے اور ہر شخص اپنے اعمال کا خود ہی ذمہ دار ہے جس کے لیے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہے، البتہ جو شخص کسی نیک عمل کی بنیاد رکھتا ہے اور اسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اس نیکی پر چل پڑتے ہیں، تو سب کو الگ الگ ثواب ملنے کے علاوہ نیکی کی بنیاد رکھنے والے کے اجر میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور یہی بات برائی کی بنیاد رکھنے والے اور اس پر چلنے والوں پر صادق آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور یہ روشنی دوسروں کے رہبری اور رہنمائی کا سامان بنے آمین!

۲) تہمت درحقیقت لوگوں کی عزت و آبرو پر تیر چلانے کا نام ہے، بے گناہ کا تعلق خواہ کسی بھی قوم و مذہب اور کسی بھی سن و سال سے ہو، اسلام کے نزدیک ناجائز اور حرام بات ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تہمت لگانے والا گناہ کا بہت بڑا بوجھ اپنے اوپر اٹھاتا ہے۔ اگر وہ دنیا میں قانون کی نگاہ سے بچ نکلتا ہے تو ایسا ممکن ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں تو بے لاگ اور کھرے فیصلے ہوں گے، دودھ اور پانی الگ کر دیا جائے گا اور کسی کی رو رعایت نہ ہوگی۔ حق یہ ہے کہ اسلام ہمیں پاکیزہ زندگی کا درس دیتا ہے:

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سیکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ذریعہ نجات

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اگر اللہ کا فضل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تو آپؐ کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا، درحقیقت وہ خود اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر رہے تھے اور آپؐ کا کوئی نقصان نہ کر سکتے تھے، اللہ نے آپؐ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپؐ کو وہ باتیں سکھائیں جو آپؐ کو پہلے معلوم نہ تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو اللہ کریم کا بڑا فضل ہے۔

الفاظ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ ''اور اگر نہ ہوتا، اللہ کا فضل آپؐ پر اور اس کی رحمت''

وَ اور مستانفہ (نئی گفتگو کا آغاز)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، حرف شرط، غیر جازمہ، فَضْلُ اللّٰهِ (اللہ کا فضل)، مضاف، مضاف الیہ، (مبتدا) وَ (اور) عاطفہ، وَرَحْمَتُهٗ (اور اس کی رحمت)، مضاف، مضاف الیہ، اس کا عطف فضل اللہ پر ہے۔

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ''تو یقیناً ارادہ کر لیا تھا ایک گروہ نے''

لام جواب، هَمَّتْ (ارادہ کرنا) اس کا مادہ (ھ م م) ہے، (هَمَّ، يَهُمُّ) خواہش کرنا، ارادہ کرنا، هَمَّتْ فعل ماضی، واحد مونث غائب، طَّآئِفَةٌ کی طرف یہ صیغہ جاتا ہے (ایک گروہ)، مِّنْهُمْ (ان میں سے)، جار، مجرور۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَنۡ یُّضِلُّوۡكَ "یہ کہ آپؐ میں غلط فہمی پیدا کریں"

اَنۡ (یہ کہ) حرف ناصبہ، (بعد والے حرف کو زبر دیتا ہے) جیسا کہ یُضِلُّوۡكَ کے ك پر زبر ہے، اس کا مادہ (ض ل ل)، اَضَلَّ، یُضِلُّ (بھٹکانا، غلط فہمی پیدا کرنا)۔

وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ

"اور وہ نہیں (بہکاتے) غلط فہمی پیدا کرتے مگر اپنا ہی نقصان کرتے ہیں"

وَ (اور) حالیہ، مَا (نہیں) نافیہ، اِلَّا (مگر) کلمہ استثنیٰ (اَضَلَّ، یُضِلُّ) گمراہ کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، یُضِلُّوۡنَ (گمراہ کرتے)، اَنۡفُسَهُمۡ (اَنۡفُسَ۔هُمۡ)، اپنے، نفسوں کو، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)۔

وَمَا یَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَیۡءٍ "اور نہیں وہ آپؐ کو نقصان پہنچا سکتے کچھ بھی"

وَ اور (عاطفہ)، مَا (نہیں)، نافیہ، ضَرَّ یَضُرُّ فعل مضارع، جمع مذکر، یَضُرُّوۡنَ (نقصان پہنچا سکتے) كَ ضمیر، واحد مذکر مخاطب (آپؐ کی طرف جاتی ہے)، مِنۡ شَیۡءٍ، کچھ بھی، مِنۡ حرف جار، شَیۡءٍ مجرور۔

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ "اور اللہ نے نازل کی آپؐ پر کتاب اور حکمت"

وَ اور، مستانفہ (نیا کلام شروع ہے)، اَنۡزَلَ (نازل کیا)، اس کا مادہ (ن ز ل) ہے، اَنۡزَلَ، یُنۡزِلُ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب (باب افعال)، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اسم فاعل)، (عَلَیۡ۔كَ) آپؐ، پر، جار، مجرور، اَلۡكِتٰبَ (قرآن حکیم)، اَنۡزَلَ کا مفعول وَالۡحِكۡمَةَ (اور حکمت) آپؐ نے دین کی تشریح فرمائی یعنی احادیث مبارکہ سے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ

"اور اس (رب) نے سکھائی آپؐ کو (وہ باتیں) جنھیں آپؐ نہیں جانتے تھے"

وَ اور عاطفہ، (عَلَّمَ۔كَ) سکھائی، آپؐ کو عَلَّمَ یُعَلِّمُ (سکھانا) اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر آپؐ کی طرف جاتی ہے، مَا لَمۡ (جو کچھ کے نہ)، مَا موصولہ، لَمۡ (نہ) حرف جازم، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے جیسا کہ تَكُنۡ (تھے آپؐ) کی 'ن' پر ہے، تَعۡلَمُ (آپؐ جانتے) عَلِمَ، یَعۡلَمُ (جاننا) اس سے فعل مضارع مجزوم، واحد مذکر بوجہ لَمۡ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ''اور ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل آپ ﷺ پر بہت بڑا''

وَ اور (عاطفہ)، كَانَ (ہے)، (فَضْلُ۔اللّٰهِ) فضل، اللہ کا، مضاف، مضاف الیہ، کان کا اسم ہے، (عَلَىٰ۔كَ) آپ ﷺ پر، جار مجرور، عَظِيْمًا بہت زیادہ، كَانَ کی خبر ہے۔

تفسیر

مولانا امین احسنؒ اصلاحی لکھتے ہیں:

''اس آیہ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف التفات (توجہ رحمت) اور آپ ﷺ کے واسطے سے مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ یہ (قرآن حکیم) اللہ کا تمھارے اوپر خاص فضل واحسان ہے کہ تم ان منافقین کے شر سے محفوظ رہے ورنہ اُن کی ایک جماعت کی تو رات دن کوشش اور سازش یہی ہے کہ تمھیں راہ سے بے راہ کر کے رہے لیکن اللہ نے اپنے فضل خاص سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب (القرآن) اور حکمت (الحدیث) کی جو روشنی عطا فرمائی ہے، اس نے تمھیں لغزش سے محفوظ رکھا، اس میں مسلمانوں کو یہ تنبیہ ہے کہ اس گروہ کی آفتوں اور فتنوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں اور ساتھ ہی اس سے محفوظ رہنے کی تدبیر بھی بتا دی کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کتاب وحکمت کی جو نعمت ان کو ملی ہے، اس کی سچے دل سے قدر کریں اور اُن لوگوں کے چکموں میں نہ آئیں جو اس سے ہٹ کر اپنی راہ نکال رہے ہیں۔

''وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط'' میں اس حقیقت نفس الامری کا بیان ہے کہ راہِ حق سے منحرف ہو کر چلنے والے اگر راہ حق پر چلنے والوں کو حق سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکیں تو پھر وہ اپنی تمام دانش فروشیوں کے باوجود صرف اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں، جادۂ حق پر استوار رہنے والوں کو وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، مطلب یہ ہے کہ تم اپنے موقف حق پر ڈٹے ہوئے دیکھتے رہو کہ یہ بتا ہی کے کس کھڈ میں جا کر گرتے ہیں۔ (تدبر قرآن، ج2)

تفہیم بالقرآن

(۱) مسلمانوں کو راہ حق سے پھیر دینے کی اہل کتاب کی سازش

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ (البقرہ:109/2)

''(اے مسلمانو) اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کس طرح تمھیں ایمان سے پھیر کر پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں، اگرچہ حق اُن پر ظاہر ہو چکا ہے، مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمھارے لیے اُن کی یہ خواہش ہے۔''

(۲) اُن کا تم سے لڑائی مول لینا کس وجہ سے ہے؟

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ (البقرہ:217/2)

''(مسلمانو!) وہ تم سے لڑتے ہی جائیں گے حتیٰ کہ اگر اُن کا بس چلے تو تمھارے دین سے تم کو پھیر لے جائیں۔''

(۳) اہل کتاب کی زبردست کوشش کیا ہے؟

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (ال عمران:100/3)

''اے ایمان والو! اگر تم نے ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی بات مانی تو یہ تمھیں ایمان سے پھر کفر کی طرف پھیر لے جائیں گے۔''

(۴) مسلمانوں کو زبردست تنبیہ

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ:217/2)

''(مسلمانو! یہ بات خوب جان لو کہ) تم میں سے جو کوئی اپنے دین اسلام سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا، اس کے اعمال دنیا و آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے، ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔''

(۵) پھر شفقت بھرے لہجے میں رب کا پیغام

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (ال عمران:101/3)

''(مسلمانو!) تمھارے لیے کفر کی طرف جانے کا اب کیا موقع باقی ہے جبکہ تم کو اللہ کی آیات سنائی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جا رہی ہیں اور تمھارے درمیان اس کا رسول موجود ہے (قرآن و حدیث تمھارے لیے ابدی پیغام ہدایت ہے) جو اللہ کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے وہ ضرور راہ راست پا لے گا (ان شاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا)۔"

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) دشمن اس قدر مکار اور چالاک ہے کہ خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی دین حق سے ہٹانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو اور خاص طور پر سربراہانِ قوم کو خاص ہدایت مل رہی ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔(اَنۡ یُّضِلُّوۡكَ)

۲) اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو دوسروں کو راہ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے وہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔(وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ)

۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کو ان منافقین کے فتنوں سے محفوظ رکھا۔(وَمَا یَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ)

۴) کتاب وحکمت کی تعلیم مسلمانوں کے لیے ابدی بصیرت کا سامان۔(وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ)

۵) جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل تلاش کرتا رہتا ہے، وہ کبھی خائب وخاسر نہیں ہوتا؟(وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡكَ عَظِیۡمًا)

اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت سے ہدایت پر استقامت فرما۔آمین!

تو ہادی ہے مرے مولا، تو سیدھی راہ دکھاتا ہے
جو تیرا نام لے تو اس کو سیدھی راہ پر لاتا ہے
ہدایت انبیاء بھی تیری جانب سے پاتے ہیں
مطابق اُس کے اپنی امتوں کو راہ دکھاتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خیر پر چلنا اور مخالفت سے بچنا

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی، ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے (باعث اجر و ثواب ہے) اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اسے ہم (یعنی رب کریم) بڑا اجر عطا کریں گے۔

الفاظ

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ "نہیں ہے کوئی بھلائی اکثر ان کی سرگوشیوں میں"

لَا (نہیں)، نافیہ، خَيْرَ (کوئی بھلائی)، لَا کا اسم ہے، خیر ہر قسم کی نیکی پر بولا جاتا ہے، (فِيْ۔ كَثِيْرٍ) اکثر باتوں میں، جار، مجرور، كَثُرَ يَكْثُرُ سے كَثِيْرٍ بروزن فعیلٍ، مِنْ سے، حرف جار، نَّجْوٰىهُمْ (نَجْوٰ۔ هُمْ) سرگوشیاں، اُن کی، اس کا مادہ (ن ج و) ہے، النَّجْوٰى (سرگوشی) اسم مصدر (مضاف)، هُمْ (ان کی)، مضاف الیہ۔

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ

"مگر جو شخص حکم دے صدقے کا یا نیکی کا یا صلح کرانے کا لوگوں کے درمیان"

اِلَّا (مگر) حرف استثنٰی، مَنْ (جو)، اسم موصول برائے عاقل (جو شخص)، اَمَرَ (حکم دے) اَمَرَ يَأْمُرُ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (بِ۔ صَدَقَةٍ) صدقہ کرنے کا، جار، مجرور، اَوْ (یا)، حرف عطف، مَعْرُوْفٍ (نیکی کا)، اسم مفعول، اس کا عطف صَدَقَةٍ پر ہے، اَوْ یا، حرف عطف، اِصْلَاحٍ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَیْنَ النَّاسِ (یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا)، اَصْلَحَ یُصْلِحُ (صلح کرانا)، سے مصدر اِصْلَاحٌ، اس کا عطف بھی صَدَقَةٍ پر ہے۔

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

''اور جو شخص (نیکی کے یہ کام کرے) تلاش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی''

وَ (اور) عاطفہ، مَنْ (جو کوئی)، شرطیہ جازمہ، یَفْعَلْ (کرے نیکی کا یہ کام)، فَعَلَ یَفْعَلُ مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب، بوجہ مَنْ، ذٰلِكَ اسم اشارہ برائے بعید لیکن یہاں معنیٰ قریب کا دیتا ہے، اہمیت بیان کرنے کے لیے، یَفْعَلْ کا مفعول ہے، ابْتِغَآءَ (واسطے تلاش کرنے)، اس کا مادہ (ب غ ی) ہے، اِبْتَغٰی یَبْتَغِیْ (تلاش کرنا)، اِبْتِغَاءَ (مصدر)، مَرْضَاتِ اللّٰهِ (رضامندی، اللہ تعالیٰ کی) مضاف، مضاف الیہ۔

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا

''تو عنقریب ہم اُسے دیں گے (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ) اجر بہت بڑا''

فَ (پس) جواب شرط، سَوْفَ (عنقریب)، فعل مضارع سے پہلے آجائے تو اسے مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اٰتٰی، یُؤْتِیْ (عطا کرنا، دینا) اس سے فعل مضارع، جمع متکلم، نُؤْتِیْهِ (ہم عطا کریں گے یعنی اللہ رب العزت)، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ بطور عزت وعظمت کے لیے آیا ہے، اَجْرًا (اجر، ثواب)، (موصوف)، عَظِیْمًا (بہت بڑا) صفت، موصوف مل کر نُوْتِیْهِ کا مفعول بنا۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

منافق لوگ جو راتوں کو الگ بیٹھ کر مشورے کرتے ہیں، وہ بسا اوقات بری باتیں ہی سوچتے ہیں جو خیر سے خالی ہوتی ہیں، کیونکہ بھلائی کی اور صاف ستھری سچی بات کو چھپانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ البتہ کچھ امور ایسے ہیں جو چھپا کر کرنا بہتر ہوتے ہیں مثلاً کسی کو صدقہ دے تو چھپا کر دے تاکہ لینے والا شرمندہ نہ ہو یا صدقہ دینے کے متعلق الگ مشورہ کرنا بھی اچھا کام ہے۔ اسی طرح بھلائی کے کاموں اور بالخصوص لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے متعلق اگر خفیہ مشورہ بھی کیا جائے تو یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن افسوس ہے کہ یہ لوگ ان امور میں سے تو کسی بات کا مشورہ نہیں کرتے۔ وہ (منافقین) ایسے مشورے کرتے ہیں جن سے شر پیدا ہو اور دوسروں کو نقصان پہنچے۔

اور جو شخص مذکورہ بالا امور کے متعلق محض اللہ کی رضا کے لیے مشورہ کرے تو یہ بڑے نیکی کے کام ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''کیا میں تمھیں ایسے کام کی خبر نہ دوں جو نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات سے بھی افضل ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ضرور فرمائیے'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو افراد کے درمیان صلح کرانا، کیونکہ دو آدمیوں کے درمیان فساد ڈالنا دین کو برباد کرنے والا کام ہے۔'' (ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے اگر کوئی شخص (اپنی طرف سے) کوئی اچھی بات کسی فریق کی طرف منسوب کر دے یا کوئی اچھی بات کہہ دے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔

(بخاری، کتاب الصلح، حوالہ ایضاً)

تفہیم بالقرآن

(۱) منافقین دوغلی پالیسی اختیار کرتے ہیں

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ (البقرہ:14/2)

''جب (یہ منافقین) اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں (اپنے منافقین دوستوں میں آتے ہیں) تو کہتے ہیں کہ اصل میں تو ہم تمھارے ساتھ اور اِن لوگوں سے (یعنی اہل ایمان سے) محض مذاق کر رہے ہیں (اس مذاق کا خمیازہ وہ خود ہی بھگتتے ہیں)۔''

(۲) اہل ایمان کو زبردست تنبیہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ (المجادلۃ:9/58)

''اے ایمان والو! جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی کی باتیں نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کیا کرو اور اس اللہ سے (ہمہ وقت) ڈرتے رہو جس کے حضور تمھیں حشر میں پیش ہونا ہے (جو تمھارے سینے میں چھپے ہوئے راز بھی جانتا ہے)۔"

راہِ راست معلوم ہونے بعد گمراہی

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

مگر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت پر کمربستہ ہوا اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، دراں حالانکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا (کفر ونفاق کے راستے پر) اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔

الفاظ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ "اور جو شخص مخالفت کرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی"

وَ (اور) عاطفہ، مَنْ (جو) جازمہ، يُّشَاقِقِ (مخالفت کرے) فعل مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب، شَاقَّ، يُشَاقِقُ (مخالفت کرنا) 'ق' کے نیچے زیر اگلے لفظ سے ملانے کے لیے ہے، الرَّسُوْلَ (رسول اللہ ﷺ کی) اسم مفعول۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى "بعد اس کے کہ واضح ہو گئی اس کے لیے ہدایت"

مِنْ (سے) حرفِ جار، بَعْدِ (بعد اس کے کہ)، اسم ظرف (مجرور)، مَا (جو) موصولہ، تَبَيَّنَ (واضح ہو گئی) فعل ماضی، واحد مذکر غائب، باب تفعل (اس باب کا خاصہ لازم ہونا)، اس کا مادہ (ب ی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن) تَبَیَّنَ، یَتَبَیَّنُ (واضح ہونا)، لَهُ (لَ۔ هُ) لیے، اس کے، جار، مجرور، اَلْهُدٰی، هُدٰی یَهْدِیْ (ہدایت دینا) اس سے مصدر اَلْهُدٰی (ہدایت) تَبَیَّنَ کا فاعل ہے۔

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

''اور وہ پیروی کرے مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی''

وَ اور (عاطفہ)، یَتَّبِعْ (وہ پیروی کرے) اس کا مادہ (ت ب ع) اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ (اتباع کرنا، پیروی کرنا) اس سے یَتَّبِعْ فعل مضارع مجزوم، اس کا عطف یُّشَاقِقِ پر ہے، باب افتعال اس کا خاصہ اہتمام ہے، غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ (مومنوں کے راستے کے علاوہ)، غَیْرَ مضاف، سَبِیْلِ مضاف الیہ، الْمُؤْمِنِیْنَ اسم فاعل، جمع مذکر حالت جری۔

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ''(تو) ہم اسے پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے''

نُوَلِّهٖ (نُوَلِّ۔ هٖ) ہم پھیریں گے، اُسے، فعل مضارع، جمع متکلم (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بطور عزت وعظمت)، ہٖ ضمیر، واحد مذکر (مفعول)، مَا جو، جدھر (موصولہ)، تَوَلّٰی (وہ پھرتا ہے) فعل ماضی، واحد مذکر غائب۔

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا

''اور ہم اسے داخل کریں گے جہنم میں اور (وہ) بری ہے پھرنے کی جگہ''

وَ اور (عاطفہ)، نُصْلِهٖ (نُصْلِ۔ هٖ) ہم داخل کریں گے، اُسے، اَصْلٰی، یُصْلِیْ (داخل کرنا)، فعل مضارع، جمع متکلم (اللہ رب العزت کے لیے جمع کا صیغہ بطور عزت وعظمت آیا ہے)، جَهَنَّمَ (جہنم، آگ) مونث سماعی ہے، وَ اور (عاطفہ)، سَآءَتْ (بری ہے) واحد مونث غائب، سَاءَ یَسُوْءُ (بدسلوکی کرنا) سُوْءً (برائی، بدی)، مَصِیْرًا (لوٹنے کی جگہ، ٹھکانہ) اس کا مادہ (ص ی ر) ہے (صَارَ، یَصِیْرُ) کے ساتھ اِلٰی لگانے سے کسی جگہ پہنچنا، مَصِیْرًا اسم ظرف (پہنچنے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ)۔

تفسیر

''جو شخص یا گروہ رسول اللہ ﷺ کی اس طرح مخالفت کرے کہ آپ ﷺ کے مقابلے میں آ جائے (خواہشات نفس کے پیچھے چل پڑے) اور حق معلوم ہو جانے کے باوجود مومنوں کے سیدھے اور صاف راستے سے (جو ہر حال میں اِتباع رسول ﷺ ہے) ہٹ جائے (تو رب کریم کا فرمان ہے) کہ ہم اُسے اسی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(گمراہی وضلالت) کی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسی ٹیڑھی راہ پر جانے دیں گے جو اسے لے جا کر جہنم میں ڈال دے گی اور وہ بہت برا راستہ ہے۔

ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کی پیروی کرنا درحقیقت دین اسلام ہی سے نکل جانا ہے، جس پر یہاں جہنم کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ مومنین سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو دین اسلام کے سب سے پہلے پیروکار اور اس کی تعلیم کا مکمل نمونہ تھے اور ان آیات کے نزول کے وقت جن کے سوا کوئی اور گروہ مومنین کا موجود نہ تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کی پیروی دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے سے ہٹنا بھی کفر اور گمراہی ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد)

تفہیم بالقرآن

(۱) انعام یافتہ لوگوں کی اتباع

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (الفاتحہ: 1/7-5)

”اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا، اُن لوگوں کے راستے پر جن پر آپ نے انعام فرمایا جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

(۲) موت کے بعد بھی نیک لوگوں کی رفاقت کی تمنا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (آل عمران: 193/3)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے دور فرمایئے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کیجیے۔“

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) منافقین کے بہت سے خفیہ مشوروں میں بھلائی نہیں ہوتی۔ (لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ)

۲) بھلائی کی باتیں کیا ہیں؟ صدقہ وخیرات کی تلقین، لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کرنے کے مشورے یا کسی بھی نیکی پھیلانے کی گفتگو وغیرہ (اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ)۔

۳) ہر بات کی قدر و قیمت، خلوص اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہوتی ہے۔(وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ)

۴) اجر نیت پر آخرت میں ملتا ہے (نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا)۔

۵) ہدایت ملنے کے بعد سب سے بڑا خسارہ (وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى)

۶) صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ بھی ایمان کا راستہ ہے، وہ شخص جو اُن کو چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے (وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ)۔

۷) اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر استقامت دیجیے۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف کرسکتا ہے۔ جسے وہ معاف کرنا چاہے، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا (سیدھے راستے سے کہیں دور جا پڑا)۔

الفاظ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ "یقیناً اللہ نہیں بخشے گا یہ کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ"

اِنَّ (یقیناً)، حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اللہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا اسم ہے، لَا نافیہ (قطعی نفی کرتا ہے)، غَفَرَ یَغْفِرُ (بخشنا)، سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، اَنْ (یہ کہ) ناصبہ، بعد والے حرف کو نصب (زبر) دیتا ہے، یُّشْرَكَ بِهٖ (یہ کہ شرک کیا جائے)، فعل مضارع مجہول منصوب بوجہ اَنْ، اَشْرَكَ یُشْرِكُ (اس کے ساتھ شرک کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پوری کائنات کا یکتا خالق و مالک ہے اس کی ذات وصفات میں کسی اور کو شامل کرنا شرک ہے)۔

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

''اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے جس کے لیے وہ چاہے گا''

وَ اور، عاطفہ، غَفَرَ یَغْفِرُ (بخشنا) سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، مَا (جو) موصولہ، دُوْنَ (علاوہ)، اسم ظرف، ذٰلِكَ جو، جسے (اسم اشارہ بعید)، (لِ۔مَنْ) واسطے، جس کے، حرف جار، موصولہ، یَشَآءُ وہ چاہے، اس کا مادہ (ش ی ء) شَاءَ یَشَاءُ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

''اور جو شخص شریک ٹھہرائے اللہ کے ساتھ، وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا''

وَ اور (عاطفہ)، مَنْ (جو) شرطیہ، جازمہ، یُّشْرِكْ (شریک ٹھہرائے)، اَشْرَكَ، یُشْرِكُ (شریک ٹھہرانا) فعل مضارع، واحد مذکر مجزوم، بوجہ، مَنْ، بِاللّٰهِ (بِ۔اللّٰهِ) ساتھ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے، جار، مجرور، فَ (پس) گزشتہ جملے کے جواب میں ہے، قَدْ (حرف تحقیق)، ضَلَّ (وہ بھٹک گیا)، فعل ماضی، واحد مذکر غائب)، ضَلٰلًا بھٹکنا (مصدر) موصوف، بَعِیْدًا (دور کا)، صفت۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شرک ناقابل معافی جرم اور سب سے بڑی گمراہی ہے جسے اللہ کسی صورت میں بھی معاف نہیں کرے گا۔

دوسرے گناہوں کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ معاف ہو جائیں گے، اللہ جس کو چاہے اور جو گناہ چاہے معاف کر دینے کا اختیار رکھتا ہے اور چاہے تو ان پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے۔ گناہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں یا ایک ہی گناہ میں دو قسم کے حقوق ہوتے ہیں، ایک اللہ کا حق، دوسرے بندوں کا حق،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ جسے چاہے اپنا حق معاف کر دے اور جسے چاہے نہ کرے مگر بندوں کے حقوق کی ادائیگی لازمی ہے، تب ہی اللہ اپنا حق بھی معاف کرے گا، بندوں کا حق خواہ اِس دنیا میں ادا کر دیا جائے یا اُن سے معاف کرالیا جائے یا اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے حق دار کو بدلہ اپنی طرف سے ادا کر دے، بہر حال بندوں کے حقوق کی معافی کے بعد اللہ کے حق کی معافی کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) شرک بہت بڑا ظلم ہے

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ⑬ (لقمان:13/31)

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

(۲) مشرک کے لیے جنت حرام ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ (المائدہ:72/5)

''جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔''

تفہیم بالقرآن

(۱) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا ''اے معاذ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟'' عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں۔ (بخاری، کتاب التوحید، رقم الحدیث 7373)

(۲) سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے مر جائے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 92)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشرک اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو پکارتے

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ﴿١١٧﴾

(مشرک لوگ) اللہ کو چھوڑ کر عورتوں کو پکارتے ہیں اوراس شیطان کو پکارتے ہیں (جس پر اللہ نے لعنت کی ہے)۔

الفاظ

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ''نہیں وہ پکارتے اس (اللہ) کے سوا مگر عورتوں کو''

إِنْ کے بعد اگر إِلَّا آجائے تو نفی کے معنیٰ پیدا ہوتے ہیں (نہیں)، يَدْعُونَ (وہ پکارتے، مدد کے لیے بلاتے)، اس کا مادہ (د ع و)، دَعَا، يَدْعُوْ (پکارنا، مدد کے لیے بلانا) اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب يَدْعُونَ، مِنْ (سے)، حرف جر، (دُوْنِ۔ہٖ) اس کے سوا، یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر، مضاف مضاف الیہ، ہٖ ضمیر مرجع، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جاتا ہے، إِلَّا (مگر) حرف استثنیٰ ہے، إِنَاثًا یہ أُنْثٰی کی جمع (عورتیں) مفعول بہ۔

وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ''اور نہیں وہ پکارتے مگر شیطان سرکش کو''

وَ (اور) عاطفہ، إِنْ (نہیں) حرف نفی، دَعَا يَدْعُوْ (پکارنا، مدد کے لیے بلانا)، سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، يَدْعُونَ، إِلَّا (مگر) حرف استثنیٰ، شَيْطَانًا (شیطان، باغی) مفعول بہ، مَّرِيدًا (سرکش) اس کا مادہ (م ر د) ہے مَرَدَ، يَمْرُدُ (سرکشی کرنا)، اس سے اسم فاعل کا معنی مَرِيدًا (بہت زیادہ سرکشی اور نافرمانی کرنے والا)، تَمَرُّدُ (سرکشی، نافرمانی) اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

''إِنَاثًا'' کا معروف استعمال عورت کے لیے ہے، یہاں چونکہ مشرکین کے دیویوں دیوتاؤں کے ذکر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے سیاق میں ہے، اس وجہ سے اس سے مراد عورتیں یعنی دیویاں ہیں، یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مشرکین کی دیو مالا میں، خواہ وہ کسی قوم و ملک کے مشرکین ہوں، عورتوں یعنی دیویوں کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے، چین، ہندوستان، عرب، مصر اور بابل و نینوا کے مشرکانہ مذاہب کی جو تاریخ موجود ہے، اس پر ایک سرسری نظر ڈال کر اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے، یہ بات بھی خاص طور پر ملحوظ رکھنے کی ہے کہ زندگی کی جو اصل ضرورتیں ہیں وہ بیشتر انھی عورتوں یعنی دیویوں سے متعلق سمجھی جاتی رہی ہیں۔

عرب جاہلیت میں بھی (یہ تصور) اس کائنات کے نظام پر بیشتر دیویوں ہی کا قبضہ تھا، لات، منات، عزیٰ وغیرہ دیویوں ہی کے نام ہیں، جیسا کہ سورۃ نجم کی تفسیر میں واضح ہوگا کہ فرشتوں کے بت تھے جن کے متعلق مشرکین عرب کا عقیدہ تھا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی (نعوذ باللہ) لاڈلی اور چہیتی بیٹیاں ہیں جن کی بات اللہ کبھی نہیں ٹالتا، اس وجہ سے اُن کے واسطے سے جو کچھ مانگا جائے، اگر یہ راضی ہوں تو وہ مل کر رہتا ہے، قرآن حکیم میں ان مشرکین کے عقیدہ کا جگہ جگہ حوالہ ہے۔

''وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا'' شیطان کو پکارنے کا ذکر اصل مرشدِ شرک کی حیثیت سے ہے، اس لیے کہ وہی ہے جس نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ (تعظیمی) کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کے اس تمرد و سرکشی پر اس کو لعنت کی (اپنی رحمت سے محروم کر دیا) تو اس نے تکبر اور غرور سے کہا ''کہ میں تیرے بندوں کو مختلف طریقوں سے توحید سے ہٹا کر شرک میں مبتلا کروں گا'' اس وجہ سے شرک جہاں کہیں بھی اور جس شکل میں بھی پایا جاتا ہے اس کا امام درحقیقت شیطان ہی ہے اور اس اعتبار سے ہر وہ دعا اور التجا اور ہر وہ عبادت و اطاعت جو کسی غیر اللہ سے یا کسی غیر اللہ کے لیے کی جا رہی ہے وہ بالواسطہ شرک کے اس امام ہی سے اور اسی کے لیے ہوتی ہے۔ (تدبر قرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) مشرکین نے فرشتوں کی حیثیت کو بدل دیا

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۚ (الزخرف: 19/43)

''ان مشرکین نے فرشتوں کو جو رب رحمٰن کے خاص بندے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ کی بیٹیاں بنا کر رکھا ہے۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) مشرکین فرشتوں کے خودساختہ نام رکھتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ (النجم:27/53)

"بلاشبہ وہ (مشرکین) جن کا آخرت پر یقین نہیں ہے وہ فرشتوں کو دیویوں (عورتوں) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔"

(۳) شیطان نے آدم کی عزت کا اعتراف کیوں نہ کیا؟

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ (الاعراف:12/7)

"رب تعالیٰ نے پوچھا' تجھے کس چیز نے (آدمؑ کو) سجدہ (تعظیم) کرنے سے روکا جبکہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا' بولا' میں اس سے بہتر ہوں، (اے رب!) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے (آدم کو) مٹی سے۔"

(۴) مشرکین اور شیطان کا یکساں انجام

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ (الاعراف:18/7)

"(اللہ تعالیٰ نے حکم دیا) میری (بارگاہ) سے نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، یقین رکھ کہ ان میں سے (جنوں اور انسانوں میں سے) جو تیری پیروی کریں گے، تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔"

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) عرش سے فرش تک ــــــ ہر ہر چیز کا تنہا و یکتا خالق و مالک صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہے اور سب نعمتیں جسم وجان کی ہو یا ثمرات و ماکولات کی، سب اسی کی طرف سے ہیں، وہی حمد وثنا، اطاعت وعبادت کے لائق ہے۔ اس میں کسی اور کو شریک کرنا صریحاً ظلم اور زیادتی ہے جو یقیناً ناانصافی اور ایسا ظلم ہے جو ناقابل معافی ہے (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ)

۲) توحید کے علاوہ ہر راستہ گمراہ کن ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی، آباؤ اجداد کے فرسودہ اور مہمل رسم ورواج، شیطان کی سجھائی ہوئی باتوں اور اس کی غلط آرزوؤں کا نتیجہ ہے۔ جب تک صدقِ دل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر سیدھے راستے کی پیروی نہ کی جائے، دنیا و آخرت میں خسارہ ہے [فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ (البقرہ:286/2) اب جو کوئی طاغوت (ہر خواہش نفس اور ہر شیطانی راہ) کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، تو اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے (وہ اسے کبھی خائب و خاسر نہ فرمائے گا)]

حسیب ایسا ہے تو اللہ، تو ہر شے گن کے رکھتا ہے
یہ دنیا، ذرہ ذرہ، لمحہ لمحہ صرف تیرا ہے

شیطان اور اس کے نت نئے حربے

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

(شیطان کے پیروکار مشرکین کیا اسے پکارتے ہیں؟) جس کو اللہ تعالیٰ نے لعنت زدہ کر دیا (اپنی رحمت ہی سے محروم فرما دیا) اور (یہ مشرک اس کی اطاعت کرتے ہیں؟) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ ''میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا (انھیں گمراہ کرنے میں پوری طرح کوشش کروں گا)۔

الفاظ

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ''اللہ نے اس پر لعنت کی''

لَعَنَ يَلْعَنُ، لعنت کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے لعنت کا مفہوم رحمت سے محروم کر دینے کے ہوتے ہیں، ہٗ ضمیر، واحد مذکر، شیطان (ابلیس مردود) کی طرف جاتی ہے، (مفعول) مقدم، اللہ سبحانہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وتعالیٰ (فاعل)، موخر۔

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ ''اور (شیطان) نے کہا البتہ میں ضرور لوں گا''

وَ اور، (عاطفہ)، (قَالَ یَقُوْلُ) کہنا، لَاَتَّخِذَنَّ (البتہ میں ضرور لوں گا)، ن (تاکید کے لیے ضرور) اَتَّخِذَنَّ (میں ضرور بضرور پکڑوں گا، لوں گا) اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ پکڑنا، لینا، فعل مضارع، واحد متکلم، نَ ثقیلہ بھی تاکید کے لیے آتی ہے، باب افتعال، اس کا خاصا اہتمام کرنا ہے۔

مِنْ عِبَادِكَ ''تیرے بندوں میں سے''

مِنْ (سے) حرف جار، عِبَادٌ بندے (اس کا مفرد) عَبْدٌ ہے (مضاف)، كَ (مضاف الیہ) ضمیر واحد مذکر مخاطب (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جاتی ہے)، مِنْ حرفِ تبعیضیہ اشارہ ہے اس طرف کہ سارے بندے نہیں بلکہ بعض بندے۔

نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا ''ایک حصہ مقررہ''

نَصِيبًا (ایک حصہ، موصوف)، مَّفْرُوْضًا فرضٌ مصدر سے اسم مفعول (جدا کیا ہوا، الگ کیا ہوا) صفت۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یہ مقررہ حصہ وہ لوگ ہیں جو شیطان کے فریب میں آ کر اللہ کے ساتھ شرک کریں گے اور گمراہ ہو جائیں گے اور یہ مقررہ حصہ آدھے سے بھی بہت زیادہ ہوگا۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) اہل ایمان کے سوا اکثریت شیطان کی پیروکار

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ (سبا:20/34)

''اور ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا کہ اہل ایمان کے ایک گروہ کے سوا سب نے اس کی پیروی کی، یہی وہ مقررہ حصہ ہے جس کے بارے میں شیطان نے قسم کھا رکھی ہے کہ وہ اُن سے (یعنی انسانوں سے) ضرور حاصل کر کے رہے گا۔'' (تفسیر السعدی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) جہنم میں اکثریت کن لوگوں کی ہے؟

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ (الاعراف:179/7)

''اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں کہ ہم نے انھیں جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے پاس دل ہیں مگر وہ اُن سے سوچتے نہیں، اُن کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ اُن سے دیکھتے نہیں (ابصارت موجود ہے مگر بصیرت سے محروم ہیں) اُن کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، (یہ لوگ) جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گئے گزرے، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔''

اے رب کریم! ہماری غفلت کے پردے چاک کر کے ہمیں اپنے مومن بندوں میں شامل کر دیجیے۔

(۳) مخلص بندوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

(ص:83,82/38)

''ابلیس نے کہا'' اے رب العالمین! تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا بجز تیرے ان بندوں کے جنھیں تو نے خالص کر لیا ہے۔''

اے اللہ! ہمیں ان مخلص بندوں میں شامل فرما دے۔

(۴) ہمیشہ تھوڑے بندے ہی شکر گزار ہوتے ہیں

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ (سبا:13/34)

''(رب کریم کا فرمان ہے) میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں۔''

یا اللہ! ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بنا دیجیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی نت نئی چالیں

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

(شیطان نے اپنی خباثت کا مزید اعلان اس طرح کیا) میں انھیں آرزوؤں (فضول اور بے کار خواہشات) میں الجھاؤں گا اور میں انھیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے (ان نشان زدہ جانوروں کے جن کو بتوں کے نام وقف کیا جائے گا) وہ اللہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت میں ردو بدل کریں گے (عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی مردنسائیت وغیرہ اختیار کریں گے)، (انسانو! یادرکھو!) جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنالے تو وہ صریح نقصان میں رہا۔

الفاظ

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ ''(شیطان نے کہا) البتہ میں انھیں ضرور گمراہ کروں گا''

وَ اور، عاطفہ، لام تاکید کے لیے، اَضَلَّ يُضِلُّ (گمراہ کرنا) اس سے فعل مضارع، واحد متکلم، ن ثقیلہ برائے تاکید مزید ھُم ضمیر، جمع مذکر (لوگوں کو) مفعول، اُضِلَّنَّهُمْ (میں ضرور بضرور انھیں گمراہ کروں گا)۔

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ ''میں ضرور انھیں امیدیں دلاؤں گا''

لام تاکید کے لیے، اُمَنِّيَنَّهُمْ (ضرور انھیں امیدیں دلاؤں گا)، اس کا مادہ (م ن ی) ہے، اس سے واحد متکلم کا صیغہ، اُمَنِّيَنَّ (ضرور امید دلاؤں گا) مَنّٰى يُمَنِّيْ (امید دلانا)، تمنا، خواہش، آرزو اردو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں استعمال ہوتے ہیں، ن ثقیلہ تاکید مزید کے لیے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر غائب (لوگ) مفعول۔

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ "میں ضرور انہیں حکم دوں گا"

وَ اور عاطفہ، لام تاکید کے لیے، اٰمُرَنَّ، اَمَرَ یَاْمُرُ (حکم دینا) اس سے مضارع واحد متکلم اٰمُرَنَّ ن ثقیلہ مزید تاکید کے لیے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، (لوگ) مفعول یعنی لوگوں کو ضرور بضرور حکم دوں گا۔

فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ "تو وہ ضرور چیریں پھاڑیں گے کان جانوروں کے"

فَ (پس) شرط محذوف ہے، لام تاکید کے لیے، بَتَّكَ، یُبَتِّكُ (کان چیرنا)، مزید تاکید ن ثقیلہ سے، اٰذَانَ الْاَنْعَامِ (جانوروں کے کان) اُذُن مفرد کان، اور اس کی جمع اٰذَانٌ (مضاف) الْاَنْعَامِ (چوپائے، جانور)، مضاف الیہ۔

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ "اور میں یقیناً ان کو حکم دوں گا"

وَ اور، عاطفہ، (اَمَرَ، یَأْمُرُ) حکم دینا سے فعل مضارع، واحد متکلم، نَ ثقیلہ (برائے تاکید) هُمْ (وہ لوگ) ضمیر، جمع مذکر غائب، (مفعول)۔

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ "تو وہ ضرور تبدیل کریں گے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بناوٹ"

فَ پس عاطفہ، لام تاکید کے لیے، غَیَّرَ یُغَیِّرُ (تبدیل کرنا)، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، غَیِّرُنَّ، ن ثقیلہ (مزید تاکید کے لیے)، خَلَقَ یَخْلُقُ (پیدا کرنا)، خَلْقٌ (مصدر)، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز)، (خَلْقَ اللّٰهِ)، مضاف، مضاف الیہ۔

وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا

"جو کوئی بناتا ہے شیطان کو دوست، اللہ کو چھوڑ کر، تو یقیناً، وہ خسارہ اٹھاتا ہے، کھلا خسارہ"

وَ اور (مستانفہ) مستقل جملہ، مَنْ جو شرطیہ، جازمہ، (اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ) بنانا، اس سے فعل مضارع مجزوم، بوجہ مَنْ، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے ذ، کو کسرہ (زیر) دی گئی ہے، وَلِیًّا (دوست، حفاظت کرنے والا)، مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سوائے اللہ کے، اللہ کو چھوڑ کر)، مِنْ سے حرف جار، دُوْن، مضاف، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، مضاف الیہ، فَقَدْ (پس تحقیق)، خَسِرَ (نقصان اٹھایا، اُس نے) خَسِرَ یَخْسَرُ نقصان اٹھانا، اردو میں خسارہ (نقصان) معروف ہے، خُسْرَانًا (مصدر) موصوف، مُّبِیْنًا (ظاہر، کھلا) صفت۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

"وَلَاُضِلَّنَّهُمْ" شیطان نے کہا "میں انھیں گمراہ کرتا رہوں گا، یعنی علم و عمل میں راہ حق سے دور جا پڑیں گے۔

"وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ" انھیں امید دلاتا رہوں گا، یعنی انھیں گمراہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امیدیں بھی دلاتا رہوں گا کہ انھیں وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو ہدایت یافتہ لوگوں کو حاصل ہوتا ہے، یہ غلط خواہشات محض فریب اور دھوکہ ہے۔

"وَلَاٰمُرَنَّهُمْ" اور ان پر اپنا حکم چلاتا رہوں گا اور خواہشات نفسانی کا شکار ہو جائیں گے۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

"فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ" تو وہ ضرور تبدیل کریں گے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کردہ باتیں۔

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

اس ردو بدل کرنے کا مطلب اشیا کی پیدائشی بناوٹ میں ردو بدل کرنا نہیں ہے، بلکہ وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا نہیں کیا ہے، اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لیے اللہ نے اسے پیدا کیا۔ یعنی اپنی خواہشات کا شکار ہو جائے، مثلاً عمل قوم لوط، ضبط ولادت، رہبانیت، مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا، مردوں کو خواجہ سرا بنانا (ہجڑا بنانا کہ وہ شادی نہ کروائیں)، عورتوں کو اُن خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے اُن کے سپرد کی ہیں اور تمدن (سیاست و معیشت) کے ان شعبوں میں گھسیٹ کر لانا جن کے لیے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ (دیکھیے تفہیم القرآن)

تفہیم بالقرآن

عمل کے بغیر موہوم خواہشات

(۱) لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ (البقرۃ:111/2)

"(یہود و نصاریٰ نے کہا) یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا، یہ ان کی باطل آرزوئیں ہیں۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ (الکھف:103,104/18)

''(رب العزت کا فرمان ہے) اے نبی ﷺ کہہ دیجیے، کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اعمال کے لحاظ سے خسارے میں کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی، (محض دھن دولت کے پجاری بنے رہے) اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) شیطان انسان کا روزِ اول سے دشمن ہے، کہیں اس کے جال میں نہ پھنس جاؤ۔(لَاَتَّخِذَنَّ)

۲) وہ انسانوں کو بہکانے کے نت نئے حربے استعمال کرتا ہے، غلط آرزوئیں، ناپسندیدہ اعمال، فحش و بدکاری پھیلانا اور لوگوں کو سبز باغ دکھا کر راہ حق سے بھٹکانا، اس کا اور اس کے چیلوں کا روزمرہ کا معمول ہے، اس کے لیے آیت 119 کا بار بار مطالعہ اور غور وفکر مفید ہوگا۔

اس کی مکاریوں اور دھوکوں سے بچنے کے لیے رب کریم کے در پر پانچ بار حاضری، قرآن کی تلاوت، تدبر وتفکر کے ساتھ، اور اٹھتے بیٹھے، چلتے پھرتے کثرت سے اس مولا کا ذکر وفکر اور یہ دعا کرتے رہنا۔

وَقُلْ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ۝

(المومنون:97,98/23)''(اے نبی ﷺ!) پکاریے اپنے رب کو یہ کہتے ہوئے کہ پروردگار! شیطان کے وسوسوں سے آپ کی پناہ (حفاظت) میں آتا ہوں اور اے میرے رب میں اس بات سے بھی آپ کی پناہ (حفاظت) میں آتا ہوں کہ میرے پاس آئیں۔''

شیطان لعین کی کارستانیاں

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا ۝۱۲۰

(شیطان کو اپنا ولی اور سرپرست بنانے والے سخت نقصان میں پڑے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں) وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انھیں امیدیں دلاتا ہے (سبز باغ دکھاتا ہے) اور (حقیقت یہ ہے کہ) شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔

الفاظ

يَعِدُهُمْ ''(وہ شیطان) اُن سے، وعدہ کرتا ہے''

وَعَدَ يَعِدُ (وعدہ کرنا) سے فعل مضارع، واحد مذکر، هُمْ ان لوگوں کو، ضمیر، جمع مذکر (مفعول)۔

وَيُمَنِّيهِمْ ''اور وہ انھیں امیدیں دلاتا ہے''

وَ اور (عاطفہ)، مَنّٰى، يُمَنِّيْ (امید دلانا)، تَمْنِيَةً (خواہش، امید) باب تفعیل، تمنا، آرزو، اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ''اور نہیں وعدہ دیتا انھیں شیطان مگر دھوکے کا''

وَ اور (حالیہ)، مَا نہیں، نافیہ، يَعِدُ (وہ وعدے دیتا) فعل مضارع، واحد مذکر، هُمْ (انھیں) یعنی لوگوں کو، ضمیر جمع مذکر (مفعول نمبر ۱)، الشَّيْطٰنُ (شیطان)، فاعل حالت رفع، اِلَّا (مگر) حرف استثنٰی، غَرَّ يَغُرُّ (دھوکہ دیتا)، اس سے مصدر غُرُوْرًا (دھوکہ)، (مفعول نمبر ۲)۔

تفسیر

شیطان ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے۔ اس طرح لوگ غلط راہوں پر چل پڑتے ہیں اور گمراہ کن راستے اختیار کرتے ہیں، یہاں پر وعدہ میں وعید بھی شامل ہے یعنی لوگوں کو نیک راہوں پر چلنے کا خوف بھی دلاتا ہے۔

تفہیم بالقرآن

جیسا کہ رب کریم نے اہل ایمان سے خطاب فرمایا کہ کھیتی باڑی اور رزق حلال میں سے بہترین مال اللہ کے راستے میں خرچ کرو، ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمھیں دے، تو تم ہرگز اسے لینا گوارا نہ کرو گے اِلّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض برت جاؤ (اپنا منہ پھیر لو) تمھیں جان لینا چاہیے کہ اللہ بے نیاز ہے اور وہ بہترین صفات سے متصف ہے (اس طرح ڈھیروں مال بھی خرچ کر ڈالو، تو اس کا اجر و ثواب قطعی کچھ نہیں، ہاں اگر خلوص نیت سے تھوڑا اور اچھا مال خرچ کرو، تو یقینی طور پر اس کا اجر و ثواب اس کے ہاں بہت بڑا ہے)۔ (ترجمہ البقرہ:267/2، تفہیم القرآن، سید مودودیؒ)

اس کے بعد شیطان کی وعید (خوف) کا ذکر ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ:267/2)

(انفاق فی سبیل اللہ پر) شیطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا ہے (تم غریب اور کنگال ہو جاؤ گے) اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے (تمہارا مال بیہودہ لایعنی باتوں پر خرچ کراتا ہے، جیسا کہ شادی بیاہ کے موقع پر نمود و نمائش کے لیے آتش بازی، پٹاخے وغیرہ) مگر اللہ تمھیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے (طیب اور حلال مال اس کے راستے میں خرچ کر کے اس کی رضا کے طلب گار اور رحمتوں کے امیدوار بن جاؤ اور جنت کی تمنا رکھو)۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ، اللہ بڑی وسعت والا یعنی وسیع فضل اور عظیم احسان کرنے والا ہے اور تمھارے کیے ہوئے خرچ کو "عَلِيْمٌ" جاننے والا ہے، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، خفیہ ہو یا ظاہر، لہٰذا اپنے فضل و احسان سے اس کا بدلہ دے گا، اب بندے کو خود سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے کہ اسے اللہ کی بات ماننی ہے یا شیطان کی؟ (دیکھیے تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اُن میں سے ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ دے اور دوسرا بددعا کرتا ہے کہ اے اللہ! (ہاتھ) روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث 1010)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن تہ بہ تہ تاریکیاں بن جائے گا اور بخل سے بچو، بخل نے تم سے پہلی قوموں کو برباد کیا اور اُن کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ناحق خون بہائیں اور محرمات (حرام) کو حلال ٹھہرائیں۔

(مسلم، باب تحریم الظلم، رقم الحدیث 2578)

شیطان اور ان کے پیروکار کا ٹھکانا

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾

(شیطان اور ان کے پیروکار) کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی صورت نہ پائیں گے۔

الفاظ

أُولَٰئِكَ ''یہی وہ لوگ ہیں''، اسم اشارہ بعید (جمع) مبتدا۔

مَأْوَاهُمْ (مَأْوَىٰ۔هُمْ) ٹھکانا، اُن کا، مضاف، مضاف الیہ، اس کا مادہ (أ و ی) ہے آوی یُؤوی (پناہ دینا)، اور اُس سے اسم ظرف مکان، اَلْمَأْوَىٰ جائے پناہ، ٹھکانا۔

جَهَنَّمُ ''جہنم'' اسم مرفوع غیر منصرف (خبر) حالتِ رفع۔

وَلَا يَجِدُونَ ''اور نہیں پائیں گے''، وَ اور، (عاطفہ)، لَا (نہیں)، نافیہ، يَجِدُونَ (وہ پائیں گے) وَجَدَ، يَجِدُ (پانا) اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب۔

عَنْهَا (عَنْ۔هَا)، اُس، سے (یعنی جہنم سے) هَا کی ضمیر واحد مونث جہنم کی طرف راجع ہے۔

مَحِيصًا ''کوئی بھاگنے کی جگہ'' اس کا مادہ (ح ی ص) ہے، (حَاصَ، يَحِيصُ) بچنا، بچ نکلنا، مَحِيصًا (اسم ظرف مکان) بھاگنے اور بچ نکلنے کی جگہ مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

شیطان گمراہی پر آدمی کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ عمر بھر اس کے پھندے میں پھنسا رہے اور گناہوں پر آگے ہی بڑھتا چلا جائے۔ اسی وجہ سے شیطان انسان کو ہر قسم کی امیدیں دلاتا ہے (اور نت نئے حربے استعمال کرتا ہے)۔

علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے شیطان کے پھندوں اور دلفریب وعدوں پر "تلبیس ابلیس" کے نام پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔ (جس کا اردو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے) اس میں انھوں نے سینکڑوں ایسے واقعات درج کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان آدمی کی طبیعت اور اس کا رجحان دیکھ کر اسے گمراہ کرتا ہے، ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ وہ کسی سخی انسان کو کنجوسی کی طرف رغبت دے بلکہ وہ سخی کو فضول خرچی اور اسراف پر آمادہ کرتا ہے۔ بخیل کو فقر کا خوف دلا کر مزید کنجوس بناتا ہے۔ یہاں تک کہ ایسا آدمی اپنے آپ پر خرچ کرنے سے بھی گریز کرتا ہے۔ اسی طرح شیطان توحید کے نام پر یہ کہہ کر گناہوں پر دلیر بناتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا، وہ محبت کے نام پر بے حیائی کا سبق دیتا ہے اور بزرگوں کی عقیدت کے ذریعے شرک کے راستے پر ڈالتا ہے، یہ سراسر دین کے نام پر جھوٹی امیدیں دلانا اور دھوکہ دینا ہے، دین کے نام پر دھوکے کو قرآن مجید نے سورۃ آلِ عمران میں یوں بیان فرمایا ہے:

قَالُوا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ (آل عمران:24/3)

اور انھوں نے (یعنی یہودیوں نے) کہا ہمیں چند گنتی کے دنوں کے علاوہ ہرگز آگ نہ چھوئے گی۔"

یہودیوں کا یہ کہنا کہ ہم صرف چند دنوں کے لیے جہنم میں جائیں گے، اس کے بعد ہمارے لیے دائمی عیش و عشرت ہوگی۔ اسی فریب کے ذریعے عیسائیوں کو شیطان نے یہ عقیدہ سمجھایا کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پر لٹک کر تمھارے گناہوں کا کفارہ بن چکے ہیں، شیطان کی پیروی اور یہود و نصاریٰ کی دیکھا دیکھی مسلمانوں کی غالب اکثریت ابلیس کی فریب کاریوں میں آ کر یہ کہتی سنائی دیتی ہے کہ جنت میں جانے کے لیے بزرگوں کی عقیدت اور کسی پیر کا مرید ہونا کافی ہے، ایسے لوگ شیطان کی پیروی میں اس عقیدے پر بڑا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نازاور فخر کرتے ہیں (یہ لوگ حقیقی علم اور عمل سے کورے رہتے ہیں، شیطان کے بہکاوے اور فریب نفس نے انھیں راہ حق سے دور جا پھینکا ہے) شیطان کے دھوکے اور فریب کا حال سنیئے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ (الحشر:17,16/59)

''(گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان (شیطان کے بہکاوے میں آ کر) کفر کر بیٹھتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ تجھ سے بری الذمہ ہوں، مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے، پھر دونوں کا انجام (شرک اور کفر کرنے والے کا اور شیطان کا) یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔'' (فہم القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) جہنم کا عذاب چمٹ جانے والا

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا () ''بلاشبہ اس کا عذاب (یعنی جہنم) کا عذاب تو جان کا لاگو ہے۔''

(۲) (انسانو) شیطان تمھارا دشمن ہے، لٰہذا تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تمھاری آخرت برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٥﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿٦﴾ (فاطر:5,6/35)

''لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے (تمھیں آخرت میں زندگی کا حساب کتاب دینا ہوگا) لٰہذا دنیا کی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے (یہ دنیا تو نیک اعمال کے لیے ہے لٰہذا آخرت کی تیاری میں رہو) اور نہ وہ بڑا دھوکے باز (شیطان لعین) تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے، درحقیقت شیطان تمھارا دشمن ہے، اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے پیروؤں (مریدوں) کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) ہدایت اور سلامتی کا راستہ کون سا ہے؟

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىِٕذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾ (الشوریٰ:47/42)

''(لوگو!) اپنے رب کی دعوت قبول کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں، اس دن نہ تمھارے لیے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تمھارے لیے انکار کی کوئی صورت ہوگی (جسم کے اعضا کو اللہ تعالیٰ قوت گویائی عطا فرمائے گا جو انسان کے خلاف شہادت دیں گے)۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اس دنیا میں انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے، وہ اور اس کے چیلے انسانوں کو راہ راست سے بھٹکانے میں صبح وشام مصروف عمل ہیں۔ (یَعِدُهُمْ وَ یُمَنِّیْهِمْ ؕ)

۲) دنیا کی ہر مصیبت اور پریشانی سے گریز ممکن ہے لیکن آخرت کے عذاب سے ہرگز نہیں۔ (لَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا)

مان لو حکم رب کریم کا اس سے پہلے
آئے دن، اللہ کے ہاں، جس کو نہیں پھرنا کبھی
کر سکو گے نہ کوئی اس سے بچاؤ پھر تم
ہو سکے گا نہ کبھی اس سے مکر جانا بھی

جنت میں داخلہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بنیاد پر

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(شیاطین اور اُن کے پیروکاروں کا انجام تو بُرا ہوا اور جہنم ان کا ٹھکانا ٹھہرا) رہے وہ لوگ ـــــ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں (قرآن و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق، خواہ مرد ہوں یا عورتیں) تو انھیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوسکتا ہے۔

الفاظ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''اور وہ لوگ جو ایمان لے آئیں''،

وَ اور (مستانفہ)، نئی بات کا آغاز، الَّذِيْنَ (وہ لوگ) اسم موصول، جمع مذکر، اٰمَنُوْا (ایمان لے آئیں)، اس کا مادہ (ام ن)، اٰمَنَ يُؤْمِنُ (ایمان لانا)، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب اٰمَنُوْا۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ''اور نیک عمل کریں''،

وَ (اور) عاطفہ، سلسلہ کلام جاری ہے، عَمِلُوْا (وہ عمل کریں)، اس کا مادہ (ع م ل) عَمِلَ، يَعْمَلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، عَمِلُوْا۔ الصّٰلِحٰتِ (نیک اعمال) اسم فاعل، جمع مونث، صَالِحَةٌ مفرد ہے، جبکہ صَالِحُوْنَ اور صَالِحِيْنَ، اسم فاعل، جمع مذکر ہے۔

سَنُدْخِلُهُمْ ''عنقریب ہم اُن کو داخل کریں گے''،

سَ (عنقریب)، فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے اور مستقبل قریب کا معنیٰ دیتا ہے، نُدْخِلُ (ہم داخل کریں گے، یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں جنت لے جائیں گے، جمع متکلم کا صیغہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عزت وعظمت کے لیے آتا ہے، هُمْ (اُن کو، نیک اعمال کرنے والوں کو) ضمیر، جمع مذکر (مفعول)۔

جَنّٰتٍ ''باغات''، اس کا مفرد جَنَّةٌ ہے، حالت جری۔

تَجْرِيْ ''بہتی ہیں''

جَرٰى، يَجْرِيْ سے فعل مضارع، واحد مونث غائب، جاری ہونا اردو میں معروف ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَحْتِهَا ''اُن (باغات) کے نیچے سے''،

مِنْ (سے) حرف جار، تَحْتِ (نیچے) مجرور، (مضاف)، هَا [اس کے یعنی جنت کے ھَا کی ضمیر واحد مونث جنت کی طرف جارہی ہے] مضاف الیہ۔

الْاَنْهٰرُ ''نہریں''، نَهْرٌ کی جمع ہے، تَجْرِی کا فاعل ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ''وہ (ایمان والے) اس میں (یعنی جنت میں) ہمیشہ رہنے والے ہیں''،

خَلَدَ، يَخْلُدُ (ہمیشہ رہنا) اس سے اسم فاعل خَالِدُوْن اور خَالِدِيْنَ آتا ہے، فِيْهَآ (فِیْ۔هَا) اس میں یعنی باغوں میں، جار، مجرور، هَا ضمیر، واحد مونث جَنّٰتٍ کی طرف لوٹ رہی ہے، اَبَدًا (ہمیشہ کے لیے) ظرف زمان منصوب (برائے تاکید)۔

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ سچا ہے''،

وَعَدَ، يَعِدُ (وعدہ کرنا) اس سے مصدر وَعْدٌ اور وَعْدَ اللّٰهِ مضاف، مضاف الیہ (مفعول) وعدہ کرنا اردو میں معروف ہے، حَقًّا (سچ ہونا، درست ہونا)، یہ بات حق ہے اردو میں معروف ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ''اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے''،

وَ اور (مستانفہ)، مستقل جملہ، مَنْ کون، استفہامیہ، (مبتدا)، اَصْدَقُ (بہت سچا) صَدَقَ، يَصْدَقُ (سچا ہونا، سچ بولنا)، اس سے اسم تفضیل، واحد مذکر (اَصْدَقُ) زیادہ سچا (خبر)، صدق وامانت اردو میں معروف ہے، مِنَ اللّٰهِ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑھ کر)، جار، مجرور، متعلق، اَصْدَقُ، قِيْلًا (بات کے اعتبار سے)، قَالَ يَقُوْلُ (کہنا) اس سے تمیز منصوب قِيْلًا، قول وقرار اردو میں جانا پہچانا لفظ ہے۔

تفسیر

''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں (وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے احکام کے پابند اور ہمہ وقت عبادت گزار ہیں) اس کے رسولوں (وہ تمام رسول سچے اور من وعن اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے اور سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے والے تھے) روز آخرت (آخرت

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا دن یقینی ہے، جس میں زندگی کے ہر ہر لمحے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں پوچھا جائے گا کہ وہ کیسے گزارا؟) اور اچھی بُری تقدیر پر علم (جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے، وہ سچ ہے) ان باتوں پر تصدیق اور اقرار کے ساتھ اس طرح ایمان لائیں جس طرح ان کو حکم دیا گیا ہے۔

''وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' اور نیک کام کرتے رہے، یعنی وہ اعمال جو ایمان لانے کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں، چاہے وہ فرض ہوں یا مستحب، اُن کا تعلق اعمال قلب سے ہو (جیسا کہ ایمان واخلاص) یا اعمال لسان سے ہو (جیسا کہ صدق اور حق بات زبان سے ادا ہونا) اور بقیہ اعمال جوارح سے (یعنی اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، رہنا، سہنا، حقوق وفرائض وغیرہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنت نبوی کے مطابق ہوں) گویا کہ ہر شخص کے لیے اس کے حال ومقام، اس کے ایمان اور اعمال صالحہ کی تکمیل کے مطابق ثواب مرتب ہوتا ہے، اِن اعمال کی ادائیگی میں جو کوتاہی اور کمی رہ جاتی ہے، اس پر مرتب ہونے والا ثواب اس کی تلافی کر دیتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت کے مطابق ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق اعمال سرانجام دینے سے معلوم کیا جاتا ہے، اس پر مرتب ثواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ'' رب کریم کا کہنا ہے ہم انھیں ان باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں، جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی، جن کو اس سے پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کے تصور کا گزر ہوا ہے۔ جنت میں مختلف انواع کے ماکولات (کھانے کی چیزیں) لذیذ مشروبات (پینے کی چیزیں) دلکش نظارے (مناظر) حسین وجمیل بیویاں (نہ کسی انسان نے انھیں چھوا اور نہ کسی جن نے) خوبصورت محل، آراستہ کیے ہوئے بالاخانے، پھلوں اور پھولوں سے لدے ہوئے درخت، عجیب وغریب میوہ جات، مسحور کن آوازیں، وافر نعمتیں، دوستوں کی مجلسیں اور جنت کے باغات میں اپنی یادوں کے تذکرے اور سب کچھ ہوگا (اور یہ سب چیزیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہوں گی)۔

اللہ، اللہ کتنی شیریں ہوگی یہ جنت اور کتنے بلند مرتبہ ہوں گے وہ انعامات جو رب کریم ان کو عطا کرے گا اور وہ بھلائی اور مسرت جو انھیں حاصل ہوگی، کوئی شخص ان کا وصف بیان نہیں کر سکتا۔ ان سب سے اعلیٰ اور جلیل ترین نعمت جو جنت میں عطا ہوگی وہ ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا، روح کا اس کے قرب

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے فیض یاب ہونا، آنکھوں سے اس کا دیدار کرنا اور کانوں سے اس کے خطاب کو سننا۔

ان نعمتوں کی تکمیل یہ ہے کہ وہ ان عالی شان منازل میں ہمیشہ رہیں گے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا" اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے بڑھ کر سچا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: "اس کا قول اور اس کی بات سچائی کے بلند ترین مرتبے پر پہنچی ہوئی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے اور اس کی خبر سچی ہے، اس لیے اس کا کلام جس چیز پر دلالت کرتا ہے، وہ بھی اس کے مطابق اور سچائی سے متصف ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پیغام وحی کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں، سچ پر مبنی ہے اور آپ ﷺ خود بھی صادق وامین ہیں۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) ایماندار مرد ہو یا عورت دونوں جنت میں ہیں

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ (النسا:124/4)

"اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت (وہ کسی بھی قوم اور قبیلے سے ہو) بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔"

یہ بات واضح رہے، اگر دنیا میں ایک گھر میں میاں نیک ہے اور بیوی بدعمل ہے تو میاں کا داخلہ جنت میں ہے جبکہ بیوی اس سے محروم کردی جائے گی اور اگر بیوی نیک ہے اور میاں بدعمل ہے تو بیوی کا داخلہ جنت میں ہے جبکہ میاں کو اس سے محروم کر دیا جائے گا، یہی حساب بچوں اور والدین کے درمیان ہو گا۔ جنت میں داخلہ صرف ایمان اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر ہوگا۔

(۲) اگر والدین اور سب گھر والے نیک ہیں اور سب کا انجام بھی کیا خوب ہے!

(فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں) رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۙ﴿۸﴾ (المومن:8/40)

''اے ہمارے رب! اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور اُن کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں جو صالح ہیں (ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچا دے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے۔''

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے بچوں کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''بلاشبہ سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین امور وہ ہیں جن کو دین میں نیا ایجاد کرلیا گیا ہو اور دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (مسلم، رقم الحدیث 867)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ایمان اور اعمال صالحہ لازم وملزوم ہیں۔ (وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ)

۲) جنت میں داخلہ ایمان اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر ہوگا۔ (سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ)

۳) جنت میں رہائش عارضی نہیں، ابدی ہے۔ (خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ)

۴) یہ وعدہ کون دے رہا ہے؟ کائنات کا تنہا خالق و مالک اور اس سے بڑھ کر اور کون سچی بات کہتا ہے؟ (وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اعمال کی سزا و جزا فیصلہ کن ہے

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

(مسلمانو! نجات و سعادت، ناکامی و نامرادی) نہ تو تمھاری آرزوؤں پر (موقوف ہے) اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر (وہ تو صرف ایمان اور اعمال صالحہ پر موقوف ہے) جو کوئی برائی کرے گا (خواہ کوئی ہو، اور کسی نسل سے ہو) ضروری ہے کہ اس کا بدلہ پائے، اور اللہ کے علاوہ نہ تو کسی کو اپنا سرپرست اور نہ ہی کسی کو اپنا مددگار پاؤ گے۔

الفاظ

لَيْسَ ''نہیں ہے''

فعل ماضی ناقص کہلاتا ہے، اس کی صرف ماضی کی گردان آتی ہے، فعل مضارع اور امر نہیں آتا (جیسا کہ لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَسْنَ، لَسْتُنَّ، لَسْتُمْ لَسْتُ اِلٰی آخر)۔

بِاَمَانِيِّكُمْ ''آرزوؤں تمھاری کے (اے مسلمانو!)''

بِ ساتھ، حرف جار اَمَانِيِّ آرزوئیں، اس کا مفرد اُمْنِيَّةٌ ہے مجرور (مضاف) كُمْ، تمھارے ضمیر، جمع مذکر حاضر (مضاف الیہ)۔

وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ''اور نہ ہی موقوف آرزوؤں اہل کتاب کے''

وَ (اور) عاطفہ، لَآ (نہ) نفی تاکید کے لیے، اَمَانِيِّ (آرزوئیں)، سابقہ اَمَانِيِّ پر عطف ہے اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، اَهْلِ الْكِتٰبِ (اہل کتاب یہود و نصاریٰ)، اَهْلِ مضاف، الْكِتٰبِ مضاف الیہ۔

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ''جو کوئی عمل کرے برا، بدلہ دیا جائے گا اس کو ویسا ہی''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنْ (جو کوئی) اسم شرط جازمہ (بعد والے لفظ کو جزم دیتا ہے) [مبتدا] عَمِلَ، يَعْمَلُ (عمل کرنا) يَعْمَلْ فعل مضارع مجزوم بوجہ مَنْ۔ سَاءَ، يَسُوْءُ (برا چاہنا) اس سے مصدر، سُوْٓءًا (برا) مفعول، يُّجْزَ بِهٖ (اس کو بدلہ دیا جائے گا، ساتھ اس کے یعنی ویسا ہی) جَزٰى يَجْزِى (بدلہ دینا)، اس سے فعل مضارع مجہول يُجْزٰى بِهٖ (ویسا ہی) جار، مجرور۔

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

''اور نہ پائے وہ اللہ کے سوا کسی کو سرپرست اور نہ ہی مددگار''

وَ اور، عاطفہ، لَا نہ نافیہ، وَجَدَ، يَجِدُ (پانا) سے فعل مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب (پائے)، لَهٗ (لَ۔ ہٗ) لیے، وہ (اپنے)، جار، مجرور، مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کے سوا)، مِنْ سے، حرف جار، دُوْن سوا (مضاف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مضاف الیہ)، وَلِيًّا (سرپرست)، وَلِىَ، يَلِىْ سے صفت مشبہ، لَا يَجِدْ کا مفعول، وَ اور عاطفہ، لَا (نہ) نافیہ، نَصِيْرًا (مددگار)، نَصَرَ، يَنْصُرُ (مدد کرنا) سے فَعِيْلٌ کے وزن پر نَصِيْرًا لَا يَجِدْ کا مفعول ہے۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

''شیطان جن راہوں سے انسان کو گمراہ کرتا ہے، اُن میں سب سے زیادہ قابل ذکر 'سستی نجات کا عقیدہ ہے' اس میدان میں مسلمان یہود و نصاریٰ سے بھی دو ہاتھ آگے ہی ہوں گے، جنھوں نے پیروں کی سفارش کے علاوہ اس دنیا میں بھی بہشتی دروازے بنا رکھے ہیں کہ جو شخص اس دروازے سے اس پیر کے عرس کے دن گزر گیا، وہ بہشتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی خرافات کی تردید کرتے ہوئے نجات کی صحیح راہ بیان فرمائی اور وہ راہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ جزا و سزا ہے۔ یہ قانون قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مذکور ہے اور اس قانون کی قابل ذکر دفعات یہ ہیں:

(۱) ہر انسان کو صرف وہی کچھ ملے گا جو اس نے خود کمایا ہو، برے عمل کا بدلہ برا ہوگا اور اچھے عمل کا اچھا۔ (۲) جزا و سزا کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ (۳) اگر کسی نے چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی کی ہوگی تو بھی اس کا اسے ضرور بدلہ ملے گا، اسی طرح اگر کسی نے چھوٹی سے چھوٹی برائی کی ہوگی تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی اس کی سزا پالے گا، کسی کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔ (۴) قیامت کے دن کوئی بھی شخص خواہ وہ اس کا پیر ہو یا کوئی قریبی رشتہ دار، دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۵) یہ ناممکن ہے کہ زید کے گناہ کا بار بکر کے سر ڈال دیا جائے۔ (۶) شفاعت کے مستحق صرف گناہ گار موحدین (مسلمان، توحید پرست) لوگ ہوں گے، وہ بھی ان شرائط کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں خود سفارش چاہے گا، اس کے حق میں کی جا سکے گی اور وہ بھی، جس شخص کو وہ رب قدیر سفارش کرنے کی اجازت دے گا صرف وہی سفارش کر سکے گا (اس کے علاوہ کسی کو لب کشائی کی بھی اجازت نہ ہوگی)۔

اس قانون کے علاوہ نجات کی جتنی راہیں انسان نے سوچ رکھی ہیں، وہ سب شیطان کی سجھائی اور بتائی ہوئی راہیں ہیں، اُن کا قطعی کوئی فائدہ نہ ہوگا، البتہ یہ نقصان ضرور ہوگا کہ انسان ایسی امیدوں کے سہارے دنیا میں گناہوں پر اور زیادہ دلیر ہو جاتا ہے، گویا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی ہے کہ روز قیامت لوگوں کے ایسے من گھڑت سہارے کسی کام نہ آسکیں گے اور وہ اس کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم القرآن

(۱) مشرکین کے غلط عقائد

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۸ (یونس:18/10)

مشرک لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جو انھیں نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتیں، اُن کے بارے میں وہ کہتے ہیں، یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہیں 'کیا تم اللہ کو ایسی بات بتاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں؟' وہ پاک اور بالاتر ہے اُس شرک سے، جو لوگ کرتے ہیں۔

(۲) یہود و نصاریٰ کی من چاہی آرزوئیں

وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ (البقرہ:111/2)

اور انھوں نے کہا جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گے مگر جو یہودی ہوں گے یا نصاریٰ، یہ اُن کی (خام) آرزوئیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے 'لاؤ اپنی دلیل، اگر تم سچے ہو'

(۳) سفارش کا قانون کیا ہے؟

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرہ:255/2)

کون ہے جو (رب قدیر) کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش بھی کر سکے۔

(۴) حقیقی قانون کیا ہے؟

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾

(البقرہ:81,82/2)

بات یہ ہے کہ جس نے کوئی برائی کی اور اس کے گناہ نے اسے برباد کیا تو ایسے ہی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے (صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل پیرا رہے) وہ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۵) نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ (ھود:114/11)

''اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصے میں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کریں۔''

دن کے دونوں سروں سے مراد نماز فجر اور مغرب ہے اور کچھ رات گزرنے پر سے مراد نماز عشا کا وقت ہے۔ (مختصر حواشی، سید مودودیؒ)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ ہر نماز ادا کرنے پر بندہ مومن کی خطائیں اللہ تعالیٰ رفع فرما دیتا ہے اور یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے اور پانچوں نمازوں کا ذکر اس طرح بھی آتا ہے۔

www.kitabosunnat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝۷۸ (بنی اسرائیل:78/17)

"(مسلمانو!) نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔"

"زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک" اس میں ظہر سے لے کر عشا تک کی چاروں نمازیں آجاتی ہیں۔

"قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔" فجر کے قرآن سے مراد فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا ہے اور قرآن فجر کے مشہود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے خاص طور پر اس کے گواہ بنتے ہیں کیونکہ اسے ایک خاص اہمیت حاصل ہے (مختصر حواشی، سید مودودیؒ) مندرجہ بالا تمام آیات سے معلوم ہوا کہ صرف اعمال صالحہ سے ہی فوز و فلاح کی امید کی جا سکتی ہے۔ اگلی آیہ مبارکہ نے اس بات کی مزید وضاحت کر دی ہے۔

زندگی انساں کی ہے، مانند مرغ خوش نوا
شاخ پر بیٹھا کوئی دم چہچہایا اڑ گیا

مرد یا عورت کا نیکی کا صلہ

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝۱۲۴

اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

الفاظ

وَمَنْ "اور جو کوئی"، وَ اور (عاطفہ)، مَنْ جو کوئی (موصولہ) مبتدا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

''عمل کرے اچھا، نیک، اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنت نبوی ﷺ کی اقتدا میں''

عَمِلَ، يَعْمَلُ (عمل کرنا)، عمل اردو میں معروف لفظ ہے، مِنَ سے، حرف جار، الصّٰلِحٰتِ (نیک) اس کا مفرد، الصّٰالِحَةُ اسم فاعل، جمع مونث۔

مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى ''مرد ہو یا عورت''

مِنۡ سے حرف جار، ذَكَرٍ (مرد ہو) مجرور، اس کی جمع، ذُكُوۡرَ آتی ہے، اَوۡ (یا)، حرف عطف، اُنۡثٰى (عورت) اس کی جمع، اِنَاثٌ اور نِسَاءٌ آتی ہے، اس کا عطف ذَكَرٍ پر ہے (مجرور) اعراب تقدیری کہلاتا ہے جو واضح نہیں ہے۔

وَهُوَ مُؤۡمِنٌ ''اس حال میں کہ وہ مومن ہو''

وَ حالیہ (اس حال میں کہ)، هُوَ وہ ضمیر منفصل (مبتدا)، اٰمَنَ يُؤۡمِنُ سے اسم فاعل مُؤۡمِنٌ (خبر)۔

فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ ''تو یہ لوگ داخل ہوں گے جنت میں''

فَ پس جواب شرط، اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ جمع (بعید) اہمیت کے لیے معنی قریب کا ہے (مبتدا)، يَدۡخُلُوۡنَ (وہ داخل ہوں گے) دَخَلَ يَدۡخُلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر الۡجَنَّةَ (مفعول) یہ جملہ بن کر اولئك کی خبر ہے۔

وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ''اور نہ وہ ظلم کیے جائیں گے ذرہ برابر بھی''

وَ اور عاطفہ، لَا نہ (نافیہ)، يُظۡلَمُوۡنَ (وہ ظلم کیے جائیں گے) ظَلَمَ يَظۡلِمُ (ظلم کرنا) سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر، نَقِيۡرًا (ذرہ برابر) اسم منصوب۔

تفسیر

''وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ'' اور جو نیک اعمال کرے، اس میں تمام اعمال قلب (جیسا کہ اخلاص اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا مندی) اور اعمال بدن (جیسا کہ نماز، روزہ، حج، جہاد) شامل ہیں اور عمل کرنے والوں میں جن وانس (کیونکہ یہ اپنے اعمال کے لیے روزِ قیامت جواب دہ مخلوق ہے) چھوٹا بڑا اور مرد وعورت سب داخل ہیں، اس لیے فرمایا ''مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ'' مرد ہو یا عورت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبکہ وہ مومن ہو، ایمان تمام اعمال کی قبولیت کے لیے اولین شرط ہے۔ کوئی عمل اس وقت تک نیک ہوسکتا ہے نہ قبول، نہ اس پر ثواب مرتب اور نہ وہ کسی عذاب سے بچاسکتا ہے جب تک کہ عمل کرنے والا مومن نہ ہو۔ ایمان کے بغیر اعمال اس درخت کی شاخوں کی مانند ہیں جس کی جڑ کاٹ دی گئی ہو اور اس عمارت کی مانند ہیں جسے پانی کی موج پر تعمیر کیا گیا ہو۔ ایمان درحقیقت وہ اصل اساس اور قاعدہ ہے جس پر ہر چیز کی بنیاد ہے، اس قید کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ ہر عمل جو مطلقاً بیان کیا گیا ہو، وہ ایمان کی قید سے مقید ہے۔ ''فَاُولٰٓئِكَ'' تو ایسے لوگ جو ایمان اور عمل صالح کے جامع ہیں ''يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ'' جنت میں داخل ہوں گے، ایسی جنت میں داخل ہوں گے جو ان نعمتوں پر مشتمل ہوگی جنھیں نفس چاہتے ہیں اور آنکھیں جن سے لذت حاصل کرتی ہیں ''وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا'' اور اُن کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی، اُن کے اعمالِ خیر کی تل برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی، بلکہ وہ ان اعمال کا پورا پورا، وافر اور کئی گنا اجر پائیں گے۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) دین اسلام آرزوؤں وخواہشات کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔
(لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ)

۲) ایمان اور اعمال صالحہ کا تعلق کسی مخصوص قوم اور قبیلے سے نہیں ہے بلکہ یہ وہ عالمگیر دعوت ہے جس کا عطا کرنے والا ''رَبُّ العالمین'' ہے اور اس کا دین (طریق حیات) نسل انسانیت کے لیے ہے، مرد ہو یا عورت جو بھی اسے صدق دل سے قبول کر لیتا ہے وہ خالق کائنات کے ہاں لازوال اجر کا مستحق بن جاتا ہے۔ (وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ)

مرد ہو یا کہ عورت، جو کرے اچھے کام
اور اللہ پہ بھی رکھتا ہو وہ پختہ ایمان
یہی لوگ ہیں وہ جن کا ہے جنت مسکن
ان کا حق ذرہ برابر بھی نہ کم ہو گا وہاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب سے بہترین دین کون سا ہے؟

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

اور اُس شخص سے بہتر اور کس کا طریقِ زندگی ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا اور اس نے اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کی اور ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

الفاظ

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا ''اور اس شخص سے بہتر اور کس کا طریقہ زندگی ہوسکتا ہے؟''

وَ (اور) مستانفہ، نیا جملہ، مَنْ (کون، کس کا؟) اسم استفہام (مبتدا)، اَحْسَنُ (زیادہ بہتر) حَسُنَ يَحْسُنُ (اچھا ہونا) اِحسانٌ مصدر سے، اَحْسَنُ اسم تفضیل، اَفْعَلُ کے وزن پر مَنْ کی (خبر)، دِيْنًا (دین میں)، تمیز کی وجہ سے منصوب ہے۔

مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا ہو''

مِّمَّنْ (اس شخص سے کہ جو) اصل میں (مِنْ مَنْ) حرف جار، موصولہ، اَسْلَمَ (مطیع ہوا، سرِ تسلیم خم کیا)، اس کا مادہ (س ل م) ہے اَسْلَمَ يُسْلِمُ سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب (فعل متعدی) جو شخص مطیع ہوا، جس نے سرِ تسلیم خم کیا، وَجْهَهٗ (اپنے چہرے کو) وَجْهٌ مضاف (مفعول)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر) مضاف الیہ، لِلّٰهِ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے محض اس کی رضا کے لیے)۔

وَهُوَ مُحْسِنٌ ''اور اس نے اپنا رویہ نیک رکھا''

وَ (اور)، حالیہ، هُوَ (وہ) ضمیر، واحد مذکر (مبتدا)، مُحْسِنٌ (نیکی کرنے والا ہو)، اسم فاعل، هُوَ کی خبر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ''اور اس نے پیروی کی دینِ ابراہیم کی یکسو ہو کر''

وَ (اور) عاطفہ، اِتَّبَعَ ، يَتَّبِعُ (پیروی کرنا)، اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ (ابراہیم کے طریقے کی)، مِلَّةَ مفعول اور مضاف، اِبْرٰهِيْمَ مضاف الیہ (غیر منصرف) اس لیے م پر زیر نہیں آئی، غیر منصرف کی اعرابی حالت قائم رہتی ہے، حَنِيْفًا اس کا مادہ (ح ن ف) ہے، حَنِيْفًا (حال) اس لیے منصوب ہے، فَعِيْلٌ کا وزن ہے بمعنی اسم فاعل، جس کے معنی گمراہی سے استقامت کے ساتھ راہ حق پر ڈٹ جانے کے ہیں، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو رہے۔

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ''اور ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا''

وَ (اور) عاطفہ، اِتَّخَذَ (بنالیا تھا)، اس کا مادہ (ء خ ذ) ہے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ (بنانا) سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل) حالت رفع، اِبْرٰهِيْمَ (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) مفعول اور غیر منصرف، خَلِيْلًا (دوست)، اس کا مادہ خُلَّةٌ ہے، اس دوستی اور محبت کو کہتے ہیں جس میں کوئی خلل نہ آئے ''مُحَبَّةٌ تَامَّةٌ لَا خَلَلَ فِيْهَا'' (تاج العروس) یہاں وہ اصولِ دین بھی بتا دیے جن پر عمل پیرا ہو کر دین حنیف کا اتباع کیا جا سکتا ہے اور وہ ہے کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا اور محسن ہونا یعنی اسلام کا مکمل اتباع اور اخلاص فی العمل۔

تفسیر

سیدنا ابراہیمؑ کے دین کی قابل ذکر صفات دو ہیں- ایک یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقابلے میں انھوں نے تمام طاغوتی طاقتوں سے ٹکر لی، تقلید آبا کا انکار کیا، بت پرستی اور نجوم پرستی کا رد کیا، حاکم وقت نمرود کی خدائی کا انکار کیا، اور چونکہ انھوں نے اپنے وقت کی تمام طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کیا اور ان سے نبرد آزما ہوتے ہوئے، صرف ایک اللہ کے دامن میں پناہ لی، لہٰذا وہ حنیف کہلائے اور حنیف کا یہی معنیٰ ہے۔

اور دوسری صفت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کے سامنے برضا ورغبت اپنا سر تسلیم خم کر دیا تھا، یہ نہیں کیا تھا کہ جو بات آسان یا نفس کو مرغوب تھی، اسے تو قبول کر لیا اور جو مشکل یا ناپسند تھی اسے چھوڑ دیا، یا اس کی حسب پسند تاویل کر کے اسی کے مطابق عمل کر لیا۔ یہی وہ دو صفات تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیمؑ کو مختلف تجربوں اور آزمائشوں سے گزارنے کے بعد اپنا دوست بنالیا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب جو شخص ملت ابراہیمؑ کی پیروی کا دعویٰ کرتا ہے اسے انھی دو صفات کو کسوٹی بنا کر دیکھ لینا چاہیے کہ وہ اپنے دعویٰ میں کس حد تک سچا ہے۔ اس سے غرض نہیں کہ وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا مسلمان ہو یا کوئی اور ہو۔ سیدنا ابراہیمؑ کا دین ہی وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سب ادیان سے بہتر قرار دیا اور اسی دین کا نام اسلام ہے جو سب انبیاء علیہم السلام کا شیوہ رہا ہے اور اس دین کے اہم اجزا دو ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا (اسی کو اسلام کہتے ہیں)، (۲) اچھے اعمال کا بجا لانا ان دو اجزا کا مفہوم اس قدر وسیع ہے جس میں پوری کی پوری شریعت سما جاتی ہے۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) دین اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے ایک ہی ہے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ (آل عمران:19/3)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین (طریق حیات ہمیشہ سے) صرف اسلام ہے (یہی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا راستہ ہے)۔''

(۲) ابراہیمؑ کا دین اسلام ہی تھا

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ (آل عمران:67/3)

''سیدنا ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ عیسائی، وہ یکسو مسلمان تھے (وہ صرف اللہ والے تھے) وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

(۳) سیدنا ابراہیمؑ کے پیروکار کون ہیں؟

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ (آل عمران:68/3)

''سیدنا ابراہیمؑ سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو اُن لوگوں کو پہنچتا ہے جنھوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبی ﷺ اور ان کے ماننے والے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس نسبت کے زیادہ حق دار ہیں (کیونکہ یہ مسلم ہیں)۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۴) رب کریم نے تمھارا نام بھی مسلمان رکھا ہے

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (الحج:78/22)

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ پہلے بھی تمھارا نام 'مسلم' رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمھارا یہی نام ہے) تا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہوں (کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک من وعن پہنچا دیا) اور تم لوگوں پر گواہ (کہ اے امت مسلمہ! تم نسل انسانیت کو یہ پیغام حق پہنچانے کے ذمے دار ہو)۔''

اللہ کی حاکمیت

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر محیط ہے۔

الفاظ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

''اور اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے''

وَ (اور) عاطفہ، لِلّٰهِ (لِ۔ اللّٰهِ) لیے، اللہ تعالیٰ کے، جار، مجرور (خبر مقدم)، مَا (جو) موصولہ، فِي (میں) حرف جار، السَّمٰوٰتِ (آسمانوں) السَّمَا مفرد ہے، وَ (اور) عاطفہ، مَا (جو) موصولہ، فِي (میں) حرف جار، الْاَرْضِ زمین، مجرور۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا

''اور ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز پر محیط (گھیرنے والا)''

وَ (اور) عاطفہ، كَانَ (ہے)، فعل ماضی، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (كَانَ کا اسم ہے)، بِكُلِّ شَيْءٍ (ہر چیز کو)، بِ حرف جار، كُلِّ (ہر) مضاف، شَيْءٍ (چیز)، مضاف الیہ، مُّحِيْطًا (گھیرنے والا) اس کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مادہ (ح و ط) ہے اَحَاطَ۔ یُحِیْطُ (گھیرنا، احاطہ کرنا) اردو میں معروف ہے، مُحِیْطًا (اسم فاعل)، رب کریم کا علم اور اس کی قدرت ہر چھوٹی بڑی چیز پر حاوی ہے۔

تفسیر

اس آیۂ کریمہ میں اس حقیقت کی خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اشیا کا احاطہ کیے ہوئے ہے، ''مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ'' اس بات کو کھول دیا ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ تمام اشیا اس کی ملکیت اور تمام لوگ اس کے غلام ہیں اور وہ اکیلا ان کا مالک اور اُن کے تمام معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے، اس کا علم، اس کی قدرت، اس کی مشیت اور اس کا حکم تمام موجودات پر نافذ ہے۔ اس کی رحمت زمین وآسمان کی تمام مخلوق پر سایہ کناں ہے، وہ اپنے قہر اور غلبے کی بنا پر تمام مخلوق پر غالب ہے اور تمام موجودات اس کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔

(تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) زمین وآسمان کی بادشاہت اس کے پاس ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (الفتح:14/48)

آسمانوں اور زمین کا مالک اللہ ہی ہے۔

(۲) زمین وآسمان کی تمام مخلوق اسی کے قبضہ قدرت میں ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (الفتح:7/48)

زمین وآسمان کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ وقدرت میں ہیں۔

غرضیکہ زمین وآسمان کی کوئی بھی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، اس اللہ رب العالمین کی ملکیت ہے اور صرف وہی ہر چیز کا خالق ومالک ہے۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا راستہ ہی دنیا اور آخرت میں فوز وفلاح کا راستہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ دین اسلام ہے۔

۲) سیدنا ابراہیمؑ نے اخلاص اور محبت کے اسی راستے کو اپنایا، انھوں نے سب راہوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی راہ کو ہی اپنا نصب العین بنایا اور حنیف کہلائے۔

۳) اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیمؑ کے اس طرز عمل کو پسند فرمایا اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے اس راہ کو نمونہ ٹھہرایا۔

۴) سیدنا ابراہیمؑ سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنھوں نے ان کی پیروی کی اور خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس نسبت کے زیادہ حقدار ہیں۔

اُسی کے بیاباں اُسی کے ببول
اُسی کے ہیں کانٹے اُسی کے ہیں پھول

عورتوں اور یتیموں کے حقوق کا دفاع

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں (یعنی حکم دریافت کرتے ہیں) آپ کہہ دیجیے، اللہ تمھیں اُن کے بارے میں حکم دیتا ہے (جواب بیان کیا جائے گا) نیز وہ تمھیں یتیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی نسبت بھی حکم دیتا ہے جو تمھیں قرآن میں سنایا جا رہا ہے (اور اس سے پہلے بھی نازل ہو چکا ہے کہ اُن کے ساتھ ناانصافی نہ کیا کرو) وہ یتیم عورتیں (جو تمھاری سرپرستی میں ہوتی ہیں) اور (جنھیں تم اُن کا حق (جو وراثت میں) اُن کے لیے ٹھہرایا جا چکا ہے، نہیں دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ (ان کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے خود) اُن سے نکاح کرلو۔ نیز جو کچھ بے بس (یتیم لڑکوں) کی نسبت قرآن میں سنایا جا رہا ہے (اور پہلے نازل ہو چکا ہے) تو اس بارے میں بھی اللہ تمھیں حکم دیتا ہے (کہ اُن کے حقوق تلف نہ کیا کرو) اور وہ حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے معاملے میں (خواہ لڑکیاں ہوں، خواہ لڑکے ہوں) اور تمھاری سرپرستی میں ہوں یا نہ ہوں ہر حال میں) حق و انصاف کے ساتھ قائم رہو اور (یاد رکھو) تم بھلائی کی باتوں میں جو کچھ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ (ترجمہ مولانا ابوالکلام آزادؒ)

الفاظ

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ

''اور لوگ فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے عورتوں کے بارے میں''

وَ (اور) مستانفہ (نیا آغازِ کلام)، يَسْتَفْتُونَكَ (فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے) اس کا مادہ (ف ت و) اِسْتَفْتٰى، يَسْتَفْتِيْ (فتویٰ طلب کرنا)، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، فتویٰ طلب کرنا اردو میں معروف ہے، كَ (ضمیر واحد مذکر مخاطب، آپ ﷺ)، مفعول، فِي (میں) حرف جار، النِّسَآءِ (عورتوں سے متعلق)، مجرور، النِّسَاءَ کا مفرد اِمْرَأَةٌ ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ''کہہ دیجیے اللہ تمھیں حکم دیتا ہے اُن کے بارے میں''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قُلِ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے)، قَالَ، يَقُولُ (کہنا) فعل امر، واحد مذکر، 'لِ' ساکن، اگلے لفظ سے ملانے کے لیے، اس کے نیچے زیر آتی ہے، اللہُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مبتدا)، اَفْتٰى، يُفْتِيْ (حکم دینا) فعل مضارع، واحد مذکر، يُفْتِيْ، كُمْ ضمیر، جمع مذکر (مفعول)، فِيْهِنَّ (فِيْ۔ هِنَّ)، بارے میں، اُن (عورتوں کے)، جار، مجرور۔

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ

''اور وہ (بھی) جو پڑھا جاتا ہے تم پر کتاب میں (قرآن میں) ان یتیم عورتوں کے متعلق''

وَ اور (عاطفہ)، مَا جو (موصولہ)، يُتْلٰى پڑھا جاتا ہے، اس کا مادہ (ت ل و) ہے، تَلَا، يَتْلُوْ (تلاوت کرنا، پڑھنا) اس سے فعل مضارع مجہول، واحد مذکر غائب يُتْلٰى، عَلَيْكُمْ تم پر (عَلٰى۔ كُمْ) پر، تم، جار، مجرور، فِيْ میں (جار)، الْكِتٰبِ (کتاب، القرآن)، مجرور، فِيْ میں، يَتٰمَى النِّسَآءِ یتیم عورتوں سے (متعلق) اس کا مفرد یتیم (مضاف)، النساء عورتیں (مضاف الیہ)۔

الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

''وہ کہ نہیں تم انھیں دیتے ہو جو مقرر کیا گیا ہے ان کے لیے حصہ (مہر)''

الّٰتِيْ وہ کہ (اسم موصول، جمع مونث)، لَا نہیں (نافیہ)، تُؤْتُوْنَهُنَّ تم دیتے ہو، عطا کرتے ہو، اس کا مادہ (ء ت ی) ہے، اٰتٰى، يُؤْتِيْ (دینا، عطا کرنا) اس سے فعل مضارع، جمع مذکر، تُؤْتُوْنَ، هُنَّ انھیں یعنی عورتوں کو ضمیر، جمع مونث غائب (مفعول)، مَا جو (موصولہ)، كُتِبَ (لکھا گیا، مقرر ہوا، مہر) كَتَبَ يَكْتُبُ سے فعل ماضی مجہول، لَهُنَّ (اُن کے لیے یعنی عورتوں کے لیے) ضمیر، جمع مونث غائب (مفعول)، جار، مجرور۔

وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

''اور تم رغبت رکھتے ہو (چاہتے ہو) یہ کہ تم اُن سے نکاح کرو''

وَ اور (عاطفہ)، تَرْغَبُوْنَ تم رغبت رکھتے ہو، اس کا مادہ (ر غ ب) ہے، رَغِبَ يَرْغَبُ (رغبت رکھنا، چاہنا) اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اَنْ ناصبہ المضارع، (فعل مضارع زبر دیتا ہے)، تَنْكِحُوْهُنَّ تم ان عورتوں سے نکاح کرو، نَكَحَ، يَنْكِحُ (نکاح کرنا) نکاح اردو میں معروف لفظ ہے، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، هُنَّ ضمیر، جمع مونث (مفعول)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ

''اور کمزوروں (کے بارے میں) بچوں سے ہمدردی قائم رکھو اور یہ کہ تم قائم رہو یتیموں کے لیے انصاف سے''

وَ اور (عاطفہ)، اَلْمُسْتَضْعَفِيْنَ (ضعیف، کمزور) اس کا مادہ (ض ع ف) ہے، اِسْتَضْعَفَ، يَسْتَضْعِفُ (کمزور ہونا) اس سے مُسْتَضْعَفِيْنَ اسم مفعول، جمع مذکر، مِنَ سے حرف جار، اَلْوِلْدَانِ، بچوں سے، اس کا مفرد وَلَدٌ ہے، وَ اور (عاطفہ)، تَقُوْمُوْا تم کھڑے ہو جاؤ، تم قائم رہو، (انصاف کے لیے)، قَامَ، يَقُوْمُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اَنْ کی وجہ سے تَقُوْمُوْنَ کا 'ن' جمع کا گر گیا، لِلْيَتٰمٰى (لِ۔ لْيَتٰمٰى) لیے یتیموں (کے)، جار، مجرور، بِالْقِسْطِ (بِ۔ الْقِسْطِ) ساتھ، انصاف، جار، مجرور (انصاف کے ساتھ یتیموں کا دفاع کرو)۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا

''اور جو تم کرو کوئی اچھائی (نیکی) تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے''

وَ اور (مستانفہ) مستقل جملہ، مَا جو (موصولہ جازمہ)، تَفْعَلُوْا تم کرو، سرانجام دو، فَعَلَ، يَفْعَلُ (سرانجام دینا)، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر 'ما' کی وجہ سے تَفْعَلُوْن کا 'ن' حذف ہوا، مِنْ سے (جار)، خَيْرٍ بھلائی (مجرور) خَيْرٍ تنوین نکرہ کے لیے آئی، کوئی سی نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی ہو، فَ پس (جواب شرط 'ما')، اِنَّ بلاشبہ، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (اِنَّ کا اسم ہے) كَانَ (ہے)، (كَانَ، يَكُوْنُ) سے فعل ماضی، بِهٖ (بِ۔ ہٖ) ساتھ، اس یعنی اس نیکی کو، عَلِيْمًا (خوب جاننے والا) اسم مبالغہ۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے بارے میں خبر دی کہ انھوں نے عورتوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس فتویٰ کا جواب دیا ''قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ'' کہہ دیجیے کہ خود اللہ اُن کے بارے میں تمھیں حکم دے رہا ہے'' پس عورتوں کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ نے جو فتویٰ دیا ہے اس پر عمل کرو، عام طور پر اور خاص طور پر اُن کے حقوق ادا کرو اور اُن پر ظلم کرنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو۔

یہ حکم عام ہے اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں خواہ وہ بیویاں ہوں یا کوئی اور، چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں (یعنی یہ حقوق تھوڑے ہوں یا زیادہ) امر و نہی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مشروع کیا ہے (جائز قرار دیا ہے) سب کو شامل ہے۔

اس عموم کے بیان کرنے کے بعد، اللہ تعالیٰ نے کمزور بچوں اور یتیموں کے معاملے میں اہتمام و احتیاط اور اُن کے حقوق میں کوتاہی پر زجر و توبیخ کے طور پر (تنبیہ کرتے ہوئے) خصوصی وصیت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا: ''وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ'' یتیم عورتوں کے معاملے میں کتاب اللہ کے اندر جو کچھ تم پر تلاوت کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ تمھیں اسی کا فتویٰ دیتا ہے، جس پر عمل کرنا تم پر لازم ہے)۔

''الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ'' وہ جن کو تم نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اُس وقت کی موجودہ حالت کے بارے میں خبر ہے، کیونکہ یتیم لڑکی جب کسی کی سرپرستی میں ہوتی تھی تو وہ اس کی حق تلفی کرتا اور اس پر ظلم کا ارتکاب کرتا تھا یا تو اس کا تمام مال یا اس کا کچھ حصہ کھا جاتا، یا اس کو نکاح کرنے سے روکتا تاکہ اس کے مال سے فائدہ اٹھاتا رہے اور اس خوف سے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا تو مال ہاتھ سے نکل جائے گا اور اگر وہ اس عورت میں رغبت نہ رکھتا، تو جس شخص سے یہ نکاح کرتی، اس پر شرائط وغیرہ عائد کرتا (کہ مال کا اتنا حصہ اسے دے دے گا) یا اگر وہ اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، اس کے ساتھ خود نکاح کی خواہش رکھتا تو اس کے مہر کو ساقط تو نہ کرتا مگر وہ اسے اتنا حق مہر ادا نہ کرتا جتنے مہر کی وہ مستحق ہوتی۔ یہ تمام صورتیں ظلم کی تھیں، جو اس نص کے تحت آتی ہیں۔ ''وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ'' یعنی اللہ تعالیٰ کمزور اور چھوٹے بچوں (جو یتیم ہو چکے ہیں) کے بارے میں تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم وراثت میں اُن کا حق ادا کرو اور ظلم و استبداد سے ان کے مال پر قبضہ نہ جمالو۔

''وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ'' اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے بارے میں پورے عدل و انصاف سے کام لو، اس حکم میں اُن کے دنیاوی مصالح کی دیکھ بھال، اُن کے مال میں (جائز منافع بخش کاروبار میں لگا کر) اضافہ کرنا ان کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا اور اُن کے سن رشد کی عمر کو پہنچنے پر من وعن اُن کے مال انھیں سونپ دینا شامل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور ترغیب ہے کہ معاشرے کے ان کمزور لوگوں کے مفادات کی دیکھ بھال کی جائے اور آخر میں ارشاد فرمایا:

''وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا'' یعنی نیک عمل کرنے والوں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اسے ہر چھوٹے بڑے عمل کی پوری طرح خبر ہے کہ روز قیامت اس کی جزا وسزا اس کے حضور ملنے والی ہے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

تفہیم بالقرآن

(۱) یتیموں کے مال میں خیانت نہ کرو

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② (النساء:2/4)

''یتیموں کے مال (حفاظت سے رکھو، بلکہ نفع بخش تجارت میں لگاؤ اور سن رشد کے پہنچنے پر) اُن کو واپس کردو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو، اور اُن کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ (اللہ تعالیٰ تمھاری نیتوں کو خوب جانتا ہے) یاد رکھو! یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔''

(۲) یتیموں کا ظلم سے مال کھانے والوں کا انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ⑩ (النساء:10/4)

''جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ (جہنم) کی آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

(۳) جب تمھیں یتیم عورتوں سے نکاح کرنے میں اندیشہ ہو

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ (النساء:3/4)

''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (آزاد) عورتوں سے نکاح کرلو جو تمھیں پسند ہوں۔

(۴) عورتوں کے حق مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ (النساء:4/4)

''اور عورتوں کے مہر (بوقت نکاح) خوش دلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کیا کرو۔''

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے یا کسی بھی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میری رفاقت میں اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ہوتی ہیں۔'' راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کا اشارہ کیا۔ (مسلم، کتاب الزھد)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) قرآن وسنت نبوی ﷺ میں یتیموں اور عورتوں کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کی گئی ہے۔

۲) اسلام نے عہد جاہلیت کی تمام غلط اور فرسودہ رسوم کو مٹا کر عدل وانصاف کا نظام قائم کیا، جس پر اجر و ثواب بھی مرتب ہوا۔

وہ مومن جو ہو گا کفیلِ یتیم
وہ ہو گا رفیق رسولِ کریمؐ
رہے گا قریب آپؐ کے اس طرح
یہ دو انگلیاں رہتی ہیں جس طرح

بیویوں میں عدل وانصاف

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ دونوں آپس میں صلح کرلیں اور (باعتبار انجام اور باعتبار ثواب) صلح ہی بہتر ہے، (اور یہ بات نہ بھولو کہ) طبیعتوں میں بخل وحرص کی طرف میلان زیادہ ہے، اور اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) حسن سلوک کرو اور (درگزر سے کام لو اور حق تلفی سے) بچتے رہو (تو حقیقت میں یہی تقویٰ کی راہ ہے) تو اس سے (معاشرتی زندگی میں سلامتی پیدا ہوگی) اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔

الفاظ

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

''اگر کوئی عورت اندیشہ کرے اپنے خاوند سے ظلم وزیادتی کا یا بے رخی کا''

وَ اور (مستانفہ) نیا جملہ، اِنْ اگر (حرف شرط)، اِمْرَاَةٌ کوئی عورت، خَافَتْ ڈرے، اندیشہ کرے، اس کا مادہ (خ و ف) خَافَ یَخَافُ سے فعل ماضی، واحد مونث غائب، مِنْۢ بَعْلِهَا اپنے خاوند سے، (مِنْ حرف جار)، بَعْلِ خاوند (مضاف)، هَا اپنے (ضمیر، واحد مونث بیوی کی طرف جاتی ہے)، مضاف الیہ، نُشُوْزًا ظلم وزیادتی (مصدر اور مفعول)، اَوْ یا (حرف عطف)، اِعْرَاضًا منہ پھیرنا، بے رخی اختیار کرنا، یہ بھی مفعول اور مصدر ہے، اس کا عطف نُشُوْزٌ پر ہے (اَعْرَضَ، یَعْرِضُ) منہ پھیرنا، بے رخی اختیار کرنا، اس سے مصدر اِعراضًا (بے رخی)، اعراض کرنا یعنی پہلو تہی کرنا اردو میں مشہور ہے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ

''تو نہیں کوئی گناہ ان دونوں پر (یعنی میاں اور بیوی پر) یہ کہ وہ دونوں صلح کرلیں آپس میں (کسی طرح) صلح کرنا''

فَلَا پس نہیں ہے، ف (جواب شرط) لَا (نافیہ)، جُنَاحَ گناہ (لَا کا اسم ہے)، عَلَيْهِمَآ (عَلٰى۔ هِمَآ) اوپر، ان دونوں کے یعنی میاں بیوی کے (عَلٰى حرف جار، هِمَا ضمیر تثنیہ مجرور)، اَنْ يُّصْلِحَا، یہ

www.KitaboSunnat.com

کہ دونوں صلح کرلیں، اَنْ یہ کہ (ناصبہ) فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور ن جمع کا حذف ہوجاتا ہے، اَصْلَحَ، یُصْلِحُ (اصلاح کرنا، بہتر رویہ اختیار کرنا) سے مضارع تثنیہ مذکر غائب، یُصْلِحَانِ اور اَنْ کی وجہ سے یُّصْلِحَا رہ گیا، بَیْنَہُمَا (بَیْنَ۔ ھُمَا) درمیان، اپنے یعنی آپس میں مضاف، مضاف الیہ، صُلْحًا صلح صفائی (مصدر، مفعول)۔

وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ''اور صلح تو ہر حال میں بہت بہتر ہے''

وَ اور، الصُّلْحُ صلح وصفائی (مبتدا)، خَیْرٌ بہتر ہے (خبر)۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ''اور حاضر کی گئی ہیں (مائل کی گئی ہیں) طبیعتیں بخیلی پر''

وَ اور (عاطفہ)، اُحْضِرَتِ حاضر کی گئی ہیں، اس کا مادہ (ح ض ر) ہے اَحْضَرَ، یُحْضِرُ (حاضر کرنا)، اس سے فعل ماضی مجہول، واحد مونث غائب، اُحْضِرَتْ اگلے لفظ سے ملانے کے لیے کسرہ (زیر) دی گئی ہے، حاضر کی گئی ہیں، مائل ہوتی ہیں، الْاَنْفُسُ جانیں (طبیعتیں) اس لیے اس کے لیے فعل اُحْضِرَتْ آیا ہے، الشُّحَّ خود غرضی، بخل، جس میں حرص ہو اور وہ عادت بن جائے (امام راغب)، (مفعول، مصدر)۔

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا ''اور اگر احسان کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو''

وَ اور (عاطفہ)، اِنْ اگر حرف شرط جازم، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے، ن جمع کا ہو تو گر جاتا ہے، تُحْسِنُوْا احسان کرو (اَحْسَنَ، یُحْسِنُ) احسان کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تُحْسِنُوْنَ اور اِنْ کی وجہ سے آخر سے ن گرا ہوا ہے، وَ اور، (عاطفہ)، وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری اختیار کرو، (تقویٰ کے راستے پر چل پڑو)، اِتَّقٰی، یَتَّقِیْ (ڈرنا، تقویٰ اختیار کرنا)، اس سے فعل مضارع مجزوم، جمع مذکر حاضر، اس کا بھی آخر میں ن جمع کا گرا ہوا، بوجہ اِنْ، اس کا عطف تُحْسِنُوْا پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

''تو بلاشبہ، اللہ ہے، ساتھ اس بات کے جو تم کرتے ہو، خوب خبردار ہے''

فَ تو، جواب شرط، اِنَّ بلاشبہ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے اور کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اللّٰهَ اللہ سبحانہ تعالیٰ، اِنَّ کا اسم ہے، كَانَ ہے فعل ماضی ناقص ہے، بِمَا (بِ۔ مَا) ساتھ، اس کے، جو، ب حرف جار مَا موصولہ، تَعْمَلُوْنَ تم عمل کرتے ہو، عَمِلَ، یَعْمَلُ (عمل کرنا) سے مضارع جمع مذکر حاضر، خَبِيْرًا (پوری طرح ہر بات سے باخبر) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا صفاتی نام ہے، كَانَ کی خبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

"نُشُوْز" عورت کی طرف سے ہو تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی قوامیت (گھر کا انتظام کرنے والا اور نگران کی حیثیت کو) تسلیم نہ کرے، مرد کی طرف سے ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بیوی کے حقوق تسلیم کرنے سے انکار کرے اور اس سے پیچھا چھڑانے پر آمادہ ہو جائے۔

"وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ" شُحَّ کے معنی بخل کے بھی ہیں اور حرص کے بھی۔ بخل تو یہ ہے کہ آدمی ادائے حقوق میں تنگ دلی برتے، یہ چیز ہر حال میں مذموم ہے، لیکن حرص اچھی چیز کی بھی ہو سکتی اور بری چیز کی بھی، حد کے اندر بھی ہو سکتی ہے اور حد سے باہر بھی۔ اس وجہ سے اس کا اچھا اور برا ہونا ایک امر اضافی ہے۔ اپنے اچھے پہلو کے اعتبار سے یہ انسانی فطرت کے اندر ایک مقام رکھتی ہے (جیسا کہ صدقہ وخیرات کی حرص) لیکن طبائع پر اس کا ایسا غلبہ ہو جاتا ہے کہ یہ ایک بیماری بن جاتی ہے (جیسا کہ سیم وزر سے محبت اور بخل اختیار کرنا) یہاں پر "الشُّحَّ" میں اس کے اسی پہلو کی تعبیر ہے۔

یعنی مہر اور عدل تو ہر عورت کا ایک حق شرعی ہے لیکن کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے اگر یہ اندیشہ ہو کہ ان پابندیوں کا بوجھ اگر اس نے لادے رکھا تو وہ اس کو چھوڑ دے گا یا اس سے بے پروائی برتے گا تو اس امر میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں مل کر آپس میں کوئی سمجھوتہ کرلیں یعنی عورت اپنے حق مہر، عدل اور نان نفقے کے معاملے میں ایسی رعائتیں شوہر کو دے دے کہ قطع تعلق کا اندیشہ رفع ہو جائے، فرمایا کہ صلح اور سمجھوتے ہی میں بہتری ہے، اس لیے کہ یہ قائم ہی رہے اگرچہ اس کے لیے کتنا ہی ایثار کرنا پڑے۔ فرمایا کہ حرص (بے جا خواہشات) طبائع کی عام بیماری ہے جو باہمی تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ یا تو دونوں فریق (یعنی میاں بیوی) ایثار پر آمادہ ہوں اور ایک فریق کا مرض لاعلاج ہے تو دوسرا قربانی پر آمادہ ہو، غرض رشتۂ نکاح کو برقرار رکھنے کے لیے اگر عورت کو قربانی بھی دینی پڑے (حق مہر میں کمی کرنے یا معاف کر دینے میں) تو بہتری اس کے برقرار رہنے ہی میں ہے۔ اس کے بعد "اِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا" کے الفاظ سے مرد کو اُبھارا ہے کہ ایثار وقربانی اور احسان وتقویٰ کا میدان اَصْلاً اسی کے شایانِ شان ہے، وہ اپنی فتوّت اور مردانگی کی لاج رکھے اور عورت سے لینے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بجائے دینے والا بنے۔ اللہ ہر ایک کے عمل سے پوری طرح باخبر ہے اور ہر نیکی کا بھرپور صلہ دے گا۔

(تدبر قرآن جلد دوم)

تفہیم بالقرآن

(۱) اللہ سے ڈرتے ہوئے صلح کرو

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ (الانفال:1/8)

پس تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کے تعلقات کو درست رکھو۔

(۲) مومن تو آپس میں بھائی ہیں ان کے درمیان صلح قائم رکھو

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ (الحجرات:10/49)

مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائی کے درمیان تعلقات کو درست رکھا کرو۔

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

ہر حال میں تقویٰ کی راہ اختیار کرو

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۲۹﴾

اور تم اپنی طرف سے کتنے ہی خواہشمند ہو، لیکن یہ بات تمھاری طاقت سے باہر ہے کہ ایک سے زیادہ بیویوں میں (کامل طور پر) عدل کر سکو (کیونکہ دل کا قدرتی کھنچاؤ تمھارے بس کا نہیں) پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایک ہی کی طرف جھک پڑو اور دوسری کو (اس طرح) چھوڑ بیٹھو گویا ''معلقہ'' ہے (یعنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسی عورت ہے کہ نہ تو بیوہ اور طلاق دی ہوئی ہے کہ اپنا کوئی دوسرا انتظام کر سکے، نہ شوہر ہی اس کا حق ادا کرتا ہے بلکہ شوہر والی ہو کر بھی بیچ میں لٹک رہی ہے) اور (دیکھو) اگر تم (عورتوں کے معاملے میں) درستگی پر رہو اور (بے انصافی سے) بچو (یعنی تقویٰ کی راہ اختیار کرو) تو اللہ بخشنے والا، رحمت کرنے والا ہے۔

الفاظ

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

''اور ہرگز تم طاقت نہیں رکھتے یہ کہ تم عدل کرسکو بیویوں کے درمیان اگرچہ تم حرص کرو''

وَ اور (مستانفہ)، نیا جملہ، لَنْ ہرگز نہیں (حرف ناصبہ) فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، ن جمع کا حذف ہو جاتا ہے، تَسْتَطِيْعُوْٓا کرسکو گے تم، (اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ) استطاعت رکھنا، کسی بات کو کرنا اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تَسْتَطِيْعُوْنَ اور لَنْ کی وجہ سے آخر میں نون گرا ہوا ہے، اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ عدل کرسکو، اَنْ یہ کہ، یہ بھی مضارع کو نصب دیتا ہے اور ن جمع کا گرا دیتا ہے، بَيْنَ النِّسَآءِ (درمیان، بیویوں کے) مضاف، مضاف الیہ، وَلَوْ حَرَصْتُمْ (اور اگرچہ تم حرص کرو)، وَ اور (حالیہ)، لَوْ اگرچہ حرف شرط، حَرَصْتُمْ (تم حرص کرو) حَرَصَ یَحْرِصُ سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر۔

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

''چنانچہ تم تم جھک جاؤ مکمل جھک جانا (ایک طرف ہو جانا) کہ چھوڑ دو تم اس (دوسری بیوی کو) لٹکی ہوئی''

فَ پس، چنانچہ، شرط کا جواب ہے، لَا نہ، ناھیہ، تَمِيْلُوْا جھک جاؤ تم، اس کا مادہ (م ی ل) ہے (مَالَ یَمِیْلُ) جھک جانا، میلان طبع، طبیعت کا مائل ہونا، اردو میں معروف ہے، سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا کی وجہ جمع کا ن گرا ہوا ہے، كُلَّ الْمَيْلِ پوری طرح جھک جانا، مضاف، مضاف الیہ، فَتَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو تم اسے (یعنی دوسری بیوی کو) اس کا مادہ (و ذ ر) ہے وَذِرَ، یَذَرُ (چھوڑنا، نظر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انداز کرنا) اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، هَا ضمیر، واحد مونث غائب (مُعَلّقه بیوی کی طرف جاتی ہے) عُلّقَ یُعَلِّقُ (لٹکانا)، اس سے اسم مفعول مُعَلَّقَة یہ معاملہ فی الحال معلق ہے لٹکا ہوا ہے، اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

''اگر تم صلح کرلو (اصلاح کا راستہ اختیار کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو تو یقیناً اللہ بھی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے''

وَ اور (عاطفہ)، اِنْ اگر حرف شرط جازم، تُصْلِحُوْا صلح کرلو، اَصْلَحَ یُصْلِحُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، اِنْ کی وجہ سے تُصْلِحُوْا کا آخری نون گرا ہوا ہے، وَ اور (عاطفہ)، تَتَّقُوْا (تقویٰ کی راہ اختیار کرو)، اِتَّقٰی یَتَّقِیْ سے فعل مضارع مجزوم اس کا عطف تُصْلِحُوا پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، فَاِنَّ اللّٰهَ (تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ)، فَ پس، جواب شرط، اِنَّ کلام میں زور پیدا کرتا ہے، لفظ اللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِنَّ کا اسم ہے، كَانَ ہے، (كَانَ، يَكُوْنُ) ہونا، غَفُوْرًا بڑا بخشنے والا، غَفَرَ يَغْفِرُ (بخشا معاف کرنا)، اس سے مبالغہ کا صیغہ غُفُوْرًا، کان کی خبر اول، رَّحِيْمًا (بہت ہی مہربان) رَحِمَ، يَرْحَمُ (رحم کرنے والا، مہربان) اس سے مبالغہ کا صیغہ رَحِيْمًا (بہت ہی مہربان) كَانَ کی خبر دوم۔

تفسیر

اسلام نے مرد کو چار عورتوں تک نکاح کرنے کی اجازت دی ہے، وہ بھی اس شرط پر کہ ان میں نان نفقہ، بود و باش اور رفاقت ومحبت کے لحاظ سے یکساں سلوک روا رکھا جائے، اس میں بھی اگر اندیشہ ہو کہ تم ان کے درمیان عدل نہیں کر پاؤ گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو، ہاں اگر کسی بیوی کے ساتھ حسن سیرت اور حسن صورت کی بنا پر طبعی میلان زیادہ رہے تو یہ کسی انسان کی اپنے بس کی بات نہیں ہے، جبکہ یہ لازمی امر ہے کہ کسی بیوی کو ''مُعلقہ'' نہ رکھا جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُمھات المومنین) کے درمیان باری تقسیم کرنے میں عدل کرتے اور یہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے ملامت نہ فرما جس کا تو مالک ہے کیونکہ اس پر مجھے اختیار نہیں (یعنی دل)۔ (رواہ ابوداؤد کتاب النکاح)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) معاشرتی زندگی کا تانا بانا مرد اور عورت کی خوشگواری سے قائم ہوتا ہے، اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اسے مضبوط سے مضبوط تر بناتی ہے اور اس میں جو رخنے اور شگاف پیدا ہوتے ہیں اور شیطان جس طرح اسے کمزور بنانا چاہتا ہے، رب کریم اپنی رحمت سے اسے مضبوط سے مضبوط تر بناتا ہے اور عفو ودرگزر کی تعلیم سے آراستہ فرماتا ہے۔

۲) بہت سے خاندانوں میں تزلزل اور شگاف کا سبب تنگ نظری، بخل، طمع اور حرص ہے جو انسان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکیزہ تعلیمات تقویٰ اور اصلاح کی طرف بڑھاتی ہیں، اور اس کا بے پایاں اور لازوال اجر آخرت میں رکھا گیا ہے۔

گر ہو ڈر بیوی کو بے رغبتی شوہر کا
یا کہ شوہر کی لڑائی کا اسے خوف رہے
تو نہیں اُن پہ گناہ، کر لیں کسی طور سے وہ
صلح آپس میں، کہ ہے صلح سے گھر بار بسے
نفع اور مال کا لالچ کہ ہے ہر دل میں گھسا
اور بخیلی سے نہیں کرتا کوئی نفس مفر
کام لو تقویٰ سے، احسان کرو لوگوں پر
جان لو، اللہ کہ ہر بات کی رکھتا ہے خبر

معاشرتی زندگی کا سدھار

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

اور اگر (میاں بیوی کے درمیان اصلاح اور صلح کی کوئی صورت پیدا نہ ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکے اور بالآخر) دونوں جدا ہو جائیں تو (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) اللہ اپنے (فضل کی) کشائش سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا (اُن میں سے ہر ایک کے لیے کوئی دوسرا انتظام پیدا ہو جائے گا، جو عجب نہیں، پہلے سے بہتر ہو) اور اللہ بڑی وسعت والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

الفاظ

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا "اور اگر دونوں (یعنی میاں بیوی) الگ ہو جائیں"

وَ اور، (عاطفہ)، اِنْ اگر (حرف شرط جازم) يَّتَفَرَّقَا دونوں الگ ہو جائیں (فعل مضارع تثنیہ، مذکر غائب) اس کا مادہ (ف ر ق) ہے تَفَرَّق، يَتَفَرَّقُ (الگ ہونا، جدا ہونا)، اِنْ کی وجہ سے 'ن' تثنیہ کا گر گیا، يَتَفَرَّقَانِ سے يَّتَفَرَّقَا رہ گیا، تفریق پیدا ہونا، اردو میں معروف ہے۔

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ

"(تو) بے نیاز کر دے گا، اللہ تعالیٰ، (اُن میں) ہر ایک کو اپنے فضل سے"

يُغْنِ بے نیاز کر دے گا، (اَغْنٰی، يُغْنِيْ) غنی کرنا، دولت مند بنانا، آسان راستہ بنانا، سے فعل مضارع مجزوم، آخر سے 'ی' گر گئی، اور يُغْنِ رہ گیا ہے، جواب شرط، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، ہر ایک کا کام بنانے والا (فاعل حقیقی)، كُلًّا ہر ایک کو (مفعول بہ منصوب)، مِّنْ سے (حرف جار، (سَعَتِ۔ہٖ) فضل، اپنے سے، مضاف، مضاف الیہ، اس کا مادہ (و س ع) ہے (وَسِعَ يَسِعُ) کافی ہونا، وسعت پیدا کرنا، سَعَةً (مصدر) گنجائش، وسعت۔

وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا

"اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، خوب حکمت والا ہے"

وَ اور (مستانفہ)، نیا جملہ، (كَانَ يَكُوْنُ) ہونا ہے، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَانَ کا اسم، وَاسِعًا بڑی وسعت والا، وَسِعَ، يَسِعُ جاری ہونا سے اسم فاعل وَاسِعٌ، کان کی خبر اول، حَكِيْمًا خوب حکمت والا،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کان کی خبر ثانی۔

تفسیر

جب میاں بیوی کے درمیان صلح وصفائی کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو اچھے طریقے سے علیحدگی اختیار کر لینا بہتر ہے، اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ مرد کو دوسری بیوی مل جائے گی جو اسے پسند ہو اور عورت کو دوسرا شوہر مل جائے گا جو اسے عزت ومحبت سے رکھے اور اس کی ضرورتوں کا پوری طرح خیال رکھے۔ (تفسیر قرطبی) اس سے اسلام کے احکام کی حکمت ووسعت اور شفقت ورحمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بعض مذاہب میں طلاق کو حرام قرار دیا گیا ہے، ایک دفعہ جب نکاح ہو گیا، اب وہ خواہ ایک دوسرے سے کتنے متنفر ہو جائیں، خواہ ان کی زندگی جہنم کا نمونہ بن جائے، طلاق نہیں دے سکتے۔

اسلامی تعلیمات میں جب میاں بیوی کے تعلقات روگ بن جائیں تو اس کا ٹوٹنا ہی اچھا ہے۔ اسلام نے دونوں کے لیے علیحدگی کا راستہ رکھا ہے جس کے ذریعے سے وہ نئی زندگی شروع کر کے امن و اطمینان سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

"وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا عَلِيمًا" یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کا رزق میرے ہاتھ میں ہے، اگر میں نہ دوں گا تو وہ بھوکا مر جائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رازقِ مطلق ہے اور اس کے انتظامات انسانی سمجھ سے بالاتر ہیں، اس نے جس طرح ملاپ میں حکمت رکھی ہے، جدائی میں بھی رکھی ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد)

پھر اگر اِک دوسرے سے ہوں میاں بیوی جدا
دونوں کو کر دے گا بے پرواہ کشاکش سے ربِ علیٰ

دنیا و دین کی دولت سے غنی کر دے گا
وسعتوں والا رب علیٰ جو ہے علیم و دانا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرش سے عرش تک کا مالک ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے (فرش سے عرش تک تنہا وہی مالک ہے) اور تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی، ہم نے انھیں اور (اے مسلمانو!) تم کو بھی (یہی حکم دیا گیا ہے) کہ اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرو، اگر تم (اس نصیحت کو) نہیں مانو گے تو (جان لو، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت میں کچھ فرق نہیں پڑتا) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور وہ بے نیاز ہے اور ہر تعریف کا مستحق ہے۔

الفاظ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

”اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں“

وَ اور (مستانفہ)، نیا جملہ، لِلّٰهِ اللہ ہی کا ہے، اصل میں (لِ۔ الله) ہے ل کال میں اِدغام ہوا تا کہ پڑھنے میں آسانی ہو (خبر مقدم)، مَا جو (موصولہ) ربط کلام کے لیے، (مبتدا موخر)، فِي السَّمٰوٰتِ (آسمانوں میں ہے)، جار، مجرور، اس کا مفرد سَمَاءٌ ہے، وَ اور (عاطفہ)، مَا جو (موصولہ)، فِي میں (جار)، الْاَرْضِ زمین (مجرور)۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ

”اور البتہ تحقیق ہم نے حکم دیا اُن لوگوں کو جو دے گئے کتاب تم سے پہلے اور خود تمھیں بھی“

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اور (عاطفہ)، لَقَدْ (لَ۔ قَدْ) البتہ، تحقیق، دونوں لفظ جملے میں تاکید پیدا کرتے ہیں، وَصَّیْنَا ہم نے تاکید کی، حکم دیا، اس کا مادہ (وص ی) وَصّٰی یُوَصِّیْ تاکید کرنا سے فعل ماضی، جمع متکلم (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ بطور عزت وعظمت آتا ہے)، الَّذِیْنَ اُن لوگوں کو جو (اسم موصول)، اُوْتُوا جو دیے گئے، اس کا مادہ (ء ت ی) ہے، (اٰتٰی یُؤتِیْ) دینا، عطا کرنا، اس سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب، اُوْتُوا، الْکِتٰبَ (اَل نے خاص کر دیا، یعنی اللہ کی کتاب، تورات، زبور، انجیل وغیرہ) مفعول، (قَبْلِ۔ کُمْ) پہلے، تم سے، (اے مسلمانو) مضاف (ظرف)، مضاف الیہ، وَ اور (عاطفہ)، (اِیَّا۔ کُمْ) خاص، تمھیں (بھی مسلمانو!)، مضاف، مضاف الیہ، جمع کے لیے وَصَّیْنَا کا مفعول بھی ہے، مفرد کے لیے اِیَّاكَ، تثنیہ کے لیے اِیَّا کُمَا اور جمع کے لیے اِیَّا کُمْ۔

اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ

''یہ کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو، یعنی اس کی نافرمانی سے پرہیز کرو''

اَنِ یہ کہ (مصدریہ)، اِتَّقُوا اللّٰہَ (ڈرتے رہو اللہ سے) اس کا مادہ (و ق ی) ہے، (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ) ڈرنا، خوف کھانا، اس فعل امر، جمع مذکر، اَنْتُمْ فاعل مضمر ہے، اِتَّقُوْا تم سب ڈرتے رہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے (مفعول)۔

وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط

''اگر تم کفر کرو گے یعنی اس حکم کو نہ مانو گے تو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں''

فَ پس، جواب شرط، اِنَّ بلاشبہ زور بیان کے لیے، لِلّٰہِ (لِ۔ اللہ) لیے، اللہ تعالیٰ کے، اِدغام کی وجہ سے ''لِلّٰہِ'' پڑھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے (خبر مقدم)، مَا جو (موصولہ)، فِی السَّمٰوٰتِ ہے آسمانوں میں، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، مَا جو (موصولہ)، فِی الْاَرْضِ زمین میں ہے، جار، مجرور، یہ پورا جملہ اِنَّ کا اسم موخر ہے۔

وَکَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیْدًا

''اور ہے اللہ خوب بے پرواہ (بے نیاز) نہایت ہی قابل تعریف (ہر تعریف کا مستحق)''

وَ اور (عاطفہ)، کَانَ اللّٰہُ ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کان کا اسم ہے، غَنِیًّا اللہ تعالیٰ کی صفت، کان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی خبر اول، حَمِيْدًا یہ بھی اسی رب کی صفت، کان کی خبر ثانی ہے۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

اس آیہ مبارکہ میں مزید تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک گھر آباد نہیں رہا، تو گھبرانے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا مالک ہے، وہ تمھارے لیے کسی اور گھر کا انتظام کر دے گا، یہی ہدایات ان لوگوں کو دی گئیں جنھیں تم سے پہلے تورات، انجیل، زبور آسمانی کتابیں دی گئی تھیں (اخلاقی اقدار ہمیشہ یکساں رہے ہیں) اور (اے مسلمانو!) تمھیں بھی یہی نصیحت کی جاتی ہے کہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو، اگر تم کفر، نافرمانی اور آپس میں ظلم و زیادتی کا رویہ اختیار کرو گے تو اللہ کی بادشاہی میں کوئی خلل اور کمزوری واقع نہ ہوگی، آسمانوں کا چپہ چپہ اور زمین کا ذرہ ذرہ اسی کے زیر اقتدار ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد و ستائش کے لائق ہے، کیونکہ کسی گھر کا اجڑنا اور خاندان کا بکھرنا معمولی بات نہیں، لہٰذا بار بار اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہی اور اختیار کا ذکر فرما کر دونوں (یعنی میاں بیوی) کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے باز رہنے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے کی تلقین فرما رہا ہے تاکہ میاں بیوی اپنے معاملات کو درست رکھنے کی کوشش کریں۔ (فہم القرآن)

ہے جو کچھ اَرض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا
اے مسلمانو! یہ تاکیداً ہے ہم نے کہہ دیا
تم سے اور اُن سے بھی جن کو مل چکی پہلے کتاب
سب کو ڈرنا چاہیے اللہ سے بے اجتناب

تفہیم بالقرآن

(۱) تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

قرآن حکیم میں تقویٰ اختیار کرنے کا متعدد بار حکم آیا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ (البقرہ:194/2)

”اور اللہ سے ڈرتے رہو (تقویٰ اختیار کرو) اور یہ جان رکھو کہ اللہ انھی کے ساتھ ہے جو اس کی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حدود توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں (یعنی تقویٰ کی راہ اختیار کرتے ہیں)۔"

(۲) احسان و مروت کرنے کی تلقین

وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾ (البقرہ:195/2)

"(اور دیکھو!) احسان کا طریقہ اختیار کیا کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔"

دراصل یہ وہ اخلاقی تعلیمات ہیں جو کسی معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے سے روکتی ہیں۔

تفہیم بالحدیث

(۱) تقویٰ ہر خیر کا سرچشمہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "اُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ" (مسند احمد) میں تمھیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہر خیر کا سرچشمہ ہے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ "جنت میں کثرت سے داخل کرنے والے عمل کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا: "تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" (ترمذی، کتاب البر والصلہ) "اللہ کا ڈر (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔"

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) معاشرتی زندگی کا حسن اتفاق واتحاد اور احسان ومروت کی راہ ہے۔

۲) فتنہ وفساد معاشرتی زندگی تباہ وبرباد کردیتے ہیں، اسلام ہر صورت اس کی مذمت کرتا ہے۔

دین ودنیا کی بھلائی

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۳۲﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور بھروسے کے لیے اللہ کافی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَلِلّٰهِ ”اور اللہ ہی کے لیے“

وَ اور (عاطفہ)، لِلّٰهِ اللہ ہی کے لیے ہے، (لِ۔ للّٰهِ) قاعدہ اِدغام میں لِلّٰهِ ہوا، جار، مجرور (خبر مقدم)۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ”جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں“

مَا جو (موصولہ)، فِي میں (حرف جار)، السَّمٰوٰتِ آسمانوں (مجرور)، اس کا مفرد سماء ہے، وَ اور (عاطفہ)، مَا جو، فِي میں حرف جار، الْاَرْضِ زمین (مجرور)، یہ جملہ مبتدا ہے (مؤخر)۔

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ”اور کافی ہے اللہ بھروسے کے لیے“

وَ اور (مستانفہ)، مستقل جملہ (كَفٰى، يَكْفِيْ) کافی ہونا، اس سے فعل ماضی، واحد مذکر غائب، كَفٰى، بِاللّٰهِ اللہ تعالیٰ، وَكِيْلًا کام بنانے والا، زندگی کے تمام معاملات میں جس پر بھروسا کیا جائے، فعیل کے وزن پر، تمیز کی وجہ سے منصوب (زبر) والا ہے۔

تفسیر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وکیل ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسے کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا پورا پورا علم ہے، اس کا انتظام وانصرام کرنے میں وہ پوری قوت وقدرت رکھتا ہے اور یہ تدبیر حکمت ومصلحت پر مبنی ہے، اگر ان امور میں کوئی کمی ہوگی تو اس کے وکیل ہونے میں نقص پایا جائے گا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہر نقص سے منزہ ہے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰنؒ بن ناصر السعدی)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

ان آیات (آیت نمبر 132,131) میں تین بار یہ جملہ دہرایا گیا ہے) ”وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ“ اور تینوں دفعہ اس کا استعمال الگ الگ مقصد کے لیے ہوا ہے۔ پہلی بار سے کشائش اور وسعت مقصود ہے یعنی اللہ کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں، کیونکہ آسمانوں اور زمین کی ایک ایک چیز اسی کی ملکیت ہے، اگر کسی جوڑے (میاں بیوی) میں حالات کی ناسازگاری کی بنا پر جدائی ہوگئی ہے تو اللہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں کے لیے بہتر حالات پیدا کر سکتا ہے، کیونکہ ہر طرح کے اسباب و وسائل پر اس کا پورا پورا کنٹرول ہے۔ دوسری بار یہ جملہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ یہ اللہ کی خاص مہربانی اور فضل ہے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی اور خاص تمھیں بھی، شریعت نازل فرما کر ان احکام پر عمل کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا ہے اور شریعت کے یہ تمام احکام دینے میں جو تمھارے ہی دینی اور دنیوی مصالح پر مبنی ہوتے ہیں، جن سے تمہارا فائدہ ہوتا ہے تو وہ واجب کر دیے جاتے ہیں اور جن کاموں میں تمھارا نقصان ہوتا ہے وہ حرام کر دیے جاتے ہیں۔ اب اگر تم ان احکام پر عمل کرو گے تو اس میں تمھارا ہی فائدہ ہے، اگر نہ کرو گے تو اس میں تمھارا ہی نقصان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو نہ تمھاری اطاعت سے کچھ سنورتا ہے اور نہ تمھاری نافرمانی سے کچھ بگڑ سکتا ہے، اس لیے کہ پوری کائنات کا مالک تو وہ پہلے ہی ہے، لہٰذا تمھاری فرمانبرداری یا نافرمانی سے بے نیاز ہے اور اس کے کارنامے ایسے ہیں جو خود اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ اس کائنات کا خالق و مالک، مدبر اور منتظم فی الواقع مستحق عبادت اور مستحق حمد و ثنا ہے، تمھارے اس کی حمد کرنے یا نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا (اس لیے کہ کائنات کا ہر پتا اور ہر ذرہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے)۔

اور تیسری بار یہ جملہ ''لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ '' اس لیے دہرایا گیا ہے کہ اس سے مسلمانوں کو مستقبل کے حالات سے آگاہ کرنا مقصود ہے، مسلمانو! اگر تم اللہ کی نافرمانی کرو گے تو اس کے دین کو سربلند کرنے کے لیے صرف تم ہی نہیں ہو، وہ پوری قدرت رکھتا ہے کہ اس صورت میں کوئی اور قوم آگے لے آئے اور اس کے ہاتھ سے تمھیں پٹوا کر پیچھے دھکیل دے، جیسا کہ یہود اللہ کی نافرمانیوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہوئے تو انھیں عیسائیوں کے ہاتھوں پٹوا کر پیچھے دھکیل دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو تو اپنے دین کو سربلند کرنا ہے، لہٰذا جو لوگ بھی اللہ کے اس مشن کو جاری رکھنے کے قابل ہوں گے وہ انھی کو آگے لے آئے گا، لہٰذا تمھارا مفاد اسی میں ہے کہ تم اس کے فرمانبردار بن کر رہو۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ؏ (محمد: 38/47)

''(مسلمانو) اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمھاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گے (بلکہ اطاعت وفرمانبرداری، علم وعمل کا نمونہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہیں گے)۔''

اللہ تمھاری جگہ نیک لوگوں کو لاسکتا ہے

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾

اگر وہ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمھاری جگہ دوسروں کو لے آئے (جو علم وعمل کے پیکر اور دین کے خدام ہوں) اور وہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی اور اللہ سمیع وبصیر (تمھارے دلوں کی دھڑکنوں کو سنتا ہے اور تمھاری نیتوں کو بھی جانتا ہے)۔

الفاظ

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ

''اگر وہ (اللہ) چاہے تو تمھیں لے جائے، اے لوگو! (مسلمانو!)''

اِنۡ اگر (حرف شرط، جازم)، يَّشَاۡ وہ چاہے، اس کا مادہ (ش ی ء) شَاءَ يَشَاءُ سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب اِنۡ کی وجہ سے مجزوم ہے (جزم والا ہے)، يُذۡهِبۡكُمۡ تمھیں لے جائے، اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا مادہ (ذ ھ ب) ہے، ذَھَبَ، یَذْھَبُ (جانا) اور اس سے باب افعال، اَذْھَبَ، یُذْھِبُ لے جانا، (یُذْھِبْ۔ کُمْ) لے جائے، تمھیں ضمیر، جمع مذکر لوگو! (مسلمانوں) کی طرف جاتی ہے، یُذْھِبْ مجزوم بوجہ اِنْ کا جواب ہے، اَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو! اَیُّ حرف ندا، ھَا ضمیر تنبیہ کے لیے، النَّاسُ لوگ، منادیٰ۔

وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ''اور وہ (اللہ) لے آئے دوسروں کو (جو خدام دین ہوں)''

وَ اور (عاطفہ)، یَاْتِ وہ لے آئے (فعل مضارع، واحد مذکر)، (اَتٰی، یَاْتِیْ) آنا، آ پہنچنا، اس سے باب افعال میں (آتٰی، یُؤْتِیْ) لانا اور یَأْتِ (وہ لائے) یہ بھی مجزوم ہے، 'ی' حرف علت گرا ہوا ہے، اس کا عطف اِنْ یَّشَاءِ پر ہے اور یہ جواب شرط ہے، بِاٰخَرِیْنَ دوسروں کو بِ، حرف جار اٰخَرِیْنَ، اٰخَر کی جمع اور حالت جری میں اٰخَرِین۔

وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ''اور ہے اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھنے والا''

وَ اور (مستانفہ)، مستقل جملہ، کَانَ (ہے) فعل ماضی، اللّٰہُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کان کا اسم ہے، عَلٰی پر حرف جار، ذٰلِکَ اس پر اسم اشارہ، قَدِیْرًا پوری قدرت رکھنے والا، اس کا مادہ (ق د ر) قَدَرَ یَقْدِرُ قدرت رکھنا، اس سے اللہ کی صفت قَدِیْر (مکمل قدرت رکھنے والا) اور حالت نصب میں قَدِیْرًا۔

مَنْ کَانَ

مَنْ وہ جو (ضمیر موصول)، کَانَ ہے (کَانَ یَکُوْنُ) ہونا۔

یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا

یُرِیْدُ چاہتا ہے، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (اَرَادَ یُرِیْدُ) چاہنا، ارادہ کرنا، اردو میں معروف ہے، ثَوَابَ ثواب، اجر (مضاف)، الدُّنْیَا دنیا کا (مضاف الیہ، مفعول)۔

فَعِنْدَ اللّٰہِ ''پس نزدیک اللہ کے ہے''

فَ پس، (مَنْ کا جواب)، عِنْدَ اللّٰہِ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک عِنْدَ مضاف، اللہ سبحانہ و تعالیٰ مضاف الیہ، مرکب اضافی (خبر مقدم)۔

ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دنیا کا ثواب، مضاف، مضاف الیہ۔ وَ اور عاطفہ، اَلْاٰخِرَۃِ آخرت کا، اس کا عطف الدُّنْیَا پر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا "اور ہے اللہ تعالیٰ سننے والا، دیکھنے والا"

وَ اور (مستانفہ) نیا جملہ، كَانَ ہے (كَانَ، يَكُوْنُ) ہونا، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَانَ کا اسم ہے، سَمِعَ، يَسْمَعُ (سننا) اور سَمِيْعٌ اسمائے الحسنیٰ میں سے ہے، بہت زیادہ سننے والا (مرفوع)، سَمِيْعًا (منصوب)، قوت سماعت اردو میں معروف ہے، بَصَرَ، يُبْصِرُ (دیکھنا) بَصِيْرٌ، اسماء الحسنیٰ میں سے ہے جس کی نگاہ میں زمین وآسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز ہر وقت ہے، قوت بصارت اردو میں مشہور ہے۔

تفسیر

جس شخص کا مطلوب ومقصود صرف دنیا ہی ہے، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے پاس دنیا وآخرت دونوں کا ثواب موجود ہے۔ تم صرف دنیائے فانی کی طلب میں بیٹھے ہو، تو وہ مہربان آقا تمھیں دنیا اور آخرت دونوں سے نوازنا چاہتا ہے۔

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے احکام پر سنت نبوی کی پیروی میں عمل کرو گے تو دنیا بھی تمھاری اور آخرت بھی، صرف دنیا کی طلب تو خسارا ہے، رہا یہ کہ تمھارا عمل دنیا کے لیے یا آخرت کے لیے، تو اسے اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے اور دیکھتا ہے (تم ہمہ وقت اس کے سامنے ہو)۔ [تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد]

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) زندگی کے تمام معاملات میں صرف اس ذات کو سہارا بناؤ جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔

۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف اُن کو پسند فرماتا ہے جو اس کے مطیع اور فرمانبردار رہتے ہیں اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اسے کچھ مشکل نہیں کہ نافرمانوں کی جگہ اپنے مطیع و فرمانبردار بندے لے آئے، جو تن من دھن سے اس کے خدمت گزار رہیں۔

۳) اہل ایمان کے نزدیک صرف دنیا ہی نہیں ہوتی بلکہ نیک اعمال کے لیے آخرت کا حصول ہوتا ہے۔

۴) صبح وشام اُن کی اپنے رب کے حضور یہ دعا رہتی ہے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱)

پھر کوئی کہتا ہے دنیا میں ہی دے دے مولا
آخرت میں نہیں کچھ اس کے رہا حصے کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی چاہے ہے کہ ہو دنیا و عقبےٰ میں بھلا
رب ہمارے ہمیں تو آتشِ دوزخ سے بچا

شفاف عدل وانصاف اور بے لاگ گواہی

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دیا کرو (چاہے اس میں) تمھارا یا تمھارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو، فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو، اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی (جانبداری سے کام لیا) یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے (اعمال کے مطابق فیصلہ ہوگا)۔

الفاظ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو''

يَا اے (حرف ندا)، اَيُّهَا (اَىُّ۔هَا) منادی، ھا حرف تنبیہ، اَلَّذِىْ جو، اسم موصول، جمع مذکر، اٰمَنُوْا ایمان لائے ہو، اس کا مادہ (ء م ن) ہے، اٰمَنَ يُؤْمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب اِيْمَانٌ باب افعال۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

"تم ہو جاؤ قائم رہنے والے انصاف پر، گواہی دینے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے"

(كَانَ، يَكُوْنُ) ہونا اس سے فعل امر، جمع مذکر، قَوّٰمِيْنَ قائم رہنے والے، اس کا مادہ (ق و م) ہے (قَامَ، يَقُوْمُ) کھڑے ہونا، اس سے اسم مبالغہ قَوّٰامِيْنَ (حالت نصبی) كُوْنُوْا کی خبر اول ہے، بِالْقِسْطِ (بِ۔ الْقِسْطِ) ساتھ، انصاف (کے)، جار، مجرور، شُهَدَآءَ گواہی دینے والے، اس کا مفرد شَهِيْدٌ ہے كُوْنُوْا کی خبر ثانی ہے، لِلّٰهِ (لِ۔ اللّٰهِ) لیے، اللہ (کے) جار مجرور، قاعدہ ادغام سے لِلّٰه پڑھا جائے گا۔

وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ "اگرچہ (وہ) اپنی جانوں کے خلاف ہو"

وَ اور (عاطفہ)، لَوْ اگرچہ (حرف شرط)، عَلٰى پر (حرف جار)، اَنْفُسِ نَفْسٌ کی جمع (مضاف) كُمْ ضمیر، جمع مخاطب (مضاف الیہ)۔

اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ "یا والدین یا قرابت داروں کے خلاف"

اَوِ یا (حرف عطف)، اَلْوَالِدَيْنِ والدین معروف لفظ ہے، حالتِ جر تثنیہ، اس کا عطف اَنْفُسِ پر ہے، وَ اور (عاطفہ)، اَلْاَقْرَبِيْنَ قرابت دار، رشتہ دار، اَقْرَبُ اس کا مفرد ہے، قریبی اردو میں معروف لفظ ہے، حالت جری، تثنیہ اس کا عطف وَالِدَيْنِ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔

اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا "(فریق معاملہ) خواہ مالدار ہو یا غریب"

اِنْ يَّكُنْ اگر ہو (فریق معاملہ) اِنْ (حرف شرط) كَانَ يَكُوْنُ (ہونا)، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، شروع میں اِنْ حرف شرط کی وجہ سے يَكُوْنُ کی وَ گر گئی ہے، آخر میں جزم سے يَكُنْ ہوا (هُوَ اسم محذوف ہے) غَنِيًّا دولت مند، مال دار، (غَنِيَ، يَغْنٰى) مالدار ہونا، اس سے صفت کا صیغہ غَنِيًّا (خبر)، اَوْ یا (حرف عطف)، فَقِيْرًا فقیر، غریب، اس کا عطف غَنِيًّا پر ہے (فَقَرَ، يَفْقُرُ) محتاج ہونا، نادار ہونا، اس سے صفت فَقِيْرًا، فقر و فاقہ اردو میں مشہور ہے۔

فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا "تو اللہ زیادہ حقدار ہے اُن دونوں کا (یعنی اُن کا خیر خواہ ہے)"

فَ پس (جواب شرط)، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مبتدا)، اَوْلٰى زیادہ حقدار (خیر خواہ) اسم تفضیل (خبر)، بِهِمَا اُن دونوں کا (ضمیر تثنیہ، جار، مجرور) یہ ضمیر غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا کی طرف لوٹتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ''چنانچہ نہ تم پیروی کرو خواہش کی کہ عدل سے (باز) رہو''

فَ پس (مستانفہ)، نیا جملہ، لَا نہ ناھیہ، تَتَّبِعُوا پیروی کرو، اس کا مادہ (ت ب ع) اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ، پیروی کرنا، اِتِّبَاعٌ باب اِفْتِعَالٌ (اس کا خاصا اہتمام ہے) اردو میں معروف ہے، لَا ناھیہ کی وجہ سے آخر میں ن، گرا ہوا ہے اصل میں تَتَّبِعُوْنَ تھا، لْهَوٰى خواہش (اسم مصدر)، اَنْ یہ کہ (ناصبہ، فعل مضارع کو نصب دیتا ہے)، تَعْدِلُوْا، اَنْ کی وجہ سے آخر میں ن گرا ہوا ہے۔

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا

''اگر تم پیچ دار شہادت دو گے یا شہادت دینے سے گریز کرو گے''

وَ اور (مستانفہ)، اِنْ اگر (حرف شرط)، تَلْوٗٓا پیچ دار شہادت دو گے، اس کا مادہ (ل و ی) ہے (لَوٰى، یَلْوِیْ) کج بیانی، توڑ مروڑ کر بات کرنا، اس سے فعل مضارع مجزوم، جمع مذکر حاضر اِنْ کی وجہ سے نون جمع کا گر گیا، اَوْ یا، تُعْرِضُوْا شہادت سے گریز کرو گے، اس کا مادہ (ع ر ض) ہے، (اَعْرَضَ یُعْرِضُ)، گریز کرنا کسی بات سے اعراض کرنا اردو میں مشہور ہے، اس کا عطف بھی تَلْوٗٓا پر ہے اس لیے 'ن' گرا ہوا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

''تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہے اُس بات سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار''

فَ پس، تو (جواب شرط)، اِنَّ بلاشبہ جملے میں زور کے لیے، اللّٰهَ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ، اِنَّ کا اسم، كَانَ ہے (فعل ماضی) (بِ۔مَا) ساتھ اُس بات کے، جو، جار، مجرور، تَعْمَلُوْنَ جو تم عمل کرتے ہو، عَمِلَ یَعْمَلُ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، خَبِيْرًا خوب خبر رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور کان کی خبر منصوب ہے

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

''یہاں اس سے مراد حق وعدل کی وہ میزان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی شکل میں عطا فرمایا ہے، مطلب یہ ہے کہ اب تمھارا ہر قول وعمل اسی باٹ اور اسی ترازو سے تولا ہوا ہو اور تم اسی پر قائم رہنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

والے اور اسی کو قائم کرنے والے بنو، "شُهَدَآءَ لِلّٰهِ" یعنی مجرد اس پر قائم رہنا ہی تمہاری ذمہ داری نہیں بلکہ تم دنیا کے سامنے اللہ کی طرف سے اس کے داعی اور گواہ بھی ہو جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 143 میں ارشاد ہوا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط (البقرہ:143)

"(مسلمانو!) اور اسی طرح ہم نے وسطِ شاہراہ پر قائم رہنے والی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہی دیں (جو خود بھی عدل وانصاف کے علمبردار ہوں اور نسل انسانیت کے ساتھ بھی اسی بات کو روا رکھیں)۔"

"وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ" یعنی یہ میزان عدل صرف لینے ہی کے لیے نہیں بلکہ دینے کے لیے بھی ہے، اگر اس کا فیصلہ کسی معاملے میں تمھارے، تمھارے والدین اور تمھارے اقربا کے خلاف ہو، جب بھی تمھیں اسی پر قائم رہنا اور اس کی گواہی دینا ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ بھی ہے کہ یہود کو جو کتاب دی گئی تو وہ اس کی وہ باتیں تو مانتے تھے جو اپنی خواہشوں کے مطابق پاتے لیکن جو باتیں ان کی خواہشوں کے خلاف پڑتیں ان سے کنی کاٹ جاتے۔

"اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا" یعنی یہ جائز نہیں کہ امیر کے لیے اور باٹ سے تولو اور غریب کے لیے اور باٹ سے، قوی اور بااثر کے لیے الگ قانون وشریعت ہو، کمزور و بے اثر کے لیے الگ حکم وفتویٰ، بلکہ سب کو اللہ کے ایک ہی قانون عدل کے تحت ہونا چاہیے اس لیے کہ اللہ کا حق سب پر یکساں قائم ہے اور یہ حق دوسرے تمام حقوق سے بڑا ہے۔ (تدبر قرآن، ج2)

تفہیم بالقرآن

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل وانصاف کا حکم

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ قف (الاعراف:29/7)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگو سے کہیے کہ میرے رب نے تو راستی وانصاف کا حکم دیا ہے۔"

(۲) مسلمانوں کے درمیان صلح عدل وانصاف سے کراؤ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ (الحجرات:9/49)

''(مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان لڑائی ہو جائے تو) عدل وانصاف کے ساتھ صلح وصفائی کرا دو۔''

(۳) رسولوں کی بعثت کا مقصد انصاف قائم کرنا تھا

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَيِّنٰتِ وَاَنۡزَلۡنَا مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡمِيۡزَانَ لِيَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ ۚ (الحدید:25/57)

''(رب کریم کا فرمان ہے) ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں (قانوناً انصاف قائم کیا جائے)۔''

(۴) عدل اور تقویٰ

اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ''(مسلمانو!) انصاف کیا کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے (تمھاری پرہیزگاری کا اس سے پتا چلتا ہے)۔''

تفہیم بالحدیث

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

جب ایک مخزومیہ (قبیلہ سے) عورت نے چوری کی تو اس کے معاملے کی قریش کو بڑی فکر ہوئی، لوگوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ کون شخص ایسا ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کرے، بالآخر یہ طے پایا کہ اس کی جرأت صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بڑے چہیتے ہیں، لوگوں کے کہنے پر سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُسامہ! تم اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود میں سے ایک حد کے معاملے میں سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ ﷺ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

لوگو! تم سے پہلے قوموں کو اسی چیز نے تباہ کیا کہ اُن کا حال یہ ہو گیا تھا کہ اگر اُن میں کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی معمولی آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔ اللہ کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قسم! میں ایسا نہیں کرنے کا، اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

(متفق علیہ بحوالہ تدبر قرآن)

آیہ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) عدل وانصاف کا قیام تمام اہل ایمان کا فریضہ ہے (قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ)۔

۲) یہ انصاف رو رعائیت کے بغیر ہوگا خواہ اس کی زد میں تمھارے اپنے نفوس، والدین اور عزیز و اقارب ہی آتے ہوں (وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ)۔

۳) یہ عدل وانصاف امیر وغریب، زبردست اور زیرست میں یکساں قائم کیا جائے گا، قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں (اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا)

۴) عدالت میں کسی لگی لپٹی بات سے کام لینا یا صدق وامانت سے پہلو بچانا ہرگز روا نہیں، اس لیے کہ وہ علیم وخبیر اس پر ثواب یا عذاب عطا فرماتا ہے۔ (وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا)

۵) اس وقت دنیا سے عدل وانصاف رخصت ہو چکا ہے، لوگ امن اور انصاف کے لیے ترس رہے ہیں، خود پاکستان نازک حالات میں گرفتار ہے۔ اے امت مسلمہ! خواب غفلت سے بیدار ہو! اور اپنے فرائض کو پہچان ؎

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

حقیقی ایمان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضَلٰلًا بَعِیۡدًا ﴿۱۳۶﴾

اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ پر (اس ایمان پر جمے رہو) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر (اُن کی اتباع میں زندگی گزارو) اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی (یعنی قرآن حکیم پر) اور اُن کتابوں پر جو پہلے نازل کی گئیں (انجیل، تورات، زبور، صحفِ ابراہیمؑ اور دیگر آسمانی کتب پر) اور جو کوئی ایمان نہ لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک کر (کہیں) دور جا پڑا۔

الفاظ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

''اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو تم ایمان لاؤ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ''

یَا اے حرف ندا، اَیُّ منادی، ھَا حرف تنبیہ، اَلَّذِیۡنَ جو، اسم موصول، اٰمَنُوۡۤا ایمان لا چکے ہو اٰمَنَ، یُؤۡمِنُ، اِیۡمَانٌ مصدر سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب اور اس کا فعل امر، جمع مذکر اٰمِنُوۡا تم ایمان لاؤ (یعنی ایمان پر پختہ رہو)، (بِا۔اللّٰهِ) ساتھ، اللہ کے، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، (رَسُوۡلِ۔هٖ)، رسولؐ، اس کے پر مضاف، مضاف الیہ۔

وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ

''اور اس کتاب کے (ساتھ) جو اس نے نازل کی اپنے رسولؐ پر''

وَ اور (عاطفہ)، اَلۡکِتٰبِ (قرآن)، اَلَّذِیۡ جو (اسم موصول)، واحد مذکر، نَزَّلَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اس نے نازل کی، وحی کی (اللہ تعالیٰ نے) نَزَّلَ، یُنَزِّلُ، تَنۡزِیۡلًا باب تفعیل (اس کا خاصہ آہستہ آہستہ نازل کرنا، تدریجاً)، عَلٰی پر، حرف جار، (رَسُوۡلِ۔هٖ) رسولؐ، اپنے پر، هٖ کی ضمیر واحد مذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

''اور اس کتاب (اور تمام کتابوں پر جو اللہ نے اپنے رسولوں پر نازل کیں) اس سے پہلے''

وَ اور (عاطفہ)، اَلْكِتٰبَ خاص کتاب، الَّذِیْٓ جو، اسم موصول، اَنْزَلَ یُنْزِلُ اتارنا، وحی کرنا، جو اللہ نے اتاری اپنے کسی بھی رسول پر، مِنْ سے جر، قَبْلُ سے مجرور۔

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

''اور جو کوئی کفر کرے (ایمان نہ لائے) اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں (کے ساتھ) اور اس کی کتابوں (کے ساتھ) اور اس کے رسولوں (کے ساتھ) اور یوم آخرت (کے ساتھ)''

وَ اور (عاطفہ)، مَنْ جو شرطیہ جازمہ، یَّكْفُرْ کفر کرے (ایمان نہ لائے)، اس کا مادہ (ک ف ر) كَفَرَ یَكْفُرُ سے فعل مضارع مجزوم، واحد مذکر غائب، بِاللّٰهِ (بِ۔ اللّٰهِ) ساتھ، اللہ کے، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، مَلٰٓىِٕكَتِهٖ اس کے فرشتوں (کے ساتھ)، مَلَكٌ اس کا مفرد ہے، وَ اور (عاطفہ)، كُتُبِهٖ اس کی نازل کردہ کتابوں (کے ساتھ)، اس کا مفرد كِتَاب ہے، اس کا عطف مَلٰٓىِٕكَتِهٖ پر ہے، وَ اور (عاطفہ)، اَلْیَوْمِ دن (موصوف)، الْاٰخِرِ آخرت (صفت) اس کا عطف پچھلے لفظ پر ہے۔

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ''پس وہ گمراہ ہوا، گمراہی دور کی''

فَ پس (جواب شرط)، قَدْ تحقیق (حرف تاکید)، ضَلَّ وہ گمراہ ہوا، فعل ماضی واحد، مذکر غائب، ضَلَّ، یَضِلُّ، ضَلَالًا، ضَلَالَةً (گمراہ ہونا، بھٹک جانا) ضلالت گمراہی اردو میں معروف ہے، ضَلٰلًا (مفعول، موصوف)، بَعِیْدًا (دور) صفت، بَعُدَ یَبْعُدُ دور رہنا سے صفت کا صیغہ۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ'' اس آیت میں ایمان کا لفظ دو معنوں یا ایمان کے دو مختلف درجوں میں استعمال ہوا ہے، اٰمَنُوْا کا مطلب یہ ہے، لوگو! جو تم مومنوں کی جماعت میں شامل ہو چکے ہو اور اٰمِنُوْا کا مطلب یہ ہے کہ خلوص نیت، سچے دل، پختہ عزم اور سنجیدگی کے ساتھ ایمان لاؤ اور اپنی سوچ، اپنے عمل، اپنے رویے، اپنے نظریات، اپنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اخلاق اور اپنے کردار، اپنی دوستی اور دشمنی، اپنے اغراض اور مقاصد، اپنی جدوجہد، غرض ہر چیز کو اس عقیدے کے مطابق بناؤ، جس پر تم ایمان لائے ہو، تب ہی تم میں انصاف پر قائم رہنے کی صفت پیدا ہو سکے گی۔

''وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ.... فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾''

قرآن سے پہلے کی نازل شدہ کتاب یا کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ فی الواقع قرآن سے پہلے کی کتاب اور تمام کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ مواد ان میں آج کل پایا جاتا ہے وہ سب کچھ مُنزّل مِنَ اللّٰہِ ہے، اس آیت میں اور اسی طرح دیگر متعدد آیات میں ایمان بالغیب کے پانچ اجزا کا ذکر آیا ہے جو یہ ہیں، اللہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اس کے فرشتوں پر اور آخرت کے دن پر بن دیکھے ایمان لایا جائے یعنی ان پر پختہ یقین رکھا جائے (کہ یہ سب رسول سچے تھے اور اُن پر نازل ہونے والی کتابیں بھی سچی تھیں) ایمان بالغیب کا چھٹا جزو تقدیر پر ایمان ہے یعنی ہر طرح کی بھلائی اور برائی اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہیں (رحمٰن کے بندے بھی اسی کے ہیں اور شیاطین کو بھی اسی نے پیدا کیا ہے) اور یہ عقیدہ بھی قرآن ہی کی متعدد آیات سے مستنبط ہے، اگرچہ اس آیت میں مذکور نہیں ہے۔ (تیسیر القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) سب رسولوں اور سب کتابوں پر ایمان لانا

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ (البقرۃ:137/2)

''مسلمانو! کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے (قرآن) اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولادِ یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئی تھیں (وہ سب نبی سچے تھے اور وہ کتابیں بھی سچی تھیں) ہ اُن کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار (مسلم) ہیں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۲) یہود نے اپنی کتاب (تورات) میں تحریف کی

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (النساء:46/4)

''جن لوگوں نے یہودیت کا طریقہ اختیار کیا ہے ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔''

اس لیے ہمارا ایمان ان حروف اور کتب پر ہے جو ٹھیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں نہ کہ ان تحریف شدہ نسخوں پر جو اہل کتاب کے پاس موجود ہیں جن کی زبان تک محفوظ نہیں ہے۔

بار بار کفر کا نتیجہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

جو لوگ ایمان لائے (اپنے نفاق کی وجہ سے) پھر منکر ہو گئے، پھر ایمان لائے، پھر منکر ہو گئے پھر اپنے کفر و انکار میں (بے خوف و تردد) آگے بڑھتے گئے تو اللہ ہرگز اُن کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی انہیں راہِ راست دکھائے گا۔

الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

''جو لوگ ایمان لائے (پھر نفاق کے سبب) پھر منکر ہو گئے، پھر ایمان لائے، پھر منکر ہو گئے''

اِنَّ زور بیان کے لیے (حرف ناصب)، الَّذِيْنَ جو لوگ (اسم موصول) اِنّ کا اسم ہے، اٰمَنُوْا ایمان لائے (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) ایمان قبول کرنا، اسلام لانا (دل میں کھوٹ تھا) اس سے فعل ماضی، جمع مذکر اٰمَنُوْا، ثُمَّ پھر (حرف عطف)، كَفَرُوْا پھر منکر ہو گئے، كَفَرَ، يَكْفُرُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اٰمَنُوۡا پھر وہ ایمان لائے، ثُمَّ کَفَرُوۡا پھر وہ منکر ہو گئے۔

ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا "پھر زیادہ ہوئے کفر میں"

ثُمَّ پھر حرف عطف، اِزۡدَادُوۡا بڑھ گئے، اس کا مادہ (ز ی د) زَادَ، یَزِیۡدُ (بڑھانا، زیادہ کرنا) اس سے باب افتعال اِزۡدَادَ، بتدریج بڑھنا، اِزۡدَادُوۡا فعل ماضی، جمع مذکر غائب، وہ بتدریج بڑھتے گئے، کُفۡرًا کفر کی طرف تمیز کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَهُمۡ "اللہ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا"

لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ، لَمۡ نہ حرف جازم، یَکُنۡ بوجہ لَ جزم آئی اگلے لفظ سے ملانے کے لیے یَکُنۡ کے نیچے زیر آ گئی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کَان کا اسم ہے۔

لِیَغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِیَهۡدِیَهُمۡ سَبِیۡلًا "یہ کہ بخشے ان کو اور نہ یہ کہ دکھائے اُن کو راہ"

لِ یہ کہ غَفَرَ یَغۡفِرُ (بخشنا، معاف کرنا)، بوجہ لام، لِیَغۡفِرَ یہ کہ بخشے (لَ۔هُمۡ) اُن، کو، جار، مجرور، هُمۡ ضمیر جمع مذکر غائب، وَلَا اور نہ، وَ (عاطفہ) لَا نافیہ (هَدٰی، یَهۡدِیۡ)، سیدھی راہ دکھانا، ہدایت اردو میں معروف ہے، بوجہ لام لِیَهۡدِیَ (دکھائے)، (لَ۔هُمۡ) اُن کو ضمیر جمع مذکر غائب، سَبِیۡلًا راستہ مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

تفسیر

منافقوں کا ایک بڑا گروہ اور اس کا ذکر سورۃ بقرہ میں آ چکا ہے، ایمان اور کفر کے درمیان زندگی گزار رہا تھا، جب یہ لوگ حالت سازگار دیکھتے تو خیال کرتے کہ اسلام سچا دین ہے لیکن جونہی حالات ناموافق ہوتے اور مسلمانوں کو مصائب میں گھرا ہوا پاتے تو اسلام کے بارے میں مشکوک ہو جاتے اور کفر کی طرف دو چار قدم بڑھ جاتے۔ اس صورت حال سے وہ وقفہ وقفہ سے دو چار ہوتے اور ہر بار ان کا ایمان کمزور اور کفر قوی تر ہو جاتا تھا، اُن کی ذہنی کیفیت کو آیتِ مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے۔

(میزان القرآن، الطاف احمد اعظمی)

تفہیم بالقرآن

(۱) منافقین کے ایمان کا حال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳ (المنافقون:3/63)

''(یہ منافقین اللہ کے راستے خود رکتے اور لوگوں کو روکتے) یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا، اس لیے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔''

(۲) صبح ایمان لاؤ اور شام کو مرتد ہو جاؤ

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۷۲ (اٰل عمران:72/3)

''اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ نبیؐ کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے، اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کر دو، شاید اس ترکیب سے یہ (سچے اور سیدھے مسلمان) اپنے ایمان سے پھر جائیں۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ کو ایسے ایمان کی ضرورت ہے جس میں اخلاص اور مضبوطی ہو۔

۲) تمام انبیا ورسل صدق وصفا کے پیکر اور اُن سب کی دعوت کا مرکزی نقطہ اللہ کی توحید کی طرف بلانا ہے، آسمان نبوت کے یہ روشن ستارے ہر دور میں لوگوں کے لیے ایمان واسلام کی روشنی پھیلاتے رہے اس لیے ان سب پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا۔

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

حقیقی ایمان

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝۱۳۸ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ﴿١٣٩﴾

اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انھیں یہ مژدہ سنا دیجیے کہ اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ (تو انھیں یہ بات جان لینی چاہیے) عزت جتنی بھی ہے، سب کی سب اللہ ہی کے لیے ہے (اسی رب قدیر کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عطا کر دے، دشمنانِ حق کے ہاتھ میں نہیں ہے اگرچہ وہ اس وقت عارضی طور پر دنیوی عزت و شوکت رکھتے ہیں اور پیروانِ حق بے سروسامان اور کمزور ہیں)۔

الفاظ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

"خوشخبری دے دیجیے منافقوں کو اس بات کی کہ بے شک ان کے لیے عذاب ہے بہت دردناک۔"

بَشِّرْ خوشخبری دیجیے، مژدہ سنائیے، اس کا مادہ (ب ش ر) ہے، (بَشَّرَ، يُبَشِّرُ) خوشخبری دینا، اس سے فعل امر بَشِّرْ خوشخبری دیجیے، مژدہ سنائیے، بشارت، خوشخبری اردو میں معروف ہے، الْمُنٰفِقِيْنَ منافقین اس کا مفرد مُنَافِقٌ ہے ایسا شخص جو ظاہر میں مسلمان ہو مگر اس کا باطن کفر سے بھرا ہو، نفاق، منافقت، دوغلہ پن اردو میں معروف ہیں، بِاَنَّ لَهُمْ ساتھ اس بات کے کہ اُن کے لیے ہے، بِ حرف جار، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، کلام میں زور پیدا کرتا ہے (لَ۔هُمْ) لیے، اُن کے، جار، مجرور، اَنَّ کی خبر (مقدم)، عَذَابًا (عذاب)، موصوف، اَلِيْمًا (دردناک) صفت اَنَّ کی خبر (موخر)۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط

"وہ لوگ جو بناتے ہیں کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے۔"

الَّذِيْنَ وہ لوگ یعنی منافقین جمع، اس کا مفرد اَلَّذِيْ ہے، يَتَّخِذُوْنَ بناتے ہیں، اس کا مادہ (ء خ ذ) ہے (اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ) بنانا، پکڑنا سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، الْكٰفِرِيْنَ اس کا مادہ (ک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ف ر)، (کَفَرَ یَکْفُرُ) کفر کرنا، انکار کرنا، کُفْر ایمان کی ضد ہے، معروف لفظ ہے کَافِرُوْنَ، کفر کرنے والے، اسم فاعل، اور حالت نصبی میں اَلْکَافِرِیْنَ (مفعول)، اَوْلِیَآءَ دوست، اس کا مفرد وَلِیٌّ ہے (مفعول ثانی)، مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوائے مومنوں کے، مِنْ سے حرف جار، دُوْنِ سوا، مضاف، اَلْمُؤْمِنِیْنَ مومن (کے)، اٰمَنَ، یُؤْمِنُ سے اسم فاعل مُؤْمِنٌ اور جمع مُؤْمِنُوْنَ اور حالت نصبی میں مُؤْمِنِیْنَ، اہل ایمان جمع مذکر۔

اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ "کیا وہ تلاش کرتے ہیں ان کے پاس عزت؟"

اَ کیا، ہمزہ استفہامیہ، یَبْتَغُوْنَ تلاش کرتے، اس کا مادہ (ب غ ی) ہے، (اِبْتَغٰی، یَبْتَغِیْ) تلاش کرنا، چاہنا، باب افتعال، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، یَبْتَغُوْن وہ تلاش کرتے ہیں، (عِنْدَ۔هُمْ) پاس، ان کے یعنی کفار کے، اسم جامد، ضمیر، جمع مذکر، اَلْعِزَّةَ، عزت (مفعول) عَزَّ یَعِزُّ سے مصدر اَلْعِزَّۃَ۔

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا "تو بلاشبہ عزت اللہ ہی کے لیے ہے ساری کی (ساری)"

فَ پس، تو، استفہام کے جواب میں ہے، اِنَّ بلاشبہ حرف مشبہ بالفعل کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اَلْعِزَّةَ (عزت) اِنَّ کا اسم ہے، لِلّٰهِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے، جَمِیْعًا سب کا سب (حال، منصوب) جملے میں تاکید پیدا کر رہا ہے۔

تفسیر

ان آیات میں منافقین کی بدحالی کا تذکرہ ہے، ارشاد فرمایا کہ اُن کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے، خوشخبری تو اچھی حالت کی دی جاتی ہے لیکن عذاب الیم کی خبر کو بھی خوشخبری سے تعبیر فرمایا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی حرکتوں کے نتیجے میں اچھی حالت کے منتظر تھے، ان کی بے وقوفی ظاہر کرنے کے لیے اس خبر کو بشارت سے تعبیر فرمایا۔ منافقین نے جو نفاق اختیار کیا تھا، اس میں انھیں کافروں سے دوستی رکھنی پڑتی، اِدھر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے اور اُدھر کافروں سے کہتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں، حالانکہ حقیقت میں کسی بھی فریق کے ساتھ نہ تھے، اس کے باوجود ان کی حماقت یہ تھی کہ وہ یہی سمجھتے تھے کہ ہم بڑے کامیاب ہیں، دونوں فریق کو (یعنی مسلمانوں اور کافروں کو) اپنے تعلق میں الجھا رکھا ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس فریق سے بھی نفع حاصل کرتے ہیں اور دوسرے فریق سے بھی، ان کی یہ چالاکی انھیں لے ڈوبی، ایمان سے محروم رکھا، اخلاص کے ساتھ ظاہراً اور باطناً اسلام قبول کر کے سچے پکے مسلمان اس لیے نہیں بنتے تھے کہ انھیں یہ خیال تھا کہ اگر مسلمانوں کو غلبہ نہ ہوا تو ہم اسلام قبول کر کے اس عزت سے محروم ہو جائیں گے جو کافروں سے دوستی کرنے میں حاصل ہے۔ اس کو فرمایا: ''اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا'' کیا کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہو، عزت تو ساری اللہ ہی کے لیے ہے یعنی اسی رب قدیر کے پاس ہے، جسے چاہے عطا کر دے، اور جس کو چاہے ذلت دے ڈالے، یہ کافروں کے پاس عزت کی ذرا سی مال و جائیداد، جتھہ اور جماعت کی جو عزت نظر آ رہی ہے اس کی کچھ حیثیت نہیں، اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جو عزت دے گا اس کے سامنے یہ کچھ بھی نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہ عزت وشوکت عطا فرما دی کہ وہ سب کافر ذلیل ہوئے، جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور ان منافقین نے بھی ان کے ساتھ ذلت اٹھائی، کافر زیر ہوتے چلے گئے اور اہل اسلام کا غلبہ ہوتا گیا اور ممالک فتح ہوتے چلے گئے۔ (انوار البیان، فی کشف اسرار القرآن، مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی)

تفہیم بالقرآن

(۱) منافقین کا حال کیا ہے؟

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ (البقرۃ:14/2)

''جب یہ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، اور جب علیحدگی میں اپنے شیطانوں (منافقین اور کفار) سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ اصل میں تو ہم تمھارے ساتھ ہیں اور ان لوگوں (یعنی اہل ایمان سے) محض مذاق کر رہے ہیں۔''

(۲) اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

(التوبہ:67/9)

''منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے (یعنی صدقہ وخیرات) روکے رکھتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انھیں بھلا دیا (اپنی رحمت سے دور کر دیا) یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں (راہِ حق سے پھسل جاتے ہیں)۔''

(۳) وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ (النساء:142,143/4)

''جب یہ (منافقین) نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسمساتے (اکتائے ہوئے) محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے، کفر وایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں، نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف (نہ یکسوئی سے اسلام کی طرف نہ یکسوئی سے کفر کی طرف) جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔''

یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہدایت نہ پائی ہو، جس کو سچائی سے منحرف اور باطل پرستی کی طرف راغب دیکھ کر اللہ نے بھی اسی طرف پھیر دیا ہو جس طرف وہ خود پھرنا چاہتا تھا اور جس کی ضلالت طلبی کی وجہ سے اللہ نے اس پر ہدایت کے دروازے بند اور صرف ضلالت ہی کے راستے کھول دیے ہوں ایسے شخص کو راہ راست دکھانا درحقیقت کسی انسان کے بس کا کام نہیں ہے۔ (مختصر حواشی، سید مودودیؒ)

منافقین کا انجام بھی آخرت میں بہت برا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ (النساء:145/4)

''یقین جانو! کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ ... ''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریاکاری سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک وصاف بنا دے بلاشبہ تو ہی آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے ہوئے راز سے آگاہ ہے۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یااللہ! میری اور میرے قارئین کی آپ کے حضور اسی بات کی آرزو ہے، آمین یارب العالمین۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہرگز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں (دیکھیے سورۃ آل عمران:28/3)

۲) جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں، انھیں خوش کرنے کے لیے ان کی تہذیب، رسم ورواج، شکل وصورت اور عقل وفکر کو اپناتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں دردناک سزا ہے۔

۳) عزت وشوکت صرف اور صرف رب قدیر کے ہاتھ میں ہے۔

۴) مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے وسائل سے نوازا ہے، انھیں اجتماعی طور پر بروئے کار لانے کی ضرورت ہے، اسلامی ممالک دولت سے مالا مال ہیں۔

۵) کفار سے صرف سیاسی معاہدے ہو سکتے ہیں۔ سائنسی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ایک دوسرے سے تعاون ہو سکتا ہے اور تجارت کی جاسکتی ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اُس میں ہیں آفاق

حقیقی ایمان

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ
بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝۱۴۰

(مسلمانو!) اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جب تم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھو اور سنو، اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے (انھیں سرکشی اور شرارت سے جھٹلایا جا رہا ہے) اور اُن کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے (تو تم اس مجلس سے اٹھ جاؤ اور جب تک (اس طرح کی باتیں چھوڑ کر) کسی دوسری بات میں لوگ نہ لگ جائیں، اُن کے پاس نہ بیٹھو، اگر بیٹھا کرو گے تو تم بھی انھی جیسے ہو جاؤ گے (یاد رکھو!) اللہ منافقوں کو (جو ایسی باتوں میں شریک ہوتے ہیں) اور منکرین حق کو (جو ایسی باتیں کرتے ہیں) سب کو جہنم میں اکٹھا کر دینے والا ہے۔

الفاظ

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

''اور تحقیق اس (رب) نے نازل کیا آپ پر کتاب میں (اس سے پہلے)''

وَ اور (مستانفہ) نیا جملہ، قَدْ تحقیق (حرف تاکید)، نَزَّلَ اُس (رب) نے نازل کیا، اس کا مادہ (ن ز ل) ہے، (نَزَّلَ، يُنَزِّلُ) اُتارنا، وحی کرنا، تَنْزِيلاً باب تفعیل آہستہ آہستہ اتارنا، عَلَيْكُمْ (عَلَى۔ كُمْ) آپؐ، پر، جار، مجرور، فِي میں، حرف جار، الْكِتٰبِ مجرور (کتاب میں یعنی قرآن میں)۔

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا

''یہ کہ جب تم سنو اللہ کی آیات (کے ساتھ) کفر کیا جا رہا ہو اُن کے ساتھ اور اُن کا استہزا کیا جا رہا ہے (مذاق کیا جا رہا ہے)''

اَنْ یہ کہ (مصدریہ)، اِذَا جب (ظرف زمان)، سَمِعْتُمْ تم سنو، سَمِعَ، يَسْمَعُ (سننا) سے فعل ماضی، جمع مذکر حاضر سَمِعْتُمْ، (اٰيٰتِ۔اللّٰهِ) آیات، اللہ تعالیٰ (کی)، مضاف، مضاف الیہ، يُكْفَرُ کفر کیا جا رہا ہے (كَفَرَ، يَكْفُرُ) کفر کرنا، انکار کرنا سے يُكْفَرُ مضارع مجہول، واحد مذکر غائب (بِ۔هَا) ساتھ، اُن (آیات کے)، جار، مجرور هَا کی ضمیر، واحد مونث آیات کی طرف جاتی ہے۔ وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا اور اُن کا اِستہزا (مذاق) کیا جا رہا ہے اس کا مادہ (ھ ز ء) ہے، (اِسْتِهْزَأَ، يَسْتَهْزِئُ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہنسی اڑانا، اِسْتِهْزَاءٌ (ہنسی مذاق) باب اِستفعال یُسْتَهْزَأُ فعل مضارع مجہول، واحد مذکر غائب (بِ۔هَا) ساتھ، اُن (آیات کے) هَا کی ضمیر واحد مونث آیات کی طرف جاتی ہے۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

''پس (اے مسلمانو!) تم نہ بیٹھو اُن کے ساتھ (ایسے منافقین کے ساتھ)''

فَ پس، جواب شرط، لَا تَقْعُدُوْا نہ بیٹھو تم (قَعَدَ، یَقْعُدُ) بیٹھنا، کسی کی مجلس میں جانا، اُس سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر لَا تَقْعُدُوْا، ن، جمع کا لَا کی وجہ سے گرا، (مَعَ۔هُمْ) ساتھ، اُن کے (منافقین کے) جار، مجرور۔

حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ

''یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اس کے علاوہ''

حَتّٰی یہاں تک کہ (ناصبہ)، [خَاضَ، یَخُوْضُ] مشغول ہونا، اس سے یَخُوْضُوْا وہ مشغول ہو جائیں، فعل مضارع، جمع مذکر غائب حَتّٰی کی وجہ سے ن، جمع کا گرا ہوا ہے، فِیْ میں (حرف جار)، حَدِیْثٍ گفتگو، مجرور، غَیْرِهٖ (غَیْرِ۔هٖ) علاوہ، اس کے مضاف، مضاف الیہ، حدیث کی صفت ہے۔

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ''(ورنہ) بلاشبہ تم اس وقت اُن جیسے ہی ہو گے''

اِنَّ بلاشبہ، زور بیان کے لیے، كُمْ ضمیر، جمع مخاطب، اِذًا اس وقت (ظرف زمان) (مِّثْلُ۔هُمْ) جیسے کہ، وہ ہیں (یعنی منافقین) مضاف، مضاف الیہ، اِنَّ کی خبر ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا

''تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے منافقوں کو اور کافروں کو، جہنم میں، سب کو''

اِنَّ بلاشبہ، اَللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اِنَّ کا اسم ہے، جَامِعُ جمع کرنے والا (جَمَعَ، یَجْمَعُ) جمع کرنا، اس سے اسم فاعل جَامِعُ، (اِنَّ کی خبر)، اَلْمُنٰفِقِیْنَ منافقوں کو، منافق اس کا مفرد ہے (ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ)، وَ اور (عاطفہ)، اَلْكٰفِرِیْنَ اس کا مفرد كَافِرٌ، (اسلام اور ایمان کا منکر) اَلْكٰفِرِیْنَ کا عطف اَلْمُنٰفِقِیْنَ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، فِیْ میں (حرف جار)، جَهَنَّمَ دوزخ، (مجرور، غیر منصرف)، جَمِیْعًا سب کے سب (حال ہے) اس لیے منصوب ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

اگر ایک شخص اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود کافروں کی اُن صحبتوں میں شریک ہوتا ہے، جہاں آیات الٰہی کے خلاف کفر بکا جاتا ہے اور ٹھنڈے دل سے اُن لوگوں کو اللہ اور رسول کا مذاق اڑاتے ہوئے سنتا ہے، تو اس میں اور ان کافروں میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ (تفہیم القرآن، جلد۱)

تفہیم بالقرآن

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ ٱلشَّيْطَٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ ٱلذِّكْرَىٰ مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٦٨﴾

(الانعام:68/6)

"(اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپؐ دیکھیں کہ لوگ ہماری آیات کے بارے میں بے ہودہ بکواس کر رہے ہوں تو اُن سے الگ ہو جایئے، یہاں تک کہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں، اگر (یہ بات) شیطان آپؐ کو بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیے (ہاں! دعوت و تبلیغ کا کام جاری وساری رکھیے)۔"

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر یہ قوت نہ پائے تو ان سے منع کرے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 49)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منافقین کی دوہری چالیں

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝۱۴۱

(منافق) انتظار میں رہتے ہیں، اگر تمھیں (اے مسلمانو!) اللہ کی طرف سے فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں ’کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے؟‘ اور کافروں کا پلہ بھاری رہے تو (منافق) اُن سے کہتے ہیں ’کیا ہم تمھارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے؟ پھر بھی ہم نے تمھیں مسلمانوں سے بچایا نہیں تھا؟‘ تو (یقین کرو) اللہ قیامت کے دن تم میں (کہ سچے مسلمان ہو) اور اُن میں (کہ نفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں) فیصلہ کر دے گا اور وہ کافروں کو مومنوں پر کوئی راہ نہیں دے گا۔

الفاظ

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ”وہ (منافق) جو انتظار کرتے ہیں تمہاری بات“

الَّذِيْنَ وہ لوگ، (اسم موصول جمع مذکر)، منافقین کی صفت ہے، يَتَرَبَّصُوْنَ انتظار کرتے ہیں، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ر ب ص) ہے، (تَرَبَّصَ، يَتَرَبَّصُ) انتظار کرنا، تَرَبُّصٌ (مصدر) انتظار، باب تفعل (اس کا خاصہ، اہتمام کرنا)، (بِ۔ كُمْ) تمھارے بارے میں، جار، مجرور۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ

”پس اگر ہو تمھارے لیے فتح اللہ کی طرف سے [تو] کہتے ہیں کیا نہ تھے ہم تمھارے ساتھ“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَاِنۡ پس اگر فَ (مستانفہ) نیا جملہ، اِنۡ (حرف شرط)، كَانَ ہو، فعل ماضی، (لَ۔ كُمۡ) لیے، تمھارے، جار، مجرور، ضمیر، جمع مذکر، كَانَ کی خبر (مقدم)، فَتۡحٌ فتح، کامیابی (مصدر)، كَانَ کا اسم موخر، (مِّنَ۔ اللّٰهِ) طرف سے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ، جار، مجرور، قَالُوۡۤا (تو منافق کہتے ہیں) فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اَ کیا، ہمزہ، استفہامیہ، لَمۡ نہ حرف جازم، نَكُنۡ ہم تھے، (كَانَ، يَكُوۡنُ) سے فعل مضارع، جمع متکلم، نَكُنۡ، حرف علت کی واؤ گری اور 'ن' ساکن ہوا، (مَعَ۔ كُمۡ) ساتھ، تمھارے، مَعَ ظرف (مضاف) كُمۡ (مضاف الیہ)۔

وَاِنۡ كَانَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نَصِيۡبٌ ''اگر ہو کافروں کے لیے کچھ حصہ (غلبے کا)''

وَ اور (عاطفہ)، اِنۡ اگر، (حرف شرط)، لِلۡكٰفِرِيۡنَ (لیے، کافروں کے) جار، مجرور، حالت جری (خبر مقدم)، نَصِيۡبٌ (کچھ حصہ)، کان کا اسم موخر۔

قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَسۡتَحۡوِذۡ عَلَيۡكُمۡ

''(تو) کہتے ہیں (یہ منافقین) کیا نہ ہم غالب آنے لگے تھے تم پر؟''

قَالُوۡۤا فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اَ کیا ہمزہ استفہامیہ، لَمۡ نہ حرف جازم، نَسۡتَحۡوِذۡ ہم غالب آنے لگے تھے، اس کا مادہ (ح و ذ) ہے، (اِسۡتَحۡوَذَ۔ يَسۡتَحۡوِذُ) غلبہ پانا، اِسۡتَحۡوَذٌ باب استفعال، (خاصہ طلب) یعنی ہم غلبہ پانے کی طلب کرتے تھے، (عَلٰى۔ كُمۡ) تم پر، جار، مجرور۔

وَنَمۡنَعۡكُمۡ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ''اور (کیا نہ) بچایا ہم نے تمھیں مومنوں سے''

وَ اور (عاطفہ)، (نَمۡنَعۡ۔ كُمۡ) بچایا ہم نے، تم کو، فعل مضارع، جمع متکلم، كُمۡ کی وجہ، كُمۡ کا اثر یہاں بھی ہے اور مضارع مجزوم ہے (کیا ہم نے تم کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے بچایا نہیں ہے)۔

فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

''پس اللہ فیصلہ کرے گا تمھارے اور ان منافقوں کے درمیان، دن قیامت کے''

فَ پس (مستانفہ)، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (مبتدا)، حَكَمَ يَحۡكُمُ (فیصلہ کرنا)، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (بَيۡنَ۔ كُمۡ) درمیان، تمھارے، مضاف، مضاف الیہ، (یعنی مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان)، يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ (روز قیامت)، مضاف، مضاف الیہ۔

وَلَنۡ يَّجۡعَلَ اللّٰهُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ سَبِيۡلًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور ہرگز نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے مومنوں پر کوئی راہ (غلبے کی)''

وَ اور (عاطفہ)، لَنْ ہرگز نہ، یَّجْعَلَ بنائے گا (جَعَلَ، یَجْعَلُ) بنانا، اور لَنْ کی وجہ مضارع منصوب (زبر) والا ہے، اللّٰہُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل)، لِلْکٰفِرِیْنَ کافروں کے لیے، لِ حرف جار کٰفِرِیْنَ، کَافِرٌ اس کا مفرد اور کٰفِرِیْنَ حالت جری ہے، عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں پر، اسم فاعل، اس کا مفرد مومِنٌ اور مُؤْمِنِیْنَ حالت جری ہے، سَبِیْلًا کوئی راہ (مفعول بہ)۔

تفسیر

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

''یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ'' یعنی یہ منافقین اسلام اور مسلمانوں کے نہایت بدخواہ ہیں، یہ ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ تمھیں کوئی مصیبت پیش آئے، کوئی ٹھوکر لگے، تم شکست کھاؤ، اگر تمھیں فتح حاصل ہو تو کہیں گے کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہیں تھے اور اگر کہیں دشمن کا پلہ بھاری ہو جائے تو اُن کے پاس پہنچیں گے اور اُن کو یقین دلائیں گے کہ یہ تو ہماری تدبیر تھی کہ تم مسلمانوں سے محفوظ رہے ہم اس طرح تمھیں بچاتے رہے کہ مسلمان تم پر کھل کر حملہ نہ کر سکے اور اُن کا پورا پورا دباؤ تم پر نہ پڑ سکا، رب کریم نے فرمایا کہ آج یہ منافقین ان سخن سازیوں سے کام چلا رہے ہیں لیکن ایک دن آئے گا کہ سارے حالات بے نقاب ہو جائیں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ تمھارے اور اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا اور تمھارے مقابل ان کی کچھ پیش نہ جائے گی، اُس دن یہ ''اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ'' کا دعویٰ نہ کر سکیں گے۔

(تدبر قرآن، ج2)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان مجالس سے فوراً اٹھ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیا جا رہا ہو یا اُن کا مذاق اڑایا جا تا رہا ہو (فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ)۔

۲) یا تو خراب اور فاسد ماحول سے نکل جاؤ یا اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرو، صرف خود سیدھا رہنا ہی کافی نہیں، دوسروں کی کجی کو سیدھا کرنا بھی ضروری ہے، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کر لیجیے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(جو تم میں سے کوئی برائی دیکھتے تو اسے قوتِ بازو، زبان اور کم از کم دل سے برا جانے، اگر دل میں بھی برائی کے خلاف ملال اور غم نہ پیدا ہو تو ایمان ہی رخصت ہو جاتا ہے)۔

۳) بری مجلس میں بیٹھ کر خوش ہونا نفاق کی علامت ہے (اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ)۔

۴) منافقین مفاد پرست ہوتے ہیں اِدھر مسلمانوں کے ساتھ چرب زبانی اور شیریں کلامی سے کام لیتے ہیں، اُدھر کفار کے ساتھ دوستی اور محبت رکھتے ہیں تاکہ اُن سے فائدہ اٹھاتے رہیں، اللہ تعالیٰ سب کے حالات کو خوب جانتا ہے اور روزِ جزا و سزا ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا (فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ)۔

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے
تو احکامِ حق سے نہ کر بے وفائی

منافقین کا طرزِ عمل

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۴۲﴾

منافقین (اپنی اس دورنگی چال سے سمجھتے ہیں) کہ اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں اور (واقعہ یہ ہے) اللہ انھیں دھوکہ دینے میں (ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے اور اس عارضی مہلت کو وہ جہل و غرور سے اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں) اور جب یہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں (جیسے کوئی مارے باندھے کھڑا ہو جائے) محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

"بلاشبہ (خودفریبی میں مبتلا ہو کر یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ) اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہ (بھی) اُن کو فریب دینے والا ہے (انھیں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے)"

اِنَّ بلاشبہ (زور بیان کے لیے)، اَلْمُنٰفِقِيْنَ منافق لوگ، اس کا مفرد مُنَافِقٌ ہے اِنَّ کا اسم ہے، يُخٰدِعُوْنَ وہ دھوکہ دیتے ہیں، اس کا مادہ (خ د ع) خَادَعَ، يُخَادِعُ فعل مضارع، جمع مذکر غائب يُخَادِعُوْن باب مفاعلہ، وَ اور (عاطفہ)، هُوَ وہ (ضمیر واحد مذکر) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جاتی ہے، (خَادِعُ۔هُمْ)، فریب دینے والا ہے، انھیں (یعنی منافقین کو) مضاف، مضاف الیہ (خبر)۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى

"اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لیے تو کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے"

وَ اور (عاطفہ)، اِذَا جب (ظرفِ زمان)، قَامُوْٓا کھڑے ہوتے (قَامَ۔ يَقُوْمُ) سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب قَامُوْا، اِلٰى طرف (حرف جار)، الصَّلٰوةِ نماز (مجرور)، قَامُوْا تو وہ کھڑے ہوتے، كُسَالٰى کاہلی سے (كَسِلَ۔ يَكْسَلُ) سست ہونا، بے کار ہونا، كُسَالٰى ہی سے قَامُوْا کا حال واقع ہوا ہے۔

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ "دکھلاتے ہیں لوگوں کو"

مَرءَاةٌ مصدر سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، النَّاسَ لوگوں کو (مفعول)۔

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا "اور نہیں وہ یاد کرتے اللہ کو مگر بہت تھوڑا"

وَ اور (عاطفہ)، لَا نہیں (نافیہ)، يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ وہ یاد کرتے اللہ کو، ذَكَرَ يَذْكُرُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مفعول)، اِلَّا مگر حرف استثنیٰ، قَلِيْلًا مگر تھوڑا سا (مفعول مطلق)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

''اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ''

''يُخٰدِعُوْنَ'' باب مفاعلہ سے جس میں مشارکت پائی جاتی ہے، اس لیے ترجمہ ''دھوکہ بازی'' کیا گیا ہے یعنی وہ دل میں کفر چھپاتے ہیں اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہیں، حالانکہ دھوکہ اُن کے ساتھ ہو رہا ہے کہ دنیا میں انھیں مسلمان قرار دیا گیا اور انھیں مسلمانوں والے حقوق اور فوائد حاصل رہے، مگر آخرت میں وہ آگ کے سب سے نچلے حصے میں ہوں گے۔ فرمایا: ''اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ'' بلاشبہ منافق لوگ اللہ تعالیٰ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ وہ انھیں دھوکہ دینے والا ہے اور انھیں اس خود فریبی کا شعور بھی نہیں۔

''وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى''

''جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں'' اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کو اپنے اسلام کا ثبوت پیش کرنے کے لیے مسجد میں آنا پڑتا تھا، اگر کوئی مسجد میں نماز نہ پڑھتا تو مسلمان شمار نہیں ہوتا تھا۔ منافقین کی یہ نمازیں مسلمانوں کے دکھلاوے کے لیے تھیں، اس لیے جن نمازوں میں چھپنے کی گنجائش ہوتی اُس میں وہ غیر حاضر رہتے، جیسے صبح اور عشا کی نماز تمام نمازوں سے زیادہ بھاری ہے، حالانکہ اگر وہ جانتے کہ ان نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ اُن میں حاضر ہوتے، چاہے انھیں ان میں گھسٹ کر آنا پڑتا۔ (مسلم، رقم الحدیث 651)

''وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا'' یعنی جلدی جلدی نماز پڑھنا جسے کوئی بیگار ٹالنا مقصود ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے، بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے اور جب وہ غروب ہونے کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ تو اٹھتا ہے اور چار ٹھونگے مار لیتا ہے، اُن میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر بہت کم (مسلم، رقم الحدیث 622) معلوم ہوا کہ عصر کی نماز دیر سے پڑھنا بھی نفاق ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوہری چالوں کی سزا

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

(یہ منافقین) کفر اور ایمان کے درمیان متردّد کھڑے ہیں کہ اِدھر رہیں یا اُدھر، نہ تو ان کی طرف ہیں، نہ اُن کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں نہ مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف) اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ ہی راہ گم کر دے (یعنی اللہ کے ٹھہرائے ہوئے قانون ہدایت و ضلالت کے بموجب راہ سعادت گم ہو جائے) تو پھر ممکن نہیں، تم اُس کے لیے کوئی راہ نکال سکو۔

الفاظ

مُّذَبْذَبِيْنَ ''متردّد ہیں''

اس کا مادہ ذ ب ہے باب رباعی مجرد (ذَبْذَبَ، يُذَبْذِبُ) دو باتوں کے درمیان متردد ہونا (لٹکنا) اس سے اسم مفعول جمع مذکر مُّذَبْذَبِيْنَ۔

بَيْنَ ذٰلِكَ ''درمیان اس (کفر و ایمان) کے''

بَيْنَ درمیان، اسم ظرف (مضاف)، ذٰلِكَ، اسم اشارہ بعید اہمیت کے لیے قریب کا معنی (مضاف الیہ)۔

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

''نہ ان کی طرف ہیں (یعنی مسلمانوں کی طرف) اور نہ اُن کی طرف (یعنی مسلمانوں کے دشمن کی طرف)''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَآ نہ، نافیہ، اِلٰی طرف، حرفِ جر، هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ برائے قریب جمع مذکر (مجرور)، وَ اور (عاطفہ)، لَآ نافیہ، اِلٰی طرف، حرف جر، هٰٓؤُلَآءِ اسم اشارہ برائے قریب، جمع مذکر (مجرور)۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

''اور جس کو گمراہ کرے اللہ تو ہرگز نہیں آپ پائیں گے اس کے لیے کوئی راہ''

وَ اور (مستانفہ)، مَنْ جسے (موصولہ)، يُّضْلِلِ گمراہ کرے اس کا مادہ (ض ل ل) ہے، (اَضَلَّ، يُضِلُّ) گمراہ کرنا اور اِضْلَالٌ مصدر سے، فعل مضارع مجزوم واحد مذکر يُضْلِلِ اللّٰهُ، لام کے نیچے زیر مَنْ کی وجہ سے آئی ہے، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فاعل ہے (ہر کام اس کے قبضہ قدرت میں ہے)، فَلَنْ پس ہرگز نہ پائیں گے، آپ فَ پس جواب شرط لَنْ ہرگز، حرف نفی (ناصبہ، فعل مضارع کو زبر دیتا ہے اس لیے تَجِدَ آیا ہے)، وَجَدَ يَجِدُ پانا اور اس سے تَجِدَ مضارع، واحد مذکر حاضر، (لَ۔ هٗ) لیے، اس کے (گمراہ شخص کے) جار، مجرور، سَبِيْلًا کوئی نجات کی راہ (مفعول)۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

جس نے اللہ کے کلام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہدایت نہ پائی ہو۔ جس کو سچائی سے منحرف اور باطل پرستی کی طرف راغب پا کر اللہ تعالیٰ نے بھی اُسی طرف پھیر دیا ہو جس طرف وہ خود پھرنا چاہتا ہو اور جس کی ضلالت (گمراہی) طلبی کی وجہ سے اللہ نے اس پر ہدایت کے دروازے بند اور صرف ضلالت ہی کے راستے کھول دیے ہوں۔ ایسے شخص کو راہِ راست دکھانا درحقیقت کسی انسان کے بس کا کام نہیں ہے، اس معاملے کو رزق کی مثال سے سمجھیے، یہ ایک حقیقت ہے کہ رزق کے تمام خزانے اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں، جس انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے اللہ ہی کے ہاں سے ملتا ہے مگر اللہ ہر شخص کو رزق اُس راستے سے دیتا ہے جس راستے سے وہ خود مانگتا ہو، اگر کوئی شخص اپنا رزق، حلال راستے سے طلب کرے اور اسی کے لیے کوشش بھی کرے تو اللہ اُس کے لیے حلال راستوں کو کھول دیتا ہے اور جتنی اُس کی نیت صادق ہوتی ہے اُسی نسبت سے حرام راستے اس کے لیے بند کر دیتا ہے، بخلاف اس کے جو شخص حرام خوری پر تلا ہوا ہوتا ہے اور اسی کے لیے سعی کرتا ہے اُس کو اللہ کے اِذن سے حرام کی روٹی ہی ملتی ہے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ اُس کے نصیب میں رزق حلال لکھ دے، بالکل اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا میں فکر و عمل کی تمام راہیں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں، کوئی شخص کسی راہ پر بھی اللہ کے اذن اور اس کی توفیق کے بغیر نہیں چل سکتا۔ رہی یہ بات کہ کس انسان کو کس راہ پر چلنے کا اِذن ملتا ہے اور کس راہ کی رہروی کے اسباب اس کے لیے ہموار کیے جاتے ہیں تو اس کا انحصار سراسر آدمی کی اپنی طلب اور سعی پر ہے، اگر وہ اللہ سے لگاؤ رکھتا ہے، سچائی کا طالب ہے اور خالص نیت سے اللہ کے راستے پر چلنے کی سعی کرتا ہے تو اللہ اُسی کا اذن اور اسی کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے اور اسی راہ پر چلنے کے اسباب اس کے لیے موافق کر دیتا ہے، بخلاف اِس کے جو شخص خود گمراہی کو پسند کرتا ہے اور غلط راستوں ہی پر چلنے کی سعی کرتا ہے، اللہ کی طرف سے اس کے لیے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور وہی راہیں اُس کے لیے کھول دی جاتی ہیں۔ جن کو اُس نے اپنے لیے منتخب کیا ہے، ایسے شخص کو غلط سوچنے، غلط کام کرنے اور غلط راہوں میں اپنی قوتیں صرف کرنے سے بچا لینا کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اپنے نصیب کی راہِ راست جس نے خود کھو دی اور جس سے اللہ نے اُس کو محروم کر دیا، اُس کے لیے یہ گم شدہ نعمت کسی کے ڈھونڈے نہیں مل سکتی۔ (تفہیم القرآن، ج1)

آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) رب کریم نے انسان کو اس کائنات میں اشرف بنایا ہے اسے نہ صرف عقل و بصیرت سے نوازا ہے بلکہ اس کی ہدایت کے لیے شروع ہی سے انبیا و رسل کو ہر دور اور پرانے زمانے میں مبعوث فرمایا ہے، اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم سے سرفراز فرمایا ہے اور ان نفوس قدسیہ کی زندگیاں اپنے اپنے دور میں لوگوں کے لیے مشعل راہ بنتی رہیں اور خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ نسل انسانیت کے لیے تا قیامت اسوۂ حسنہ بنتی رہے گی۔

۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ حیات مستعار عطا فرمائی ہے، اس میں اخلاص کے ساتھ اس کے احکام کی پیروی اور سنت رسول کی اتباع میں زندگی بسر کرنا دائمی اور ابدی حیات اور فوز و فلاح کی ضمانت ہے جبکہ فریب دہی، عبادت میں غفلت، ریا کاری اور اللہ کی یاد سے غفلت دائمی عذاب اور ہمیشہ ہمیشہ عذاب کی اطلاع ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو باختیار بنایا ہے، اچھا عمل کرے اور کامیاب ہو جائے اور برے عمل کرے اور ناکام ہو جائے، اچھے اور برے اعمال کی پوری طرح نشاندہی کر دی گئی ہے۔

۴) ایمان خلوص اور دیانت داری کا نام ہے جبکہ نفاق شک اور تردد تک پہنچاتا ہے۔

اے اللہ! ایمان کی دولت عطا فرما اور نفاق کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ آمین!

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

ایمان کی راہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اے ایمان والو! ایسا نہ کرو کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو (جو تمھارے خلاف لڑ رہے ہیں اور تمھاری بربادی پر تلے ہوئے ہیں) اپنا رفیق اور مددگار بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا صریح الزام لے لو؟

الفاظ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو''

يَا اے حرف ندا، اَیُّ منادی، هَا حرف تنبیہ۔

لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

''نہ تم بناؤ دوست کافروں کو، سوائے مومنوں کے''

لَا نہ، ناھیہ، تَتَّخِذُوا تم بناؤ، اس کا مادہ (ء خ ذ) ہے (اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ) بنانا، اس سے فعل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مضارع، جمع مذکر حاضر، تَتَّخِذُوا، لَا ناھیہ کی وجہ سے ن جمع کا گر گیا، الْكٰفِرِيْنَ کافروں کو کَافِرٌ کی جمع اسم فاعل کَافِرُوْنَ اور حالت جری کافرین (مفعول)، اَوْلِيَآءَ دوست، اس کا مفرد وَلِيٌّ ہے (مفعول ثانی)، مِنْ سے (حرف جار)، دُوْنِ سوائے (مضاف)، الْمُؤْمِنِيْنَ مومنوں کے، مومِنٌ کی جمع (مضاف الیہ)۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا

''کیا تم چاہتے ہو یہ کہ تم (ثابت کرو) اپنے خلاف حجت ظاہر؟''

اَ کیا ہمزہ استفہامیہ، تُرِيْدُوْنَ تم چاہتے ہو (اَرَدَ، يُرِيْدُ) چاہنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر تُرِيْدُوْنَ، اَنْ یہ کہ (حرف ناصبہ)، تَجْعَلُوْا، اَنْ کی وجہ سے ن جمع کا گر گیا ہے، لِلّٰهِ (لِ۔ اللهِ) لیے، اللہ تعالیٰ کے، جار، مجرور، عَلَيْكُمْ (عَلَیٰ۔ كُمْ) تم پر، ہو، جار، مجرور، سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا حجت ظاہر، موصوف، مُّبِيْنًا صفت (مفعول)، اس کا فعل تَجْعَلُوْا ہے۔

تفسیر

چونکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کو دوست بناتے ہیں، اس لیے اس نے اپنے مومن بندوں کو اس قبیح حالت سے متصف ہونے سے روکا ہے، نیز انھیں منافقین کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے، کیونکہ اُن کا یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کو حجت فراہم کرے گا، فرمایا اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ''یہ کہ تم اپنے اوپر صریح الزام لو'' یعنی تمھیں عذاب دینے کے لیے یہ واضح دلیل ہوگی کیونکہ ہم تمھیں اس رویے سے ڈرا چکے ہیں اور تمھیں اس سے بچنے کی تلقین کر چکے ہیں اور اس میں جو مفاسد پنہا ہیں اُن سے آگاہ کر چکے ہیں، اس کے بعد اس راہ پر چلنا عذاب کا موجب ہوگا۔ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کے کامل عدل پر دلالت کرتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اس قانون پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حجت قائم کرنے سے پہلے کسی کو سزا نہیں دے گا اور اس میں گناہوں سے بچنے کی تلقین ہے کیونکہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والا اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کو واضح دلیل فراہم کرتا ہے۔ (تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) کافروں کو ہرگز دوست نہ بناؤ:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران:28/3)

''مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہرگز نہ بنائیں۔''

(۲) یہود و نصاریٰ کو ہرگز دوست نہ بناؤ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المائدہ:51/5)

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انھی میں سے ہے۔'' (زبردست تنبیہ)۔

منافقین کے لیے بدترین عذاب

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے اور آپ (اُس دن) کسی کو بھی اُن کا رفیق و مددگار نہ پائیں گے (پھر کیا تم مسلمانو! چاہتے ہو، اُن کی سی روش تم بھی اختیار کرو؟)

الفاظ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ، منافق سب سے نچلے درجے میں ہوں گے آگ کے''

اِنَّ بلاشبہ، زور بیان کے لیے، عربی میں حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، الْمُنٰفِقِيْنَ منافق اس کا مفرد ہے، منافقین حالت نصب میں ہے، اِنّ کا اسم، فِي حرف جار، الدَّرْكِ درجے، طبقے مجرور (موصوف)، الْاَسْفَلِ سب سے نیچے، اسم تفضیل اس کا مادہ (س ف ل) ہے، سُفْلٰى سب سے پست اور الْاَسْفَل (صفت)، مِنَ سے، جار، النَّارِ مجرور (مونث سماعی)۔

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ''اور ہرگز نہیں آپ پائیں گے اُن کے لیے کوئی مددگار''

وَ اور (عاطفہ)، لَنْ ہرگز (ناصبہ)، مضارع کو زبر دیتا ہے، (وَجَدَ، يَجِدُ) پانا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر حاضر، تَجِدُ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پائیں گے اور حرف ناصب کی وجہ سے تَجِدَ لَهُمْ (لَ۔هُمْ) لیے، اُن کے (منافقین کے) جار، مجرور، نَصِيْرًا مددگار (نَصَرَ، يَنْصُرُ)، مدد کرنا، نَصِيْرًا مددگار، اس سے اسم فاعل نَاصِرٌ مدد کرنے والا اسم مبالغہ نَصِيْرًا۔

تفسیر

جس طرح جنت کے بہت سے درجات ہیں اسی طرح جہنم کے بھی بہت سے درجات ہیں اور منافقین یا اُن سے دوستی رکھنے والوں کا ٹھکانہ جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہوگا، جہاں سب سے زیادہ عذاب ہوگا (وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) اور یہ کافروں کے عذاب سے بھی سخت ہوگا کیونکہ کافر اپنے دین وایمان کے معاملے میں کسی کو دھوکا نہیں دیتا جبکہ منافق کافروں اور مسلمانوں دونوں کو دھوکے میں رکھ کر اِن دونوں سے مفادات حاصل کرتا ہے اور حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ (تیسیر القرآن، عبدالرحمٰن کیلانی)

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اُس کی خلاف ورزی کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

''جس میں یہ چار باتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں اُن میں سے کوئی ایک ہوگی تو اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی ایک نفاق کی خصلت ہوگی تا آنکہ وہ اسے چھوڑ نہ دے (اور وہ یہ ہیں)، (۱) امانت میں خیانت، (۲) بات میں کذب بیانی، (۳) عہد کی بے وفائی، (۴) جھگڑے میں گالی گلوچ۔ (بخاری، کتاب الایمان بحوالہ تیسیر القرآن)

اخلاص سے توبہ کا نتیجہ

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

ہاں! (اُن میں سے) جن لوگوں نے توبہ کرلی اور اپنی (عملی) حالت سنوار لی، اللہ (کے حکم) پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کو اختیار کرلیا) اور اپنے دین میں صرف اسی کے لیے ہو گئے تو (بلاشبہ) ایسے لوگ (منافقوں میں سے نہیں سمجھے جائیں گے) مومنوں کی صف میں ہوں گے اور قریب ہے کہ اللہ مومنوں کو (اُن کا) اجر عطا فرمائے گا، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا۔

الفاظ

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا

”سوائے اُن لوگوں کے جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی“

اِلَّا مگر، سوائے، حرف استثنٰی، الَّذِيْنَ وہ لوگ، اسم موصول، جمع مذکر، تَابُوْا توبہ کرلی، (تَابَ، يَتُوْبُ) توبہ کرنا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، وَ اور (عاطفہ)، اَصْلَحُوْا اصلاح کرلی، اس کا مادہ (ص ل ح) اَصْلَحَ، يُصْلِحُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اَصْلَحُوْا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰهِ وَاَخۡلَصُوۡا دِيۡنَهُمۡ لِلّٰهِ

''اور مضبوط پکڑا اللہ (کے دین) کو اور خالص کر لیا اپنے دین کو اللہ کے لیے''

وَاعۡتَصَمُوۡا اور مضبوط پکڑا، اس کا مادہ (ع ص م) ہے، (اِعۡتَصَمَ، یَعۡتَصِمُ) مضبوطی سے تھامنا (عمل پیرا ہو جانا)، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اِعۡتَصَمُوۡا (باب افتعال)، بِاللّٰهِ اللہ کے (دین کو)، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، اَخۡلَصُوۡا اور انھوں نے خالص کر لیا، اس کا مادہ (خ ل ص) ہے (اَخۡلَصَ، یُخۡلِصُ) خالص کرنا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اَخۡلَصُوۡا، دِيۡنَهُمۡ (دِيۡنَ۔هُمۡ)، دین، اپنے کو، مضاف، مضاف الیہ (مفعول)، لِلّٰهِ (لِ۔اللّٰهِ) لیے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے، جار، مجرور۔

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ''تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے''

فَ پس مستانفہ (جواب شرط) یعنی جب انھوں نے ایسا کر لیا، اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ بعید (مبتدا)، معنیٰ قریب کا اہمیت کے لیے (تو یہی لوگ)، مَعَ اسم ظرف (مضاف)، الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اسم، (فاعل) مومِنٌ اس کا مفرد ہے (مضاف الیہ)۔

وَسَوۡفَ يُؤۡتِ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

''اور عنقریب دے گا اللہ مومنوں کو اجر بہت بڑا''

وَ اور عاطفہ، سَوۡفَ عنقریب، فعل مضارع کے شروع میں آ جائے تو مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے، يُؤۡتِ اللّٰهُ اللہ عطا کرے گا، (آتٰی، یُؤۡتِیۡ) عطا کرنا، دینا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، يُؤۡتِيۡ، اَجۡرًا اجر، ثواب، موصوف، عَظِيۡمًا بہت بڑا، صفت۔

تفسیر

غور کیجیے اخلاص کے ساتھ اہل ایمان کی صف میں داخل ہونے پر کتنا بڑا اجر ہے۔ سبحان اللہ!

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شکر گزاری پرامن کا راستہ

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

آخر اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں خواہ مخواہ سزا دے، اگر تم شکر گزار بنے رہو (اور صاف ستھری زندگی گزارو) ایمان کی روش پر (مضبوطی سے) عمل پیرا رہو (تو یقین جانو کہ) اللہ بڑا قدر دان ہے اور سب کے حال سے (ہمہ وقت) واقف ہے۔

الفاظ

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ "کیا کرے گا اللہ تمھیں عذاب دے کر"

مَا کیا، استفہامیہ، (فَعَلَ، يَفْعَلُ) سے مضارع، واحد مذکر غائب، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، (فاعل)، (بِعَذَابِ۔ كُمْ) عذاب دے کر، تمھیں، بِ حرف جار، عَذَابِ (مضاف)، كُمْ (مضاف الیہ، ضمیر، جمع مخاطب)۔

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ "اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ"

اِنْ اگر حرف شرط، (شَكَرَ، يَشْكُرُ) شکر کرنا، شَكَرْتُمْ جمع مذکر حاضر (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) ایمان لانا، جمع مذکر حاضر، اٰمَنْتُمْ۔

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا "اور ہے اللہ نہایت قدر دان، خوب جاننے والا"

وَ اور (مستانفہ)، كَانَ ہے، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَان کا اسم، شَاكِرًا نہایت ہی قدر دان، شَكَرَ يَشْكُرُ سے اسم فاعل، واحد مذکر شَاكِرًا، كَانَ کی خبر (اول)، عَلِيْمًا (خوب جاننے والا)، (عَلِمَ، يَعْلَمُ) سے صفت مشبہ (خوب جاننے والا) كَان کی خبر (ثانی)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

مقصد یہ بتانا ہے کہ عذاب کا باعث تمھارا شکر نہ کرنا اور ایمان نہ لانا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ تمھیں عذاب دے، سواگر تم دل سے ایمان لے آؤ اور قول و فعل سے اللہ کی فرمانبرداری کر کے اس کا شکر ادا کرو تو اللہ تعالیٰ قدر دان اور سب کچھ جانتا بھی ہے۔

(تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ)

آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) کفر اور نفاق کا تو سمجھوتہ ہو سکتا ہے جبکہ ایمان اور نفاق کا کبھی بھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

۲) روز قیامت منافقین سخت ترین سزا کے مستحق ہوں گے۔

۳) نیچے کی طرف جانے والی سیڑھی کو دَرْكٌ اور اوپر کی طرف جانے والی سیڑھی کو دَرَجَةٌ کہتے ہیں، منافقین کے لیے جہنم میں درك اسفل مِنَ النَّار ہے جبکہ اہل ایمان کے لیے جنت میں بلند ترین درجات ہیں۔

۴) ایمان اور شکر کے لازوال انعامات ہیں، کس کی طرف سے؟ اس رب کی طرف سے جو شکر کا قدر دان اور سب کچھ جانتا ہے۔

میری زبان و قلم سے کسی کا دل نہ دکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیر آسماں مجھ کو

آج مورخہ 7 ذوالحجہ 1436ھ، بمطابق 22 ستمبر 2015ء سورۃ النساء کی آیات 147 تک پانچواں پارہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل ہوا، سورۃ النساء کی بقیہ 28 آیات اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مظلوم کے لیے راہِ سعادت اور منافقین کی سزا

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

اللہ کو پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی بیان کرتے پھرو البتہ مظلوم کو ظالم کے خلاف ایسا کرنے کی اجازت ہے (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے) اور (یادرکھو!) اللہ سننے والا جاننے والا ہے (وہ نیتوں اور ارادوں کو خوب جانتا ہے)۔

(مظلوم ہونے کی صورت میں اگر چہ تم ظالم کے خلاف بول سکتے ہو) اس کے باوجود تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کیے جاؤ، یا کم از کم برائی سے درگزر کرو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ) بڑا معاف کرنے والا ہے (حالانکہ وہ سزا دینے پر) پوری قدرت رکھتا ہے۔

الفاظ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ

”نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ اونچی آواز سے برائی کی بات کرنے کو“

لَا نہیں، نافیہ، يُحِبُّ پسند کرتا، (اَحَبَّ، يُحِبُّ) پسند کرنا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، يُحِبُّ، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل)، الْجَهْرَ اونچی آواز (مصدر)، مفعول، بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ برائی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(کو) بیان کرنے میں، اس کا مادہ (س و ء) ہے (سَاءَ یَسُوْءُ) بدسلوکی کرنا، السُّوْءَ برائی (مصدر)، مِنَ سے حرف جار، الْقَوْلِ بات چیت، مجرور (قَالَ یَقُوْلُ)، بات چیت کرنا۔

اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ''مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو یعنی مظلوم فریاد کر سکتا ہے''

اِلَّا مگر (حرف استثنٰی)، مَنْ جس پر (اسم موصول)، ظُلِمَ ظلم کیا گیا ہو، (ظَلَمَ، یَظْلِمُ) ظلم کرنا، اس سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب، ھُوَ ضمیر مستتر (چھپی ہوئی)۔

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

''اور ہے اللہ تعالیٰ خوب سننے والا، خوب جاننے والا''

وَ اور (مستانفہ) نیا مستقل کلام، (كَانَ يَكُوْنُ) ہونا، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کان کا اسم (سَمِعَ يَسْمَعُ) سننا، اس سے مبالغہ کا صیغہ، سَمِيْعًا خوب سننے والا کان کی خبر نمبر (۱) (عَلِمَ، يَعْلَمُ) جاننا، اس سے مبالغہ کا صیغہ، عَلِيْمًا خوب جاننے والا کان کی خبر نمبر (۲)۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ

''اگر تم علانیہ کرو کوئی بھلائی یا اسے خفیہ کرو یا تم معاف کردو برائی کو''

اِنْ اگر حرف شرط (اَبْدٰى، يُبْدِیْ) ظاہر کرنا اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، تُبْدُوْا، اِنْ کی وجہ سے 'ن' جمع کا حذف ہوا، اصل میں تُبْدُوْنَ تھا، خَيْرًا کوئی نیکی (مفعول)، اَوْ یا حرف عطف، تُخْفُوْهُ چھپاؤ، اس کا مادہ (خ ف ی) ہے، اَخْفٰى يُخْفِيْ سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر اِنْ کی وجہ سے 'ن' جمع کا حذف ہوا، اصل میں تُخْفُوْنَ تھا، ہٗ ضمیر، واحد مذکر، خَيْرًا (نیکی) کی طرف لوٹتی ہے (مفعول)، اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ یا تم معاف کردو برائی کو یعنی برائی سے درگزر کرو، اَوْ یا (حرف عطف)، تَعْفُوْا تم معاف کردو (ع ف و) اس کا مادہ ہے، (عَفَا يَعْفُوْ) معاف کر دینا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر تَعْفُوْا، اِنْ کی وجہ سے 'ن' جمع کا حذف ہوا، عَنْ (حرف جار)، سُوْٓءٍ برائی سے، مجرور (مصدر)۔

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

''پس یقیناً ہے اللہ (بھی) بہت معاف کرنے والا، بڑی قدرت والا''

فَ جواب شرط، اِنَّ بلاشبہ، یقیناً، کلام میں زور پیدا کرتا ہے، اللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اِنَّ کا اسم ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(كَانَ يَكُوْنُ) ہونا، عَفُوًّا، عَفَا يَعْفُوْ سے اسم مبالغہ (بہت زیادہ معاف کرنے والا) کان کی خبر اول ہے، قَدِيْرًا، قَدَرَ يَقْدِرُ سے اسم مبالغہ (بڑی قدرت والا ہے) کان کی خبر ثانی۔

تفسیر

آیت نمبر 148 اور آیت نمبر 149 کے تحت سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

"ان آیات میں مسلمانوں کو ایک نہایت بلند درجہ کی اخلاقی تعلیم دی گئی ہے، منافق اور یہودی اور بت پرست مشرکین سب کے سب اُس وقت ہر ممکن طریقے سے اسلام کی راہ میں روڑے اٹکانے اور اس کی پیروی قبول کرنے والوں کو ستانے اور پریشان کرنے پر تلے ہوئے تھے، کوئی بد سے بدتر تدبیر ایسی نہ تھی جو وہ اس نئی تحریک یعنی اسلام کے خلاف استعمال نہ کر رہے ہوں، اس پر مسلمانوں کے اندر نفرت اور غصے کے جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "بدگوئی پر زبان کھولنا تمھارے رب کے نزدیک کوئی پسندیدہ کام نہیں ہے، اس میں شک نہیں کہ تم مظلوم ہو اور اگر مظلوم ظالم کے خلاف بدگوئی پر زبان کھولے تو اسے حق پہنچتا ہے لیکن پھر بھی افضل یہی ہے کہ خفیہ ہو یا علانیہ ہر حال میں بھلائی کیے جاؤ اور برائیوں سے درگزر کرو کیونکہ (اے مسلمانو!) تم کو اپنے اخلاق میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے قریب تر ہونا چاہیے، جس رب کا قرب تم چاہتے ہو اس کی شان یہ ہے کہ نہایت ہی حلیم اور بردبار ہے اور سخت سے سخت مجرموں تک کو رزق دیتا ہے اور بڑے بڑے قصوروں پر بھی درگزر کیے چلا جاتا ہے، لہٰذا اُس سے قریب تر ہونے کے لیے تم بھی عالی حوصلہ اور وسیع الظرف بنو۔ (تفہیم القرآن، ج1)

منافقین کی راہیں - عذاب کا راستہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۱۵۱﴾

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور کفر و ایمان کے بیچ ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے عذاب اور سزا مہیا کر رکھی ہے جو انھیں ذلیل و خوار کر دینے والی ہوگی۔

الفاظ

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

''بلاشبہ وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں (کے ساتھ)''

اِنَّ بلاشبہ (حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے)، الَّذِيۡنَ وہ لوگ، الَّذِی اس کا مفرد ہے، يَكۡفُرُوۡنَ کفر کرتے ہیں (كَفَرَ، يَكۡفُرُ) کفر کرنا، ایمان قبول نہ کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، بِاللّٰهِ (بِ۔ اللّٰهِ) ساتھ، اللہ تعالیٰ (کے)، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، رُسُلِهٖ (رُسُلِ۔ هٖ) رسولوں، اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں، مضاف، مضاف الیہ۔

وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

''اور وہ چاہتے ہیں یہ کہ تفریق کریں درمیان اللہ اور اس کے رسولوں کے''

وَ اور (عاطفہ)، (اَرَادَ۔ يُرِيۡدُ) ارادہ کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب يُرِيۡدُوۡنَ، اَنۡ یہ کہ (ناصبہ)، يُّفَرِّقُوۡا تفریق کریں (فَرَّقَ، يُفَرِّقُ)، فرق پیدا کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اَنۡ کی وجہ آخری 'ن' حذف ہوا، اصل میں يُفَرِّقُون تھا، بَيۡنَ درمیان، ظرف مکان (مضاف)، اللّٰهِ اللہ تعالیٰ (مضاف الیہ)، وَ اور (عاطفہ)، رُسُل رسول کی جمع (مضاف)، هٖ ضمیر، واحد مذکر، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جا رہی ہے، (مضاف الیہ) اور اس کا عطف اللہ پر ہے اس لیے حالت جر میں ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ لا

''اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ اور ہم کفر کرتے ہیں بعض کے ساتھ''

وَ اور (عاطفہ)، يَقُوْلُوْنَ (قَالَ. يَقُوْلُ) کہنا سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، نُؤْمِنُ (ہم ایمان لاتے ہیں)، (اٰمَنَ. يُؤْمِنُ) ایمان لانا، اس سے فعل مضارع، جمع متکلم، بِبَعْضٍ (بِ. بَعْضٍ) ساتھ بعض کے، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، نَكْفُرُ ہم کفر کرتے ہیں (كَفَرَ. يَكْفُرُ) کفر کرنا، اس سے فعل مضارع، جمع متکلم، بِبَعْضٍ (بِ. بَعْضٍ) ساتھ بعض کے جار، مجرور۔

وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

''اور وہ چاہتے ہیں کہ اختیار کریں اس کے درمیان کوئی راہ (یعنی نفاق کی راہ)''

وَ اور (عاطفہ)، (اَرَادَ. يُرِيْدُ) چاہنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب يُرِيْدُوْنَ، اَنْ (ناصبہ)، يَّتَّخِذُوْا (بنائیں، اختیار کریں)، اِتَّخَذَ. يَتَّخِذُ سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اَنْ کی وجہ سے آخری 'ن' حذف ہوا، اصل میں يَتَّخِذُوْنَ تھا، بَيْنَ ظرف، (مضاف)، ذٰلِكَ (اسم اشارہ بعید کے لیے اہمیت کی وجہ سے معنی قریب کا ہے)، سَبِيْلًا راستہ (مفعول)۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ ''وہ سب پکے کافر ہیں''

اُولٰٓئِكَ وہ لوگ، اسم اشارہ بعید (مبتدا)، هُمْ وہ ہیں (ضمیر جمع مذکر)، الْكٰفِرُوْنَ کافر، كَافِرٌ اس کا مفرد (خبر)، حَقًّا حقیقت میں، پکے (مصدر)۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

''اور تیار کیا ہم نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) واسطے کافروں کے، عذاب، رسوا کرنے والا''

وَ اور، مستانفہ، نئے کلام کا آغاز، اَعْتَدْنَا تیار کیا ہم نے، (اَعْتَدَ. يُعْتِدُ) تیار کرنا ہے، اسم ماضی، جمع متکلم، اَعْتَدْنَا. اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جمع متکلم کا صیغہ بطور عزت وعظمت آتا ہے، لِلْكٰفِرِيْنَ (لِ. لْكٰفِرِيْنَ) لیے، کافروں کے، جار، مجرور، عَذَابًا عذاب، موصوف، مُّهِيْنًا رسوا کرنے والا، صفت، صفت اور موصوف مل کر مفعول بنا اَعْتَدْنَا کا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

حافظ عبدالسلام بن محمد لکھتے ہیں:

''اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ'' منافقین کے قبیح اعمال واقوال بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے خیالات وشبہات اور ان کی تردید کا بیان شروع ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ سورۃ کے آخر تک چلا گیا (بحوالہ امام رازی) اللہ تعالیٰ کو ماننا اور رسالت ونبوت کو نہ ماننا کفر ہے (بحوالہ امام قرطبی) اس لیے اللہ کا ماننا یہی ہے کہ زمانے کے پیغمبر کا حکم مانا جائے اور ان کا اتباع کیا جائے، اس کے بغیر اللہ کا ماننا غلط ہے (بحوالہ موضح القرآن) اور اس بات کو بھی سمجھ لیا جائے کہ اللہ کے احکام ماننے سے انکار اس کا بندہ ہونے سے انکار ہے اور بندگی (عبادت) سے انکار کا مطلب کائنات کو بنانے والے کا انکار ہے۔

''وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ'' اس سے مراد اہل کتاب ہی ہیں اور اس کے بعد والے جملے انھی کی خصلتوں کی تفسیر ہیں (بحوالہ قرطبی، رازی) یہود سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے تھے اور نصاریٰ سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے مگر خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے تھے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

''وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾'' یعنی سب انبیا ورسل کو ماننا ہی ایمان ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے، جبکہ یہ لوگ بعض پر ایمان لا کر اور بعض سے انکار کر کے ایک تیسری راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں اور اس کا نام یہودیت یا نصرانیت رکھتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے کے مادہ پرستوں نے مسجدوں میں نماز، بازاروں میں سود، غم وشادی اور عام رہن سہن میں غیر مسلموں کی نقالی اور عدالتوں اور حکومت کے شعبوں میں کفریہ قوانین، سب کچھ کو ملا کر اس کا نام اسلام رکھ دیا ہے اور بعض نے کہا کہ قرآن کو تو مانیں گے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو نہیں مانیں گے۔ یہ منکرین حدیث بھی انھی لوگوں میں شامل ہیں۔

''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ'' یعنی ان لوگوں کے کافر ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔ ''حَقًّا'' کہہ کر مزید تاکید کر دی گئی۔ (بحوالہ تفسیر کبیر)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام کی ارفع واعلیٰ تعلیمات کی خوبی یہ ہے کہ دوسروں کے عیوب کو نہ اچھالا جائے (لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ)۔

۲) البتہ کچھ استثنائی مواقع ہیں کہ ظلم اور ظالم کی بیخ کنی کی جائے تاکہ معاشرہ سے فتنہ وفساد نابود ہو جائے۔ چنانچہ مظلوم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ظلم کے خلاف آواز بلند کرے (اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ)

۳) یہ تمام معاملات اخلاص نیت اور رضائے الٰہی کے تحت سرانجام دیے جاتے ہیں (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾)

۴) کبھی تو ظلم سے ٹکر لینا اور فریاد بلند کرنا اہمیت رکھتا ہے اور کبھی عفو ودرگزر سے کام لینا اجر وثواب کا باعث بنتا ہے۔ اگر انتقام اور قصاص حق ہوتا ہے تو عفو ودرگزر سے کام لینا عظیمت اور فضیلت ہوتا ہے، اس لیے رب قدیر کی شان ہے (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾)

۵) نبوت کا سلسلہ نسل انسانیت سے شروع ہوا، سیدنا آدم علیہ السلام پہلے رسول تھے تو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ ختم ہوا، یہ زنجیر کی کڑیوں کی مانند ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ حق و صداقت کے اس تمام سلسلے پر ایمان رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔

۶) ملے جلے عقائد رکھنا اور انبیا علیہم السلام کے مقابلے میں نئی راہیں کھولنا کفر ہے (وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾)

۷) اسلام کے صاف ستھرے عقائد کو سچے دل سے ماننا ہی دنیا وآخرت میں فوز وفلاح کی راہ ہے۔

ثباتِ زندگی، ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں
کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تورانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھرے اہل ایمان کا اجر!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

(بخلاف کفر ونفاق کے) جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو (صدق دل سے) مانیں اور اُن کے درمیان تفریق نہ کریں، تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں، اور) عنقریب وہ انھیں اُن کے اجر عطا فرمائے گا (آخرت میں وہ لازوال اجر کے مستحق ہوں گے) اور اللہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

الفاظ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے (ساتھ)''

وَ اور (عاطفہ)، اَلَّذِيْنَ وہ لوگ (اسم موصول) اَلَّذِی اس کا مفرد، اٰمَنُوْا ایمان لائے، اٰمَنَ، يُؤْمِنُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، بِاللّٰهِ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، رُسُلِ۔ہٖ (ساتھ) اس کے رسولوں کے، مضاف، مضاف الیہ۔

وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ

''اور نہیں انھوں نے تفریق کی درمیان کسی ایک کے اُن میں سے''

وَ اور (عاطفہ)، لَمْ نہیں (حرف جازم) بعد والے حرف کو جزم دیتا ہے، اور ن، جمع کا ہو تو گر جاتا ہے، جیسا کہ لَمْ يُفَرِّقُوْا نہیں انھوں نے تفریق کی، بَيْنَ درمیان، ظرف (مضاف)، اَحَدٍ کسی ایک کے (مضاف الیہ)، (مِّنْ۔هُمْ) اُن، میں سے، مِنْ، حرف جار، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، مجرور رسولوں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف جاتی ہے۔

أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ

''یہ لوگ ہیں (کہ) عنقریب دے گا اُن کو (اللہ تعالیٰ) اُن کے اجر''

أُولَٰئِكَ (اسم اشارہ، مبتدا)، سَوْفَ عنقریب (حرف مستقبل)، يُؤْتِيهِمْ عطا کرے گا (اللہ) انھیں، (آتٰی، يُؤْتِي) عطا کرنا، دینا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب يُؤْتِي، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، اہل ایمان کے لیے (مفعول)، أُجُورَهُمْ اُن (اہل ایمان) کے اجر، اس کا مفرد أَجْرٌ ہے، أُجُورَ مضاف، هُمْ مضاف الیہ۔

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

''اور ہے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا''

(كَانَ يَكُونُ) ہونا، اللَّهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، كَانَ کا اسم ہے، غَفُورًا بہت زیادہ بخشنے والا، غَفَرَ، يَغْفِرُ سے اسم مبالغہ، اسماء الحسنیٰ میں سے ہے، كَانَ کی خبر اول، رَّحِيمًا بہت زیادہ رحم کرنے والا، رَحِمَ، يَرْحَمُ سے اسم صفت اسماء الحسنیٰ میں سے ہے، کان کی خبر ثانی۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

یعنی جو لوگ اللہ کو اپنا واحد معبود اور مالک تسلیم کر لیں اور اُس کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں کی پیروی قبول کریں (اور خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد نسل انسانیت کے لیے صرف اور صرف آپ ہی کی رسالت اور اطاعت قبول کی جائے گی) صرف وہی اپنے اعمال پر اجر کے مستحق ہیں اور جس درجہ کا عمل صالح کریں گے اسی درجہ کا اجر پائیں گے (یعنی اعمال میں جس قدر خلوص ہوگا اسی قدر اجر بڑھے گا)، رہے وہ لوگ ـــــ جنھوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ لاشریک ـــــ کی اِلٰہیت و ربوبیت ہی تسلیم نہ کی، یا جنھوں نے اللہ کے نمائندوں (یعنی رسولوں) میں سے بعض کو قبول اور بعض کو رد کرنے کا باغیانہ طرزِ عمل اختیار کیا، تو اُن کے لیے کسی عمل پر کسی اَجر کا سوال سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا، کیونکہ ایسے لوگوں کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قانونی عمل نہیں ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾" یعنی جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائیں گے، اُن کا حساب لینے میں اللہ سخت گیری نہیں برتے گا بلکہ اُن کے ساتھ بہت نرمی اور درگزر سے کام لے گا۔

تفہیم بالقرآن

(۱) سب انبیا علیہم السلام سچے تھے اور جو اُن کو رب کی طرف سے ملا وہ پیغام حق تھا

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ (البقرہ:136/2)

"مسلمانو، کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے (قرآن حکیم پر) اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ کی طرف (ہدایت) نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیا علیہم السلام کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئی تھی، ہم اُن کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے (یہ سب واجب الاحترام ہیں اور سب کے سب صادق و امین ہیں) اور ہم اللہ کے مطیع و فرمانبردار (یعنی مسلم) ہیں۔"

(۲) سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا اسماعیلؑ کی خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ (البقرہ:129/2)

"اے ہمارے رب! اور ان میں (عرب میں بسنے والے یعنی سیدنا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی اولاد میں سے) ایک رسول مبعوث فرما جو اُن پر تیری آیات پڑھے (آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کے ساتھ تشریف لائے، جو آیاتِ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں) اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (یعنی قرآن، اور دین کے علوم و معارف سکھائے) اور اُن کا تزکیہ فرمائے (شرک، نفاق اور دیگر معاصی سے متنبہ فرمائے) بے شک (اے اللہ!) تو غالب اور حکمت والا ہے۔"

(۳) دعائے ابراہیمؑ کی قبولیت

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

(آل عمران:164/3)

"درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود اُن ہی میں سے (سیدنا اسماعیل؈ کی اولاد میں سے) ایک ایسا پیغمبر اٹھایا (خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جو اُس کی آیات انھیں سناتا ہے (یعنی قرآن حکیم) اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے (شرک وکفر اور دوسرے معاصی سے تزکیہ فرماتا ہے) اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے (قرآن وسنت کی تعلیم سے آراستہ فرماتا ہے)۔"

حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے (جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے)۔

غور کیجیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے جن الفاظ سے رب کے حضور دعا فرمائی تھی۔ٹھیک انھی الفاظ سے رب نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

(۱) تلاوت آیات

(۲) الکتب (القرآن) کی تعلیم

(۳) حکمت (سنت) کی تعلیم

(۴) تزکیہ نفس (شرک وکفر اور دیگر معاصی سے تزکیہ فرمانا)

(۴) پیغمبروں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ (البقرہ:253/2) "(رب کریم کا فرمان ہے) یہ رسول ہیں (جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے ہیں) اُن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے (اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر نسل انسانیت کے لیے بھیجا ہے)۔"

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین شخص ایسے ہیں جن کے لیے دوگنا ثواب ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور (پھر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے۔

(۲) وہ مملوک غلام، جو اللہ کے حق کو اور اپنے مالک کے حق کو ادا کرتا رہے۔

(۳) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو، اس نے اسے ادب سکھایا اور اس کی عمدہ تربیت کی اور اسے اچھی اور اعلیٰ تعلیم دی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا، پس اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

(مسلم، رقم الحدیث 154)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اور انبیا ایمان و اسلام کا پیغام لے کر تشریف لائے، اس لیے اُن سب پر ایمان لانا اور دل سے عزت و احترام کا پاس ولحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۲) ہر نبی اور رسول کی رسالت اپنے اپنے دور تک تھی جبکہ خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نسل انسانیت کے لیے تا قیامت ہے اور احکام الٰہی کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بجا لانا ہی فوز و فلاح کا راستہ ہے اور اس مہربان آقا سے بے پناہ اجر کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔

لائے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر یقیں
فرق جو ایک دوسرے میں مُطلقاً کرتے نہیں
اجر دے گا عنقریب اُن کو رب دوجہاں
ہے رب ہی بخشنے والا رحیم و مہرباں

یہود کی ناجائز خواہشات!

یَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلۡمِهِمۡ‌ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰلِكَ‌ۚ وَاٰتَيۡنَا مُوۡسٰى سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۵۳﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہل کتاب (یعنی یہودی) آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آسمان سے کوئی کتاب اُن پر نازل کرا دیں (تا کہ انھیں تصدیق ہو جائے کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں) تو (یہ فرمائش انھوں نے آپؐ ہی سے نہیں کی ہے) یہ اس سے بھی بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کر چکے ہیں، انھوں نے (یعنی ان کے بزرگوں اور ان کے ساتھیوں نے وادیٔ سینا میں موسیٰ سے کہا تھا) ''ہمیں اللہ آشکارا طور پر دکھلا دو'' (یعنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اللہ آپ سے کلام کر رہا ہے) تو اُن کی شرارت کی وجہ سے بجلی (کی ہولنا کی) نے انھیں پکڑ لیا تھا (اور اس پر بھی وہ نافرمانی اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے) پھر باوجود یکہ (دین حق کی روشن دلیلیں اُن پر واضح ہو چکی تھیں، وہ پوجا کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا ہو گئے) ہم نے اس سے بھی درگزر کی تھی اور موسیٰ کو (قیامِ حق وشریعت میں) ظاہر و واضح اقتدار دے دیا تھا۔

الفاظ

يَسۡـَٔلُكَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَيۡهِمۡ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

''آپؐ سے سوال کرتے ہیں اہل کتاب یہ کہ آپؐ اُتار لائیں ان پر ایک کتاب (یک بارگی) آسمان سے''

يَسۡـَٔلُكَ (يَسۡـَٔلُ۔كَ) سوال کرتے ہیں، آپؐ سے، اس کا مادہ (س ء ل) ہے، سَأَلَ، يَسۡـَٔلُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(سوال کرنا)، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (كَ) ضمیر، واحد مذکر مخاطب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتی ہے، (مفعول مقدم)، (اَهْلُ الْكِتٰبِ) اہل کتاب (یعنی یہود) مضاف، مضاف الیہ، اَنْ یہ کہ (ناصبۃُ المضارع)، تُنَزِّلَ یہ کہ اُتار لائیں، اَنْ کی وجہ سے لام پر زبر ہے، عَلَيْهِمْ (عَلٰى۔هِمْ) پر، ان یعنی اُن پر جار، مجرور (ضمیر، جمع مذکر غائب)، كِتٰبًا کتاب (مصدر) مفعول، مِنَ سے جار، السَّمَآءِ آسمان سے مجرور (ناصبۃ)۔

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ

''پس تحقیق انھوں نے سوال کیا، موسیٰ سے بڑی چیز کا اس سے (بھی)''

فَ پس، عاطفہ (جملہ میں ربط کے لیے)، قَدْ تحقیق (حرف تحقیق)، سَاَلُوْا انھوں نے سوال کیا، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، مُوْسٰى سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے (مفعول اول)، اَكْبَرَ بڑا، اسم تفضیل (مفعول ثانی)، مِنْ سے، حرف جار، ذٰلِكَ اس سے (اسم اشارہ بعید کے لیے) مجرور۔

فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

''اور انھوں نے کہا (موسیٰ علیہ السلام سے) دکھاؤ ہم کو اللہ بالکل سامنے تو پکڑ لیا اُن کو بجلی نے اُن کے ظلم کی وجہ سے''

فَ پس، (عاطفہ)، قَالُوْا انھوں نے کہا، (قَالَ يَقُوْلُ) کہنا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب (فاعل)، اَرِنَا دکھاؤ، ہمیں (رَاٰى يَرٰى) دکھانا، اس سے فعل امر، واحد مذکر (اَنت فاعل) مضمر ہے، نا، ضمیر، جمع متکلم (مفعول)، اللّٰهَ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مفعول ثانی)، جَهْرَةً (سامنے) جَهَرَ يَجْهَرُ (نمایاں ہونا، معلوم ہونا)، اس سے مصدر جَهْرَةً (نمایاں) حالت نصب، فَ پس (عاطفہ)، اَخَذَتْ پکڑا، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، هُمْ (انھیں یعنی قوم موسیٰ کو) مفعول، الصّٰعِقَةُ بجلی نے، صَعِقٌ سے صفت مشبہ، گرج کے صدمے سے بے ہوش ہو گئے، بِظُلْمِهِمْ اُن کے ظلم کی وجہ سے 'ب' جارہ سبب کو ظاہر کرتا ہے، اس لیے سببیہ کہلاتا ہے، (ظَلَمَ يَظْلِمُ) ظلم کرنا، اس سے مصدر ظُلْمٌ، مضاف، هِمْ مضاف الیہ۔

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

''پھر (قوم موسیٰ) نے بنا لیا بچھڑے کو (معبود) پیچھے اس کے آئی تھیں اُن کے پاس (واضح) دلیلیں''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ (حرف عطف)، اتَّخَذُوا بنالیا (معبود)، اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ (بنانا، پکڑنا)، اِتَّخَذُوا فعل ماضی، جمع مذکر غائب، هُمْ ضمیر پوشیدہ ہے (فاعل)، الْعِجْلَ بچھڑے کو یعنی بچھڑے کو معبود بنالیا، مِنْ سے حرف جار، بَعْدِ بعد، ظرف (مضاف)، مَا جو (موصولہ)، جَآءَتْهُمْ (جَآءَتْ ـ هُمْ)، آئیں ان کے پاس، جَآءَتْ فعل ماضی، واحد مونث غائب، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، الْبَيِّنٰتُ واضح دلیلیں، الْبَيِّنَةُ اس کا مفرد ہے یعنی باوجودیکہ دین حق کی روشن دلیلیں اُن پر واضح ہو چکی تھیں، بچھڑے کو معبود بنالیا اور بت پرستی میں مبتلا ہو گئے۔

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ "پھر ہم نے معاف کر دیا یہ بھی"

فَ پس (عاطفہ)، عَفَوْنَا، (عَفَا يَعْفُوْ) معاف کرنا، اس فعل ماضی، جمع متکلم، یہ صیغہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے بطور عزت و عظمت آتا ہے، عَنْ ذٰلِكَ اس سے، یہ بھی، عَنْ سے حرف جار، ذٰلِكَ اسم اشارہ دور کے لیے لیکن معنی قریب کا ہے (اہمیت کے لیے)۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا "اور ہم نے دیا موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ واضح"

وَ اور (عاطفہ)، اٰتَيْنَا ہم نے دیا یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے، (اٰتٰى يُؤْتِيْ) عطا کرنا، دینا سے فعل ماضی، جمع متکلم، مُوْسٰى موسیٰ علیہ السلام (مفعول)، سُلْطٰنًا (غلبہ)، مفعول، (موصوف)، مُّبِيْنًا (ظاہر) یعنی واضح غلبہ عطا فرمایا، (صفت)۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

کسی کو نبوت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا کرتا ہے جس کے بارے میں وہی جانتا ہے کہ کون سے کندھے بارِ نبوت اٹھا سکتے ہیں اور کس کا سینہ انوارِ نبوت کو سما سکتا ہے اور کون سی زبان اس کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اہل کتاب کے اعراض کا مقصد یہ تھا کہ نبوت ہماری بجائے سیدنا اسماعیل کے خاندان کو نہیں ملنی چاہیے تھی۔ اہل کتاب اس بات کو دوسرے انداز میں پیش کرتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اے محمد (ﷺ) کتاب (القرآن) آپ پر نازل ہوئی ہے اور ہم پر نہیں اُتری، ہم تب ایمان لائیں گے کہ جب ہم پر کتاب نازل کی جائے اور اس میں ہمیں براہ راست ایمان لانے کی دعوت دی جائے، یہاں اس بیہودہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سوال کا جواب فقط اتنا ہی دیا گیا ہے کہ یہ لوگ اس سے بڑھ کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو لایعنی اور بے مقصد سوال کر چکے ہیں، جب کوہ طور سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام لکھی ہوئی کتاب ان کے پاس لائے تو یہ کہنے لگے کہ ہم اس کتاب کی تصدیق تب ہی کر سکتے ہیں کہ جب ہم براہ راست اللہ تعالیٰ کو خود دیکھ لیں، ہمیں یقین ہو کہ واقعی اللہ تعالیٰ کوہِ طور پر آ کر آپ سے ہم کلام ہوتا ہے، تب اُن کے گستاخانہ مطالبے کی پاداش میں کڑک نے انہیں آ لیا اور وہ اس وقت مر گئے لیکن موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے صلے میں اللہ نے انھیں دوبارہ زندگی عطا کی۔ (دیکھیے سورۃ الاعراف:155)

اس جواب کے ساتھ اُن کے جرائم پر مشتمل درج ذیل فردِ جرم عائد کر دی گئی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایسی باتیں کرنا ان کا پرانا وطیرہ ہے، اس کے ساتھ مسلمانوں کو بے مقصد سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہود کو انتباہ کیا گیا ہے کہ باز آ جاؤ تمھاری بھلائی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے ورنہ تمھارے آباؤ واجداد کی طرح تمھیں بھی نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

ہاں تم وہی لوگ ہو جنھیں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بڑے بڑے معجزات دکھائے جن میں آپ کے ہاتھ کا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنا، لاٹھی کا اژدھا بن کر فرعون کے جادوگروں کے فرضی رسوں کے بنے ہوئے سانپوں کو نگل جانا، جس پر اُن کا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی صداقت و نبوت کو پہچاننا اور اُن پر ایمان لانا، پھر فرعون کے پنجہ اِستبداد سے تمھیں نجات دینا اور تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھارے دشمن فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو غرق کرنا اور تمھیں صحیح و سالم دریا عبور کرا دینا۔ وغیرہ۔ (فہم القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) اللہ ہی جانتا ہے کہ رسالت کا اہل کون ہے

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط (الانعام:124/6)

اللہ یہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے (رسالت وھبی ہوتی ہے اور کسبی نہیں ہوتی)۔

یعنی یہ اللہ تعالیٰ وہاب کی عطا و بخشش ہوتی ہے اور کوشش سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔

(۲) سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کا گستاخانہ سوال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ (البقرہ:55/2)

(اے یہود! یاد کرو) جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم تمھارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ اللہ کو (تم سے کلام کرتے) نہ دیکھ لیں اس وقت تمھارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست (بجلی کے) کڑکے نے تم کو آلیا اور تم بے جان (مردہ) ہو کر گر چکے تھے۔

(۳) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے تمھیں زندگی دی

ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ (البقرہ:56/2)

”(مگر اللہ نے اپنی رحمت سے) تم کو جلا اٹھایا (زندگی دی) شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔“

(۴) بادلوں کا سایہ اور من وسلویٰ کی نعمت

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ وَٱلسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ (البقرہ:57/2)

”(اور کھلے میدان میں آفتاب کی تپش سے بچاؤ کے لیے) ہم نے (یعنی رب کریم نے) تم پر ابر (بادلوں) کا سایہ کیا، من وسلویٰ کی غذا (بغیر محنت ومشقت سے) تمھارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ (اور اللہ کا شکر بجالاؤ) لیکن اس پر بھی (تم اپنی بدعملیوں سے باز نہ آئے اور ان نعمتوں کی قدر نہ جانی) وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔“

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) گذشتہ قوموں کے ناپسندیدہ اعمال وافکار آنے والے لوگوں کے لیے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔

۲) جب انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل وبصیرت سے کام نہ لے اور رب کائنات کی ان گنت نعمتوں کی قدر نہ کرے تو پھر وہ اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے اور اپنے سے بھی حقیر اشیا مثلاً گوسالہ پرستی اور بے جان پتھروں کی پوجا پاٹ شروع کر دیتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے ہدایت ورہنمائی کا نور کبھی گم نہ ہونے دیا اسے عقل وبصیرت کے علاوہ ان میں اَنبیاے کرام کا سلسلہ جاری رکھا، ان نیک سیرت لوگوں کی زندگیاں لوگوں کے لیے مشعل راہ بنتی رہیں۔

۴) سالار انبیا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ نسل انسانیت کے لیے تا قیامت روشنی فراہم کرتی رہے گی، ان شاء اللہ۔

سالار کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

یہود کو واضح ہدایات!

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

ہم نے (یعنی رب قدیر نے) اُن لوگوں سے (یعنی یہود سے) پختہ عہد لینے کے لیے اُن پر کوہ طور کو اٹھایا (جس طرح کہ سائبان ہوتا ہے) ہم نے انھیں حکم دیا کہ دروازے سے (یعنی بیت المقدس کے دروازے سے) سجدہ کرتے ہوئے (یعنی عاجزی سے اللہ کا شکر کرتے ہوئے) داخل ہونا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کرنا (جبکہ تم نے خود ہی اس دن کو عبادت کے لیے مخصوص کررکھا تھا) اور ہم نے اُن سے (یہود سے ان تمام باتوں میں) مضبوط عہد لیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ

''اور ہم نے بلند کیا اُن پر طور (پہاڑ) کو اُن سے اقرار لینے کے لیے''

وَ اور (عاطفہ)، رَفَعْنَا بلند کیا ہم نے (رَفَعَ، یَرْفَعُ) بلند کرنا، اس سے فعل ماضی، جمع متکلم، فَوْقَهُمْ (فَوْقَ.هُمْ) اوپر، اُن کے، مضاف، مضاف الیہ، الطُّوْرَ طور (پہاڑ) کو (مفعول بہ)، بِ ساتھ (حرف جار)، (مِيْثَاقِ.هِمْ) اقرار لینے کے لیے، اُن سے، مضاف، مضاف الیہ۔

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

''اور ہم نے کہا اُن سے تم داخل ہو جاؤ، دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے یعنی عاجزی سے''

وَ اور (عاطفہ)، قُلْنَا ہم نے کہا (رب العزت نے)، قَالَ، يَقُوْلُ سے فعل ماضی، جمع متکلم، (لَ.هُمْ) اُن، سے، جار، مجرور، اُدْخُلُوا تم داخل ہو جاؤ، (دَخَلَ، يَدْخُلُ) داخل ہونا، فعل امر، جمع مذکر، اُدْخُلُوْا، (اَنْتُمْ فاعل مضمر ہے)، الْبَابَ دروازے میں، (مفعول)، سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے (سَجَدَ يَسْجُدُ) سجدہ کرنا، فرمانبرداری کرنا، سُجَّدًا (حال منصوب)۔

وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ

''اور ہم نے کہا اُن سے نہ زیادتی کرو ہفتے کے دن''

وَ اور (عاطفہ، ربط کلام)، قُلْنَا ہم نے کہا یعنی رب قدیر نے (فعل ماضی، جمع متکلم)، (لَ.هُمْ) اُن، سے، جار، مجرور، لَا نہ (ناھیہ)، تَعْدُوْا تم زیادتی کرو، اس کا مادہ (ع د و) عَدَا، يَعْدُوْا، زیادتی کرنا، عَدُوٌّ دشمن کو کہتے ہیں، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا کی وجہ سے ن جمع کا حذف ہوا، اصل میں تَعْدُوْنَ تھا، فِي میں، جار، السَّبْتِ ہفتہ وار۔

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ''اور ہم نے لیا اُن سے عہد مضبوط''

وَ اور (عاطفہ)، اَخَذْنَا ہم نے لیا یعنی رب العزت نے (اَخَذَ، يَأْخُذُ) لینا، اس سے فعل ماضی، جمع متکلم (رب العزت کے لیے جمع کا صیغہ عزت وعظمت کے لیے آتا ہے)، (مِنْ.هُمْ) سے، اُن یعنی اُن سے، جار، مجرور، مِّيْثَاقًا عہد (موصوف)، (وَثَقَ يَثِقُ) باندھنا، عہد لینا، یثاق، معاہدہ،

www.KitaboSunnat.com

اقرار نامہ، موصوف، غَلِيْظًا سخت، مضبوط (صفت)، (غَلَظَ، يَغْلُظُ) مضبوط ہونا، سخت ہونا، صفت۔

تفسیر

"وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ" بنی اسرائیل (یہود نے) تورات کے احکام کی پابندی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام جس دین و شریعت کو لائے تھے، اُس کی حکم عدولی اُن سے ظاہر ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے سروں پر پہاڑ (سائبان کی طرح) بلند کر دیا اور اُن سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو مانو تو انھوں نے (خوف سے) ماننا شروع کر دیا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے مگر حالت سجدہ میں بھی اوپر کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کہیں پہاڑ اُن پر گر نہ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ (الاعراف: 171/7) "اور جب ہم نے پہاڑ کو ہلا کر اُن کے اوپر اٹھایا جیسے کہ وہ ایک سائبان ہو اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بلاشبہ وہ اُن پر گرنے والا ہے اور جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے اُسے قوت کے ساتھ پکڑ لو (یعنی اس کے احکام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤ)۔"

"وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا" دوسری حرکت انھوں نے یہ کی کہ جب انھیں شہر (فلسطین میں) داخلے کا حکم ہوا تو سجدہ کرتے ہوئے (یعنی عاجزی اور شکر گزاری کے ساتھ) داخل ہونے کا حکم تھا تو وہ کولھوں کے بل (تکبر و غرور سے) داخل ہوئے۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(یہودی شہر کے دروازے) میں کولھوں کے بل داخل ہوئے تھے۔

(بخاری کتاب التفسیر رقم الحدیث 4479)

"وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا" (یہودیوں) سے یہ عہد لیا گیا تھا (انھوں نے خود یہ اقرار کیا تھا کہ وہ ہفتے کا دن صرف عبادت کے لیے مخصوص رکھیں گے اور مچھلیوں کا شکار نہیں کریں گے، حالانکہ یہ پابندی بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں لگائی تھی) کہ وہ ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار نہ کریں، لیکن انھوں نے اس عہد کو بھی توڑ دیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَأْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ (الاعراف:163/7) ''اور ان سے اس بستی کے بارے میں پوچھیے جو سمندر کے کنارے پر تھی جب وہ ہفتے کے دن میں حد سے تجاوز کرتے تھے، کہ مچھلیاں ہفتے کے دن (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سر اٹھائے ہوئے اُن کے پاس آتیں اور جس دن ان کا ہفتہ نہ ہوتا وہ اُن کے پاس نہ آتی تھیں، اس طرح ہم ان کی آزمائش کرتے تھے (آیا کہ وہ اَحکام کی پابندی کرتے ہیں یا نہیں؟)۔''

[تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ خالد]

یعنی (یہود) نے فریب اور حیلہ سازی سے مچھلیاں پکڑنا شروع کر دیا، چنانچہ انھوں نے سمندر کے کنارے بڑے بڑے حوض کھود لیے، ہفتے کے دن مچھلیاں پانی کے اوپر آتیں تو ان کے حوضوں میں داخل ہو جاتیں اور وہ سمندر کی طرف اُن کا راستہ بند کر دیتے اور اتوار کے دن اُن کو پکڑ لیتے، یا جمعہ کے دن سمندر میں جال نصب کر دیتے اور ہفتے کے دن اُن میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کو اتوار کے دن پکڑ لیتے، اس سے معلوم ہوا کہ کسی حرام کام کا ارتکاب کرنے کے لیے حیلہ بہانا کرنا حرام ہے۔

(تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد رحمہ اللہ)

تفہیم بالقرآن

(۱) یہود اور کتمان حق

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ (البقرۃ:146/2)

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی اہل کتاب یہود میں سے) وہ اس مقام کو (جسے قبلہ بنایا گیا ہے) ایسے پہچانتے ہیں جیسا اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں، مگر اُن میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے۔''

(۲) یہود کا سود اور ناجائز مال کھانا

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ (النساء:161/4)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”اور (یہود) سود لیتے ہیں جن سے اُن کو منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے اِن میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

(۳) یہود اور چرب زبانی

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران:78/3)

”اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبارت ہے، حالانکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی، وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا، وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔“

(۴) یہود کو حق بات چھپانے پر زبردست تنبیہ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(آل عمران:71/3)

”اے اہل کتاب! کیوں حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو؟ اور کیوں جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو۔“

تفہیم بالحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”وہ کام مت کرو جو یہود نے کیا، ورنہ تم اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو معمولی حیلوں سے حلال کر لو گے۔“ (حافظ ابن کثیر)

آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت

۱) شرک و کفر، عہد شکنی، کتمان حق، حیلہ سازیاں، سودی کاروبار، حرام مال کھانا، چرب زبانی وغیرہ یہود کے ہاں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں، اگرچہ شرک و کفر میں نصاریٰ بھی مبتلا تھے مگر یہود

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دیگر خرابیوں میں پیش پیش تھے۔

۲) مسلمانوں کو ان دونوں (یہود و نصاریٰ) کی رفاقت اور دلی دوستی سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے، رب کریم کا فرمان ہے:

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، (یاد رکھو!) اگر تم میں سے کوئی اُن کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اُس کا شمار بھی پھر انھی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔'' (ترجمہ: المائدہ:51/5)

۳) (اے مسلمانو!) یہود و نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم اُن کے طریقے پر نہ چلنے لگو، (اے نبیؐ) صاف کہہ دیجیے، کہ راستہ وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے، (زندگی گزارنے کا وہی صاف وشفاف راستہ ہے یعنی دین اسلام ہے) ورنہ اگر اُس علم کے بعد جو تمھارے پاس آچکا ہے، مسلمانو! (خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن ہدایت کے ساتھ تشریف لا چکے ہیں)، تم نے اُن کی خواہشات کی پیروی کی، تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمھارے لیے نہیں ہے۔ (ترجمہ: البقرہ:120/2)

۴) جہاں تک سیاسی معاہدات کا تعلق ہے تو اسلام اس سے نہیں روکتا، وہ ہر غیر مسلم سے ہو سکتے ہیں:

اُن کے مذہب کی نہ تقلید کرو گے جب تک
راضی ہوں گے نہ نصاریٰ و یہودی تم سے
کہہ دو اُن سے کہ ہے اللہ کی ہدایت کامل
اور یہ راہ ہے سیدھی اور سودھی تم سے
بعد اس علم کے جو تم کو دیا ہم نے
اُن کی خواہشات کی اگر پیروی کرلی تم نے
پھر تمھارا نہ کوئی ہو گا ولی اور نہ نصیر
دستگیری کو تمھاری ہے فقط دستِ قدیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہود کی سختیاں اور الزام تراشیاں

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

(اور یہود کی مستقل نافرمانیوں سے) ہم نے انھیں سزا دی اُن کی وعدہ خلافی کی، اللہ کی نشانیوں کا انکار کرنے کی اور انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کرنے کی اور اُن کے اس (غلط) دعوے کی کہ ''ہمارے دل تو غلاف میں ہیں'' حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی، اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

الفاظ

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

''پس بسبب توڑ ڈالنا وعدے اپنے کو، اور اُن کا انکار کرنا، آیات اللہ تعالیٰ کی کا''

فَبِمَا (فَ. بِمَا) پس، بسبب، فَ (مستانفہ) نیا کلام، بِ حرف جر (سببیہ)، مَا زائد تاکید کے لیے، نَقْضِهِمْ (نَقْضِ. هِمْ) توڑ ڈالنے، اُن کے، (نَقَضَ، يَنْقُضُ) معاہدہ توڑنا، نَقْضٌ (عہد شکنی) مصدر، نقضِ عہد اردو میں استعمال ہوتا ہے، نَقْضِ مضاف، عَهْدِهِمْ، مضاف الیہ، مِّيْثَاقَهُمْ (مِّيْثَاقَ. هُمْ) وعدے، اپنے کو، مضاف، مضاف الیہ، وَ اور (عاطفہ) كُفْرِهِمْ (كُفْرِ. هِمْ) کفر کرنا، اُن کا، اس کا عطف نَقْضِهِمْ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، بِاٰيٰتِ اللّٰهِ آیات اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی کا، بِ، ساتھ، حرف جر، اٰیٰت، مضاف اس کا مفرد اٰیَۃٌ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ (مضاف الیہ) مجرور۔

وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ

''اور بسبب مارنے ان کے پیغمبروں کو ناحق''

وَ اور (عاطفہ)، قَتۡلِهِمُ (قَتۡلِ.هِمُ) قتل کرنا، اُن کا، مضاف، مضاف الیہ، الۡاَنۡۢبِيَآءَ پیغمبروں کا (مفعول)، بِ حرف جارہ، (غَيۡرِ.حَقٍّ) ناحق، مضاف، مضاف الیہ۔

وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ

''اور بسبب کہنے ان کے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں''

وَ اور (عاطفہ)، جملے میں ربط کے لیے، قَوۡلِهِمۡ (قَوۡلِ.هِمۡ) کہنے، اُن کے، مضاف، مضاف الیہ، اس کا عطف بھی گذشتہ جملے پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، قُلُوۡبُنَا (قُلُوۡبُ.نَا) دل، ہمارے، مضاف، مضاف الیہ (مبتدا)، غُلۡفٌ (غَلَفَ، يَغۡلِفُ) ڈھکن دے کر محفوظ کرنا، غُلۡفٌ مصدر، بند (حق بات سننے کے لیے غلاف میں ہیں)۔

بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ

''بلکہ مُہر کی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اُن کے بوجہ اُن کے کفر کے''

بَلۡ بلکہ حرف اِضرابُ کہلاتا ہے، سابقہ کلام کی نفی کر کے دوسری بات کو ثابت کرتا ہے، (طَبَعَ، يَطۡبَعُ) مہر لگانا، طَبَعَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، عَلَيۡهَا (عَلَیٰ.هَا) پر، ان، یعنی ان کے (دلوں) پر جار، مجرور۔

فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا

''پس نہیں ایمان لاتے وہ مگر تھوڑے اُن میں سے''

فَ (عاطفہ)، پچھلی گفتگو میں ربط پیدا کرتا ہے، يُؤۡمِنُوۡنَ وہ ایمان لاتے ہیں (اٰمَنَ، يُؤۡمِنُ) ایمان لانا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اِلَّا مگر، حرف اِستثنٰی، قَلِيۡلًا تھوڑے، (قَلَّ، يَقِلُّ) تعداد میں کم ہونا، قَلِيۡلًا صفتِ مشبہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

یہ اُن گناہوں کا ذکر ہے جن کا یہودیوں نے ارتکاب کیا اور انھی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت کو واجب قرار دے کر (اپنی رحمت سے محروم کر کے) انہیں ہدایت سے محروم کر دیا، انھوں نے اس عہد و پیماں کو توڑ دیا جو اللہ تعالیٰ نے اُن سے لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے علاوہ) وہ دلائل و براہین، معجزات ہیں جن کا انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں مشاہدہ کیا تھا۔

اُن کے جرائم کی کثرت اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں جرأت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اِن نفوس قدسیہ کی ایک بہت بڑی جماعت کو شہید کر دیا تھا اور انھوں نے تکبر میں آ کر کہا کہ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اُن میں انبیاء علیہم السلام کی باتیں داخل نہیں ہوتیں، تو ہمارا کیا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس قول کی تردید کر دی اور فرمایا کہ بات اس کے بالکل برعکس ہے، اللہ تعالیٰ نے تو اُن کے کفر کی وجہ سے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اس لیے اب حق قبول کرنے کی استعداد تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابونعمان سیف اللہ خالد حفظہ اللہ)

تفہیم بالقرآن

یہود کی عہد شکنی کا ذکر قرآن حکیم میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

(۱) تورات کی تعلیمات پر عمل کی ہدایات

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ ...... لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ (البقرۃ:63,64/2)

''اور جب ہم نے تمھارا پختہ عہد لیا اور تمھارے اوپر (طور) پہاڑ کو بلند کیا (اور کہا) کہ پکڑ و قوت کے ساتھ جو ہم نے تمھیں دیا ہے (یعنی تورات کی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤ) اور جو ہدایات اس میں ہیں انھیں یاد کرو (انھیں حرز جاں بناؤ) پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم خسارہ اٹھانے والوں میں ہوتے۔''

(۲) انبیاء علیہم السلام پر دست درازیاں

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ﴿۸۷﴾ (البقرہ:87/2)

''پھر کیا جب کبھی کوئی رسول تمھارے پاس وہ چیز لے کر آیا جسے تمھارے دل نہ چاہتے تھے، تم نے تکبر کیا، تو ایک گروہ کو (نعوذ باللہ) جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کیا (نعوذ باللہ)۔

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے، تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ گناہ چھوڑ دے، اِسْتِغْفَار اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو سیاہ نقطہ بڑھ جاتا ہے۔ جب گناہ بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں (اور توبہ واستغفار نہ کی جائے) تو دل خاک سیاہ ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم الحدیث 3334)

قرآن حکیم نے اسی بات کو دلوں کا زنگ قرار دیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿۱۴﴾ (المطففین:14/83) ''(خبردار، حقیقت یہ ہے کہ سچے دین کو جھٹلانے والوں کے لیے) ان کے دلوں پر اُن کی بداعمالیوں کا زنگ لگ گیا ہے۔''

یہود کو سزا ملنے کی وجہ

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿۱۵۶﴾

اور انھیں (یعنی یہود کو) یہ سزا ملی اُن کے کفر پر اور سیدہ مریم علیہا السلام پر بڑا بہتان لگانے پر۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا

وَ اور (عاطفہ)، بِكُفۡرِهِمۡ بسبب اُن کے کفر کے (ب حرف جارہ)، (كَفَرَ، يَكۡفُرُ) کفر کرنا، ایمان اور اسلام کا انکار کرنا، كُفۡرٌ مصدر (مضاف)، هِمۡ ضمیر، جمع مذکر (مجرور اور مضاف الیہ)، وَ اور (عاطفہ)، قَوۡلِهِمۡ اُن کے قول کے سبب (قَالَ، يَقُوۡلُ) کہنا، بات کرنا، قَوۡلٌ مصدر (مضاف) هِمۡ ضمیر، جمع مذکر، مضاف الیہ، اس کا عطف بِكُفۡرِهِمۡ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، عَلٰى پر، حرف جار، مریم علیہاالسلام، عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام ہے، حالتِ جر، لیکن غیر منصرف ہے اس لیے اس کے نیچے زیر نہیں آئی بلکہ زبر ہے، بُهۡتَانًا بہتان ہے (بَهَتَ، يَبۡهَتُ) تہمت لگانا، بہتان لگانا، اس سے مصدر بُهۡتَانًا (موصوف)، عَظِيۡمًا بہت بڑا (صفت)، صفت، موصوف مل کر قَوۡلٌ کا مفعول بنا۔

تفسیر

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا معاملہ یہودی قوم پر فی الواقع ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا بلکہ جس روز پیدا ہوئے تھے اسی روز اللہ تعالیٰ نے اس بات پر گواہ بنا دیا تھا کہ یہ ایک غیر معمولی شخصیت کا بچہ ہے جس کی ولادت معجزے کا نتیجہ ہے نہ کہ کسی اخلاقی جرم کا، جب بنی اسرائیل کے ایک شریف ترین اور مشہور و نامور مذہبی گھرانے کی بن بیاہی لڑکی گود میں بچہ لیے ہوئے آئی اور قوم کے بڑے اور چھوٹے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں اس کے گھر ہجوم کر کے آ گئے، تو اس لڑکی نے ان کے سوالات کا جواب دینے کے بجائے خاموشی کے ساتھ اس نوزائیدہ بچے کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ تمھیں جواب دے گا، مجمع نے حیرت سے کہا کہ اس بچے سے ہم کیا پوچھیں جو گہوارہ میں لیٹا ہوا ہے، مگر یکا یک وہ بچہ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) گویا ہو گیا اور اس نے صاف اور فصیح زبان میں مجمع کو خطاب کر کے کہا:

اِنِّيۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِيَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِيۡ نَبِيًّا ۝ (مریم:30/19)

”میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔“

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس شبہے کی ہمیشہ کے لیے جڑ کاٹ دی جو ولادت مسیح کے بارے میں پیدا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا تھا، یہی وجہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سن شباب کو پہنچنے تک کبھی کسی نے نہ سیدہ مریم علیہا السلام پر زنا کا الزام لگایا، نہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز ولدیت کا طعنہ دیا، لیکن جب تیس 30 برس کی عمر کو پہنچ کر آپ علیہ السلام نے نبوت کے کام کی ابتدا فرمائی اور جب آپ نے یہودیوں کو ان کی بداعمالیوں پر ملامت کرنی شروع کی، اُن کے علما وفقہا کو اُن کی ریاکاریوں پر ٹوکا، اُن کے عوام اور خواص سب کو اُن کے اخلاقی زوال پر متنبہ کیا جس میں وہ مبتلا ہو گئے تھے اور اُس پر خطر راستے کی طرف اپنی قوم کو دعوت دی جس میں اللہ تعالیٰ کے دین کو عملاً قائم کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانیاں برداشت کرنی پڑتی تھیں اور ہر محاذ پر شیطانی قوتوں سے لڑائی کا سامنا تھا تو یہ بے باک مجرم صداقت کی آواز کو دبانے کے لیے ہر ناپاک سے ناپاک ہتھیار استعمال کرنے پر اتر آئے۔ اُس وقت انھوں نے وہ بات کہی جو 30 سال نہ کہی تھی کہ سیدہ مریم علیہا السلام معاذ اللہ زانیہ ہیں اور سیدہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ولد الزنا ہیں، حالانکہ یہ ظالم، بالیقین جانتے تھے کہ یہ دونوں ماں بیٹے اس گندگی سے بالکل پاک ہیں۔ پس درحقیقت ان کا یہ بہتان کسی حقیقی شبہے کا نتیجہ نہ تھا جو واقعی اُن کے دلوں میں موجود ہوتا بلکہ خالص بہتان تھا جو انھوں نے جان بوجھ کر محض حق کی مخالفت کے لیے گھڑا تھا۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اسے ظلم اور جھوٹ کے بجائے کفر قرار دیا ہے کیونکہ اس الزام سے ان کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کا راستہ روکنا تھا نہ کہ ایک بے گناہ عورت پر الزام لگانا۔ (تفہیم القرآن، ج 1)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) عہد شکنی کفر کے مترادف گناہ ہے بلکہ کفر کی راہ ہموار کرتا ہے (فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ)۔

۲) جب دل سخت ہو جائیں تو پھر اُن کی دست درازیاں انبیا علیہم السلام پر بھی ہوتی ہیں۔ (وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ)

۳) انسانوں نے کفر، ضد، ہٹ دھرمی اور سرکشی کی وجہ سے اپنی تباہی مول لی ہے (طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ)۔

۴) اس دنیا میں ہمیشہ تھوڑے ہی لوگ ایمان لاتے ہیں، سونا بہت کم مقدار میں ہوتا ہے جبکہ ٹھیکرے اور روڑے زیادہ ہوتے ہیں (فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵) حیلے، بہانے تراشا جہالت کی راہ ہے (وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ)۔

۶) بہتان وہ بڑا گناہ ہے جو سیدہ مریم علیہا السلام پر ناحق لگایا گیا۔

۷) قرآن حکیم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مثال سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح بتائی ہے کہ انھیں مٹی سے بنایا اور رب کریم وقدیر کے 'کن' کہنے سے جیتے جاگتے انسان بن گئے۔

۸) مسلمانوں کو یہود کے اس طرزِ عمل سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اور حقائق

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

(اور اہل کتاب میں سے یہودیوں کا یہ کہنا) کہ بلاشبہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کے رسول تھے (حالانکہ حقیقت یہ ہے) انھوں نے (سیدنا مسیح ابن مریم) کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ یہ معاملہ ان کے لیے مشکوک ہو گیا اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ اس بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں، انھیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہم وگمان کے پیچھے چلتے ہیں۔ (یہودیوں نے) عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

الفاظ

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

''اور اُن کا یعنی (یہودیوں کا کہنا) کہ یقیناً ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو کہ اللہ کے رسول ہیں''

وَ اور (عاطفہ)، (قَالَ يَقُوْلُ) کہنا، اس سے مصدر قَوْلِ، مضاف، هِمْ ان کا یعنی یہودیوں کا، مضاف الیہ، اس کا عطف بِكُفْرِهِمْ پچھلے جملے پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، اِنَّا بلاشبہ ہم نے، قَتَلْنَا ہم ہی نے قتل کیا، قَتَلَ، يَقْتُلُ سے فعل ماضی، جمع متکلم (نا، فاعل)، الْمَسِيْحَ سیدنا مسیح علیہ السلام کو (مفعول بہ)، ابْنَ مَرْيَمَ (سیدہ مریم علیہا السلام کے بیٹے کو)۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

''حالانکہ نہ انھوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا (یعنی سیدنا عیسیٰ کو) لیکن شبہے میں ڈال دیا گیا ان کو''

وَ اور (مستانفہ)، مَا نہ (نافیہ)، (قَتَلُوْ.هُ) انھوں نے یعنی یہودیوں نے قتل کیا اُن کو (یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو)، قَتَلَ، يَقْتُلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب (یہودیوں نے) ہٗ ضمیر، واحد مذکر (مفعول) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے، وَ اور (عاطفہ)، مَا نہ، نافیہ، (صَلَبُوْ.هُ) سولی پر چڑھایا (یہودیوں نے) اُن کو یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، (صَلَبَ، يَصْلُبُ) صلیب یعنی سولی پر لٹکانا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب صَلَبُوا، ہٗ کی ضمیر، واحد مذکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاتی ہے، وَ اور (عاطفہ)، لٰكِنْ لیکن، حرف استدراک، اس سے پہلی بات کو غلط کر کے صحیح بات کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے، شُبِّهَ شبہے میں ڈال دیا گیا (شَبَّهَ يُشَبِّهُ) شبہے میں ڈالنا، اس سے فعل ماضی مجہول، واحد مذکر غائب، شُبِّهَ، لَهُمْ (لَ.هُمْ) لیے، اُن کے، جار، مجرور۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

''اور بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے اختلاف کیا اس میں (یعنی عیسیٰؑ کے بارے میں) ضرور بضرور شک میں ہیں اُن کی بابت، نہیں ہے اُن کے پاس ان کی بابت کوئی علم سوائے ظن کی پیروی میں اور نہیں قتل کیا ان کو انھوں نے قطعی طور پر''

وَ اور (عاطفہ)، اِنَّ بلاشبہ، (حرف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے)، الَّذِيْنَ وہ لوگ (اسم موصول، جمع مذکر)، اخْتَلَفُوْا جنھوں نے اختلاف کیا، (اِخْتَلَفَ، يَخْتَلِفُ) اختلاف کرنا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اِخْتَلَفُوْا، اختلاف پیدا کیا، فِيْهِ (فِيْ. ہٖ) اُن کے بارے میں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، جار، مجرور، لَفِيْ (لَ. فِيْ) ضرور بضرور ہیں، شَكٍّ (شک وشبہ میں)، مِّنْهُ (مِنْ. هُ) سے، ان یعنی ان کے بارے میں، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، مَا نہیں، نافیہ، (لَ. هُمْ) لیے، ان یعنی ان کے پاس، جار، مجرور، (بِ. ہٖ) ساتھ، اُن، جار، مجرور، مِنْ عِلْمٍ کچھ علم، جار، مجرور، اِلَّا مگر حرف استثنیٰ، (اِتَّبَعَ، يَتَّبِعُ) اتباع کرنا، پیروی کرنا، الظَّنِّ گمان کی، خواہشات نفس کی، وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا اور نہیں قتل کیا اُن کو یقینی طور پر، وَ اور (عاطفہ)، قَتَلَ، يَقْتُلُ سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، هُ ضمیر، واحد مذکر، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جا رہی ہے، يَقِيْنًا صفت مشبہ کا صیغہ ہے فَعِيْلٌ کے وزن پر ہے، یقینی طور پر۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

''بلکہ اٹھالیا (اُن کو یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو) اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف (زندہ)''

بَلْ بلکہ، حرف اضراب، سابقہ کلام کی نفی اور صحیح بات کا اثبات مقصود ہوتا ہے، (رَفَعَ، يَرْفَعُ) اٹھانا، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل، جو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے)، اِلَيْهِ (اِلٰى. ہٖ) طرف، اپنی، جار، مجرور۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

''اور ہے اللہ تعالیٰ نہایت غالب خوب حکمت والا''

وَ اور، مستانفہ، (مستقل جملہ)، اللہ سبحانہ وتعالیٰ كَانَ کا اسم ہے، (عَزَّ، يَعِزُّ) قدرت رکھنا عَزِيْزًا، ہر بات پر قدرت رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، بے پناہ قدرت کا مالک، کائنات کی ہر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے، کان کی خبر اول، حَکِیْمًا (حَکَمَ، یَحْکُمُ حکم نافذ کرنا، اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

تفسیر

یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انھوں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا اور وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ''رسول اللہ'' حقارت اور مذاق کے طور پر کہتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس دعوے کی تردید کی اور فرمایا کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ پھانسی دی، بلکہ وہ شبہے میں ڈال دیے گئے، اسی لیے اللہ نے کہا کہ جن لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کیا ہے، دراصل وہ شک میں مبتلا ہوئے ہیں، اُن کے پاس اس بارے میں کوئی صحیح علم نہیں ہے، وہ تو محض ظن وگمان سے ایک بات کہتے ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انھوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف بلا لیا تھا، جیسا کہ ارشاد فرمایا: اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ (آل عمران: 55/3) ''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے قبض کرنے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔'' پھر سورۃ النساء میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا'' یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ جسم اور روح دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھا لیا، جہاں وہ زندہ موجود ہیں، قیامت سے پہلے وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے، چالیس سال یہاں زندگی گزاریں گے اور قرب قیامت دجال کو قتل کرنے کے بعد طبعی موت فوت ہوں گے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے ناسوتی (خاکی) بدن کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور ان کی حیات، یہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے جس کی بنیاد قرآنی تصریحات اور تفصیلات پر ہے، جو احادیث مبارکہ اس سلسلے میں وارد ہیں، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام اصحاب تفسیر اور ائمہ حدیث اس پر متفق ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے بدن سمیت زندہ آسمان پر اٹھائے گئے، لہٰذا حیاتِ مسیح کے انکار سے قرآن وحدیث کا انکار لازم آتا ہے جو موجب گمراہی ہے۔ (تفسیر دعوۃ القرآن، ابو نعمان سیف اللہ خالد حفظہ اللہ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

(۱) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات (رب العالمین) کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم علیہما السلام عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے وہ (نصاریٰ کی) صلیب توڑ ڈالیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، اس زمانے میں مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، (رب کریم کے آگے) ایک سجدہ اُن کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، اگر چاہو تو پڑھ لو: وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ

(مسلم، کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اہل کتاب میں ہر ایک اُن کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لائے گا۔

(۲) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم ہی میں سے ہوگا (یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعت محمدی ہی کی پیروی کریں گے)۔''

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہے گی، پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر کہے گا ''آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے'' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''نہیں! اللہ کی طرف سے اس امت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُن میں سے ہی کوئی دوسروں پر امیر ہو۔'' (مسلم، کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم)

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دجال (جو بہت بڑا فتنہ ہوگا اور قرب قیامت لوگوں کو کفر اور گناہ کی طرف ورغلائے گا) اسی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا جو (جامع) دمشق کے شرقی سفید مینار کے پاس اتریں گے اور زرد رنگ کا جوڑا پہنے اور اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے، جب اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو بھی موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، کافر اُن کے سانس کی بو پاتے ہی مر جائے گا اور اُن کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا، پھر وہ دجال کو تلاش کریں گے تو اسے ''لُدّ'' کے مقام پر پائیں گے، پھر اسے قتل کر دیں گے۔

(مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، بحوالہ تیسیر القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آیاتِ مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) انسان کی اخلاقی پستی کا حال یہ ہے کہ پیغمبر جیسے صالح ترین انسانوں پر دست درازی باعث افتخار سمجھنے لگتا ہے (اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ)۔

۲) باطل کے جھوٹے دعووں کے توڑ کے لیے صراحت لازم ہے۔ (وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ)

۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام کی ولادت بھی معجزانہ تھی اور اُن کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا بھی معجزانہ تھا (بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ)۔

۴) اللہ تعالیٰ بے پناہ قدرت وحکمت کا مالک ہے۔ جب وہ کسی بات کا ارادہ فرماتا ہے تو کُنْ کہتا ہے اور وہ بات رونما ہو جاتی ہے (وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا)۔

اے اللہ! ہمیں ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دیجیے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور یہود کا طرزِ عمل

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾

اور (قیامت کے قریب جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آئیں گے) تو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے جتنے فرقے ہیں اُن کی (طبعی موت) سے پہلے ایمان لے آئیں گے (مگر اس وقت ان کا ایمان لانا انھیں سود مند نہ ہوگا) اور روز قیامت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اُن پر گواہ ہوں گے (کہ کس طرح

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہود نے ان کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے انھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شریک بنا دیا)۔

الفاظ

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ

''اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر وہ ضرور ایمان لائے گا اُن پر (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر) اُن کی (طبعی موت) سے پہلے''

وَ اور (مستانفہ) نئے کلام کا آغاز، اِنۡ نہیں، (نافیہ)، مِنۡ سے (حرف جار)، اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اہل کتاب میں سے، مضاف، مضاف الیہ (مجرور)، اِلَّا مگر (حرف استثنٰی)، لَيُؤۡمِنَنَّ ضرور ایمان لائیں گے، لام تاکید کے لیے 'نَّ' ثقیلہ بھی تاکید کے لیے، بِهٖ (بِ.ہٖ) ساتھ، اُن کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے) جار، مجرور، قَبۡلَ مَوۡتِهٖ [اُن کا (طبعی) موت سے پہلے]، قَبۡلَ ظرف زمان، (مَوۡتِ.ہٖ) موت سے، اُن کی، مضاف، مضاف الیہ۔

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا

''اور روزِ قیامت ہوں گے (سیدنا عیسیٰؑ) اُن پر گواہ''

وَ اور (مستانفہ)، يَوۡمَ ظرف زمان (مضاف)، الۡقِيٰمَةِ (مضاف الیہ)، يَكُوۡنُ ہوں گے، (كَانَ يَكُوۡنُ) ہونا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (هُوَ ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ)، (عَلَىٰ.هِمۡ) پر، اُن یعنی اہل کتاب پر، جار، مجرور، شَهِيۡدًا گواہ (اُن کے خلاف گواہی دیں گے) صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور يَكُوۡن کی خبر ہے۔

تفسیر

اس آیت کے دو مطلب ہیں اور دونوں درست ہیں، پہلا تو یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا ہر شخص اپنے مرنے سے پہلے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور اُن کے زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لے آئے گا (اس مطلب میں قَبۡلَ مَوۡتِهٖ میں ہٖ کی ضمیر واحد مذکر یہود و نصاری میں سے ہر شخص کی طرف جاتی ہے) مگر یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت کی بات ہے جب موت سامنے آ جاتی ہے، جیسا کہ فرعون نے پانی میں ڈوبتے ہوئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر اپنے ایمان کا اظہار کیا تھا مگر اس وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوا تھا، لہٰذا یہود و نصاریٰ کا اس وقت ایمان لانا بے فائدہ ہوگا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب عادل حاکم کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان سے اتریں گے اور دجال (فتنہ پھیلانے والے شخص سے) اور دوسرے تمام کفار سے جہاد کریں گے، تو اُن کی موت سے پہلے پہلے (قَبْلَ مَوْتِهٖ میں ہ واحد مذکر کا صیغہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لے جاتا ہے)۔ (تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام) تمام دنیا میں اسلام غالب ہو جائے گا، یہود و نصاریٰ یا تو مقابلے میں مارے جائیں گے یا اسلام لے آئیں گے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑ دیں گے جسے نصرانی پوجتے ہیں (اور یہ توڑنا نصرانی دین سے بیزاری ظاہر کرنے اور اُس کے باطل ہونے کا اعلان ہوگا) اور خنزیر کو قتل کریں گے (اس کا مقصد بھی نصرانیوں سے بیزاری کو ظاہر کرنا ہوگا، کیونکہ نصاریٰ کو خنزیر بہت پسند ہے) اور جزیہ ختم کر دیں گے (یعنی کافروں سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے اور اسلام کے سوا کوئی بات قبول نہ کریں گے) اور مال کو بہا دیں گے (اور اس قدر سخاوت و بخشش کریں گے) کہ کوئی شخص قبول کرنے والا نہ ہوگا، اس وقت ایک رب کے آگے سجدہ ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ان سب سے بہتر ہوگا، یہ بیان کر کے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہو تو "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾" اور قیامت کے دن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے بارے میں گواہ ہوں، یہودیوں کے بارے میں گواہی دیں گے کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اور نصاریٰ کے متعلق بیان دیں گے کہ انھوں نے مجھے (نعوذ باللہ) اللہ کا بیٹا بنایا۔ (روح المعانی، بحوالہ تفسیر انوار ایمان)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کا ظالمانہ طرزِ عمل

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَیۡهِمۡ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَثِیۡرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۶۱﴾

(غرض) یہودیوں کے اس ظالمانہ رویے کی بنا پر اور اس بنا پر کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور سود لیتے ہیں (اور اس کاروبار کو جائز سمجھتے ہیں) جس سے ان کو منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے (یعنی رب کریم نے) بہت سی وہ پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے اُن کے لیے حلال تھیں۔

الفاظ

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَیۡهِمۡ طَیِّبٰتٍ

''پھر بسبب ظلم کرنے ان لوگوں کے جو یہودی ہوئے، ہم نے حرام کر دیں ان پر پاکیزہ چیزیں''

ف پس (عاطفہ) گزشتہ کلام سے ربط، **بِ** ساتھ اور سبب حرف جار، (**ظَلَمَ، یَظۡلِمُ**) ظلم کرنا، اس سے **ظُلۡمٌ** مصدر، ب کی وجہ سے مجرور ہے، **الَّذِیۡنَ** وہ لوگ جو، اسم موصول، جمع مذکر، **هَادُوۡا** یہودی ہوئے (**هَادَ، یَهُوۡدُ**) یہودی ہونا، اس سے فعل ماضی، جمع مذکر غائب، **هَادُوۡا**، **حَرَّمۡنَا** (حرام کیا ہم نے یعنی رب کریم نے)، (**عَلٰی۔هِمۡ**) اوپر، اُن (یہودی کے) جار، مجرور، **طَیِّبٰتٍ** پاکیزہ چیزیں، اس کا مفرد **طیّبة** ہے۔

اُحِلَّتۡ لَهُمۡ ''جو حلال کی گئی تھیں اُن کے لیے''

(**اَحَلَّ، یُحِلُّ**) حلال کرنا، اس سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب، **اُحِلَّتۡ** (**هِیَ** ضمیر نائب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاعل) چھپی ہوئی طیّبات کی طرف جارہی ہے۔

وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا

''اور بسبب اُن کے روکنے کے اللہ کی راہ سے بہتوں کو''

وَ اور، (عاطفہ)، (صَدِّ.هِمْ) روکنا، اُن کا مضاف، مضاف الیہ (صَدَّ يَصُدُّ) منع کرنا، روکنا، سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کے راستے سے، مضاف، مضاف الیہ، كَثِيْرًا بہت لوگوں کو مفعول مطلق (منصوب)۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ

''اور بسبب ان کے لینے کے سود جبکہ یقیناوہ روکے گئے تھے اس سے''

وَ اور عاطفہ، گذشتہ کلام سے رابطہ جاری ہے، (اَخْذِ.هِمْ) لینے کے، اُن کے، مضاف، مضاف الیہ (اَخَذَ، يَأْخُذُ) لینا، اس سے مصدر اَخْذٌ اس کا عطف گزشتہ جملے (وَبِصَدِّهِم) پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، الرِّبٰو اسود، اَخْذٌ کا مفعول ہے (رَبَا، يَرْبُوْا) بڑھنا، سود لینا، وَاور (حالیہ)، قَدْ یقیناً (حرف تحقیق)، نُهُوْا وہ روکے گئے تھے (نَهٰي يَنْهٰي) روکنا، منع کرنا، اس سے نُهُوْا فعل ماضی مجہول، جمع مذکر غائب، (عَنْ.هُ) اس سے، جار مجرور۔

وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

''اور اُن کے کھانے کے سبب لوگوں کے مال ناحق''

وَ اور (عاطفہ)، (اَكْلِ.هِمْ) کھانے (کے سبب) اُن کے، مضاف، مضاف الیہ، (اَكَلَ، يَأْكُلُ) کھانا اُس سے مصدر، اَكْلٌ مصدر، اَمْوَالَ النَّاسِ مال، لوگوں کے، مضاف، مضاف الیہ، (مفعول)، بِالْبَاطِلِ (باطل ذرائع سے/ ناحق)، جار، مجرور۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

''اور ہم نے یعنی رب عظیم نے تیار کر رکھا ہے، کافروں کے لیے اُن میں سے عذاب بہت دردناک''

وَ اور (عاطفہ)، اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے یعنی رب عظیم نے، (اَعْتَدٰى، يُعْتَدِى) تیار کرنا، اس سے صیغہ جمع متکلم، رب العزت کے لیے جمع کا صیغہ بطور عظمت کے آتا ہے، (لِ. كٰفِرِيْنَ) لیے، کفار کے، اسم فاعل جمع مذکر، لام کی وجہ سے کافرون کی جگہ کافرین آیا ہے (حالت جری)،

www.KitaboSunnat.com

(مِنۡ۔ هُمۡ) سے، اُن، جار، مجرور، عَذَابًا عذاب، موصوف، اَلِيۡمًا دردناک صفت، صفت موصوف مل کر اَعۡتَدۡنَا کا مفعول ہوا۔

تفسیر

یہود پر حلال چیزیں حرام کرنے کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے بڑے بڑے یہ ہیں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا، باطل طریقوں سے لوگوں کا مال کھانا، انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا انکار اور لوگوں کو بھی دعوت حق قبول کرنے سے روکنا، انبیاء علیہم السلام پر دست درازیاں اور (نعوذ باللہ) اُن کا ناحق قتل، سود در سود کھانا، اسی طرح لوگوں کا مال رشوت اور ناجائز طریقے سے کھا جانا وغیرہ۔

تفہیم بالقرآن

(۱) کتمان حق

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝ (البقرہ:75/2)

”مسلمانو! کیا تم امید رکھتے ہو کہ (یہودی) تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ اُن کا ایک گروہ جب اللہ کا کلام سنتا ہے تو اسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتا ہے (اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے کلام کی حفاظت فرماتا ہے)۔“

(۲) جھوٹ سننا اور حرام مال کھانا

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ (المائدہ:42/5)

”یہ جھوٹی باتوں کے رسیا اور بڑے حرام مال کھانے والے ہیں۔“

(۳) بخل کرتے ہیں، بخل کا حکم دیتے ہیں

الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ (النساء:37/4)

”یہ وہ لوگ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں۔“

(۴) تجارت کا نام سود رکھتے تھے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ
(البقرۃ:275/2)

''وہ کہتے تھے تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

(۵) انبیاء علیہم السلام پر زیادتیاں

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ؗ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ (البقرۃ:87/2)

''(اے یہود!) جب بھی کوئی اللہ کی طرف سے رسول ایسا حکم لے کر آتا جو تمھاری خواہش نفس کے خلاف ہوتا، تم اسے ٹھکرا دیتے، پھر تم بعض رسولوں کو جھٹلاتے اور بعض کو قتل کر ڈالتے۔''

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ایمان کا فائدہ صحیح وسالم شعوری حالت میں ہوتا ہے نہ کہ ٹھیک موت کے وقت اس کا اقرار کرنا جیسا کہ فرعون سمندر میں غوطے کھانے لگا تو پکار اٹھا کہ میں رب موسیٰ اور ہارون پر ایمان لایا، اسی طرح یہود کو ان کی موت سے پہلے ایمان سودمند نہ ہوگا (وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ)۔

۲) انسان اپنے برے اعمال کا نہ صرف اس دنیا میں بھی نتیجہ بھگتتا ہے بلکہ روز قیامت اس کی رسوائی سب کے سامنے ہوگی جیسا کہ یہود کے ساتھ ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میدان حشر میں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور اُس دن کی گواہی فیصلہ کن ہوگی اور حسرت وافسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ (وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا)

۳) جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی عام ہو جائے اور انسان بغاوت اور سرکشی کی راہ اختیار کرے تو اس کی جانب سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں جیسا کہ یہودیوں کے ظلم وستم اور اللہ کے راستے میں لوگوں کو مسلسل روکنے سے اُن کی دل پسند چیزیں اُن پر حرام کر دی گئیں (فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴) سودخوری، لوگوں کے مال باطل طریقے سے ہڑپ کرنا اور اس قسم کے جرائم معاشرتی زندگی کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں جو یہود کا وطیرہ بن چکے تھے (وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ)۔

۵) اہل کتاب اور گزشتہ قوموں کے زوال اور بربادی کے واقعات مسلمانوں کے لیے باعث عبرت ہیں جن سے بچنا ضروری ہے، ورنہ وہ بھی نقصان اٹھائیں گے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار.

وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں

ایمان اور انبیاء علیہم السلام کی یکساں دعوت

لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰۤـئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۶۲﴾

مگر ان میں (یعنی اہل کتاب میں سے) جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور جو ایماندار ہیں (تمام مسلمان) وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن حکیم) اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل کی گئی تھیں (تورات، زبور، انجیل اور دیگر آسمانی کتب) اس طرح کے ایمان لانے والے، اور نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم (اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سبحانہ وتعالیٰ) ضرور اجرِ عظیم سے نوازیں گے (باغ و بہار میں داخل کریں گے)۔

الفاظ

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ

''لیکن جو پکے ہیں علم میں اُن میں سے یعنی اہل کتاب میں سے''

لٰكِنِ حرف استدراک اصل حقیقت کو واضح کرتا ہے، الرّٰسِخُوْنَ علم میں پختہ کار لوگ (رَسَخَ يَرْسَخُ) مضبوط اور پختہ ہونا اور اس سے اسم فاعل الرَّاسِخُون (مبتدا)، رُسوخ فی العلم، علم میں پختگی اردو میں استعمال ہوتا ہے، فِی الْعِلْمِ (علم میں)، جار، مجرور، (مِنْ. هُمْ) اُن یعنی ان میں سے، اس سے مراد اہل کتاب میں سے، جار، مجرور هُم ضمیر جمع مذکر۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

''اور مومن جو ایمان لاتے ہیں اُس پر جو نازل کیا گیا ہے آپؐ کی طرف یعنی قرآن حکیم''

وَ اور عاطفہ، الْمُؤْمِنُوْنَ اور تمام مومن (اسلام لانے والے)، (اٰمَنَ يُؤْمِنُ) ایمان لانا سے اسم فاعل اَلْمُؤْمِنُوْن اس کا عطف الرَّاسِخُون پر ہے، (بِ. مَآ) ساتھ اس پر، جو، حرف جار، مَا موصولہ، (اَنْزَلَ، يُنْزِلُ) نازل کرنا اور اس سے اُنْزِلَ فعل ماضی مجہول، واحد مذکر، (اِلَیْ. كَ) طرف، آپؐ کے جار، مجرور، كَ ضمیر واحد مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتی ہے۔

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

''اور جو نازل کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یعنی دیگر آسمانی کتب''

وَ اور (عاطفہ)، مَآ جو (موصولہ)، مِنْ سے حرف جار، (قَبْلِ. كَ)، قَبْلِ ظرف زمان، (مضاف)، كَ (مضاف الیہ)، ضمیر واحد، مذکر مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتی ہے۔

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

''اور قائم کرنے والے ہیں نماز اور ادا کرنے والے ہیں زکوٰۃ''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَ اور (عاطفہ) کلام میں ربط کے لیے، الْمُقِيمِينَ قائم کرنے والے، اس کا مادہ (ق و م)، (اَقَامَ، يُقِيمُ) قائم کرنا، اس سے اسم فاعل، مُقِيمٌ اس کی جمع مُقِيمُونَ اور حالت نصبی مُقِيمِينَ، الصَّلٰوةَ نماز، مفعول، وَ اور (عاطفہ)، الْمُؤْتُونَ ادا کرنے والے، اس کا مادہ (ا ت ی)، (آتٰى، يُؤْتِي) عطا کرنا، دینا، إِيتَاءٌ مصدر باب افعال، عطا، اور اس اسم فاعل جمع مذکر الْمُؤْتُونَ، دینے والے، الزَّكٰوةَ (مصدر) مفعول۔

وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

''اور ایمان رکھنے والے اللہ پر اور یوم آخرت پر''

وَ اور (عاطفہ)، الْمُؤْمِنُونَ اسم فاعل جمع مذکر، ایمان رکھنے والے، (بِ.اللّٰهِ) اللہ پر، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، الْيَوْمِ الْاٰخِرِ، یوم آخرت پر، الْيَوْمِ موصوف، الْاٰخِرِ، صفت اس کا عطف بِاللّٰهِ پر ہے۔

أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا

''یہ لوگ ہیں کہ عنقریب ہم اُن کو دیں گے (یعنی رب کریم) اجر بہت بڑا''

أُولٰٓئِكَ یہ لوگ ہیں، اسم اشارہ جمع مذکر (ابتدا)، سَنُؤْتِيهِمْ سَ عنقریب، مستقبل کے لیے آتا ہے (آتٰى يُؤْتِي) عطا کرنا، دینا، اس سے نؤتِيهِمْ، ہم عطا کریں گے (یعنی رب کریم) فعل مضارع جمع متکلم کا صیغہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بطور عظمت آتا ہے، هِمْ ضمیر جمع مذکر (اہل ایمان کے لیے) مفعول، أَجْرًا اجر، ثواب موصوف، عَظِيمًا، بہت بڑا صفت، موصوف، صفت مل کر نُؤْتِي کا مفعول ہوا۔

تفسیر

علم میں پختہ وہ لوگ ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل شدہ وحی کے متلاشی ہوں اور وہیں سے دلیل اور راہنمائی حاصل کریں، لکیر کے فقیر نہ ہوں، نہ تقلید آباء کے پابند ہوں جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی، جنھوں نے یہودیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا، اُن کے لیے اللہ کے ہاں دوہرا اجر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالحدیث

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے لیے اللہ رب العزت کے ہاں دوگنا ثواب ہے (۱) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔ (۲) مملوک غلام، جبکہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق ادا کرتے رہیں۔ (۳) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو، اس نے اسے ادب سکھایا اور عمدہ تربیت کی اور اچھی اور بہتر تعلیم دی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا، اس کے لیے بھی دوگنا ثواب ہے۔ (بخاری کتاب العلم رقم الحدیث 97، ابونعمان سیف اللہ حفظہ اللہ، بحوالہ تفسیر دعوۃ القرآن)

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

انبیاء علیہم السلام پر وحی کا سلسلہ

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ وَإِسْحَـٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَـٰرُونَ وَسُلَيْمَـٰنَ ۚ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ

''بیشک ہم نے یعنی رب کریم نے وحی کی آپ کی طرف جیسے ہم نے وحی کی نوحؑ اور دوسرے انبیاء کرامؑ کی طرف اس کے بعد''

إِنَّآ بے شک ہم نے، اصل میں إِنَّ.نَا تھا ثقالت دور کرنے کے لیے بوجہ اِدغام إِنَّا رہ گیا، أَوْحَيْنَآ ہم نے وحی کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کا مادہ (و ح ی) ہے، (أَوْحَىٰ، يُوْحِيْ) وحی کرنا، اس سے فعل ماضی، جمع متکلم، أَوْحَيْنَا رب تعالیٰ کے لیے جمع متکلم کا صیغہ عزت وعظمت کے لیے آتا ہے، إِلَيْكَ (إِلَىٰ.كَ) طرف، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، جار، مجرور، كَمَآ جیسے حرف تشبیہ، أَوْحَيْنَآ ہم نے وحی کی، إِلَىٰ طرف، حرف جار، نُوحٍ نوح علیہ السلام کی طرف، مجرور (غیر منصرف)، وَ اور (عاطفہ)، النَّبِيِّـۧنَ دوسرے انبیا کرام علیہم السلام پر حالت جری میں ہے، مِنۢ سے حرف جار، بَعْدِهِۦ (بَعْدِ.هِ) بعد اس کے مضاف، مضاف الیہ۔

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

''اور ہم نے وحی کی طرف ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اس کی اولاد کی طرف''

وَ اور (عاطفہ)، أَوْحَيْنَآ ہم نے وحی کی یعنی اللہ تعالیٰ نے، إِلَىٰ طرف حرف جارہ، إِبْرَٰهِيمَ مجرور مگر غیر منصرف اس لیے تبدیلی قبول نہیں کی إِبْرَٰهِيمَ کی م، پر زبر برقرار رہی، وَ اور (عاطفہ)، إِسْمَٰعِيلَ، اسماعیل علیہ السلام وَ اور عاطفہ إِسْحَٰقَ اسحاق علیہ السلام کی طرف، وَيَعْقُوبَ اور (اس کی)، اولاد کی طرف۔

وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ

''اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ، یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف ہم نے وحی کی''

یہ سب نام غیر منصرف ہیں اس لیے اپنی حالت پر قائم ہیں۔

وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا

''اور ہم نے دی سیدنا داؤد علیہ السلام کو زبور''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اور (عاطفہ)، اٰتٰی، یُؤْتِیْ، عطا کرنا، دینا، دَاوٗدَ داؤد علیہ السلام غیر منصرف، زَبُوْرًا کتاب زبور (مفعول)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی طرح عظیم شریعت اور سچی خبریں وحی کی ہیں جس طرح اس نے اُن انبیاء علیہم السلام پر وحی کی تھیں۔ اس میں متعدد فائدے ہیں:

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نئے اور انوکھے رسول نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی بے شمار رسول بھیجے ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ محترم ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اصول اور عدل کے ضابطے وحی کیے ہیں جس طرح سابق انبیا کی طرف وحی فرمائے تھے، جن پر عمل کر کے وہ تقویٰ اختیار کرتے تھے۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت وہی ہے، جو سابقہ رسولوں کی دعوت تھی۔ آپؐ کے اخلاق اُن کے اخلاق سے متفق، آپؐ کی اور اُن کی تعلیمات کا مصدر ایک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُن سب کے مقاصد یکساں ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیا و رسل یعنی صالحین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔

(۴) ان انبیاء کرام علیہم السلام کا بڑی محبت سے ذکر فرمایا:

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ (الصافات:79/37)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ (الصافات:109/37)

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ (الصافات:120/37)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ (الصافات:130/37)

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ (الصافات:131/37)

(۵) جہاں اللہ تعالیٰ نے وحی میں ان کے اشتراک کا ذکر فرمایا، وہاں اس نے بعض انبیاء کے اختصاص کا بھی ذکر کیا چنانچہ داؤد علیہ السلام کے فضل و شرف کی بنا پر اُن کو زبور سے نوازا، جناب سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

(۶) جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی جس کی حفاظت کا ذمہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رب تعالیٰ نے خود لیا اور آپ کی رسالت اور سیرت طیبہ کو تا قیامت محفوظ فرما دیا اور نسل انسانیت کے لیے رحمۃ للعالمین کا خطاب عطا فرمایا اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی تا قیامت نسل انسانیت کے لیے حجت اور ہدایت کا پیغام ٹھہری اور معراج کا شرف عطا فرمایا اور امت کے لیے پانچ نمازوں کا تحفہ دیا جو بہت بڑا اعزاز ہے۔

(۷) اور یہ دین یعنی دین اسلام ہی نسل انسانیت کے لیے طریق حیات ٹھہرا، جس کی تکمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ (دیکھیے تفسیر السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) وہی علم سود مند ہوتا ہے جس میں مضبوطی اور رسوخ ہو نیز ایمان اسلام کی روشنی ہو (الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ)۔

۲) ایمان اور اسلام ہی وہ روشنی ہے جو انسانوں کے لیے ہمیشہ فوز وفلاح کا سامان بنتی رہی (يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ)۔

۳) نماز اور زکوٰۃ معاشرتی اور معاشی ناہمواریوں کا بہترین حل ہے۔ نماز پر دوام معاشرے میں برائیوں اور بے حیائیوں کا شافی علاج ہے جبکہ زکوٰۃ معاشرے سے غربت اور فاقے کو دور کرتی ہے (وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ)۔

۴) آخرت میں جواب دہی کا احساس انسان کو دوسروں کے حقوق کی تلفی سے محفوظ رکھتا ہے (وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ)۔

۵) انبیاء ورسل کی حیثیت نسل انسانیت میں گل سرسبد کی ہے، ان نفوس قدسیہ کی پاکیزہ زندگیاں ہمیشہ روشنی بکھیرتی رہیں اور ان سب کی دعوت لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانا رہا ہے۔

یقین افراد کا سرمایۂ تعمیر ملت ہے
یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسولوں پر ایمان لانے والے کامیاب اور جھٹلانے والے ناکام

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾

ہم نے ایسے رسول بھیجے جن کا حال ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے سنا چکے ہیں اور ایسے رسول علیہم السلام بھی جن کا حال ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں سنایا اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کیا۔

الفاظ

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ

''اور ہم نے یعنی رب کریم نے بھیجے کئی رسول، تحقیق ہم نے بیان کیا اُن کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر''

وَ اور (عاطفہ)، رُسُلًا رسول کی جمع، قَدْ حرف تحقیق، قَصَصْنٰهُمْ ہم نے جان لیا، اُن کا حال، اس کا مادہ (ق ص ص) ہے قَصَّ يَقُصُّ (بیان کرنا) اس سے فعل ماضی، جمع متکلم، رب کریم کے لیے بطور عزت و عظمت جمع کا صیغہ آیا ہے، هُمْ ضمیر انبیا علیہم السلام کی طرف جاتی ہے (مفعول)، عَلَيْكَ (عَلٰى.كَ) پر، آپ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جار، مجرور، مِنْ سے جار، قَبْلُ پہلے (اس سے) مبنی (مجرور)۔

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ

''اور کئی رسول ہیں، نہیں بیان کیا ہم نے اُن کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر''

وَ اور (عاطفہ)، لَّمْ نہیں، حرف جازم، مضارع کے آخر پر جزم دیتا ہے، نَقْصُصْهُمْ نہیں بیان کیا ہم نے، قَصَّ يَقُصُّ سے فعل مضارع مجزوم بوجہ لَمْ، عَلَيْكَ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) جار، مجرور۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا

"اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے"

وَ اور (مستانفہ)، كَلَّمَ کلام کیا، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، اس کا مادہ (ک ل م)، كَلَّمَ، يُكَلِّمُ، کلام کرنا، تَكْلِيْم باب تفعیل (متعدی ہے)، اللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (فاعل)، مُوْسٰى سیدنا موسیٰ علیہ السلام غیر منصرف (مفعول)، تَكْلِيْمًا یہاں تَكْلِيْم کے معنیٰ براہ راست کلام کے ہیں جو وحی کے اعلیٰ مراتب میں سے ہے۔

تفسیر

(۱) جن رسولوں کے اسمائے گرامی اور واقعات قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں، ان کی تعداد چوبیس (24) یا پچیس (25) ہے۔ سیدنا آدم، ادریس، نوح، ھود، صالح، ابراہیم، لوط، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، شعیب، موسیٰ، ہارون، یونس، داؤد، سلیمان، الیاس، یسع، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور ذوالکفل اکثر مفسرین کے نزدیک رسول ہیں، اُن سب پر اللہ کی سلامتی ہو اور خاتم النبیین سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی۔ (تفسیر القرآن کریم، حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ)

(۲) "وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ" جن انبیا و رسل کے نام قرآن میں ذکر نہیں ہوئے اُن کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے جو بہت مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔

(۳) "وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا" یعنی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا، جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوا جیسا کہ سورۃ البقرہ میں اس کا ذکر آیا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ (البقرہ:253/2)

اور یہ رسول (جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے ہیں) ہم نے ان کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کیے ہیں، اِن میں سے کوئی ایسا تھا جس سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور کسی کو اس نے دوسری حیثیتوں سے بلند درجے عطا کیے (جیسا کہ نبی ﷺ کو معراج کا شرف ملا اور خاتم النبیین ﷺ کے مرتبے پر فائز ہوئے)۔

(۴) بعض انبیا و رسل کے تذکرے اور اُن کی تعداد بیان کرنے میں اُن کی تعریف و توصیف مقصود ہے اور اُن کے بارے مومن کے ایمان اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

رسولوں کو بھیجنے کا مقصد

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے (نیک اعمال کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی خوشخبری دینے والے) اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے (کہ نافرمانیوں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت کی خبر دینے والے) تاکہ اُن کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے (کوئی گمراہ اس رب کے سامنے یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ ہم ناواقف تھے اور آپ نے ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا) اور اللہ تعالیٰ پوری قدرت والا اور حکمت والا ہے۔

الفاظ

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ

''(بھیج) رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ (باقی) نہ رہے لوگوں کے لیے اللہ پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی حجت"

رُسُلًا اللہ کے رسول، اس کا مفرد رَسُوْلٌ ہے، اَرسلنَا (فعل محذوف)، مُّبَشِّرِیْنَ خوشخبری دینے والے، اس کا مادہ (ب ش ر) بَشَّر، یُبَشِّرُ خوشخبری دینا، اسم فاعل حالت نصبی میں مُبَشِّرِیْنَ، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، وَ اور (عاطفہ)، مُنْذِرِیْنَ (ڈرانے والے) اس کا مادہ (ن ذ ر)، اَنْذَرَ، یُنْذِرُ ڈرانا، باب افعال اس سے فاعل جمع مذکر، مُنْذِرِیْنَ حالت نصبی ہے اور حال ہونے کی وجہ سے منصوب (زبر) ہے، لِئَلَّا تاکہ نہ اصل میں لِ.اَنْ لا تھا، ن کا ل میں اِدغام ہوا اور لِئَلَّا رہ گیا، یَکُوْنَ لِلنَّاسِ ہو لوگوں کے لیے (کَانَ، یَکُوْنُ) ہونا، اَنْ کی وجہ سے یَکُوْنَ منصوب ہے، لِلنَّاسِ (لِ.النَّاسِ) لیے، لوگوں، جار، مجرور، عَلَی اللّٰہِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر، حُجَّۃٌ کوئی عذر، بَعْدَ الرُّسُلِ رسولوں کے تشریف لانے کے بعد۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

"اور ہے اللہ تعالیٰ نہایت غالب اور خوب حکمت والا"

وَ اور (مستانفہ)، مستقل کلام ہے، کَانَ، ہے فعل ماضی، اللّٰہُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کان کا اسم، عَزِیْزًا نہایت غالب، کان کی خبر اول (مبالغہ کا صیغہ)، حَکِیْمًا خوب حکمت والا، کان کی خبر ثانی (مبالغہ کا صیغہ)۔

تفسیر

یہ تمام رسول (نیکی کے نتائج وثمرات) کی خوشخبری دینے والے اور (انکار حق کے نتائج وانجام) سے ڈرانے والے تھے (اور اس لیے بھیجے گئے تھے) کہ اُن کے نیکی و بدی کی راہیں بتانے کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت اور عذر باقی نہ رہے جو وہ اللہ کے حضور پیش کر سکیں کہ ہمیں راہ حق کسی نے نہیں دکھائی تھی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو غالب اور حکیم ہے یعنی اسے اسی پوری کائنات پر پوری طرح غلبہ ہے اور جو وہ اسے کامل حکمت سے چلا رہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر اللہ تعالیٰ کی گواہی

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾

(لوگ راہ حق کو نہیں مانتے تو نہ مانیں) مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کچھ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں، اگرچہ اللہ کا گواہ ہونا بالکل کفایت کرتا ہے۔

الفاظ

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ

"لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے اس کی جو اس نے نازل کیا آپ کی طرف یہ کہ نازل کیا ہے اس کو اپنے علم کے ساتھ"

لٰكِنِ لیکن، حرف استدراک ہے (لوگوں کی غلط باتوں کے ردّ کرنے کے بعد حقیقت حال کو واضح کرنا ہوتا ہے)، اللّٰهُ يَشْهَدُ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے، اللّٰهُ (مبتدا)، (شَهِدَ، يَشْهَدُ) گواہی دینا، يَشْهَدُ فعل مضارع، واحد مذکر غائب (خبر)، بِمَآ (بِ.مَآ) اس بات کی، جو، جار، مجرور، اَنْزَلَ اُس نے نازل کیا، فعل ماضی واحد مذکر غائب، (اَنْزَلَ، يُنْزِلُ) نازل کرنا، اِلَيْكَ (اِلٰى.كَ) طرف، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، جار، مجرور، اَنْزَلَهٗ نازل کیا اسے (یعنی قرآن کو)، ہٗ کی ضمیر واحد مذکر قرآن کی طرف جاتی ہے، بِعِلْمِهٖ ساتھ اپنے علم کے، بِ حرف جار، عِلْم مضاف (مصدر)، ہٖ ضمیر واحد مذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف جاتی ہے، مضاف الیہ۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور فرشتے (بھی) گواہی دیتے ہیں (جبکہ) کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ (جو سب سے بڑھ کر ہے)''
وَ اور عاطفہ، اَلْمَلٰٓىِٕكَةُ (فرشتے) مَلَكٌ اس کا مفرد ہے، حالت رفعی (مبتدا)، شَهِدَ، يَشْهَدُ سے فعل مضارع جمع مذکر غائب، وَ اور مستانفہ، مستقل جملہ، كَفٰى کافی ہے، فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (كَفٰى، يَكْفِيْ) کافی ہونا، بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اللہ گواہی دینے والا۔

تفسیر

یعنی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہر دوسری شہادت سے بے نیاز کر دیتی ہے، اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اگر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی سے انکار کرتے ہیں تو کرتے رہیں، لیکن اللہ نے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے وہ اسے نازل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کی گواہی دیتا ہے (اور اس سے بڑھ کر سچی بات اور گواہی کس کی گواہی ہو سکتی ہے؟) اور اللہ کے فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں اور (جبریل امین تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر اسے یعنی قرآن کو لے کر نازل ہوتے رہے ہیں) یاد رکھو! جس بات پر اللہ گواہی دے، تو اس کی گواہی بس کرتی ہے۔ (تدریس القرآن، ابو مسعود حسن علویؒ)

منکرین حق کا انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾

جو لوگ کافر ہوئے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور قرآن حکیم کے برحق ہونے کا انکار کرتے رہے) اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے وہ حق سے بہت دور نکل گئے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

''بلا شبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور روکا اللہ کی راہ سے''

اِنَّ بلا شبہ عربی میں مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، الَّذِيْنَ جو لوگ اسم موصول، جمع مذکر، اِنّ کا اسم، كَفَرُوْا کفر کیا، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، (كَفَر، يَكْفُرُ) کفر کرنا، دراصل کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے انعامات پر پردہ ڈال کرنا شکری کا راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے، وَ اور (عاطفہ)، صَدُّوْا روکا (لوگوں کو) صَدَّ يَصُدُّ روکنا، اس سے، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، صَدُّوا، عَنْ سے حرف جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ کے راستے سے، سَبِيْلِ مضاف، اللّٰهِ مضاف الیہ۔

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا

''تحقیق گمراہ ہوئے، گمراہی دور کی''

قَدْ حرف تحقیق، ضَلُّوْا گمراہ ہوئے، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ض ل ل)، ضَلٰلًا گمراہ ہونا (مفعول مطلق موصوف)، بَعِيْدًا دور کا صفت اِنّ کی خبر ہے۔

تفسیر

''اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾'' ان سے مراد یہودی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود بھی ایمان نہ لاتے اور لوگوں کو بھی یہ کہہ کر روکا کرتے تھے کہ اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کوئی صفت ہماری کتاب میں مذکور نہیں (یہ محض اُن کا جھوٹ بولنا تھا) یا یہ کہ نبوت کا دائرہ تو ہارون اور داؤد علیہ السلام کی اولاد تک محدود ہے یا یہ کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت منسوخ نہیں ہوسکتی، اُن کی اس قسم کی کوششوں کو قرآن نے دور کی گمراہی قرار دیا ہے۔

(تفسیر القرآن الکریم، حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) سید المرسلین خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض رسولوں کے واقعات بتا کر رب کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تسلی دی ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں اور اپنی دعوت و تبلیغ کو عزم و ہمت سے جاری و ساری رکھیں، آپ ﷺ سے قبل بھی رسولوں کی دعوت کو ٹھکرایا گیا۔ انھیں بھی مصائب اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، مگر انھوں نے ہمت نہ ہاری، انبیا کرام علیہم السلام اور اُن پر ایمان لانے والے تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے اور اللہ کریم کی بنائی ہوئی جنت میں داخل کیے گئے اور جنھوں نے دعوت حق کو ٹھکرایا، وہ دنیا و آخرت میں ناکام اور ہمیشہ کے لیے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور سے نوازا کہ وہ انفس و آفاق میں رب تعالیٰ کی کرشمہ سازیاں دیکھ کر اسے پہچانے، اس کا مزید کرم یہ ہوا کہ دنیا میں بسنے والے لوگوں کے پاس انبیا و رسل کا سلسلہ جاری رہا جن نفوس قدسیہ کی پاکیزہ زندگیاں لوگوں کے لیے روشنی کا سامان بنتی رہیں اور وہ خلوص کے ساتھ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے رہے تا آنکہ خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ نسل انسانیت کے لیے روشنی کا سامان بنی اور آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن تا حیات نسل انسانیت کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔

یقیں افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے
یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے

ظلم اور کفر کا انجام

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

اس طرح جن لوگوں نے کفر و بغاوت کا طریقہ اختیار کیا اور ظلم و ستم پر اتر آئے اللہ اُن کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور انھیں کوئی راستہ بجز جہنم کے نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا "بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ظلم کیا"

اِنَّ بلاشبہ، عربی میں مشبہ بالفعل کہلاتا ہے اور زور بیان کے لیے آتا ہے، الَّذِيْنَ وہ لوگ، اسم موصول، جمع مذکر اِنَّ کا اسم ہے، كَفَرُوْا کفر کیا فعل ماضی، جمع مذکر غائب، وَ اور (عاطفہ)، ظَلَمُوْا ظلم کیا، (ظَلَمَ، يَظْلِمُ) ظلم کرنا اور اس سے جمع مذکر غائب کا صیغہ ظَلَمُوْا۔

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا

"نہیں ہے کہ اللہ بخش دے اُن کو اور نہ ایسا ہے کہ دکھلا دے ان کو راہ"

لَمْ يَكُنْ نہیں ہے، حرف جازم، يَكُنْ اصل میں يَكُوْنُ تھا، لَمْ کی وجہ سے 'وْ' گر گئی اور 'نْ' ساکن ہوا، آگے ملانے کے لیے 'ن' کو حرکت کسرہ دیا گیا، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، يَكُنِ کا اسم ہے، لِيَغْفِرَ لَهُمْ کہ وہ بخش دے انھیں (غَفَرَ، يَغْفِرُ) بخشنا، 'لِ' کی وجہ سے لِيَغْفِرَ، کی 'رُ' پر زبر ہے، هُمْ انھیں یعنی کفار کو، ضمیر، جمع مذکر غائب، وَ اور (عاطفہ)، لَا نہ، لِيَهْدِيَهُمْ کہ دکھائے اُن کو (هَدٰى، يَهْدِيْ) ہدایت دینا، اس سے فعل مضارع منصوب، واحد مذکر غائب، اس کا عطف لِيَغْفِرَ لَهُمْ پر ہے کہ بخش دے انھیں، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، طَرِيْقًا راستہ، مفعول، منصوب ہے۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

"مگر راہ جہنم کی کہ وہ ہمیشہ رہیں گے اُس میں ہمیشہ کے لیے"

اِلَّا مگر (حرف مستثنیٰ)، طَرِيْقَ راستہ، اسم منصوب (مضاف)، جَهَنَّمَ دوزخ، اسم غیر منصرف (مونث سماعی)، مضاف الیہ، خٰلِدِيْنَ (خَلَدَ، يَخْلُدُ) ہمیشہ رہنا، اس سے اسم فاعل خٰلِدُوْنَ اور حالت نصبی میں خٰلِدِيْنَ، (فِيْ.هَآ) اس میں (یعنی جہنم میں) جار، مجرور، اَبَدًا ہمیشہ کے لیے، اسم منصوب (تاکید کے لیے)۔

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا "اور ہے یہ (بات) اللہ پر بہت آسان"

وَ اور (مستانفہ) مستقل جملہ، كَانَ (ہے)، فعل ماضی، ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید، اہمیت کے لیے یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معنی بھی دیتا ہے، کَانَ کا اسم ہے، عَلَی اللّٰہِ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر) جار، مجرور، یَسِیْرًا آسان، کان کی خبر ہے۔

تفسیر

''جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے'' اور یہ ظلم اُن کے کفر پر اضافہ ہے ورنہ جب ظلم کا اطلاق کیا جاتا ہے تو کفر اس کے اندر شامل ہوتا ہے، یہاں ظلم سے مراد اعمال کفر اور اس کے اندر استغراق (یعنی ظلم بڑھ چڑھ کر کرنا ہے)، پس یہ لوگ مغفرت اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی سے بہت دور ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ'' اللہ ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ انھیں راستہ ہی دکھائے گا، ہاں دوزخ کا راستہ، اُن کے لیے مغفرت اور ہدایت کی نفی محض اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی سرکشی پر قائم اور اپنے کفر میں بڑھتے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور اُن کے کرتوتوں کی وجہ سے اُن پر ہدایت کی راہ مسدود ہو گئی۔ (تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدیؒ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر ایمان لاؤ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

لوگو! یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس حق کی بات لے کر آئے ہیں، اُن پر ایمان لاؤ تاکہ تمھارا بھلا ہو (دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ) لیکن اگر تم کفر اختیار کرو گے تو یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے (تم مخالفت سے اپنا ہی بگاڑو گے، اُس کا کچھ بھی تو نقصان نہیں ہے، وہ غنی ہے اور تمھارے برے اعمال پر سزا دینے میں پوری قدرت رکھتا ہے) اور وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

الفاظ

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

"اے لوگو! تحقیق آ گئے تمھارے پاس یہ رسول ﷺ حق لے کر تمھارے رب کی طرف سے"

يَا اے، حرف ندا، اَيُّهَا (تنبیہ کے لیے)، النَّاسُ لوگو! (منادی)، قَدْ حرف تحقیق زور بیان کے لیے، (جَآءَ. كُمْ) آئے (رسول ﷺ) تمھارے پاس، جَآءَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، كُمْ ضمیر، جمع مذکر مخاطب، تمام لوگوں کے لیے (مفعول)، بِالْحَقِّ (بِ. الْحَقِّ) ساتھ، حق کے جار، مجرور، مِنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے، مِنْ سے حرف جار، (رَّبِّ. كُمْ)، رب، تمھارے یعنی تمھارے رب کی طرف سے مضاف، مضاف الیہ۔

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

"پس اُن پر ایمان لاؤ تا کہ تمھارا بھلا ہو"

فَ پس، عاطفہ، اٰمِنُوْا ایمان لاؤ، (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) ایمان لانا، اس سے فعل امر، جمع مذکر اٰمِنُوْا، خَيْرًا (ہوگا یہ) بہتر، لَّكُمْ (لَ. كُمْ) لیے، تمھارے، جار، مجرور۔

وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

"اور اگر تم کفر کرو گے تو بلاشبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں (ہے)"

وَ اور (عاطفہ)، اِنْ اگر حرف شرط، تَكْفُرُوْا تم کفر کرو گے، فعل مضارع حاضر، اِنْ کی وجہ سے 'نَ' جمع کا گر گیا، تَكْفُرُوْنَ تھا، فَاِنَّ تو بلاشبہ، ف جواب شرط اِنَّ، بلاشبہ زور بیان کے لیے، لِلّٰهِ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہے)، اِنَّ کی خبر مقدم ہے، مَا جو، موصولہ، فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آسمانوں میں اور زمین میں ہے)، فِي حرف جار، السَّمٰوٰتِ (مفرد سَمَآءٌ) مجرور، وَ اور (عاطفہ)، الْاَرْضِ، حالت جر،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا عطف السَّمٰوٰتِ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

''اور ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا، بڑا حکمت والا''

وَ اور (مستانفہ) مستقل جملہ، كَانَ ہے، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، کان کا اسم ہے، عَلِيْمًا خوب خبر رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے مبالغہ کا صیغہ ہے کان کی خبر اول، حَكِيْمًا بڑا حکمت والا، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے مبالغہ کا صیغہ ہے كَانَ کی خبر دوم۔

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

''منکرین نبوت کو ایک مرتبہ پھر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے، انکار کرنے والوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ تمھارے کفر سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، وہ تو زمین وآسمان کی بادشاہت کا مالک ہے۔

یہود کے بعد دعوت عام دی جا رہی ہے کہ اے لوگو! یہودیوں کی طرح بہانہ تراشی اور حیلہ سازی کرنے کی بجائے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور حق کا ساتھ دینے سے گریزاں ہو، تو یاد رکھو، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، زمین وآسمان کا ذرہ ذرہ اور چپہ چپہ اس کے تابع فرمان ہے، صرف باغی انسان ہی پوری کائنات کے طرز عمل کے خلاف بغاوت وسرکشی کا طریقہ اختیار کیے ہوئے ہیں، یہ ڈھیل انسان کو اس لیے نہیں دی گئی کہ انسان کے اعمال وخیالات، حرکات وسکنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم سے باہر ہیں، وہ سب کچھ جاننے کے باوجود اپنی حکمت ومشیت کے تحت انسان کو ایک وقت مقرر تک چھوڑے ہوئے ہے، جب اس کی گرفت اور عتاب کا وقت آئے گا تو باغیوں اور ظالموں کو چھڑانے اور بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

''الحقّ'' اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک نام ہے۔ (مشکوٰۃ، باب اسماء اللہ)

''حق'' سے مراد قرآن اور اللہ کا پیغام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بارے میں سیدنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف دعا کی بلکہ مکہ شہر کی نشاندہی بھی فرمائی کہ اس شہر اور اس قوم میں آخری نبی ہونا چاہیے جسے رب کریم نے قبول فرمایا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لے کر بنی اسرائیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے نوازا:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ (الطف:6/16)

''اور یاد کرو سیدنا عیسیٰ ابن مریم کی وہ بات جو انھوں نے کہی تھی 'اے بنی اسرائیل میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے (جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی) اور بشارت دینے والا ایک (آخری) رسول کی جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام نامی اسم گرامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) کفر اور ظلم ایک ساتھ ہیں، نہ کفر کا انجام ہی بخشش اور نہ ہی ظلم کا، ایسے ظالم و کفار کی سزا ابدی جہنم ہے (اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝۱۶۸ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۶۹)

۲) اسلام کی دعوت اور پیغام عالمی ہے (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ)۔

۳) ہر رسول اس دنیا میں پیغام حق کے ساتھ آیا، یہاں تک کہ اس کی تکمیل خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ)۔

۴) ایمان کو قبول کرنا، انسانوں کے فائدے کے لیے ہے، دعوت ایمان کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ پر احسان نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ وہ تمھیں ایمان کی ہدایت سے نوازتا ہے (فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ)۔

۵) کفر کی راہ اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں کمی نہیں آتی۔ کائنات کی ہر چیز، ہر پتا اور ہر ذرہ، پانی کی ہر لہر اور ہوا کا ہر جھونکا اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے (وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ)۔

۶) اللہ تعالیٰ لوگوں کی سعادت اور نجات انبیا علیہم السلام کی راہ میں سمجھتا ہے، لہٰذا اس کی حکمت اور اس کا علم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کو بھیجا جائے (وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا)

بالیقین جو لوگ کفر اور ظلم کرتے ہی رہے
مغفرت ہرگز وہ پانے کے نہیں اللہ سے

اہل کتاب نے دین میں زیادتی کی

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے دین میں غلو نہ کرو (افراط و تفریط سے کام نہ لو، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور قابل قدر رسول ہیں) اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو (اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک سے پاک اور منزہ ہے) مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ایک رسول تھے اور اس (رب العالمین) کی طرف سے کلمہ بشارت تھے جو اس نے مریمؑ کی طرف بھیجا تھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف سے ایک روح تھی (جس نے رب العالمین کے حکم سے شکم مریمؑ میں بچے کی شکل اختیار کی) پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (جس طرح کہ ایمان لانے کا حق ہے) اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں (زمین و آسمان کا خالق و مالک تو بس ایک ہی ہے، سیدنا عیسیٰ اور مریم تو اس کے بندے ہیں) اس (شرک) سے باز آ جاؤ، پس تمھارے حق میں بہتر ہے۔

الفاظ

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

''اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ) تم غلو (افراط و تفریط) نہ کرو اپنے دین میں''

يَآ اے، حرف ندا، اَهْلَ والوں، مضاف، الْكِتٰبِ کتاب (توراۃ، انجیل) مضاف الیہ، لَا نہ، ناھیہ، تَغْلُوْا (غلو کرو) غَلَا، يَغْلُوْ (افراط تفریط سے کام لینا) اس سے جمع مذکر حاضر کا صیغہ تَغْلُوْنَ، لَا کی وجہ سے 'ن' جمع کا گر گیا اور لَا شروع میں آنے سے فعل نفی بن گیا، فِيْ حرف جار، (دِيْنِ. كُمْ) دین، اپنے میں مضاف، مضاف الیہ۔

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

''اور نہ تم کہو اللہ کے بارے میں مگر حق بات''

وَ اور (عاطفہ) لَا نہ (ناھیہ)، تَقُوْلُوْا تم کہو (قَالَ يَقُوْلُ) کہنا، اس سے فعل مضارع، جمع مذکر حاضر، لَا کی وجہ سے 'ن' جمع کا گر گیا، (عَلَى. اللّٰهِ) پر، اللہ یعنی اللہ پر، جار، مجرور، اِلَّا مگر، حرف استثنیٰ، الْحَقَّ حق بات۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ

''بس مسیح عیسیٰ ابن مریم (تو) اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ (بشارت) ہی ہیں''

اِنَّمَا پس (کلمہ حصر)، الْمَسِيْحُ عِيْسَى سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، غیر منصرف ہونے کی وجہ سے اَلْمَسِيْحَ کی 'م' پر زبر ہے، ابْنُ مَرْيَمَ (جو سیدہ مریمؑ کے بیٹے ہیں)، مضاف، مضاف الیہ ہے، غیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

منصرف ہونے کی وجہ سے مَرْيَمَ کی م پر زبر ہے، (رَسُوْلُ اللّٰهِ) اللہ کے رسول پر مضاف، مضاف الیہ، وَ اور عاطفہ، (كَلِمَتُ.هٗ) اس (اللہ کا) کلمہ (بشارت)، هٗ کی ضمیر واحد مذکر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

''جس (کلمہ بشارت کو) اس رب نے بھیجا مریمؑ اور روح اپنی طرف سے''

(اَلْقٰى، يُلْقِيْ) بھیجنا، هَا ضمیر واحد مونث، کلمہ (بشارت) کی طرف جارہی ہے، اِلٰى طرف، حرف جار، مَرْيَمَ، سیدنا عیسیٰؑ کی والدہ محترمہ کا نام ہے، (مجرور) غیر منصرف ہے، اس لیے اعراب کو قبول نہیں کیا، وَاور (عاطفہ)، رُوْحٌ روح، مِّنْهُ اس کی طرف یعنی رب تعالیٰ کی طرف سے، جار، مجرور۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ

''چنانچہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر جنھوں نے توحید کی طرف بلایا اور نہ کہو تم کہ (الٰہ) تین ہیں''

فَ چنانچہ، عاطفہ، اٰمِنُوْا ایمان لاؤ، (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) ایمان لانا، اس سے فعل امر، جمع مذکر، اٰمِنُوْا، (بِ.اللّٰهِ) ساتھ، اللہ کے، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، (رُسُلِ.هٖ) اس کے رسولوں پر، مضاف، مضاف الیہ، وَاور (عاطفہ)، تَقُوْلُوْا تم کہو (قَالَ، يَقُوْلُ) کہنا، لَا کی وجہ سے تَقُوْلُوْا کا 'ن' جمع کا حذف ہوا، ثَلٰثَةٌ تین الٰہ (معبود) یہ کھلا شرک ہے۔

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

''اس (شرک) سے باز آجاؤ یہ ہوگا بہتر تمھارے لیے، بس اللہ یہ معبود اکیلا ہے''

اِنْتَهُوْا باز آجاؤ، اس کا مادہ (ن ہ ی) ہے (اِنْتَهٰى، يَنْتَهِيْ) رک جانا اس سے، فعل امر، جمع مذکر اِنْتَهُوْا، خَيْرًا لَّكُمْ یہ بہتر ہوگا تمھارے لیے، (خَارَ، يَخَيْرُ) بہتر ہونا، خَيْرًا مصدر اردو میں استعمال ہوتا ہے، (لَ.كُمْ) لیے، تمھارے، جار، مجرور، اِنَّمَا (حرف) یقیناً، (کلمہ حصر)، اَللّٰهُ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (مبتدا)، اِلٰهٌ (معبود) خبر (موصوف)، وَّاحِدٌ (اکیلا) صفت۔

سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ

''وہ پاک ہے اس (بات سے) کہ ہو اس کی کوئی اولاد''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سُبْحٰنَ پاک ہے، (مصدر اور اسم)، ہٗ واحد مذکر، اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے، وہ ہر عیب، ہر نقصان، ہر بھول اور ہر شرک سے پاک ہے، اَنْ یہ (ناصبہ)، (کَانَ، یَکُوْنُ) ہونا، اَنْ کی وجہ سے یَکُوْنَ ہوا، لَہٗ (لَ.ہٗ) لیے، اس کے، جار، مجرور، (خبر مقدم)، وَلَدٌ (اولاد) یَکُوْنَ کا اسم (موخر)۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

''اسی (رب) کا ہے جو کچھ بھی ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں''

(لَہٗ) لیے، اس کے، جار، مجرور (خبر مقدم)، مَا جو کچھ، موصولہ، (فِي. السَّمٰوٰتِ) آسمانوں میں (ہے)، جار، مجرور، (یہ پورا جملہ مبتدا موخر) وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ''اور کافی ہے اللہ کارساز''

وَ اور (مستانفہ)، (کَفٰی، یَکْفِیْ) کافی ہونا سے فعل ماضی واحد مذکر، (بِ.اللّٰہِ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ، جار، مجرور، کَفٰی کا فاعل اللہ تعالیٰ، وَکِیْلًا کارساز، اس ذاتِ حق کا صفاتی نام ہے۔

تفسیر

''لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ'' اگرچہ یہود و نصاریٰ دونوں کفر و شرک میں مبتلا ہیں مگر یہاں روئے سخن خاص طور پر نصاریٰ (عیسائیوں) کی طرف ہے، یہاں اُن کی ایک بڑی دینی خرابی کا ذکر کیا گیا ہے اور جس نے دوسری خرابیوں کا دروازہ کھولا اور وہ غُلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ہے یعنی عقیدہ وعمل میں بے اعتدالی اور آگے اُن کے غُلو کی تفصیل دی گئی ہے۔ عیسائیوں کے لیے جو بات گمراہی کا باعث بنی وہ عیسیٰ علیہ السلام کی غیر معمولی پیدائش، یعنی وہ بن باپ کے پیدا ہوئے، چنانچہ انھوں نے تسلیم کر لیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور وہ یہ بات بھول گئے کہ سیدنا ذکریا علیہ السلام بوڑھے ہو گئے تھے اور اُن کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن محض اللہ کے حکم سے وہ زمانہ بڑھاپے میں صاحب اولاد ہو گئے یہی معاملہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ہے جن کو بڑھاپے میں جب وہ مایوس ہو چکے تھے، اولاد کی نعمت نصیب ہوئی، اس سے زیادہ حیرت انگیز معاملہ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ہے، جو نہ ماں رکھتے تھے اور نہ باپ، اور ان تمام واقعات کو نظر انداز کر کے عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ بن مریم (نعوذ باللہ) کو ابن اللہ ہونے کا عقیدہ گھڑ لیا، جو مشرک قوموں میں پہلے سے رائج تھا، اس مشرکانہ خیال کو علمی اور عقلی بنیاد فراہم کرنے کے لیے عیسائی علما نے یونانی فلسفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وکلام کی مدد لی اور کلمہ اور روح کی الوہیت کو ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قرآن نے سب سے پہلے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ابن مریم کہہ کر عیسائیوں کے اس غلط خیال کی تردید کی کہ وہ (نعوذ باللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، پھر کلمہ اور روح کی حقیقت بیان کی کہ وہ اللہ کا ایک حکم اور اس کی طرف سے بھیجی گئی ایک روح تھی، جس نے آدم علیہ السلام کی شکل اختیار کر لی (اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہر پیدا ہونے والا بچہ صرف اسی کے حکم سے وجود میں آتا ہے) فرمایا:

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ (السجدہ:9/32)

''اور اُس (بے جان کے اندر علیم وقدیر) نے اپنی روح پھونک دی (اور اسی رب کے حکم سے) تم کو کان دیے، آنکھیں دیں اور دل دیے (اور جیتا جاگتا انسان شکم مادر سے لا کھڑا کیا)۔''

غور کیجیے ''اگر اس نفخ روح کے باوجود سیدنا آدم علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بیٹے نہیں ٹھہرے تو سیدنا مسیح علیہ السلام کیونکر اس کے بیٹے ہو گئے، تو لازماً کہنا پڑے گا کہ یہ محض اُن کے مذہبی طبقے کی افترا پردازی ہے، حقیقت یہ ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم کے بیٹے اور اللہ کے رسول تھے، اس سے زیادہ اُن کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔

''وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا'' اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ عیسیٰ اور ان کی ماں کو شریک نہ بناؤ)، اس کی ذات میں کوئی اور وجود شامل نہیں ہے، وہ یکتا اس پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اور معبود برحق ہے اور باقی سب اُس کی مخلوق ہیں۔''اِنْتَهُوْا'' تنبیہ کے طور پر عیسائیوں کو کہا جا رہا ہے کہ اس شرک سے باز آ جائیں وہ اس شرک سے بلند ہے اور حسب ونسب سے کلیۃً پاک ہے، پھر اس کو اولاد کی کیا ضرورت ہے جبکہ کائنات اور اس کی جملہ موجودات اس کی مملوک ہیں اور ہر آن اس کی اطاعت وبندگی میں مصروف ہیں۔

''وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا'' اور اللہ ہی کی کارسازی کافی ہے، عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) سیدنا مسیح اُن کے رب اور کارساز ہیں، اس خیال کی قطعی نفی کی گئی ہے اور بتایا گیا کہ ایک اللہ کے سوا اُس کے بندوں کا نہ کوئی رب ہے اور نہ کارساز، کارسازی کے لیے وہی تنہا کافی ہے، اِس غرض سے کسی اور کی طرف دیکھنا پرلے درجے کی حماقت اور بدترین شرک ہے۔ (میزان القرآن، الطاف احمد اعظم دہلوی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفہیم بالقرآن

(۱) یہود و نصاریٰ دونوں شرک میں مبتلا ہیں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿۳۰﴾

(التوبہ:30/9)

''یہودی کہتے ہیں کہ سیدنا عزیرؑ (جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی تھے) اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ سیدنا مسیحؑ (جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی تھے، نعوذ باللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں اور اُن لوگوں کی دیکھا دیکھی جو اُن سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ کی مار اُن پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔

(۲) روزِ قیامت سیدنا مسیح علیہ السلام کا اظہارِ حق

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي ۚ بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۱۶﴾ (المائدہ:116/5)

''(اور روز قیامت اپنے احسانات یاد دلا کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سوال کرے گا) اے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم) کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنالو؟ تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ''سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے (حق یہ ہے) آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔

(۳) عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو صرف توحید کی طرف بلایا

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۱۱۷﴾ (المائدہ:117/5)

''(اے رب کریم!) میں نے اُن سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا یہ کہ اللہ ہی کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی، میں اسی وقت اُن کا نگران تھا جب تک کہ میں اُن کے درمیان تھا، جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ اُن پر نگران تھے (اور سچ تو یہ ہے) آپ تو ساری چیزوں پر نگران ہیں۔

(۴) عیسیٰ علیہ السلام کے بندہ ہونے پر سب سے بڑی دلیل

(جب سیدہ مریمؑ عیسیٰؑ کو لوگوں کے سامنے لے آئیں اور لوگوں نے پوچھا یہ بچہ کیسا ہے تو عیسیٰ شیرخوارگی میں بول اٹھے) قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿ۙ۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿۪ۖ۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ (مریم:30-33/19) ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب سے نوازا ہے (انجیل) اور نبی بنایا ہے اور بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ (سیدہ مریمؑ) کا حق ادا کرنے والا بنایا، اور مجھے جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں گا اور جس دن مجھے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) ''غُلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ'' دین میں کمی وبیشی کرنا ہے جس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

۲) اللہ تعالیٰ کی طرف صرف اور صرف حق بات منسوب کرو (وَ لَا تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ)۔

۳) کلمہ سے مراد وہی آیت ہے جو سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں کہی گئی ہے (اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۵۹﴾ آل عمران:59/3)۔

۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جزو نہیں بلکہ اس نے انھیں اپنی قدرت سے پیدا کیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے(رُوۡحٌ مِّنۡهُ)۔

۵) زمین وآسمان اور پوری کائنات کا عرش سے فرش تک یکتا معبود اور کوئی اس کا شریک نہیں، نہ عزیرؑ نہ عیسیٰؑ اور نہ ہی کوئی اور نبی (وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّكُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ)۔

یہ مال و دولت دنیا، یہ رشتہ و پیوند
تبانِ وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں

لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰٓئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ﴿۱۷۲﴾

(سیدنا مسیح علیہ السلام نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب ترین فرشتے اس کو اپنے لیے عار سمجھتے ہیں، اگر کوئی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔

الفاظ

لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ

”ہرگز نہیں عار محسوس کریں گے مسیح علیہ السلام (اس بات سے) کہ وہ ہوں بندے اللہ تعالیٰ کے“

لَنۡ ہرگز نہ، حرف نفی اور ناصبۃ المضارع، يَّسۡتَنۡكِفَ عار محسوس کریں گے، اس کا مادہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(ن ک ف) ہے، (اِسْتَنْکَفَ، یَسْتَنْکِفُ) حقیر سمجھنا، عار سمجھنا، اس سے فعل مضارع منصوب یَسْتَنْکِفَ واحد مذکر غائب، اَلْمَسِیْحُ (فاعل)، اَنْ یہ کہ (ناصبہ)، یَّکُوْنَ ہوں، عَبْدًا (بندے) یَکُوْنَ کی خبر جمع عِبَادٌ، لِلّٰهِ (لِ.اللہِ) لیے، اللہ تعالیٰ (کے)، جار، مجرور۔

وَلَا الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ''اور نہ ہی فرشتے مقرب''

وَ اور (عاطفہ)، اَلْمَلٰٓئِکَةُ فرشتے، مَلَکٌ اس کا مفرد اس کا عطف المسیح پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے، اَلْمُقَرَّبُوْنَ مقرب (فرشتے) اسم مفعول جمع مذکر۔

وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

''اور جو کوئی عار محسوس کرے اس (اللہ) کی عبادت سے''

وَ اور (عاطفہ)، مَنْ (جازمہ، مبتدا)، یَّسْتَنْکِفْ عار محسوس کرے، مَنْ کی وجہ سے 'ف' پر جزم ہے، (عَنْ.عِبَادَتِهٖ) سے، اُس کی عبادت یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے عَنْ سے (حرف جار)، (عِبَادَتِ.ہٖ)، مضاف، مضاف الیہ۔

وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا

''اور تکبر کرے تو یقیناً (وہ اللہ) جمع کرے گا اُن کو اپنی طرف سب کو''

وَ اور (عاطفہ)، یَسْتَکْبِرْ تکبر کرے (اِسْتَکْبَرَ یَسْتَکْبِرُ) تکبر کرنا، فعل مضارع، واحد مذکر، اس کا جزم بھی مَنْ کی جہ سے ہے، فَ پس (جواب شرط)، (حَشَرَ، یَحْشُرُ) جمع کرنا، اس سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب، یعنی وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں جمع کرے گا (مفعول) اس میں 'س' حرف استقبال ہے، مستقبل کے لیے آیا ہے، جَمِیْعًا سب کو تاکید کے لیے آیا ہے۔

تفسیر

اس آیہ مبارکہ میں نصاریٰ اور مشرکین دونوں کے غلط عقیدے کی تردید ہے، کیونکہ نصرانی سیدنا مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ یہ دونوں اللہ کی بندگی کا اقرار کرتے ہیں اور اس کا بندہ ہونے پر کچھ بھی عار اور شرم محسوس نہیں کرتے، یہی حال ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا کہ جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا بندہ کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے انتہا خوشی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتی کیونکہ اس مالک الملک اور شہنشاہ مطلق کا بندہ ہونا انتہائی عزت وشرف کا مقام ہے نہ کہ کسی ذلت و رسوائی کا۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''انوار القلوب'' میں لکھا ہے کہ آدمی کے لیے بندگی کے مقام سے زیادہ عزت کا کوئی مقام نہیں، اکرم الخلق خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن حکیم کے مندرجہ ذیل مقامات پر جو نہایت عزت کے مقامات ہیں لفظ ''عبد'' یعنی بندہ کہہ کر ذکر کیا گیا ہے:

-- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ (الکہف:1/18)

''ہر شکر اور ہر تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی۔''

-- تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (الفرقان:1/25)

''نہایت ہی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ سارے جہاں والوں کو خبردار کریں۔''

-- وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ (الجن:19/72)

''اور جب اللہ کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رب عظیم کو پکارنے کے لیے (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے تو لوگ (جنوں کی جماعت وادی نخلہ میں) اُن کی (قرأت سننے) کے لیے جمع ہو گئی تھی۔''

-- سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

(بنی اسرائیل:1/17)

''پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو ایک رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔''

اس میں سبحان کے لفظ سے بتانا یہ مقصود ہے کہ وہ اللہ ہر قسم کے عیب اور کمزوری سے مبرا ہے اور اسے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین و آسمان کے عجائبات دکھانے میں ذرہ برابر بھی مشکل نہ تھی اور ''عبد'' کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عظمت میں اضافہ کر دیا، اور اس لفظ میں اپنائیت اور محبت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

-- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (الزمر:36/39)

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ (ان کفار کے ڈرانے اور بہکاوے میں ہرگز نہ آئیے)۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

-- اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ (العلق:9,10/96)

''(اے مخاطب) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ہمارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے۔''

روکنے والا ابوجہل اور نماز پڑھنے والے اس کے بندے محمد ﷺ۔ (زبدۃ التفسیر)

معلوم ہوا کہ ان تمام مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شفقت اور محبت سے ''عبد'' سے کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام شیر خوارگی میں رب قدیر کی قدرت سے اعلان کرتے ہیں: اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ﴿۳۰﴾ (مریم:30/19)

(رب کریم کا فرمان ہے) اور سیدنا داؤد کو ہم نے سلیمانؑ (جیسا بیٹا) عطا کیا اور فرمایا: نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ (ص:30/68) ''بہترین بندہ، کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا۔''

حق یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اس رحمٰن ورحیم کی بندگی اور غلامی کا اعلان کر رہی ہے۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ (مریم:93/19)

''زمین اور آسمانوں کے اندر جو بھی ہیں سب اس رحمٰن کے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں۔''

تکبر اور غرور باعث عذاب

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے (اللہ تعالیٰ کے احکام کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں زندگی گزاری) تو اللہ ان کی نیکیوں کا پورا پورا صلہ دے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی نوازے گا مگر جن لوگوں نے اللہ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھا اور تکبر کیا تو وہ انھیں دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ کے مقابلے میں نہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

الفاظ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ

"لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل کیے نیک تو وہ پورا پورا دے گا ان کو اُن کے اجر"

فَ عاطفہ (تفصیلیہ)، اَلَّذِيْنَ وہ لوگ، اسم موصول، جمع مذکر، (مبتدا) اٰمَنُوْا ایمان لائے (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) سے فعل ماضی، جمع مذکر اٰمَنُوْا، وَاور (عاطفہ)، عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے نیک (قرآن وسنت کے مطابق)، (عَمِلَ، يَعْمَلُ) سے عَمِلُوْا فعل ماضی، جمع مذکر، الصّٰلِحٰتِ نیک، اس کا مفرد الصّالِحَةُ (مفعول)، فَيُوَفِّيْهِمْ تو وہ (رب کریم) پورا پورا بدلہ دے گا اُن کو (وَفّٰى، يُوَفِّيْ) پورا حق ادا کرنا، يُوَفِّيْ، وہ پورا پورا حق ادا کرے گا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، هُمْ ضمیر جمع مذکر، نیک اعمال کرنے والوں کی طرف جاتی ہے (مفعول نمبر ا)، اُجُوْرَهُمْ اُن کے اجر، اس کا مفرد اَجْرٌ ہے، مضاف، مضاف الیہ، هم کی ضمیر نیک اعمال کرنے والوں کی طرف جاتی ہے (مفعول نمبر ۲) پورا جملہ خبر بھی ہے۔

وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

"اور وہ (رحیم و کریم) زیادہ دے گا اُن کو اپنے فضل سے"

وَ اور (عاطفہ)، يَزِيْدُ زیادہ عطا کرے گا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (زَادَ، يَزِيْدُ) زیادہ کرنا، هُمْ ضمیر جمع مذکر (مفعول)، مِّنْ سے حرف جار، (فَضْلِهٖ)، فضل، اپنے (سے)، جار، مجرور۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

"اور لیکن وہ لوگ جنھوں نے عار محسوس کی اور تکبر کیا تو وہ اُن کو عذاب دے گا عذاب بہت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دردناک"

وَ اور، عاطفہ، اَمَّا لیکن (حرف تفصیلیہ)، الَّذِیْنَ وہ لوگ، اسم موصول، جمع مذکر (مبتدا)، اِسْتَنْکَفُوْا انھوں نے حقیر جانا، عار سمجھا، فعل ماضی، جمع مذکر، اس کا مادہ (ن ک ف)، حقیر جاننا، عار سمجھنا، وَاسْتَکْبَرُوْا اور تکبر کیا، فعل ماضی، جمع مذکر غائب، اس کا مادہ (ک ب ر) ہے، (اِسْتَکْبَرَ، یَسْتَکْبِرُ) تکبر وغرور کرنا، فَیُعَذِّبُهُمْ تو (اللہ) انھیں عذاب دے گا، فَ پس (عاطفہ)، (عَذَّبَ، یُعَذِّبُ) عذاب دینا، هُمْ ضمیر، جمع مذکر، اُن لوگوں کی طرف جاتی ہے جو متکبرین اور غرور کرنے والے تھے، عَذَابًا عذاب، موصوف، اَلِیْمًا دردناک صفت۔

وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا

"اور نہیں وہ پائیں گے، اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار"

وَ اور (عاطفہ)، لَا نہ نافیہ، یَجِدُوْنَ وہ پائیں گے، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، (وَجَدَ، یَجِدُ) پانا، (لَ. هُمْ) لیے، اپنے جار، مجرور، مِنْ سے حرف جار، (دُوْنِ اللّٰهِ) اللہ تعالیٰ کے سوا، مضاف، مضاف الیہ، وَلِیًّا دوست، حمایتی، وَّ اور، لَا نہ نافیہ، نَصِیْرًا مددگار، امداد دینے والا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

تکبر اور بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے، مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ کے سامنے اکڑے گا تو یقیناً دوزخ میں جائے گا، عہد آدم علیہ السلام میں سب سے پہلے ابلیس (شیطان) نے تکبر کیا تو راندۂ بارگاہ الٰہی قرار پایا۔ جس شخص میں بھی کبر ونخوت ہو لوگ اسے پسند نہیں کرتے، اللہ اسے دنیا میں بھی ذلیل کرتا ہے اور آخرت میں بھی ذلیل کر کے اس کی اکڑ توڑ دے گا اور جہنم میں داخل کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار کے سامنے جنت اور دوزخ کا جھگڑا ہوا، جنت نے کہا "پروردگار میرا تو یہ حال ہے کہ مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں ناتواں اور کمزور تھے" اور دوزخ کہنے لگی: "کہ مجھ میں وہ لوگ آ رہے ہیں جو تکبر اور مغرور تھے" اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے اور دوزخ سے فرمایا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرا عذاب ہے۔ (بخاری، کتاب التوحید بحوالہ تیسیر القرآن)

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ بہشتی کون ہیں اور دوزخی کون ہیں؟ جنتی ہر وہ کمزور اور منکسر المزاج کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے اور دوزخی ہر موٹا، اجڈ اور متکبر آدمی ہوتا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان، بحوالہ تیسیر القرآن)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) سیدنا مسیح علیہ السلام نے اپنے بندہ ہونے کا اعلان اس وقت کیا جب وہ نومولود شیر خوار بچے تھے، جو خود عابد ہو وہ معبود کیسے بن سکتا ہے۔

۲) تمام فرشتے حتیٰ کہ مقرب ترین فرشتے بھی اللہ سبحانہ کی مخلوق میں اور اس کے عبادت گزار ہیں، مخلوق کبھی خالق نہیں بن سکتے۔

۳) فوز وفلاح کا راستہ صرف ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔

۴) ایمان، عمل پر مقدم ہے، ایمان کی مثال بیج کی ہے جبکہ اعمال صالحہ اس سے پھوٹنے والا پھل اور پھول ہیں۔

۵) اللہ تعالیٰ کے یہاں عدل وانصاف سے فیصلہ ہوگا وہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ سرانجام دینے والوں کو پورا پورا اجر عطا فرمائے گا بلکہ اپنی رحمت سے مزید عطا فرمائے گا، جس کا اندازہ لگانا اس دنیا میں ناممکن ہے۔

۶) مغرور اور متکبرین اور اس رب قدیر کی عبادت سے منہ موڑنے والے آخرت کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

۷) اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روشن دلیل

يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

لوگو! تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس دلیل روشن آ چکی ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ہم نے (کفر اور ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو) چمکتا ہوا نور بھیج دیا ہے (یعنی قرآن حکیم)۔

الفاظ

يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

"اے لوگو! تحقیق آ گئی ایک دلیل (روشن) تمھارے رب کی طرف سے"

يَا، اے حرف ندا، اَيُّهَا منادی اس میں هَا حرف تنبیہ، النَّاسُ لوگو!، قَدْ تحقیق، حرف تاکید، جَآءَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، (جَاءَ. يَجِيءُ) آنا، كُمْ، ضمیر، جمع مذکر مخاطب (مفعول)، بُرْهَانٌ دلیل روشن، (رَبِّ. كُمْ) رب، تمھارے (کی طرف سے) مضاف، مضاف الیہ۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا

"اور ہم نے نازل کیا تمھاری طرف ایک واضح نور"

وَ اور (عاطفہ)، اَنْزَلْنَآ ہم نے نازل کیا، فعل ماضی، جمع متکلم، (یعنی رب کریم نے)، (اَنْزَلَ، يُنْزِلُ)، نازل کرنا، اِلَيْكُمْ (اِلَى. كُمْ) طرف، تمھاری، جار، مجرور، نُوْرًا روشنی، موصوف، مُّبِيْنًا واضح، صفت موصوف، اَنْزَلْنَا کا مفعول ہوا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

برہان سے مراد خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور نور سے مراد قرآن حکیم اور اس کی تعلیمات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی عدالت عظمیٰ میں حجت ختم ہو جاتی ہے، اللہ کا رسول آ چکا اور انھوں نے زندگی کے تمام شعبوں میں قرآن حکیم پر عمل کر کے دکھلا دیا، لہٰذا لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں یعنی اس کی توحید کو سمجھیں اور اس کے تقاضے پورے کریں اور قرآن وسنت کے ساتھ مضبوطی سے جڑتے ہوئے اپنی زندگیاں سنواریں، جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل وکرم سے نوازتے ہوئے گامزن رہنے کی توفیق دے گا۔

(فہم القرآن)

تفہیم بالقرآن

(۱) يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ (الاحزاب:45,46/33)

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو بھیجا ہے (اپنی امت پر) گواہ بنا کر، بشارت دینے والا (اللہ تعالیٰ کے انعامات کی) اور ڈرانے والا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) بنا کر۔ اللہ کی اجازت سے اُس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر (یعنی ایمان اور توحید کی طرف دعوت دینے والا) اور روشن چراغ بنا کر (تاکہ لوگ ظلم وکفر کے اندھیروں سے نکل کر ایمان واسلام کی روشنی میں آ جائیں)۔“

(۲) يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ (یٰسین:1-7/36)

”یٰسین، قسم ہے قرآن کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے راستے پر ہیں، یہ قرآن اس اللہ نے نازل کیا ہے جو غالب اور مہربان ہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو خبردار کریں جن کے باپ دادا کو خبردار نہیں کیا گیا اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔“

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مضبوط ایمان، کامیابی کا سیدھا راستہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

اب جو لوگ اللہ کی بات مان لیں گے (صدق دل سے ایمان لے آئیں گے) اور اسی کی پناہ ڈھونڈیں گے اُن کو اللہ اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ ان کو دکھا دے گا (کہ دنیا وآخرت میں وہ فوز وفلاح سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

الفاظ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ

"اب وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور انھوں نے اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا"

وَ اور (مستانفہ)، اَمَّا حرف تفصیل، الَّذِيْنَ وہ لوگ، اسم موصول، جمع مذکر، اٰمَنُوْا ایمان لائے، فعل ماضی، جمع مذکر (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ) ایمان لانا، (بِ.اللّٰهِ) ساتھ، اللہ تعالیٰ (کے)، جار، مجرور، وَ اور (عاطفہ)، اِعْتَصَمُوْا فعل ماضی، جمع مذکر (اِعْتَصَمَ، يَعْتَصِمُ) مضبوطی سے تھامنا اِعْتِصَامٌ باب افتعال اس کا خاصا (اہتمام کرنا ہوتا ہے)، یعنی وہ بڑے اہتمام کے ساتھ رب کریم سے جڑ گئے، (بِ.هٖ) ساتھ اُس (رب کریم کے) جار، مجرور۔

فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ

"تو وہ ضرور داخل کرے گا اُن کو اپنی رحمت میں اور اپنے فضل میں"

فَ جواب شرط، اَمَّا کے جواب میں، سَ حرف استقبال، (اَدْخَلَ يُدْخِلُ) داخل کرنا، اس سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فعل مضارع، واحد مذکر غائب، فَسَيُدْخِلُهُمْ (وہ اللہ داخل کرے گا، انھیں یعنی ایمان لانے والوں کو)، هُمْ ضمیر، جمع مذکر (مفعول)، فِيْ حرف جار، رَحْمَةٍ رحمت میں، وَفَضْلٍ اور فضل میں (رَحِمَ، يَرْحَمُ)، رحمت کرنا، اس سے مصدر رَحْمَةٍ، مِّنْهُ (مِّنْ.هُ) سے، اُس یعنی اس کی طرف سے، ہٗ کی ضمیر، واحد مذکر، اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے، وَفَضْلٍ اور اُس (رب کی طرف) فَضْلٍ اور اس کا عطف رَحْمَةٍ پر ہے، اس لیے اعرابی حالت یکساں ہے۔

وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

''اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ اُن کو دکھا دے گا''

وَ اور (عاطفہ)، يَهْدِيْ وہ ہدایت دے گا، فعل مضارع، واحد مذکر غائب، (هَدٰى يَهْدِيْ) ہدایت دینا، هِمْ ضمیر، جمع مذکر (مفعول)، (اِلَيْ.هِ) طرف، اپنی یعنی اپنی طرف آنے کا (رب کی طرف)، صِرَاطًا راستہ موصوف، مُّسْتَقِيْمًا سیدھا صفت، موصوف اور صفت مل کر مفعول بنا يهدى کا۔

تفہیم بالقرآن

(۱) اللہ اہل ایمان کو روشنی کی طرف لاتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (البقرہ:257/2)

''جو لوگ ایمان لاتے ہیں اُن کا حامی اور مددگار اللہ ہے وہ اُن کو (کفر و شرک) کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و اسلام) کی روشنی میں لاتا ہے۔''

(۲) جس کے لیے اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ (الانعام:125/6)

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت بخشنے کا ارادہ فرماتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' (اے اللہ! ہمارے سینے اسلام کے لیے کھول دیجیے، آمین!)

(۳) درحقیقت اسلام کے لیے سینوں کو کھول دینا، اُس کی عنایت

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ (الزمر:22/39)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی (پاکیزہ) روشنی میں چل رہا ہے۔“

(۴) جو ایمان لے آتا ہے، وہ ہدایت پاتا ہے

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ (التغابن:11/64)

”جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو، اُس کے دل کو ہدایت کے لیے کھول دیتا ہے۔“

(۵) اللہ تعالیٰ کے احکام سے جڑنے والے ہی کامیاب ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ (الانعام:125/6)

”ہاں جنھوں نے شرک ونفاق سے سچے دل سے توبہ کر لی اور تائب ہو کر اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام کر (اس کے احکام پر سنت نبوی ﷺ کے مطابق عمل پیرا ہو جائیں) اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر دیں (اس میں محض اس کی رضا کے طالب رہیں) ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔“

(۶) تمام مسلمانوں کو یہی ہدایت ہے

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ (الحج:78/22)

”(مسلمانو!) (پابندی کے ساتھ وقت مقررہ پر) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ (زندگی کے ہر لمحے اور ہر موڑ پر اس کے احکام کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق بجالاؤ) وہ ہے تمھارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔“

(۷) مسلمانوں کو زبردست تنبیہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ (آل عمران:103/3)

”(مسلمانو!) تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور (ہرگز) تفرقہ میں نہ پڑو۔“

(۸) فرقہ بندیوں اور جھگڑنے کا نتیجہ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الانفال:46/8)

"(مسلمانو!) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمھارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی (تم اپنے دشمنوں کے مقابلے میں پست ہو جاؤ گے) ہمیشہ صبر سے کام لو (دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہو، تم تھوڑے بھی ہو گے، پھر بھی اللہ کی مدد تمھیں ضرور پہنچے گی) یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(۹) ہمیشہ اپنی منزل کو سامنے رکھو، تمھاری منزل اللہ تعالیٰ کی رضا پانا اور جنت کا حصول ہے اور وہاں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اور نیک لوگوں کا ساتھ ہے، اے اللہ! ہمیں عطا کر دیجیے۔

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اِن آیات میں روشنی کا بہت بڑا سامان ہے (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ) میں خطاب نسل انسانیت ہے کہ یہ دین فطرت زمان ومکان سے ماورا تمام دنیا کے لیے اور نسل انسانیت کے لیے تا قیامت ہے اور اس دین کو لانے والے "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" اور ربّ العالمین نے انھیں "كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" بنا کر مبعوث فرمایا، اور جو پیغام آپ ﷺ لے کر تشریف لائے وہ "هُدًى لِّلنَّاسِ" ہے اور اس امت یعنی امت محمدی کی ذمہ داری بنی نوع انسان کو پیغام حق پہچانا ہے (اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) الحمد للہ۔

۲) جو لوگ صدق دل سے ایمان لے آئے اور رسول ﷺ کی راہ ہدایت پر چل پڑے، اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، نظم وضبط کا تقاضا ہے کہ اپنی صفوں کو مضبوط کریں اور ان میں رخنہ پیدا نہ ہونے دیں، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل اس دنیا میں ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا اور آخرت میں وہ سرخرو فرمائے گا۔

سروری زیبا فقط، اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکم راں اِک وہی، باقی بُتانِ آزری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلالہ کے متعلق وضاحت

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگ آپ سے کلالہ کے معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہیے اللہ تمھیں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد فوت ہو جائے (جبکہ اس کے والدین بھی زندہ نہ ہوں، نہ دادا دادی) اور اس کی ایک بہن ہو تو (فوت ہونے والے شخص) کے ترکے میں سے وہ نصف پائے گی اور اگر بہن فوت ہو جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے (سارے مال کا) وارث اس کا بھائی ہو گا اور اگر (کلالہ کی دو بہنیں ہوں) تو دونوں کو (بھائی کے ترکے میں) دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر (فوت ہونے والے کے) بھائی اور بہن (یعنی کچھ مرد اور کچھ عورتیں وارث ہوں) تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا، اللہ تعالیٰ تمھیں واضح احکام بیان کرتا ہے تا کہ تم راہ سے نہ بھٹکو اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

الفاظ

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"وہ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، فرما دیجیے اللہ تمھیں فتویٰ دیتا ہے کَلٰلَۃ کے بارے میں"

یَسْتَفْتُوْنَكَ وہ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، اس کا مادہ (ف ت ی) ہے (اِسْتَفْتٰی، یَسْتَفْتِیْ) فتویٰ طلب کرنا، فعل مضارع، جمع مذکر غائب، اِسْتَفْتٰی باب استفعال (اس کا خاصہ طلب کرنا ہے) كَ ضمیر، واحد مذکر مخاطب، نبی ﷺ کی طرف جاتی ہے، قُلِ فعل امر (نبی ﷺ فرما دیجیے) قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ (اے نبی ﷺ فرما دیجیے، کہ اللہ تمھیں فتویٰ دیتا ہے)، فَتٰی، یُفْتِیْ (وہ فتویٰ عطا کرتا ہے) فعل مضارع، واحد مذکر غائب، فِی حرف جار، الْكَلٰلَةِ کلالہ کے بارے میں، مجرور، کلالہ اس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس کی نہ تو اولاد ہو اور نہ ماں باپ حیات، بلکہ آبا کی جانب سے کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو۔ (تیسیر القرآن)

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

"اگر کوئی مرد فوت ہو جائے اور نہ ہو اس کی کوئی اولاد اور اس کی ایک بہن ہو، تو اس کے لیے ہے آدھا حصہ (ترکے میں سے) جو وہ چھوڑ گیا ہو"

اِنْ اگر، حرف شرط، اِمْرُؤٌا امرء، اسم، مرفوع (مبتدا)، هَلَكَ، یَهْلِكُ فوت ہونا، هَلَكَ فعل ماضی، واحد مذکر غائب، لَیْسَ لَهٗ نہ ہو اس کی، (لَہٗ) لیے، اس کے جار، مجرور، لَیْسَ کی خبر ہے، وَلَدٌ (اولاد)، وَّلَهٗۤ اور اس کے لیے ہو، جار، مجرور (خبر مقدم)، اُخْتٌ بہن، (مبتدا موخر)، فَلَهَا تو اس کے لیے یعنی بہن کے لیے ہوگا، اس ترکے کا نصف۔

وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ

"اور اگر بہن بے اولاد فوت ہو جائے تو بھائی اس کے (ترکے) کا وارث ہوگا"

وَ اور (عاطفہ)، هُوَ ضمیر، واحد مذکر، اس شخص کی طرف جاتی ہے جس کی بہن بغیر اولاد کے فوت ہو جائے، یَرِثُهَاۤ اس کی جائیداد کا، هَا کی ضمیر، واحد مونث، بے اولاد فوت ہونے والی عورت کی طرف جاتی ہے (مفعول)، (وَرِثَ، یَرِثُ) وارث ہونا، اِنْ اگر حرفِ شرط، لَّمْ (حرف جازم)، یَكُنْ (نہ ہو)، (كَانَ، یَكُوْنُ) ہونا، لَمْ کی وجہ سے یَكُوْنُ 'وَ' حذف ہوا اور ن پر جزم آئی، (لَ.هَا) لیے، اُس عورت کے، جار، مجرور (خبر مقدم)، وَلَدٌ اولاد۔

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''پھر اگر وہ ہوں دو (بہنیں) یعنی کلالہ کی تو اُن دونوں کے لیے ہے (بھائی کے ترکے میں سے) دو تہائی، جو وہ چھوڑ گیا''

وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

''اور اگر اس شخص کے بھائی اور بہن (یعنی) کچھ مرد اور کچھ عورتیں وارث ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا''

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

''اللہ تمھارے لیے واضح احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ سے نہ بھٹکو اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے''

تفسیر

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اولاد تین قسم کی ہوتی ہے (۱) عینی یا حقیقی (سگے بہن بھائی) جن کے ماں باپ ایک ہوں۔

(۲) علاتی (سوتیلے بہن بھائی) باپ تو ایک ہو اور مائیں الگ، مثلاً ایک شخص کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور اس نے دوسری عورت سے شادی کر لی، پہلی بیوی سے اولاد اور دوسری شادی کے بعد ہونے والی اولاد آپس میں سوتیلے بہن بھائی کہلائیں گے۔

(۳) اخیافی (ماں جائے بہن بھائی) جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں مثلاً ایک عورت کے بچے تھے اور اس کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے عقد ثانی کر لیا، اس سے جو بچے ہوں اور پہلے خاوند سے جو بچے ہیں، وہ آپس میں اخیافی بہن بھائی کہلائیں گے۔

یہ آیہ مبارکہ (سورۃ نسا کی آیت نمبر 176) زندگی کے آخری ایام میں نازل ہوئی، جس وقت سورۃ نساء مکمل ہو چکی تھی، اس میں کلالہ کی میراث کے ایک دوسرے پہلو کا ذکر ہے، جس کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا تھا، چونکہ کلالہ کی میراث کا حکم اس سورۃ (سورۃ نساء کی آیت نمبر 12) میں مذکور ہے اور دیگر احکام میراث اس سورۃ کی آیت نمبر 11 اور آیت نمبر 12 میں بیان ہوئے ہیں، اس لیے اس آیت یعنی نمبر 176 کو بطور تتمہ اس سورۃ کے آخر میں شامل کیا گیا، یہ بات واضح رہے کہ کسی بھی سورۃ کی آیاتِ ربط اور اُن کی ترتیب توقیفی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی الٰہی کی روشنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سب آیات کو اپنے مناسب مقام پر رکھا۔

اس سورۃ کی آیت نمبر 12 میں جو کلالہ کی میراث کے احکام بیان ہوئے تھے وہ اَخیافی بہن بھائیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

کلالہ کی میراث کی تقسیم میں دو باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ایک یہ کہ اگر کلالہ کے حقیقی بہن بھائی بھی موجود ہوں اور سوتیلے بھی تو حقیقی بہن بھائیوں کی موجودگی میں سوتیلے محروم رہیں گے اور اگر حقیقی نہ ہوں تو پھر سوتیلوں میں جائیداد تقسیم ہوگی اور دوسرے یہ کہ کلالہ کے بہن بھائیوں میں تقسیم میراث کی بالکل وہی صورت ہوگی جو اولاد کی صورت میں ہوتی ہے، یعنی اگر صرف ایک بہن ہو، تو اس کا آدھا حصہ اس کو ملے گا، اگر دو ہوں یا دو سے زیادہ بہنیں ہوں تو ان کو دو تہائی ملے گا اور اگر صرف بھائی ہی ہو، تو تمام ترکے کا وہ واحد وارث ہوگا اور اگر بہن بھائی ملے جلے ہوں تو اُن میں سے ہر مرد کو 2 حصے اور ہر عورت کو ایک حصہ ملے گا۔

اب کلالہ کی بھی دو صورتیں ہیں--- ایک یہ کہ عورت ہو اور اس کا خاوند بھی موجود نہ ہو یا مرد ہو اور اس کی بیوی بھی موجود نہ ہو--- اور دوسری یہ کہ میت مرد ہو اور اس کی بیوی موجود ہو--- یا میت عورت ہو تو اس کا خاوند موجود ہو، دوسری صورت میں زوجین بھی وراثت میں مقررہ حصے کے حقدار ہوں گے مثلاً کلالہ عورت ہے جس کا خاوند موجود ہے اور اس کی ایک بہن بھی زندہ تو آدھا حصہ خاوند کو اور آدھا بہن کو مل جائے گا اور اگر بہنیں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو پھر ''عول'' کے طریقے پر کل جائیداد کے چھ کی بجائے سات حصے کر کے تین حصے خاوند کو اور چار حصے بہنوں کو مل جائیں گے، اگر بہن بھائی ملے جلے ہیں تو حسب قاعدہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ یعنی ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ (اس طرح تقسیم ہوگی)۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر پہلی صورت ہو یعنی کلالہ عورت کا خاوند بھی نہ ہو یا مرد کی بیوی بھی نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو آدھا تو اس کو مل گیا، باقی آدھا کسے ملے گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ آدھا ''رَدّ'' کے طور پر بہن کو بھی دیا جا سکتا ہے اور ایسے رشتہ داروں کو جو حاجت مند ہوں یا پھر دور کے رشتہ داروں مثلاً ماموں، پھوپھی وغیرہ، ان کی اولاد موجود ہو تو انھیں ملے گا، اگر وہ بھی نہ ہوں تو اسلامی بیت المال میں جمع کرایا جا سکتا ہے۔

آیہ مبارکہ کا آخری حصہ اس طرح ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۷۶﴾" اللہ تعالیٰ تمھارے لیے یہ وضاحت اس لیے کرتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کلالہ کی میراث کی تقسیم کے بعض پہلوؤں میں جو پریشانی ہوئی تھی اس کا حل اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہے۔ لہٰذا اب تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ضمناً اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھتے تو آپ ﷺ از خود اس کا جواب دینے کی بجائے وحی الٰہی کا انتظار کرتے رہتے تھے۔ (تیسیر القرآن)

آیات مبارکہ کی حکمت وبصیرت

۱) اسلام کی تعلیمات زندگی کے ہر معاملے پر محیط ہیں، جیسا کہ قرآن حکیم نے وضاحت کر دی ہے [اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ (المائدہ:3/5)" (رب کریم کا ارشاد ہے) آج میں نے تمھارے دین کو تمھارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے (یعنی زندگی گزارنے کے پاکیزہ اور صاف ستھرے اصول صرف اور صرف یہی ہیں)"]۔

۲) وراثت کے اصول وضوابط رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل لوگوں نے بھلا دیے تھے اور عورتوں کو اس سے یکسر محروم کر دیا جاتا تھا، اسلام نے ان کے حصے متعین کر دیے، اس طرح اُن کے ہر طرح کے حقوق کو بحال کیا، الحمد للہ۔

[آج مورخہ 25 ربیع الاول 1437 ھجری بمطابق 6 جنوری 2016ء کو محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے سورۃ النساء مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی، یا اللہ! آپ کا شکر ہے زندگی کے آخری سانس تک اپنے دین حنیف کی خدمت کی توفیق عطا فرمایئے۔ (آمین)]

میری آخری آرزو یہ ہے: فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۱﴾

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم
بهما كتاب الله وسنة رسوله

میں نے تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم ان پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو گے
ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)